حصہ دوم

مفصّل

تاریخ جنگ رُوم و یونان

سنہ ۱۸۹۷ء

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنہ ۶۰۰ء اسلامی تاریخ مین وہ مبارک سال ہی جسکے بابرکت دور مین سلطنت عثمانیہ کی لاجنبش بنیاد
[illegible] اندر کہانے ایسے سنگلاخ چٹان پر رکھی ہی جسکو نہ اندرونی سازشون کے خطرناک طوفانی
جھونکے کوئی صدمہ پہونچا سکے نہ متعصب عیسائیہ سلطنتون کے بیرونی حملون کی خوفناک اور
انقلاب انگیز لہرین اوسکے حق مین مضر ہوسکین جب شیر دل عثمان ذیشان نے سنہ ۱۲۹۹ء مین
اول مرتبہ اپنا ظفر نصیب پھریرا سرزمین اناطولیا پر اوڑایا اوسی فتحمند غازی کی اولاد آج سنہ ۱۸۹۷ء
تک جسکو پورے چھ سو برس کا عرصہ گزرتا ہی اپنے موروثی سریر خلافت اسلامی اور اورنگ سلطنت خاقانی
پر جلوہ گر ہی۔ تاریخ عالم دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ایسی کے سلطنتین قائم ہوئین جنپر ایکہی نسل اور
ایکہی خاندان کے بادشاہون نے چھ سو برس ایکہی تخت پر جلوس کیا اور ایسا کون دار السلطنت ہے
جو بروسا اور قسطنطنیہ کی طرح آفات ارضی سے ایک عرصہ بعید اور مدت مدید تک محفوظ اور مامون
رہا ہو۔ اور ایسی کونسی نسل ہے جس مین چھ سو برس کے زمانہ مین باوجود عیش و کامرانی کوئی انقلاب
عظیم واقع نہوا ہو۔ خلافت عباسی نے اگرچہ کئی صدیاں نبھادین لیکن خلیفہ مامون رشید کے بعد جو
حال سلطنت عظمیٰ کا حال ہوا وہ پوشیدہ نہین۔ ممالک ہندوستان مین

سنہ ۱۰۰۱ع سے لیکر سنہ ۱۸۵۷ع تک جو آٹھ سو برس کا زمانہ ہی اور جس عرصہ مین تخت ہندوستان مسلمانون کے قبضہ اقتدار مین رہا کتنے شاہی خاندان جہانگیری اور جہانداری مین ناکام رہے اور کس کس نسل کے ہاتھ مین سیکے بعد دیگرے عنانِ حکومت آتی جاتی رہی آج اگر غلامون کا خاندان برسرِ حکومت ہی تو کل خلجیون کے نام کا سکہ و خطبہ جاری ہے صرف تیس برس اس خاندان کو سلطنت کرنا نصیب ہوئی تھی کہ تغلق خاندان دعویدارِ تخت ہوا اور اوس کے آٹھ بادشاہ سو برس تک تخت دہلی پر متمکن رہے علی ہذا سید اور لودی خاندان سے گزر کر سلسلۂ حکمرانی مغلون کے ورثہ مین پہونچا اور یون کہنے کو تین سو برس تک سارا ہندوستان زیرِ نگین رہا لیکن سچ پوچھئے تو لایق اور جلیل القدر بادشاہ چھ سے زیادہ نہ پیدا ہو سکے سلطنت جس شے کا نام ہی وہ عالمگیر کے دم کے ساتھ ختم ہو گئی اور پھر جو بادشاہ ہوے وہ عیش و عشرت مین پڑکر ننگ خاندان ہی نہ ہوے بلکہ اپنی نالایقی سے سو برس کی قلیل مدت مین اوس تناور اور عظیم الشان درخت کو جڑ سے اوکھاڑ پھینکا جس کا تخم سلطان محمود غزنوی نے ۱۷ کامیاب حملون کی لاثانی کوشش کے بعد خاک ہند مین لگایا تھا۔ پس ان عبرتناک مثالون کے غور کرنے اور نیز دیگر ممالک ایشیا اور یورپ کے تاریخی حالات پر نظر تعمق ڈالنے پر مخالفین جسقدر بھی رشک و حسد کرین بجا ہی اور اہل اسلام خداوند رحیم کی شکرگزاری جس درجہ تک اظہار مسرت کرین زیبا ہی۔ خدا کی قدرت ہی کہ سلطان عثمان کی اولاد میں وہ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ہوتا رہا ہے۔ باپ سے جو کام رہگیا وہ لایق۔ اولوالعزم بیٹے نے تمام کرلیا۔ دو سلطانون نے اپنی تمام زندگی قسطنطنیہ کے مسخر کر دینے مین صرف کر دی لیکر ناکامیون سے ہمت نہ ہارے۔ یہانتک کہ تیسرے سلطان یعنی سلطان محمد الغازی نے اپنی شجاعت اور جوانمردی سے قسطنطنیہ سا محفوظ اور مشہور شہر جو ایک مدت سے مشرقی سلطنت رومتہ الکبریٰ کا دار السلطنت اور دینِ مسیحی کا بڑا بھاری مذہبی مرکز چلا آتا تھا لے کر

اور اوسکے بعد ہر سلطان نے سلطنت کے وسیع کرنے مین حتی المقدور کوشش کی۔ حالانکہ اس عرصہ
مین سلطنت نے طرح طرح کے انقلاب دیکھے بارہا اسکی مخالفت پر یورپ کے سلاطین نے اتحاد قایم کیا اوسکے
جرنیلون کو سو سو طرح ورغلایا پھسلایا۔ اوسکے فرمانبردار باشندونکو فساد پر آمادہ کیا۔ وفادار فوجونکو
بغاوت کے لئے بھڑکایا۔ عیسائی رعایا کے دلمین تعصب مذہبی کا زہر ملا اثر سو سو طرح کی حکمت عملی سے
پہونچایا۔ اسکی مالی حالت کو خراب اوسکی تجارت کو برباد کرنے کی کوشش مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا لیکن
فضل الہی سے ہمیشہ اُس سلطنت عظمی کی دہل شاہان یورپ کے دلمین ایسی بیٹھی ہی کہ کبھی اونمین سے ایک یا
دو نے محض اپنے بوتے پر تاب مقاومت نپائی بلکہ جب انتقام کیا ہی کیا کہ سب نے متفق ہو کر اس
سلطنت کی طرف نظر بد سے دیکھین لیکن چونکہ مختلف یورپین طاقتون کے باہمی تعلقات ایک
دوسرے کے نقیض رہتی ہین۔ اس لئے کسی سلطنت کو محض حکمت عملی کے زور سے اس سلطنت کو نقصان
پہونچانے مین کامیابی نہو سکی۔ اور نہ جب تک کہ روس برطانیہ اعظم کی روزانہ ترقیات اور افزونی جاہ و
جلال کو دیکھ دیکھ کر اوسکی طرف حاسدانہ نگاہ رکھنا موقوف کرے۔ جب تک کہ جرمنی اور فرانس مین سلسلہ
عداوت جاری ہی۔ جب تک کہ [illegible] آئندہ بادشاہ کے مسئلہ سے سلطنت ٹرکی کی خیالی تقسیم قابل اطمینان نہ
ہو سکے اور جب تک کہ ملک شام اور قسطنطنیہ کا قبضہ سلطنت اپنے لئے تجویز کرتی رہتی ہیں اسوقت تک
ممکن نہین کہ سلطنت عثمانیہ کا بال بھی بیکا ہو اور چونکہ برابر اسی طرح چھ سو برس گذر چکے ہین اسی لیے آیندہ
بھی مشکل ہی کہ سچا اتفاق اور یکا اتحاد سلاطین یورپ مین قایم ہو سکے۔ خصوصاً اسوقت مین اس سلطنت
نقصان پہونچانا اور بھی زیادہ مشکل کام ہی جبکہ زمانہ کا رنگ دیکھ کر اوسنے بھی رنگ بدلنا شروع
کردیا ہے وہ سائنس جدیدہ سے فائدہ اوٹھانے لگا ہی وہ فوجی عزت و وقار مین یورپ کی افواج سے
کم نہین بلکہ برابر ہی۔ اسکی مالی حالت پہلے سے بدرجہا بہتر ہی۔ اوسکے ہر صیغہ بحری و بری مین برابر نمایان
ترقی کا سلسلہ جاری ہے۔ اسکا امید ہی کہ رومانیہ سرویہ بلگیریا۔ بوسنیا ہرزگوینا۔ مانٹی نگرو۔ یونان
الجیریا اور ٹیونس کے نقصانات کا معاوضہ اوسکو ملیگا اور جلد ملیگا +

Balance of Power

جنگ سے پیشتر سلطنت عثمانیہ کی نسبت اہل یورپ کا خیال

۱۱- اپریل ۱۸۹۷ء سے پیشتر یہ ایک معمولی بات تھی کہ ترکون کے شاہنشاہ اور ترکون کی فوج اور ترکی انتظام مالی و ملکی پر ہزار ہزار طرح کی تہمتین رکھی جاتی تھین سک آف یورپ یعنی "مرد علیل" تو اونکا عام خطاب تھا جو بسر کرگی زار روس تمام یورپ سالہا سال سے اونکو عطا کرچکا تھا- بغاوت آرمینیا کے نتائج اور عیسائی باغیون کی سزا یافتگی کی وجہ سے بعض عیسائیون نے محض مذہبی دیوانگی سے جو جو گستاخیان حضرت سلطان المعظم کی شان مین دور بیٹھے بیٹھے کین اور جو کچھ ناگفتہ بہ خیالات اور ہجو جو ناشایستہ کلمات ہز امپیریل مجسٹی کی جناب مین بعض متعصب لوگون نے اپنی زبان سے نکالے وہ ضرور یورپی شایستگی اور مغربی تہذیب کے لحاظ سے ایک شرمناک اور نازیبا الفاظ ہین جنکی یاد باغیرت اور ?? دار جنٹلمینون اور معزز شریفون کے لئے ایک مدت دراز تک سوہان روح بنی رہیگی- قاتل ظالم- سفاک- خونخوار عظیم- قصاب سیرت- سنگدل- "عبدل" کوئی ایسا لفظ نہین جو ایک عادل باخدا سلطان کے حق مین استعمال نہ کیا گیا ہو-

کون سلطان ؟ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین ! جسکی ذات سے ۲۴ کرور مسلمانون کا روحانی تعلق قایم ہے- کون بادشاہ ؟ حامی دین مصطفے جو بمقابلہ اپنے ہم مذہبون کے عدل پسند- اور فرمانبردار غیر مذہب رعایا کے حق مین کہین زیادہ ملایم ہے جو اسلام کا حامی اور اہل اسلام کا پشت و پناہ ہے- حرمین شریفین کا خادم- بیت المقدس کا وارث- اور ممالک عرب و عجم- غربی ایشیا- شمالی افریقیہ- اور یورپی روم کا شاہنشاہ ہے جسکی خلافت صحیحہ کی نسبت اکثر مورخین

متفق و یک زبان ہین کہ خلافت عباسیہ کے دور آخر مین سب سے پچھلے بادشاہ محمد المتوکل علی اللہ
نے ۹۲۳ھ مطابق ۱۵۱۷ء مین خلافت محمدی اور خدمت حرمین شریفین بخوشی نامدہ خاندان
عثمانیہ مین منتقل کردی - جس خاندان مین عثمان حکومت بجائے موجودہ سلطان کے بیٹے کے
اُس شخص کے ہاتھ مین پہونچتی ہے جو سب سے بزرگ اور عمر مین بڑا ہو اور یقیناً - عہدہ خلافت
ہی کا اثر ہی کہ تمام دنیا کے مسلمان اسقدر گہری محبت ٹرکی سلطان کی ذات والاصفات سے
رکھتے ہین اور اونکو مذہبی پیشوا اور دینی سردار مانتے ہین ورنہ کوئی اور وجہ نہین کہ عموماً
سب سے زیادہ اپنی تمام دینی اور قومی مسرتین اسی خاندان کے ساتھ وابستہ ہین حالانکہ اسمین شک
نہین کہ مسلمانون مین ایک قوم ہونے اور کہلانے کے لئے صرف تہذیب ہونا کافی ہی - اور خواہ
کوئی سلطنت پٹھانون کی ہو یا مغلون کی عربون کی ہو یا ترکمانون کی ہر مسلمان اوسکے ساتھ فطرتی
ہمدردی کم و بیش ضرور رکھتا ہے - لیکن جس خصوصیت سے مسلمانون کا روحانی تعلق بے انتہا
شدت اور غیر محدود انس و محبت کے ساتھ ترکون اور ترکون کے سلطان سے رہتا آیا ہے
صرف وہی اس بات کا شاہد اس امر کا مسلم ثبوت ہے کہ خدا نے اپنے برگزیدہ نبی کی خلافت پر
آل عثمان کو قبول فرما لیا ہے - ورنہ غور فرمائیے تو کوئی دنیاوی مفاد ترکون سے ہمین کبھی
حاصل نہین ہوتا - جسکے عوض ہم اخلاقی حیثیت سے اونکے مشکور ہون -

اس دلی شکریہ کی مستحق تو علیا حضرت حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی وسیع عادل اور
عظیم الشان گورنمنٹ ہی جسکے زیر حکومت ہندوستان کی ہر قوم و ملت اپنے اپنے دین و مذہب کے
خیال سے ایسی آزادی اور امن و امان سے زندگی گذار رہی ہی جسکی نظیر چار دانگ عالم مین ملنا
محال ہے کیونکہ ٹالریشن کی صفت جو حکمران قوم کے لئے ایک نہایت ہی بے بہا اور قابل توصیف
جوہر ہے تاج برطانیہ مین کوہ نور سے زیادہ تابان اور درخشان ہے -

ٹرکی فوج کی نسبت جنگ سے قبل عام رائے یہ تھی کہ مثل سول انتظامات کے وہ بھی

بیچکارہ اور ناقص ہی۔ اوسکے سپاہی غیر قواعد دان اور اوسکے جنرل فنونِ جنگ سے بے خبر
انتظام پوچ اور ناکارہ۔ رسد ندارد۔ سامان باربرداری غیر مکتفی۔ جہاز بھدّے اور
نامکمل۔ خزانہ خالی۔ غرض عام حالت ملک مال نہایت نازک ہی اوسکی پلٹنین اور رسالے
نہایت بوسیدہ حال۔ فاقہ کش۔ غیر تنخواہ یاب۔ اور محض ناتربیت یافتہ عوام کا ایک غول ہے
جسکے بدن پر نہ وردی ہے اور نہ پاؤن مین جوتی۔ ترکی توپخانہ کا حال یون بیان ہوتا تھا کہ
اوسمین دقیانوسی زنگ آلودہ توپین بھری ہوئی ہین جن مین سے شاید اکثر وہ توپین ہین جنسے
حضرت داؤدؑ نے جالوت کو شکست دی تھی۔ گھوڑ چڑھے توپخانہ مین کوئی گھوڑا نہین بلکہ
مزدور اور شہر و دیہات کے لونڈے ضرورت کے وقت اونکو کھینچ کر ایک دوسرے مقام کو
منتقل کر دیتے ہین۔ ہتھیار وغیرہ بالکل پرانے زمانے کے محض خراب شکستہ ہین اور غالباً
بیانتک خیال گذرتا ہوگا کہ جو کچھ سنگینین اور تلوارین سپاہیونکے پاس ہین یا وہ ہڈی یا چقماق
کی ہونگی۔ جو اسٹون ایج* مین بنا کرتی تھین۔ سپاہیونکا دو دو وقت تک روٹی نہ ملنا۔
اور چھ چھ ماہ کی تنخواہ گورنمنٹ کے ذمّے چڑھ جانا علی العموم قیاس کیا جاتا تھا جب ترکی
فوج کی یہ زبون حالت سمجھی جاتی تھی تو یونان بیچارے کا کیا قصور ہے۔ جس نے بذات خود یا
دول اجنبیہ کے بھروسے پر سلطنت کو صدمہ پہونچانے اور اوسپر حملہ کرکے کامیاب ہوجانیکا
ارادہ مصمم کر لیا۔ ایسے ایسے پوچ حالات سنکر اوسنے اور اوسکے صلاح کارون نے یقین کے
ساتھ مان لیا کہ ساٹھ ہزار فوج اس مہم عظیم کے سر کرنے کے لئے کافی و وافی ہے۔ ٹرکی کو اول تو
اپنی بکھیڑ اور گرد ہونکا جمع کرنا ہی مشکل ہے اور اگر اسمین ناکامی بھی نہ ہوئی تو اونکی رسد رسانی کا انتظام
اور سامانِ جنگ کے بہم پہونچانے کا اہتمام کون کریگا۔ فوجونکی آمد و رفت کیونکر جاری رہ سکے گی
جبکہ یونان کا خوفناک بیڑہ جہازات سمندر مین پہرہ دے رہا ہوگا بلکہ جنوبی ساحلون پر کے شہر
اوجاڑ کر ڈارڈنیا پر قبضہ کیا ہوگا اور جبکہ یونانی مجاہدین کے گروہ در گروہ قسطنطنیہ اور سالونا

* وہ زمانہ جبکہ انسان چقماق کو ہتھیار وغیرہ کے کام مین لانا سیکھ گیا تھا ۱۲

نی ریل کی پٹریاں اُکھاڑ پھینکیں گے تو ترکون کی رہی سہی ہمتون کو بھی پست کر دینا ایک بائین ہاتھ کا
کرتب ہوگا چنانچہ ترکی جنگی قوت کا صحیح اندازہ نکر سکنے - اُسکو قریب المرگ بیمار سمجھ لینے اور مختلف
اخبارون کی غلط بیانی اور یورپ کی غلط فہمی پر جب یونان کی شامت آہی گئی اور ایک دو تین گھنٹیان
بجکر جنگی تھیٹر کا پردہ اوٹھا دینے کی نوبت آہی پہونچی تو دنیا نے معلوم کرلیا کہ اوہو - "کوئی معشوق ہی
اس پردہ زنگاری مین" یہ تو کچھ تماشا ہی نیا نکلا ترکی مرد "مرد علیل" نہ تھا بلکہ جس عینک سے
یورپ کے پولیٹیکل اشخاص کو اُسکے چہرہ پر آثار علالت نظر آتے تھے در حقیقت وہ عینک ہی دہوکے
کی ٹٹی تھی - اسمین اونکا قصور نہین اس آلہ کا قصور سمجھنا چاہئیے جسپر بھروسہ کرنیوالون بیچارے
پولیٹیکل ڈاکٹرون کو جوان ترکی کے مرد علیل ہونے کا یقین ہو جاتا تھا لیکن معرکہ جنگ شروع بھی ہونے
پایا تھا اور صبا رفتار - سبک خرام عربی - اور برق وش ترکی گھوڑے اپنے سوارون کو لیے
ہوئے ابھی رن سے کوسون دور تھے کہ بڑے بڑے سے بڑے اخبارون کے نامہ نگارون نے
جو صحیح اور معتبر خبرین تار پر دوڑانا شروع کین اونسے یورپ کی آنکھین پٹ سے کھل گئین -
معلوم ہوا کہ بہادران ترک اب بھی ایسے دلیر - جنگ جو - ذی ہمت - اولوالعزم - چست چالاک
اور شجاع ہین کہ جیسے دلاور - جوانمرد - صاحب استقلال - اور پرزور اونکے برگزیدہ
بزرگ اور نامور اسلاف تھے دو ہفتہ کے امتحان مین ثابت ہوگیا کہ اسوقت تک جو جو غلط
بیانیان بعض یورپین نامہ نگارون اور یورپین اخبارون کی ترکون کی بینظیر شجاعت اور اونکی
فوجی عظمت کے برخلاف چھپا کرتی تہین وہ محض ایک کذب افترا کا شرمناک دفتر تھا جسکی قلعی
اُسوقت کھل گئی جبکہ ترکون کو کمالات جنگ دکھلانے کا موقع ملا - اول ہی حملہ مین ظاہر ہوگیا
کہ ترکون کا کچھ رنگ ہی اور ہی - اور معاملہ خلاف قیاس طور سے طے ہو رہا ہے - وہ نامہ نگار
ترکی کمپوؤن مین داخل ہوئے اونکے سپاہیونکے ساتھ کھانا کھایا - اونکے ہمرکاب - رزمگاہ
دیکھ رہے ہے اونہون نے غافلون کو متنبہ کیا کہ ترکی فوج کی نسبت جو کچھ کہ ابتک سنا یا دیکھا

تھا وہ فقط افسانہ تھا - ترکی فوج یکسر زمانہ حال کی کوہستانی باڑیون -
فیلڈ باڑیون اور گھوڑچڑہی توپون سے بالکل آراستہ ہے - گھوڑون اور توپچیون کی
حالت نہایت ہی احسن اور اعلیٰ پائی جاتی ہے - جو نوایجاد اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہترین سے
بہترین توپون کو اس خوبی اور ایسے ٹھیک قاعدہ سے کام مین لاتے ہین اور
ایسے صحیح نشانے لگاتے ہین جس سے صاف ثابت ہے کہ وہ بہت ہی ہوشیاری سے
سکھلائے گئے اور بہت ہی محنت اور صرف کثیر سے تیار کئے گئے ہین وہ ایسے
کامل ربے کے قواعد کے ساتھ کام کرتے ہین کہ جس سے بڑھکر کسی قوم سے امید نہین ہو سکتی
وہ عجیب غریب نوایجاد ہتھیار اور طرح طرح کے آلات حرب جنپر تمام سلاطین یورپ کو ناز تھا
ترکون کے مقابلے مین محض بچّون کے کھلونے نکلے وہ جنگجو بہادر اور جوانمرد
یونانی جنکو سب نے مرد میدان تسلیم کر کے سلطنت عظمیٰ روم کے مقابلہ مین کھڑا کر دیا -
عساکر ظفر پیکر کے مقابل ہوتے ہی بھگوڑے - بودے - اور بزدل ثابت ہوئے -
میدان جنگ کا راستہ جس بیباکانہ ڈھنگ - بہادرانہ روش اور دلیرانہ خیال سے انہون نے
جنگ کے پہلے ہی دن یکے بعد دیگرے یونانی مورچون پر بزور نوک سنگین قبضہ کیا اس سے
صاف ظاہر ہے کہ عثمان پاشا کی نمود ابد مگر غیر منتظر فتحمندیون مین ترکون کی جو بیباکی اور ثابت قدمی
ثابت ہوئی تھی اونمین سے کسی بات مین ابتک کمی نہین آئی - درہ ملونا کی لڑائی مین ترکون
کی فتحمندی کا نہایت شاندار صورت سے آغاز ہوا اور اوسکے بعد کی معرکہ آرائیان دنیا بھر
کو عموماً اور یونانیون کو خصوصاً بیسوین صدی عیسوی تک یاد رہینگی - ترک لوگ بوجہ ناہمواری ملک
کے صرف میدان سیاہ اور کوہستانی توپخانہ کو کام مین لا سکے لیکن یونانیونکے پاس چونکہ کافی توپخانہ نہ تھا
اور خواہ مخواہ جھونک مارنے آئے تھے اسلئے وہ سخت ہزیمت اٹھاکر بری طرح سے پامال ہوئے اور اونکے بیشمار آدمی بکام آئے
حالانکہ یونانیونکی تعداد ترکون سے کہین زیادہ تھی - اور اس لئے شکست کے ہوتے ہی درہ ملونا پر

قبضہ ہو جانے سے یونانی صدر مقام الرسیا اور وہان سے وولو اور شہر لیسند خ ٹس ایتھنز جانے کے لئے بھی ظفریاب غنیم ترکون کے لئے سیدھا رستہ کھلگیا اور اسی وقت سے انگلستان کے فوجی مبصرون کا یہ خیال ہو گیا کہ جنگ کا خاتمہ صرف چند دنکی بات ہے۔

یونان کی حماقت اور اوسکی دل خوش کن امیدین

(مشتے بعد از جنگ)

برخلاف ترکون کے (لڑائی کے بعد معلوم ہوا کہ) یونان کے پاس کوئی فوجی سامان نہ تھا فوج کا میمنہ اور میسرہ جو زیادہ تر طلبیدہ مجمع سے پر تھا اور جنکو ذرا بھی لڑنے مرنے کا سابقہ نتھا بالکل قابو سے باہر اور نہ سرداران فوج قواعد جنگ سے ماہر تھے بلکہ کہا گیا کہ جنگجو اور جنگ آور اشخاص مین جو جو قابلیتین اور صفات ہونی چاہئین اونسے قطعی بے بہرہ تھے ضروری سامان جنگ اور رسد مین بالکل کمی تھی اور جو کچھ رسد جلدی مین بہم پہونچی وہ بالکل ناکارہ تھی اونکا بھروسہ تو بلگیریا کی رعایا اور مقدونیا کے عیسائی باشندون پر تھا جھون نے کان تک نہ ہلائے اور وفادار رعایای سلطانی بنے رہے۔ انھون نے تیغ چلیون کی طرح ہوا مین سے قلعے بنائے تھے۔ اونکی امید یہ تھی کہ ادہر ہم مقدونیا اور ایپائرس کو اپنی ساٹھ ہزار جرار فوج سے فتح کرتے ہونگے اودھر بلگیریا۔ سرویا اور مانٹی نگرو ترکون پر عقب سے حملہ آور ہونگے اور پھر جو کچھ گذریگا دیکھا جاویگا۔ پھر اسطرف سے انگلینڈ۔ فرانس۔ اٹلی۔ بلجیم۔ امریکہ وغیرہ اگر کھلم کھلا نوجین نہ دینگی تو اونکی وردیان یعنی یونی فارم اتروا اتروا کر اور والنٹیر بنا کر تو ضرور کمک کرینگے لیکن معاملات نے اور احکم الحاکمین کے بہترین حکم نے جو چاہا وہ کیا اور جو چاہیگا وہ کریگا اگر اسکو منظور ہے کہ دنیا مین اوس کے مقبول مذہب اسلام کے فدائی اور اوسکو بلاشرکت غیرے ماننے اور پرستش کرنیوالے زندہ رہین تو اسی طرح اوس کے دشمنون کے

حوصلے پست ہوتے ہین گے۔ اور اسی طرح سے ہنگامہ جو طاقت کو تمام رشتہ دار حکمرانون کی
طرف سے بلحاظ قانون مابین الاقوام بےبسی اور مجبوری کے عالم مین عین وقت پر پائوں
ہو جائیگی۔ یعنی خرچ جنگ کے طلب کرنے سے معلوم ہوا کہ گورنمنٹ قریب قریب دیوالیہ
تھی۔ پس ایسی سلطنت نے جو ترکون کے مقابلہ مین جنگ شروع کی (تو بعد کو معلوم ہوا) کہ یہ
اسکی سخت حماقت تھی۔ اور اس سے زیادہ اٹلی کے مجاہدین اور پوپ صاحب روم اور پارلیمنٹ
کے ان چند ممبرون کی کوتہ اندیشی تھی جنھون نے پرائیوٹ طور پر شاہ یونان کو ابھارنے اور
جنگ کے لیے ورغلانے مین اپنے اپنے بوتہ کے موافق کوشش مین کمی نہ کی اور جنگی گردان:
لارڈ سالسبری صاحب وزیر اعظم انگلستان منصفانہ طور سے اُن نقصانون کا بوجھ رکھتے ہین
جو کہ معرکہ جات جنگ مین اوٹھانے پڑے اور اب ولایت کے لوگ کہتے ہین کہ ایسی حماقت کسی سے
نہ ہوئی ہوگی۔ حالانکہ فرانس نے ۱۸۷۰ء مین یونان کی طرح اندرونی ملک کے جوش اور
خواہش جنگ سے تنگ آکر جرمنی سے لڑائی مول لی تھی اور اسکی پاداش مین وہ مونہ کی کھائی
کہ ابتک فراموش نہین۔ تاہم اس حماقت اور اس بیوقوفی مین یہ فرق ضرور تھا کہ پھر وہ دونون
سلطنتین مقابل کی تھین اور ایک دوسرے کی ٹکر سنبھال سکتی تھین۔ یونان جو سلطنت
عظمی ترکی کے مونہ لگا اور اس سے جنگ چھیڑ دی یہ صرف حماقت ہی نہ تھی بلکہ بہت بڑا سنگین
قصور اور سخت گستاخی تھی۔ البتہ اگر یونان خاموشی سے صورت معاملات کو بھانپتے جاتا اور
اس عرصہ مین فوجی ضروریات کو مہیا کرتا اور اپنی طرف سے فوجی پیشقدمی نکرتا تو اوسکی فوج کے
اولوالعزمیون مین رتی بھر فرق نہ آتا لیکن اوسنے پہلا اعلان جنگ قبول کرکے دوسرا اعلان
بھی شائع کر دیا جس سے صاف ظاہر ہوا کہ اوسکی تباہی کا دن قریب ہے اور وہ خود اپنے
ہاتھون اپنے پانون مین کلھاڑی مارتا ہے اور اس دوسری کارروائی سے یورپ نے مان لیا
کہ گورنمنٹ یونان ہی اس غلطی کی ذمہ دار ہے۔ ترک تو پہلے ہی سے قصوروار نہ تھے اور اب تو

جنگ کرنا اونکی فطرتی ضرورت تھی۔ یونان کی اس جنگ کا پہلے ہی سے نتیجہ مقرر ہو چکا تھا
اور یہ سمجھ کر کہ ترک بآسانی اتھنز مین داخل ہو جاوینگے یہ امید تھی کہ کوئی نہ کوئی صورت جنگجو اقتدار
کو خاموش کر دینے کی نکالی جاوے گی لیکن یہ کارروائی اوسوقت تک نہ ہوئی جب تک ترکون نے
دومو کو فتح کر کے یونانیون کو آتھرس پہاڑون مین شکار نہ کر لیا۔

۱۸۷۰ء کی جنگ فرانس جرمنی اور جنگ روم و یونان سے مشابہت

۱۸۷۰ء مین فرانس اور پرشیا کی لڑائی سے جو حال ہوا تھا وہی کیفیت اس لڑائی نے بھی
ظاہر کی۔ دونون مین اگر کچھ فرق تھا تو یہی کہ اس معرکہ مین طرفین کے بہت سے لوگ شہید ہوئے تھے
اور اس مین کم۔ لڑائی شروع ہونے سے پہلے پیرس مین عوام الناس کے جوش کا یہ حال تھا کہ
وہ برلن دار السلطنت جرمن کا نام لے لے کر چلاتے اور شور مچاتے ہوئے گلیون اور شہر کی
سڑکون پر گذرتے تھے اور طرح طرح سے جنگی جوش کا اظہار کرتے تھے اسی طرح اتھنز اور اسکی
عام سڑکون اور بازارون مین تمام یونانی اپنے شور اور نعرہ ہائے جنگ سے ترک ترک پکار کر
زمین آسمان ایک کئے دیتے تھے اور پیہم یہی شور تھا کہ تھسلی مین جا کر جمع ہون اور
یکبارگی حملہ کر کے سلطنت ترکی کا تیا پانچا کر دین۔ یہانتک کہ اونکے نعرون سے ترکون
کی ہلاکت اور اونکی موت کی صدائین بلند تھین۔ لیکن ترکی سپاہیون نے ایک ہی
وار مین ثابت کر دیا کہ حرب ضرب کے کامون مین وہ بہتر سے بہتر درجہ کی قابلیت رکھتے
ہین اور نہایت ہی گرانقدر اور بیش بہا سپاہی ہین اور اگرچہ بیچارون پر یہ اونکو مہینون سے
تنخواہ نہ ملی ہوگی اور اونکی کمسریٹ کا انتظام نہایت بدتر ہوگا اور فوج مین بہت سے رنگروٹ* شامل
ہوئے ہونگے لیکن انکی حب الوطنی۔ قومی سرگرمی۔ اور مذہبی جوش ان سب باتون کے مشترک اثر سے
بڑی کامیابی سے اپنے موروثی دشمنون پر غلبہ حاصل کر لیا اور یہان جہان دونون مقابل ہوئے

* صحیح لفظ "ریکروٹ" ہے۔

ترک ہی غالب آئے۔

یونان کی فوجی بزدلی

سلطنت ترکی کی نسبت جو عام رائے تھی وہ تمہیدی باب مین ذکر کی گئی اب سنیئے کہ یونان
اور یونانیون کی نسبت یورپ مین عام خیال کیا تھا وہ یہ تھا کہ یونانی حب الوطنی اور جوش مذہبی
مین حد سے زیادہ قابل تعریف ہین۔ فن جنگ سے ایسے ماہر کہ بایدوشاید۔ پورے بہادر
اور پورے قواعد دان ہین بلکہ فصحائے یورپ یونان کی فوجی قوت کو جاپان سے تشبیہ دیتے تھے
اور اوسکے مقابلہ مین ترکی کو چین کی سلطنت بتلاتے تھے جسکے صاف یہ معنی تھے کہ جاپان جیسے
بات کی بات مین چین جیسے پہاڑ کو پیس ڈالا ایسے ہی یونان چاہے اپنی عنایت و کرم سے نہ بولے
لیکن اگر چاہے تو سلطنت ترکی کے حصے بخرے کرا سکتا ہی۔ ماشاءاللہ۔ دل مین کیا کیا ارمان
بھرے تھے کیسے کیسے حوصلے بحر مواج کی طرح سینہ مین جوش زن تھی اسکی تائید مین پچھلے
سال کے اخبارات کا لوٹنا اور مفید مطلب شہادت بہم پہونچانا تو ذرا دقت کا کام ہی اور گو تاریخ
نویس کے لئے یہ دقت کوئی چیز نہین کہ اوسکی تلاش کرنے مین دریغ کرے لیکن جو بات
بالآخر غلط ثابت ہوئی ہو اوسکی نسبت دیوانون کی بڑ اور وقت کش لوگون کی تخمینی جھروندکا
تلاش کرنا فی الحقیقت بیکار ہے اس لیے لندن کے اخبار مارننگ پوسٹ کے چند فقرے
جو اوسنے ۲۰۔ مارچ ۱۸۹۷ء یعنی دو ہفتہ قبل از جنگ لکھے تھے یورپ کے خیالات خام کا
اندازہ لگانے کے لیے کافی ہین آپ رقمطراز ہین کہ :۔

یونانی گروہونکا سرحد مین فساد کرنا اور شاہ یونان کا یہ کہدینا کہ ہم سے ایسی باتون کا
انسداد ہو نہین سکتا کوئی تعجب انگیز امر نہین ہی یونانی ہمیشہ سے اپنے ملک کے جان نثار
رہے ہین۔ انھین جوش آگیا ہی جو مشکل ہے کہ کسی کی دلداری سے ٹھنڈا ہو سکے شاہ یونان
چاہے نہ لڑے مگر ملک ضرور لڑیگا اور قوم ضرور جنگ کرے گی اور ترکی کو کریٹ کے مظالم شدیدکا

مزہ چکھا کر رہیگی - اور کوئی دن گذرتا ہی کہ ہم اونکے ایپرس - سیلونیکا اور تمام بحر الجزایر پر قابض و متصرف ہو جانیکی خبر سنینگے "
اب وہی اخبار ہی کہ ۳۰ - اپریل کے پرچہ مین بچارہ اپنا سا مونہ لیکر یون لکھنے پر مجبور ہو کہ " یونان کو شکست تو خواہ مخواہ ہونی ہی تھی یہ یونانیون کی فطرتی بات ہی کہ وہ بہادر ہین لیکن عاقبت اندیش ضرور نہین اور قواعد جنگ سے اونہین پورا بہرہ نہین ہے نہ تو اونمین اپنے مخالفین کی سی شجاعت ہی نہ استقلال - اور اونکے افسر سرداران ترک کے سامنے بلحاظ تجربہ فنون جنگ ہنوز طفل مکتب ہین وہ آخر کس برتے پر ترکون کے مونہ آئے جنکی نبرد آزمائی کا تمام یورپ چھ سو برس سے قایل رہتا آیا ہی - "
یعنی لڑائی کا بازار گرم ہوتا تھا کہ یونانی اس سرے سے اس سرے تک بھاگ نکلے اونکے فوجی افسرون نے اپنے آپ کو محض نالایق ثابت کیا اور گو اونمین فوجی جوش بے انتہا پائے جانیکی خبرین موصول ہوئین لیکن کسی موقع پر وہ سیدھے اپنے غنیم پر حملہ نہ کر سکے اور اونکی فوج پر ترکون کا اسقدر خوف و ہراس طاری ہو گیا کہ اونکے قواعد دان اور غیر قواعد دان اور مجاہدین اور قومی والنٹیر ہر قسم کی فوج کی نسبت ثابت ہو گیا کہ وہ کوئی فوج نہین بلکہ محض عوام کا ایک ہجوم اور بازاری لوگون کا ایک غول تھا - افسران فوج سپہ سالاری نہ کر سکے اور اکثر موقعون پر نہایت باقاعدہ طور سے سب سے پہلے بھاگ کھڑے ہوئے -
ترکون کی دہل اونکے سینون مین اسطرح بیٹھی کہ ایک لڑائی مین منجملہ گیارہ ہزار سپاہیون کے صرف ایک ہزار پر ترکی باڑھ پڑتی تھی اور باقی دس ہزار سپاہی ازراہ دور اندیشی نہایت خوبصورتی سے خطرہ کے مقام سے دور ہٹ گئے تھے -
فوج کی حالت مختصراً ابھی بیان کیجاوے تو دلچسپی سے خالی ہوگی یعنی یہ کہ بندوقین جو گورنمنٹ فرانس سے مدت ہوئی خارج کر دی تھین اونسے اکثر حصہ فوج کا مسلح تھا اور افسرون کی حرکات سے ثابت ہوتا تھا کہ اونکو فوجی کتابون کی شاید الف بے بھی پوری نہین آتی اور آتی تو

کیون نہ تھی لیکن بہتر اور قاعدہ دان ترکی جماعت کے سامنے فی الحقیقت وہ طفل مکتب بنے ثابت
ہوئے مورچہ بندی اور رسالون کا سامان ایسے قایم نہو سکا تاکہ اگر ایک مورچہ مصیبت میں پھنس رہا
ہو تو دوسرا اوسکی دستگیری کرسکے۔ یورپ کی وہ رائے کہ ایک ایک یونانی کئی کئی ترکون کی برابر
ہے ایک قابل تمسخر اور لایق تضحیک بات نکلی۔ اطاعت شعاری جو فوج کے لیے بالکل ہی ضروری
کے لازمی امر ہے یہ جوہر فوجی اُن یونانیون میں بالکل کم پایا گیا۔ غیر قواعد دان فوج جو پرائیوٹ
اشخاص سے نئی بھرتی کی گئی تھی اُس نے اکثر موقع پر احکام افسران میں دلیلین اور حجتین کین اور
فوجی کمپون کو گانون کی چوپال بنادیا۔ اور افسر بجاے اسکے کہ تحکمانہ اور خودسرانہ لہجہ میں اونکی
دلایل کو قطع کردین منطقی بحث میں پڑکر از روے علم و عقل اپنے احکام کے کارآمد ہونیکا ثبوت
پیش کرتے تھے کہ اتنے میں کوئی شخص بول اوٹھتا "ترک آے" اور وہ بہادر فوج نوکدم بھاگ کر جب
اپنے اطمینان کی جگہ دم لینے کو ٹھیرتے تو بقیہ بحث کو ختم کرنے کی جرأت کرتے جس سے ثابت
ہوگیا کہ کوئی ملک بجز اپنے قواعد دان فوج کے ہرگز نئے رنگروٹون یا قومی پرجوش نالایق
والنٹیرون پر بھروسہ نکرے بلکہ ایسے وقت میں دشمن سے زیادہ اونکے جوش فرو کرنے مین
مستعدی دکھلاوے کیونکہ دانا دشمن وہ نہین کرسکتا جو یہ نادان دوست کر بیٹھتے ہین۔
سلطان اس اندیشے سے واقف تھے اونھون نے اپنی قومی جانبازونکو جو لاتعداد بلکہ بیشتر بلا بلاکر
جنگ مین جانے کے لئے مستدعی ہوے بجز ایک خاص صورت کے نہایت متانت اور دلداری سے
شکریہ کے ساتھ یہ کہکر خاموش کردیا کہ فضل الہی سے سرکاری فوج کی تعداد لڑائی کے لیے کافی
سے زیادہ ہے وہ لوگ امن سے جیسا رہتے آئے ہین ویسے ہی رہین۔ لیکن یونان نے اسکے
خلاف نہایت درجہ کی بداندیشی سے محض اس قسم کی بیردلی اور پرائیوٹ امداد پر بھروسہ کرکے
اپنے آپ کو ایکدم بھڑکتی ہوئی آگ مین ڈالدیا۔ جس سے نہ صرف آگ مین گرنے والے ہلاک ہوئے
بلکہ اونکا نام و نشان اونکی فوجی عزت اور قومی حمیت بھی سب خاک مین ملگئی جو صدہا برس مین بھی نہ حاصل ہوسکیگی +

بے قاعدہ فوج

باقاعدہ فوج مین کچھ انتظام ضرور رہا لیکن بے قاعدہ کی ہڑبونگ نے جو ہر وقت خوف کی وجہ سے اونٹ کے گلے مین بلّی بنی رہی اپنے ساتھ اونکو بھی لے ڈبویا لوگون نے دیکھا کہ میدان کارزار مین جب وہ دشمن کی زد سے دُور چٹانونکی آڑ مین ہوتے تھے تو بڑے اطمینان کے ساتھ سگریٹ پیتے اور بتا کلف کہتے ہی جو چیز اونکی نظر کا نشانہ بنجاتی اوسپر فیر کرنے مین ذرا بھی تامل نکرتے اور خدا جانے اس بے سرُپا نشانہ اندازی نے کتنے ایک اپنی ہی آدمی ہلاک کر ڈالے۔

یونانی اس جنگ کے محرک و ذمہ دار ہین

(کریٹ)

ترک ایک مدت سے آرمینیا کی بغاوتون کے فرو کرنے اور یورپ کے اعتراضات اور دھمکیون کا چھنوان شائستہ جواب دینے مین مصروف رہے اور شروع سال ۱۸۹۷ء سے نہایت ہی اہم اور عمیق معاملات متعلق بغاوت کریٹ مین اُلجھے ہوئے تھے اور حتی المقدور اس کوشش مین مصروف تھے کہ بطرز مناسب و پسندیدہ باتفاق جملہ سلاطین یورپ کوئی ایسا امن سمجھوتہ ہو جائے جس سے آئے دن کی بغاوتین بھی فرو ہو جاوین اور سُلطان کی شہنشاہی اور اونکا اعزاز بھی اس جزیرہ قرطیش یعنی کریٹ پر قایم رہے۔ اونھون نے یہانتک گوارا کیا کہ سلاطین عارضی طور پر اپنی جمعیت سے جیسا کہ وہ چاہتے ہین بغاوت کا انسداد کرکے کشت و خون بند کرائین۔ چنانچہ روس۔ فرانس۔ اٹلی۔ آسٹریا۔ اور برطانیہ کے چند جہازات معہ بحری سپاہیون کے آپہنچے اور جزیرہ کا محاصرہ کرلیا۔ مسلمانون سے یہ کہکر ہتھیار لے لئے گئے کہ اگر ایسا ہو گیا تو عیسائی کشت و خون سے باز رہین گے اور اونکا اشتعال طبع جاتا رہیگا۔ چنانچہ مسلمانون نے اسکی تعمیل کی اور نہتے بن بیٹھے۔ چونکہ کریٹ مین آبادی کا ایک چہارم مسلمان ہین اور باقی یونانی عیسائی اسلئے یہ موقع پاکر اونھون نے وہ کشت و خون کا بازار گرم کیا کہ الامان۔ انکی زیادتیان مسلمان

مرد عورت بچّون اور ضعیف العمر اشخاص پر اس شرمناک طریقے سے ہوئین کہ اونکا ذکر ناگفتہ بہ ہے۔ اُن مظالم کا تصوّر جو مسلمانون پر عیسائیون نے کئے ایسا ہولناک ہے جسکے سُننے سے بدن پر رونگٹا کھڑا ہوجاتا ہے۔ دل کانپنے اور آنکھین آنسو بہانے لگتی ہین۔ افسوس! رمضان شریف کے ایام جس مین ہر روزہ دار مسلمان بخیال حصول برکات و وصول حسنات عبادت خداوندی مین مشغول تھا کہ ستم کیش اور سفاک باغیون نے اپنے تعصب اور جوش مذہبی سے نہایت بے دردی اور بے رحمی کو ساتھ اونکو ذبح کیا۔ اونکی پردہ نشین عورات کی بے حرمتی اور پردہ دری کی۔ پیارے پیارے بچّون کو گاجر مولی کی طرح ہوا مین اوچھال اور چمکتی ہوئی سنگینون پر لے لیا۔ رحمدل اور انصاف پسند یورپین سلاطین کو کا نفیڈرنس یعنی خفیہ طور پر ادنی ادنی حرکات کی پُوری پوری خبرین پہونچتی رہین اور وہی دریائے ہمدردی جو آرمینیا کے معاملہ مین جوش زن ہوا تھا یہان اُسوقت تک ساکت رہا جب تک کہ ایک یورپ کے بیڑہ جنگی جہازات نے سلاطین یورپ کی طرف سے سواحل کریٹ کو بند کرکے ٹرکی کی ہر سپاہی امداد کو بھی بند کردیا اور امن کی امید سے مسلمانان کریٹ کو غیر مسلح کردیا جس سے باغیون کو کشت و خون کا خوب موقع ہاتھ آگیا۔

دنیا بھر کے مسلمان یہ جانگزا سانحات اور دلگداز حالات سُن سُن کر بار بار آسمان کو تکتے اور منتقم حقیقی کے انصاف پر چشم براہ تھے اونکو یقین کامل تھا کہ بےبس عورتون اور معصوم بچّون کا خون ضرور جلد رنگ لائیگا اپنے بیگناہ بندونکی واویلا اور فریاد سے دریائے غیرت الٰہی ضرور جوش مین آئیگا چنانچہ رعایا اور شاہ یونان کے دل مین سلطان سے ہمسری اور برابری کا خیال سمایا جو ایک زمانہ تک حلقہ بگوش اور مطیع فرمان بارگاہ سلطانی رہے ہین وہان یورپ نے کسی مصلحت سے اچھی طرح سمجھایا اور ایک الٹی میٹم بھی یونان کی گورنمنٹ کو دیا لیکن جو بات خدا نے دلمین ڈالدی ہو وہ بندونکے ٹالے کب ٹل سکتی ہے۔ یونانی گورنمنٹ نے

نہ عثمانیہ قوت کا لحاظ کیا نہ الٹی میٹم یورپ کی کچھ پرواہ کی جسمین سنجیدگی اور صفائی کے ساتھ اونکو آخری مرتبہ سمجھایا گیا تھا کہ کریٹ سے اپنی فوج واپس بلا لے اور سرحد ترکی پر کوئی فساد نکرے بلکہ برخلاف اسکے ناجایز قومی جوش سے مشتعل ہوکر اور دیگر خفیہ امداد کے وعدون پر بھروسہ کرکے یہ کیا کہ تھسلی کی سرحد ترکی پر فوج جمع کرنی شروع کردی اور خود شاہزادہ ولیعہد یعنی ڈیوک آف اسپارٹا اور شاہزادہ ثانی پرنس نکولس فوج کی کمان اپنے ہاتھ مین لیکر سرحد کی طرف بڑھے اور تلوار اور صلیب دونون کو شامل کرکے جوش کو اس لیے اور ترقی دی کہ وہ مذہبی لڑائی سمجھی جاوے۔

پیشقدمی کس نے کی؟

تاریخی حیثیت سے اس بات کا طے کرنا مشکل ہی کہ بعد علانیہ مخالفت کے پیدا ہو جانے کے حملہ کرنے مین پیشقدمی کس نے کی اور باقاعدہ فوجون مین کسکی گولی اول فیر ہوئی لیکن اسمین کچھ کلام نہین رہا ہی کہ یونان کی بے قاعدہ فوجون نے اول پیشدستی اور سرحد روم پر حملہ کرکے ترکون مین وہ اشتعال پیدا کیا جسکا نتیجہ اُس کے حق مین تباہی اور بربادی اور دائمی بدنامی کا ہوا۔ یہ صحیح ہے کہ باضابطہ اعلان جنگ ترکی نے اول دیا لیکن جب یونانیون کی شرارتین حد سے متجاوز ہوگئین اور اونکی شورہ پشتی سے افواج عثمانیہ کے برہم ہو جانے اور بگڑ بیٹھنے کا پورا اندیشہ ہوگیا تو سلطان روم کو مجبوراً ایسے اور یہ طے ہی کیا تھا کہ وہ اپنے صاف صاف اعلان جنگ سے یونانیون کو اپنے دلکی بیٹھی جبربات کا موقع دین

یونانیون کا جوش اور اونکے خیالات قبل از جنگ

جنگ سے پیشتر یونانیون مین عام خیال نہایت جوش و خروش کے ساتھ یہی پھیل رہا تھا کہ جس طرح بن پڑے ترکی سے جنگ کیجاے سو کہ وہ کی زبان پر لڑائی کے تذکرے ہوا

اور کوئی ذکر ہی نہ تھا وہ یورپین طاقتون سے چاہتے تھے کہ اس موقع پر ترکی حمایت سے
قطع نظر کرکے علیحدہ رہین۔ دعوی کیا جاتا تھا کہ یونانی بیڑہ جہازات متعینہ بحر انجین تمام
ترکی جزائر کو فتح کرلیگا اور اوسکی فوج باغیان مقدونیہ کی مدد سے بہر حال صوبہ مقدونیہ
کو بھی مسخر کرلیگی بلکہ یہ اور سرویہ دونون ملکر سلطانی فوجون کو ادہر متوجہ رکھینگی۔
ترکی جہازات ناقابل ہونے کی وجہ سے دلی امنگ کے ساتھ یہ ولولہ پیدا ہوتا تھا کہ جزائر
بحر الجزائر کے تسخیر کے بعد سارا بیڑہ آبنائے ڈارڈنیلز مین اتر پڑیگا اور سواحل کے قلعہ جات
کو خاموش کرتا ہوا بحر مارمورا سے گذر کر شاخ زرین کے مقابل لنگر انداز ہوگا اور پھر تو
سین اسٹیفنو کی طرح جسطرح یونان چاہیگا من مانی شرائط صلح پر التوائے جنگ کریگا۔
بعض یونانیون کو جنگ کے باقاعدہ چھیڑنے کی غرض سے حیلہ وبہانہ کی تلاش تھی سو خردمندان
یونان اونکو صلاح دیتے کہ یہ کتنی بڑی بات ہے۔ ترکی نے جو بموجب عہدنامہ برلن ۱۸۸۱ء
حصہ ملک کے دینے سے انکار کردیا جو دفعہ ۱۳ عہدنامہ مذکور کے ذریعہ سے یونان کو تفویض
کرنا لازم تھا۔ یہ کافی وجہ اعلان جنگ کی ہوسکتی ہے بلکہ اوسکی شکایت کل سلاطین یورپ
سے ہونا ممکن ہے کہ عہدنامہ مین جزیرہ کارفو کے مقابل کا کل علاقہ دہانہ دریائے کلدمہ سے
لیکر جھیل جانینا اور شہر مٹزووا سے گزرتا ہوا کوہ اولمپس تک پہونچ کر خلیج سلونیکا
جاملتا ہے اور جسمین الاسونا جانینا پریویزا زیٹو وغیرہ کل شہر شامل تھے یونان کو
دیا گیا تھا لیکن دول یورپ بھی اس اپنے فیصلہ پر ترکی کو مجبور نکرسکین اور ۱۸۸۱ء کی کانفرنس
قسطنطنیہ کے بموجب یونان کو صرف اسقدر حصہ تھسلی پر قانع ہونا پڑا جسپر وہ ۱۷۔ اپریل
۱۸۹۷ء تک قابض تھا۔

ترکون کا جوش

یونان کی بیجا اور گستاخانہ حالات اور پر درد مظالم کریٹ سنکر ترکون مین بھی جو جبلی جوش

پیدا ہوا وہ بھی تہذیب کی جھلک سے خالی نہ تھا گو اُسکا اندازہ کرنا مشکل ہے ایک ترکی افسر اعلیٰ
توپخانہ نے ایک قرابت دار کو جو مصر مین سکونت پذیر تھا نجی طور پر ایک خط مین یون لکھا کہ :-

"خردمندان یورپ حیران ہین کہ سلطنت علیہ نے ایک عرصہ قلیل مین کیونکر اسقدر سامان حرب
اور ذخائر بہم پہونچائے اور کیونکر ایک کثیر التعداد فوج کی فراہمی مین اسقدر جلد کامیابی عمل مین لائی گئی
کہ سرحد پر پانچ دن مین تمام چھاونیان عساکر عثمانیہ سے پُر ہوگئین۔ لوگون کے فوجی جوش کی
کوئی انتہا نہین رہی صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ ہر ایک شخص جس کو ہتھیار اُٹھانے کی طاقت
ہے ہر وقت موقع کے انتظار مین مستعد اور تیار بیٹھا ہے کہ اُدھر حکم سلطانی پہونچے اور اِدھر
میدان رزم مین جا موجود ہو۔ اور اپنے ان بھائیونکا انتقام لے جو بدمعاش اور شورہ پشت
یونانیون اور اونکے طرفدارون کے پنجہ ظلم مین گرفتار ہوکر اور سو سو طرح کی عقوبت مین مبتلا کر
ذبح کئے گئے ہین یہان کے بوڑھے۔ جوان۔ بچے حتی کہ عورتین تک یک زبان ہوکر جنگ
کی خواہان ہین"

"بعض اعلیٰ خاندانون نے تو یہانتک کیا کہ اپنی طرف سے کئی کئی والنٹیر تیار کئے ہین وہ
فوج جو الاسونا مین داخل ہوئی ہے اوسکے چہرون سے بشاشت اور مسرت کے آثار نمایان ہین۔
اور وہ اس خیال سے بیحد مسرور ہین کہ خلیفہ وقت یعنی اپنے سلطان کی خدمت گزاری کے
فرض کو فخر کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ہین۔ مین بحیثیت جنگی شخص کے اپنی رائے ظاہر کئے بغیر نہین
رہ سکتا کہ بحالت چھڑ جانے جنگ کے فتح یونان مین صرف اسقدر دیر ہوگی جسقدر کہ شاہی
افواج کو اپنے حریف کے مقابل کی جگہ پہونچ جانے مین عرصہ لگے گا"

لڑائی چھڑ جانے کی وجہ اور اعلان جنگ

مارشل ادہم پاشا جو ترکی سرحدی فوج کے اعلیٰ سپہ سالار ہین نہایت صبر و تحمل کے ساتھ یونانیون
کی تمام کارروائیون کو دیکھتے رہے۔ یہانتک کہ یونانیون کے مسلح گروہ در گروہ

۶ اپریل ۱۸۹۷

کے دوسرے ہفتہ مین سرحد کی طرف بڑھنا شروع ہوئے - یہانتک کہ تھسلی اور مقدونیا
کی ترکی سرحد کو عبور کیا اور وہ ایک جنگل مین گھیر لئے گئے چونکہ ان لوگون کے پاس فوجی
یونی فارم اور سرکاری نشان ایسا نہ تھا جس سے وہ گروہ یونان کی رگلر فوج کا دستہ
شمار کیا جا سکتا - اس لئے ترکون نے نہایت تحمل کے ساتھ یہ بات لکھ ڈالدیا کہ جب تک
کوئی سپاہی یونانی پلٹن کا کسی گروہ مین شامل نہ دیکھا جاویگا تب تک ہرگز وہ جنگ کا خیال
نکرینگے یہ دن جمعہ کا اور تاریخ ۱۶ - اپریل ۱۸۹۷ء تھی جبکہ یونانی گروہ جو قواعد دان سپاہیون
سے مرتب تھے سرحد پار اوترے - نامہ نگار لنڈن جو موقع پر موجود تھا لکھتا ہے کہ یونانی
غیر قواعد دان سپاہیون کے جو ریلے کے ریلے چلے آتے تھے اونکے مقابلہ مین اپنی حفاظت
کے متعلق ترکون نے بے انتہا تحمل اور بُردباری ظاہر کی اور بڑی مستقل مزاجی سے صرف
اتنی شرط پر جنگ نہ چھڑ جانے کا اقرار اور وعدہ کیا کہ یونان کے قواعد دان سپاہی اونمین
نہ شامل ہون اگر ایسا ہوا تو جنگ قرار دیجاوے گی لیکن یونانی مذہبی دیوانگی کے باعث
جامے سے باہر اور ہوش سے بیہوش ہو رہے تھے انھین نصیحت کی کب پرواہ ہو سکتی تھی ترکی
ساٹھ ہزار فوج صوبہ تھسلی مین سرحد کی برابر - مغرب مین آرٹا سے لیکر مشرق مین ساحل سمندر
تک پھیلی ہوئی تھی اونھون نے ایک نہ مانی - پہلے حملہ آور گروہ مین سے جو لوگ گرفتار کیے
گئے فوجی صدر مقام الاسونا مین لائے گئے تھے اُنھون نے اقرار کیا کہ ہم لوگ بسرکردگی یونانی
قواعد دان فوج کے حملہ آور ہوئے تھے گویا یہ حملہ اعلان جنگ کے لئے کافی وجہ تھی لیکن
بہادر ترکون نے اسکو وجہ مخاصمت نہ ٹھیرایا اور آیندہ واقعات کے منتظر رہے اور بالآخر
یونانیون کی پے درپے پیشقدمی سے مارشل ادہم پاشا کمانڈنٹ افواج ترکی نے ۱۶ اپریل
کو تار روانہ کیا کہ اب سرحد پر محض ڈیفنس یعنی محافظت کا سلسلہ قایم نہین رہ سکتا اور نہایت
زور دیکر التجا کی کہ سرحد یونان پر پیشقدمی اور حملہ کی اجازت دیجاے تاکہ وہ آگے بڑھکر لریسا مین

مورچہ قایم کرین۔ اس درخواست کو کونسل وزرا نے فوراً منظور کرلیا لیکن سلطان المعظم نے اپنی معمولی رحمدلی سے منظوری جنگ مین کچھ دیر کی اور آخر کار ۱۷۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو وہ فرمان جسکا بعید انتظار تھا بارگاہ حضرت ظل الہی سے جاری ہوا جسکی رو سے معاً یونان مین باقاعدہ جنگ کا اعلان ہوگیا اور اسکے اعلان کے لئے متعدد دنیا اور کریٹ مین یونانیون کی پیشقدمی کی کافی وجہ قرار دیدی گئی۔

سفیر روم و یونان کا اپنی اپنی سفارتون سے واپس آنا اور اعلان جنگ کی کیفیت

عاصم بے ترکی سفیر متعینہ ایتھنز واپس طلب کئے گئے اور پرنس میورکورڈ سے تو کیے ہی حکم ہو کر وہ پروانہ راہداری لیکر قسطنطنیہ چھوڑ دے۔ تار پہونچتے ہی عاصم بے نے وزارت دول خارجہ پر پہنچ کر ایم اسکوزیز وزیر کو رخصتی سلام کے ساتھ فرانسیسی زبان مین مندرجہ ذیل نوٹ پیش کیا۔

"یونانیون نے جو پیشقدمی کا برتاؤ کیا ہے اوسکی وجہ سے سلطنت مذکور اور سلطنت عثمانیہ کے باہمی سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے۔ یونانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ اور یونانی کونسلون کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ سلطنت عثمانیہ سے روانہ ہو جاوین اور اسیطرح ترکی سفیران یونان متعینہ ایتھنز کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قسطنطنیہ کو چلے آوین۔ اس اعلان کے بعد یونانی رعایا کو دو ہفتہ کے اندر سلطنت عثمانیہ کو چھوڑ دینا چاہیے اور اسی طرح سلطنت عثمانیہ کی رعایا جو عملداری یونان مین رہتی ہے اونکو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی اسی عرصہ مین عملداری یونان سے واپس چلی آئے۔"

۱۷۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو ٹرکی سلطنت کے قایم مقامان بیرونجات کے نام مفصل حالات کا ایک سرکلر جاری کیا گیا اور اوسمین بیان کیا گیا کہ ایک ہفتہ پیشتر یونانیون نے گرنینا کے قریب ترکی عملداری پر حملہ کیا اور مزید برآن یونانی فوج نے تازہ حملے کرنا شروع کئے ہین۔ سرکلر مین ایسی امید بھی ظاہر کی گئی ہے کہ دول یورپ بنظر انصاف بالاتفاق اس جنگ کی ذمہ دار

یونانیوں کو قرار دینگے اور یہ کہ بلاخیال افتتاح ملک صرف صلح پسندی کا کافی ثبوت بہم پہونچانیکی غرض سے سلطنت ٹرکی یہانتک تیار ہے کہ اگر یونان اپنی فوج کو سرحد تھسلی اور جزیرہ کریٹ سے ہٹالے تو وہ بھی اپنی فوج کو واپس بلالے۔

ترکی سفیر کے نام اعلان جنگ پر یونانیونکا جواب

برخلاف ترکی جنگی قرارداد کے یونانی وزیروں نے حسب ذیل یادداشت تیار کی کہ "شاہ یونان کے وزیر خارجیہ نے ترکی سفیر متعینہ ایتھنز سے آجکی تاریخ میں ایک یادداشت ملنے کی عزت حاصل کی جس میں یہ اطلاع دیگئی کہ بوجہ یونان کے کھلم کھلا ترکی سے مخالفت ظاہر کردینے پر دونوں ملکوں کے ڈپلومیٹک (سفارتی) تعلقات منقطع کردیے گئے ہیں"

اور بچاؤ کے خیال سے اسکے ساتھ اسقدر اور اضافہ کیا گیا کہ شاہنشاہی گورنمنٹ نے اس خیال سے کہ باہمی سفارتی تعلقات کی شکست کا ذمہ دار یونان رہے اس امر کو نظر انداز کردیا کہ یونان بجائے اسکے کہ ٹرکی سے مخالفت پیدا کرے چند روز سے وہ متواتر نقصان اوٹھا رہا ہے جو ترکی فوج سرحدی لاین پر اپنی پیشقدمی سے کرتی رہی۔ ۲۰ مارچ ۹۷ء کی اُس جنگی کارروائی پر جو الیاس ابی کے تھانہ پر واقع ہوئی۔ شاہی گورنمنٹ نے ۔ ۳ مارچ کو مناسب سمجھا کہ زبانی یادداشت کے ذریعہ سے شاہنشاہی گورنمنٹ کو اس زیادتی کی طرف متوجہ کرے جو اوسکی فوج کی طرف سے ہوئی اور ساتھ ہی یہ امید ظاہر کی کہ عثمانیہ گورنمنٹ جلد اسطرف توجہ مبذول فرماکر ایسی کارروائیوں کا تواتر موقوف کردیگی۔ لیکن بجاے اسکے کہ شہنشاہی گورنمنٹ اعتدال کو کام میں لائے اُس نے فوری کارروائیونکا اظہار کیا" (اس عرصہ کی اپنی زیادتیاں صاف اُڑادیں) یہانتک کہ صرف پرسونکا ہی یہ واقعہ ہے کہ عثمانیہ فوج بغیر اسکے کہ شاہی فوجوں نے (یونان) بھڑکانے کا کوئی کام کیا ہو آگے بڑھی اور انالبس کے سرحدی تھانہ پر قبضہ کرنا چاہا لیکن بوجہ مزاحمت یونانیوں کے

وہ اس مقصد مین ناکام رہی - نیز شاہی گورنمنٹ اس واقعہ کو بھی خاموشی سے قلم انداز نہین کر سکتی کہ بیشتر اسکے کہ شاہی گورنمنٹ کی سفارت نے باہمی دوستانہ سفارتی تعلقات کے منقطع ہوجانیکا باضابطہ اعلان کیا اور جبکہ رات گذرنے پر شاہ یونان کے سفیر متعینہ قسطنطنیہ کو اسکی اطلاع ملی قلعجات پر یولسا (اپیرس) نے اسی صبح کو یونانی مورچہ مقام اینٹی ام پر پانچ بجے کے وقت گولہ باری کرنا شروع کردی اور جہاز مقدونیہ کو جو خلیج اسرشیا سے روانہ ہو رہا تھا گولی مار کر غرق کردیا - ان واقعات پر غور کرکے معلوم ہوتا ہے کہ باب عالی نے جو ذمہ داری یونانیون پر رکھی ہے اوسکے وجوہ کیسے کمزور ہین اور اس لئے جو عظیم نتائج موجودہ کارروائیون سے ہونیوالے ہون اونکی ذمہ داری شاہ یونان کی گورنمنٹ پر نہین آسکتی - اور ایم اسکونیریز عاصم بے کی عزت کے اعتراف کرنیکا از سرنو موقع پاتے ہین"

گورنمنٹ یونان کی یادداشت بیرونی سفارتونکے نام

گورنمنٹ یونان نے غیرملکی سفارتی قایم مقامون اور کانسلون کے نام جو یونان مین متعین ہین بدین مضمون ایک یادداشت جاری کی کہ چونکہ یونان نے ۲۰ جون ۱۸۷۸ء کو تجاویز برلن کانگرس مصدرہ ۱۶ اپریل ۱۸۵۶ء سے اتفاق کیا تھا لہذا یونانی فوجی افسران بحری و بری کو حکم دیا جاتا ہے کہ مختلف سلطنتون کے قانون مین جو دستاویز قرار دئے گئے ہین اونکی اور بالخصوص ان اصولونکی جو تجاویز مذکورۃ الصدر مین مندرج ہین پابندی مدنظر رکھین -

یعنی (۱) بذریعہ جہازات گردآوری کی ممانعت رہےگی -

(۲) بے تعلقی کا نشان غنیم کی تجارت کا محافظ رہیگا الا اس صورت مین جبکہ جنگ سے کچھ تعلق نہو -

(۳) وہ مال تجارت جسکو جنگ سے تعلق نہو گرفتار نکیا جائیگا گو غنیم ہی کے جھنڈے کے زیر حفاظت کیون نہو -

(۴) راستہ روک دینے کی کارروائی اس صورت مین جائز ہوگی جب وہ کارگر اور موثر طریقے کی ہوگی -

ساتھ ہی یونان نے یہ امید ظاہر کی کہ سلطنت کی کوشش سے انکی رعایا بے تعلقی اختیار کرے گی۔ روس نے سلاطین کے نام جو نوٹ بھیجا اوس میں زور دیا گیا کہ کریٹ کے معاملات کی وہی حالت قایم رہے جو طے ہو چکی ہے اور یہ کہ اول پیشقدمی کرنیوالی سلطنت کو فائدہ حاصل نہ کرنے دیا جائیگا۔ نیز اس سرکلر میں یہ بحث بھی تھی کہ بشرط ضرورت سلاطین دست اندازی بھی کرسکتی ہیں اور یہ امید ظاہر کی کہ تاوقتیکہ دونوں حریف آدرون سے کوئی ایک فریق درخواست نکرے اسوقت تک کوئی مزاحمت نہوگی اور جو کچھ کارروائی مداخلت کی ہوگی وہ بالاتفاق اور بحیثیت مجموعی ہوگی نہ کہ جداگانہ اور فرداً فرداً۔

ترکی اعلان بحق یونانی رعایای سلطان

ترکی اخبارات میں یہ اعلان سرکاری شایع کیا گیا کہ یونانیون کے مقدمات متدایرہ اسوقت تک ملتوی رہیں جب تک کہ ڈپلومیٹک تعلقات دوبارہ قایم ہون۔ جو یونانی مقروض ہیں اونکو ملک چھوڑنے سے پیشتر اپنے قرضون کی معقول ضمانت داخل کرنی چاہیے۔ جو یونانی ملک میں رہنا چاہیں وہ صرف قانون ملک کی پابندی اور بعض شرائط کے ساتھ رعایاے عثمانیہ بنکر رہ سکتے ہیں اور اونکی فہرست علیحدہ مرتب ہوگی۔ جو یونانی دفاتر کاونسل۔ بنک۔ حفظان صحت اور ریلوے وغیرہ میں ملازم ہیں وہ بھی ترکی رعایا بنکر رہیں یا ملک چھوڑ دین۔ جو یونانی اپنے وطن کو واپس جانا چاہیں وہ اپنے عیال اطفال کو بھی ساتھ لیں۔ جن جہازون پر یونانی جھنڈا ہوگا وہ ڈاردنیلز اور آبنائے باسفورس میں ہرگز داخل نہ ہوسکین گے اور جن یونانی جہازون نے اس اعلان سے پہلے یورپی بندرگاہ اس آبنائے کے ارادے سے چھوڑے ہیں اونکو میعاد ختم ہونے پر بعد معاینہ ترکی حکام کے بشرطیکہ کوئی شی ممنوعہ اونمیں نہوگی سفر کی اجازت دیجائے گی۔ یا ترکی جہازون کو بھی یونانی سمندر چھوڑکر اپنے بندرگاہون میں آجانا چاہیے اس لحاظ سے کہ قسطنطنیہ میں یونانی باشندے کثرت سے رہتے ہیں اندو ہفتہ کی میعاد گذر چکی ہے اونکو ایک ہفتہ کی مہلت اور دیجاتی ہے۔ یونانی

اور اونکے تجارتی جہاز وغیرہ اگر اس عرصہ مین خود نہ نکلے تو پھر وہ اس ملک سے خارج کردے جائینگے وزراء عدالت بحریہ ممالک غیر داخلہ پولیس اور توپخانہ کو اس حکم سے مطلع کیا گیا باب عالی نے بنگیرا در مصر کو بحیثیت باجگذار صوبون کے فرمان صادر کیا کہ وہ اپنی اپنی ریاست مین متعین یونانی سفیرون اور قونصلون کو پروانجات راہداری دیدین - گورنمنٹ مصر نے یونانی سفیر متعینہ قاہرہ کو پروانہ راہداری دیدیا مگر چونکہ ایک لاکھ کے قریب یونانی مصر مین رہتے ہین اس لئے لارڈ کرومر وغیرہ کے زور لگانے سے اونکے نکالدے جانیکا استغاثہ ملتوی کیا گیا اسمعیل بے گورنر کریٹ نے دستخطی احکام کریٹ مین مشتہر کئے اونکا مضمون یہ تھا کہ روم و یونان کے سفارتی تعلقات منقطع ہونے کے باعث تمام یونانیون کو لازم ہے کہ پندرہ دن کے اندر جزیرہ سے چلے جائین - یونانی سفارت خانہ پر سے نشان سلطنت اوتار دیا گیا -

اسکے بعد سفیران سلطنت نے جمع ہوکر باب عالی سے سفارش کی کہ یونانی رعایا جو صیغہ خارجہ اور محکمہ حفظان صحت اور کونسلون اور کلیساؤن مین ملازم ہین اونکو سلطنت عثمانیہ مین رہنے کی اجازت ملے اور اگر اونکا خارج کرنا ہی مقصود ہے تو نرمی اور رحم کو کام فرمایا جاوے اس لئے کہ صرف قسطنطنیہ مین چالیس ہزار اور سلطنت مین دو لاکھ یونانی آباد ہین - اسپر حضرت سلطان کو رحم آگیا اور آپ نے مقولہ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کے مصداق کو تازہ کرنیکے لئے شاہی قسطنطنیہ مین اعلان کردیا گیا کہ جو یونانی امن پسندی کے ساتھ رہنا چاہے اوس سے تعرض کرنا لازمی نہین کیونکہ جنگ دو فوجون مین محدود ہے جو سرحد پر کام مین مشغول ہین -

آغاز جنگ

ادھر یونانی فوج اور عوام الناس کی خواہش جنگ کی کچھ حد و غایت نہ تھی اودھر ترکون کی رگ حمیت دشمن مقابل کا خاتمہ کرنے جوش مین آگئی - ۱۸ اپریل کو عساکر سلطانی تمام سرحد

السلح کمربستہ اور آمادہ جنگ تھے کہ شہر زدان مین داخل ہوگئے ہیں مگر پاشا نے اوکو وہان دے پار کردیا
تاآنکہ ۹- اپریل کو ... شنس سوسائٹی کے سپاہی سرحد عبور کرکے مقدونیہ پر حملہ آور ہوئے اور
ترکی مورچون لیا اس پر ادٹ پر تلوار بھی چل چکی تب اوسکے دوسرے روز یعنی ۱۰- اپریل کو مارشل ادہم
پاشا کو یسیا پر بڑھنے کے احکام ملے لیکن کسی وجہ سے تین گھنٹے کے بعد یہ انتظام منسوخ ہوگیا اس کے
پانچ روز بعد مجلس وزرائے ترکی نے قسطنطنیہ مین بہت دیر تک مشورہ کیا اور طریقہ جنگ کی بابت تجاویز

نوٹ اس موقع پر جبکہ آتش جنگ مشتعل ہوئے کو تھی سلطنت عثمانیہ ترکیا اور یونان کی بحری اور بری فوجون کا مقابلہ بہت ضروری ہے جسکے بغیر اس زمانہ کی دلچسپی کے لحاظات تاریخین نامکمل سمجھی جاتی ہین-

عساکر عثمانیہ- بموجب قوانین سلطنت قلمرو ترکی مین تمام مسلمان مرد جنگی عمر بیس سال سے متجاوز ہو فوجی خدمات کے پابند ہین اور جسکی مدت بیس سال تک رہتی ہے دیگر اقوام رعایا جو مسلمان نہین فوجی خدمات سے بری ہونے کے لیے ہر شخص سالانہ فی کس ٹیکس ادا کرتے ہین- کل فوج کے دو حصہ ہین بحری اور بری-
بری فوج بھی تین حصون پر منقسم ہے- اول نظام یعنی باضابطہ لشکر کامل قواعد دان- دوسرے ردیف- تیسرے مستحفظ تینون قسم کی افواج مین پیادہ پلٹنون کی تعداد ۶۴۰ ہے جسمین ۵ لاکھ ۳۰ ہزار سپاہی ہین-
سوارون کی ۲۰۲- رسالے اور جن مین ۵۵ ہزار تین سو سوار ہین- توپخانہ مین ۱۳۵۶ توپین ۴۵ ہزار ۸۰
۲۰ سپاہی- انجنیرون کی ۹۳ کمپنیان جن مین سات ہزار ۴ سو آدمی ہین جملہ تعداد مقررہ فوج کی ۷ لاکھ ۴ سو ہے- اس مین عساکر حمیدی اور دوالنیرا افواج کردستان شامل نہین- علاوہ سامان حرب وضرب جو سائنس جدید نے بہم پہونچایا ہے مین ۵ لاکھ ماسرانفل سرکاری میگزین مین مہیا کیے گئے ہین یہ وہ بندوقین ہین جس مین کارتوسون کا ذخیرہ رہتا ہے اور بے دھوئین کی باروت سے چلائی جاتی ہین-

بحری طاقت- بحری قوت کی اطلاع براہ راست ترکی ذریعہ سے نہین ملی ہے حسب ذیل ہے-
جنگی جہاز درجہ اول ایک- درجہ دوم وسوم ۸- جنگی جہازات محافظ بنادر ۹- درجہ اول کے آوزرجہاز ۹ درجہ دوم کے آوزر ۱- درجہ سوم ۲۹- درجہ اول تارپیڈو کشتیان ۱۹- اور درجہ دوم کی ۷- یعنی میزان تمام جنگی جہازون اور جنگی کشتیون کی ۹۵ ہے اور بحری سپاہی زائد از بارہ ہزار ہین-
اوپر جو تعداد فوج کی لکھی گئی ہے وہ مستقل اور دائمی ہے- جنگ کے وقت اگر ضرورت پڑے تو ۱۰ لاکھ فوج سلطان کے ایک اشارہ پر میدان جنگ مین کھڑی ہوسکتی ہے-

یونان کی بری طاقت- یونان مین تمام تندرست مرد جنگی عمر ۲۱ برس سے زائد ہو فوجی خدمات کے پابند رہتے ہین یہ پابندی ۱۹ برس تک ہر ایک شخص کے ذمہ ہے جسمین دو برس چھٹی کے ملجاتے ہین امن کے وقت یونان کی فوجی قوت حسب ذیل ہے-

محکمہ جنگ ٢٤٠ پیادہ فوج ١٦٠٣٩

قراردیا اور پرنس میبرد کورڈیٹو سفیر یونان نے قسطنطنیہ سے اپنے حکام بالادست کو متنبہ کیا کہ بالفعل یونان [illegible] حملہ آوری کے احکام صادر کرنے کے لئے تیار ہے اور درخواست کی کہ تھسلی کے یونانی [illegible] خطرے سے فوراً محفوظ کردینا چاہتے اسکے بعد ارادۂ شاہنشاہی متضمن آغاز جنگ صادر ہوا۔ دربار یونان نے اسکو قبول کرلیا اور ساتھ ہی یونانی گورنمنٹ نے

سوار	۱۱۴۶	توپخانہ	۳۲۸۷
انجنیر	۱۲۲۳	عام خدمات	۵۰۱
جنگی اسکول	۲۲۲	جنگی پولیس	۳۲۲۹

میزان کل ۲۴۸۷۷ ہوتی ہے جسمین ۱۹۸۰ افسر شامل ہین۔ بوقت جنگ یہ تعداد ایک لاکھ تک بڑھ سکتی ہے کیونکہ صرف ریزرو فوج کی شمار ۱۴۲۵۰ رکھی گئی ہے اس کے علاوہ ملکی فوج جدا ہے جسمین ۱۴۶۰۰۰ آدمی شامل ہین۔

جیسے کہ غور سے یہ تعداد نہایت مبالغہ آمیز معلوم ہوتی تھی ایسے ہی جنگ کے وقت ثابت ہوگیا کہ تمام فوجی ملکی پولیس تک ملاکر ۶ ہزار فوج سے زیادہ میدان تھسلی مین لشکر یونان جمع نہ ہوسکا۔ حالانکہ خیمہ زدن مین ایک لاکھ ۲۰ ہزار گول چہرے سیاہ چشم۔ بھاری گردن والے ترک سرحد تھسلی پر اسطرح صف بستہ ہوکر بیٹھ گئے گویا کہ وہ ایک بڑی [illegible] تھا کہ المپس پہاڑ کے درون مین سے امنڈ آیا۔

یونان کی بحری طاقت۔ جہازی قوت یونان کی گو روم سے کم ہے لیکن بوجہ خیال حسن انتظام کے اس سے کہین بہتر سمجھی جاتی تھی اسمین حسب ذیل جہاز شامل ہین۔

محافظ جہاز آہن پوش	۲	درجہ اول کے کروزر	۲
درجہ سوم کے چوبی کروزر	۱۷	درجہ اول کی تارپیڈو کشتیان	۶
درجہ سوم کی تارپیڈو کشتیات	۱۱	میزان کل	۴۰

بحری فوج مین ۱۸۵ افسر ۲۴۷ ملازم ۵۸۷ ماتحت افسر ۱۰۰۲ ملاح اور ۵۰۳ فراہمی اسباب کے [illegible] وغیرہ ہین جو سب ملکر ۳۱۶۵ کی میزان تک پہنچتے ہین

بقیہ وہ ذرہ وفوجین یعنی ۱۸۸۵ء اور ۱۸۸۶ء کی طلب کین — یہ لوگ بباعث کبرسنی فوجی
خدمات سے بری کئے ہوئے تھے جنکی تعداد ۱۹ ہزار بیان کی جاتی ہے۔ ان سب لوگون کے
پاس نہ وردی تھی اور نہ بندوقین۔ حکام نے پرائیوٹ کارخانون سے درخواست کی کہ وہ پرانی
رائفلین جو فرانسیسی فوج نے ناکارہ سمجھ کر پھینک دی تھین اور ۲ لاکھ کے دیب نیشنل سوسائٹی یونان

(نوٹ)

سلطان اعظم کا خطرہ جنگ کو محسوس فرما کر تیاری مین مشغول ہونا

حضرت سلطان کے وزیر حربیہ کی پُر اثر اسپیچ

اعیان کریٹ کی پیہم شورش اور متواتر خونریزی۔ سلاطین یورپ کا محاصرہ کریٹ۔ اوسکے آزاد کرنیکے پورا پورا دباؤ۔ چند قومی سلطنتون مین سلطان سے اختلاف۔ بعض کی کھلم کھلا عداوت اور شہنشاہونکے بظاہر اتحاد و اتفاق نے حضرت خلافت پناہی کو مجبور کیا کہ وہ آنیوالے خطرہ کا مقابلہ کرنے کو پہلے سے کماحقہ تیار ہو جاوین جسکے واقع ہونے کی صورت نہ کوئی پولیٹشن بتا سکتا تھا اور نہ جسکا وقت کوئی منجم مقرر کر سکتا تھا۔

آنجناب تقدس مآب نے قصر یلدیز مین تمام اعیان دولت و ارکین سلطنت کو جنمین بحری اور بری افواج کے افسر بھی شامل تھے جمع کرکے دعوت دی اور بعد الفراغ وزیر حربیہ نے سب سے مخاطب ہوکر ایک پُر اثر تقریر کی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ "اے اعیان دولت اسلامیہ اے ارکان سلطنت عثمانیہ آپکو معلوم ہے کہ لوگون نے اندنون کیسا کچھ فتنہ و فساد برپا کر رکھا ہے اور علم بغاوت ہمارے مقدس ملک مین بلند کیا ہے اس لئے حضرت مولانا السلطان المعظم نے اونکے ذلیل و خوار کرنیکی غرض سے وہ وہ وسائل بہم پہونچائے ہین جس سے معلوم ہو جاوے کہ سلطنت عثمانیہ ہمیشہ ابدالاباد تک زندہ رہے گی اور بندگان حضور اقدس کو اسمین شک نہین کہ تم اپنے پاک حقوق کی تائید کے لئے اونکے احکام کو قبول کروگے اور اپنے دین و ملت اور بادشاہ اور وطن اور سلطنت کے لئے بہادرون کی طرح لڑوگے اور جان و مال کے قربان کرنے مین ہرگز دریغ نہ کروگے"

یہ سنکر تمام افسر فرط حمیت سے کانپنے لگے اور حضور اقدس کے جاہ و جلال اور ازدیاد اقبال کی دعا مانگی اور بے حد جوش و خروش کے ساتھ نہایت ادب سے قوت اسلام اور بقاے حشمت و شوکت سلطنت کے لئے ہاتھ اوٹھائے +

صدور احکام۔ سوانح عساکر۔ آخر ہفتہ ماہ فروری ۱۸۹۷ء مین باب عالی کی جانب سے

نے بحساب ۷ ½ شلنگ فی عدد کے خرید کی تھین اونکے ہاتھ بیچ ڈالین - وردی بکس نے براؤن
سے قرض کپڑا طلب کیا لیکن ایتھنز مین کپڑا موجود نہ تھا -

ایتھنز مین غدر - اس خبر سے گورنمنٹ یونان رنگروٹون کو اسلحہ بھی نہین پہنچا سکی
ایک شورش برپا ہوئی - رنگروٹ کارخانہ ہاے اسلحہ اور دوکانہاے اسلحہ مین جا گھسے اور جو ہتھیار

احکام صادر ہوے کہ فوج ردیف کی ۱۰ پلٹنین سرحد یونان پر جانے کے لیے تیار ہوجائین اور ایشیاے کوچک سے
براہ روڈوسٹو اور شارلو سلونیکا (سالانیک) کی طرف روانہ ہوں - انتظام یہ کیا گیا کہ شارلو سے ایک سو ٹرینیں
ان افواج کو سالانیک پہنچا دین - ۲۵ - فروری کی شب کو دو پلٹنین سرحد بلغاریا سے چلکر براہ سالانیک
کیٹرینا کو روانہ ہوئین کہ پانچ مارچ کو ۱۸ توپین بذریعہ اسپشل ٹرین بھیجی گئین - اناطولیا سے فوج ردیف کو پہونچانے
مین ۱۸ ٹرینین ماسوا کی گئین جن مین سے ہر ایک مین ۲۹ گاڑیان تھین - بھاری توپخانہ مع فوج اور سامان
میگزین براہ روڈوسٹو اور سالانیک سرحد کی طرف بڑھا - مارچ کے مہینے مین قسطنطنیہ اور دیگر ایشیائی افواج
کی نقل و حرکت نہایت زور شور سے ہوتی ہی کوئی ریل ایسی نہ تھی جو فوج سے خالی ہو نہ صرف ریل بلکہ بنادر مختلف
سے جہاز پر جہاز افواج قاہرہ لے کر سالونیکا مین اُتارتا رہا - اُدھر سرحد یونان پر بلحاظ دفاع ایسی ہی
کارروائی کی گئی - ادہر سرحد بلغاریا اور سرویا سے بھی بے پرواہی نہین کی گئی بلکہ اس سرے سے اُس سرے
تک لشکر بھیجکر اطمینان کر لیا گیا کہ اگر کبھی سر اوٹھانے کا ان مین سے کوئی - پاس خیال کرے تو وہین کچل
دی جائے -

اس سریع الانتظامی سے سلطان نے ثابت کردیا کہ اگر وہ چاہین تو اپنے ممالک بعید یہ ایشیا اور افریقہ سے
تمام فوجین ایک ہفتہ مین جنگ پر لاسکتے ہین - رسد رسانی کا انتظام اس سے بھی عجیب تر تھا یعنے
ٹرینین کی ٹرینین اور جہازونکے جہاز لدے پھندے سرحد کی طرف چلے جاتے تھے - بحری فوج مین بری سے
زیادہ تیاری کی دہوم تھی تمام جنگی جہازونکی آزمائش اونکی پریڈ اور بعض کی مرمت ہونے لگی -

یکم اپریل ۹۷ء تک ۱۹ پلٹنین اسپشل ٹرینون کے ذریعہ سے سلونیکا پہنچ گئین - یلدز گد اور گیوہ
(ساحل جنوبی بحر مارمورا) کی پلٹنین بھی سلونیکا کی طرف روانہ ہوئین اور بذریعہ چار اسٹیمرون کے فوج کا اعلی
حصہ مع سامان جنگ اسمد (ساحل جنوبی بحر مارمورا) روڈوسٹو (ساحل شمالی مارمورا) کو گیا -
سرکیشین پلٹن کو بھی جو اسمد مین فراہم ہوئی روڈوسٹو کی راہ سے سلونیکا جانیکا حکم ملا - تین جہاز دخانی
موسوم بہ مدینہ - طائف اور سعادت محفوظ فوج کے پلٹن لیکر روڈوسٹو پہنچے جہان سے دیگر سپاہ

جیلے یاٹھ لگا لوٹ لیا۔ یہانتک کہ تبراس کے مقام پر فرانسیسی کشتی کو جسمین ہتھیار لدے ہوئے تھے پکڑ کر اوسکے ہتھیار تقسیم کر لئے گئے اس روز بغاوت کا پورا سامان تھا شہر کے تمام کاروباری حصہ بند ہو گئے اور جابجا لوٹ مار مچی ہوئی تھی۔ مبہوت لوگون کا بڑا مجمع شاہی ایوان کے سامنے جمع ہو کر دیوانہ وار چلانے اور شور مچانے لگا۔ شاہی خاندان اور خاص بادشاہ کی تصاویر جہان جہان ملین اونکی بے حرمتی کی اور علی رؤس الاشہاد اونکو چیر پھاڑ کر پاؤن مین مسل ڈالا۔ اندرون دکانات کے سامنے جو جو شاہی نشانات آویزان تھے اونکو اتار کر پھاڑ ڈالا اور خالی بندوقین سر کرنا شروع کین اور عام بغاوت قریب تھی کہ پھوٹ پڑے

براہ عرادلی سلونیکا روانہ ہوئے۔ شاہی باربرداری کے جہازات۔ کیلان اور آبابل ایتولی سے مخصوص فوج لیکر سلونیکا مین لنگر انداز ہوئے۔ سٹیمر شربات عسکر عثمانیہ کو سلونیکا سے کترینیا مین بیجاکر اتارنے مین مصروف ہوا۔ بریگیڈیر جنرل سلیمان شکری پاشا سپاہ کو سرحد بھیجنے کے انتظام کے لئے پرلیپ (سلونیکا سے شمال مین براہ ریل) سے سلونیکا پہونچے یہان سے کئی توپخانہ الاسونا بھیجے گئے جو سرحد مقام جنگی کارروائیون کا مقرر ہوا۔ سلونیکا کے اطراف بحری کی حفاظت کا بندوبست کیا گیا۔ چار رجمنٹ سوار دیکی مناستر (سلونیکا کے شمال مغرب براہ ریل الاسونا کو روانہ ہوئے۔ مخصوص کمپنی کا اسٹیمر موسوم بہ علی صاحب پاشا ہر کلیہ ساحل بحر اسود سے ۱۰۵۲ سپاہی سامان گولہ بارود کے دو صندوق اور ۲۳۶ گھوڑے لیکر روڈوستو کی جانب روانہ ہوا اور صیغہ جنگ نے دس ہزار آٹھ سو ماسر رائفل روانہ کئے۔ جنگی کارخانہ مین نہایت سرگرمی سے کام شروع ہوا۔ خصوصاً آہن پوش جہاز آثار توفیق اور آہن پوش جہازہائے باربرداری موسوم بہ مقدم خیر۔ ہلالی اور تارپیڈو جہاز شاہین دریا کے واسطے نئے بائلر (انجن کا وہ حصہ جسمین پانی گر کر بھاپ بنتی ہی) تیار ہوئے۔ حمیدیہ۔ زرہ پوش جو درجہ اول کا جہاز ہی بحری کامون کے لئے تیار ہو گیا کریٹ کو جانیوالا بحری ڈویژن جسمین آہن پوش جہاز مسعودیہ بھی شامل تہا سامان جنگ سے بالکل مکمل ہو گیا۔ شروع ہفتہ اپریل مین مارشل ادہم پاشا کمانڈر انچیف افواج متعینہ سرحد یونان مقرر ہو کر سلونیکا کی طرف روانہ ہوئے۔
اونکے ہمراہ ایجوٹنٹ میجر ڈاکٹر احمد بے اور بریگیڈیر جنرل طلعت پاشا ایڈیکانگ امپیریل مجسٹی سلطان اور لفٹنٹ کرنل نعمان بے۔ کرنل نوری بے۔ اور احمد بے اونکے ہمراہ کئے گئے۔
۵ اپریل کو اسٹیمر خالف سرکیشین پلٹن کے علاوہ گھیونیسہ۔ آسمد کی فوج ردیف لیکر روڈوستو پہونچا

کہ ایم رالی سرغنہ فریق مخالف کے سمجھانے پر خاموشی پیدا ہوئی جسنے وعدہ کیا کہ مین قسطنطنیہ
بادشاہ سے لکھکر اسکا انتظام کراتا ہون اور اسی کے کہنے پر مجلس برخاست ہوئی دوسرے روز
صبح کو جلسہ ہوئی - غرض ایک ہر بوگ کے تابع مین اور تمام والنٹیر ملکی اور غیر ملکی امدادی فوج
اور ایک حصہ ایتھنز کے مقامی سپاہ کا جنکی تعداد تین ہزار سے زیادہ تھی فوراً بندرگاہ ولو
کو روانہ ہو گیا تاکہ وقت پر سرحد پر پہنچے - انکی روانگی کے وقت ایک پرجوش جماعت جمع
ہو گئی - نعرہ ہاے تحسین بلند کئے گئے - تالیان بجائی گئین - اور پنکھے اور جھنڈے
سر ہوتین -

اور دوسرے تین اسٹیمر میگزین کے ۳۰۰ بندوق ۴۰۰ گھوڑے اسی مقام کو لائے - دوسرے دستہ فوج
کے واسطے ۷ ہزار ماسر رائفل (ذخیرہ دار بندوق) پانچ توپخانہ کے افسرون کے ساتھ بھیجی گئی تاکہ ہواج عالیہ
باتھنی - ڈیموٹیکا - فرسکا - ریہ سب مقام رومیلیا مین دیکھو) مین تقسیم کیجاوین -
مخصوصہ کمپنی کا اسٹیمر تجیہ سامان خوراک لیکر روڈوسٹو کی جانب روانہ ہوا - بحر مارمورا کے ساحل شمالی پر
روڈوسٹو وہ بضرورت آئیل فوجی بندرگاہ مقرر ہوئے -
قرادلی اور سالونیکا کے درمیان روزانہ پانچ ٹرینون کے بھیجنے کا انتظام کیا گیا - جہاز جدیدہ ازمیر کی پیادہ
لیکر روڈوسٹو کو روانہ ہوا - حکم ہوا کہ چونکہ دوسرے ڈویژن فوج کا ماسر بندوقون سے مسلح کیا گیا اس
انکی ہنری مارٹنی بندوقین فوج ردیف کیلئے سلونیکا بھیجی جائین - مارشل ادھم پاشا ۵ اپریل کو سلونیکا
پہونچے سلامی کا بینڈ بجا اور ایک پلٹن نے فوجی اعزاز کے ساتھ انکو اسٹیشن پر اتارا - بعد چند ساعت
فوراً سلونیکا سے مونا سٹر ریل کے ذریعہ سے قریب ترین اسٹیشن پر اترکر الاسونا کو روانہ ہوئے اور ۸ اپریل
کو اپنے ہیڈ کوارٹر مین پہونچکر تمام سپاہ کا معاینہ کیا - سمت یونان کی تمام سڑکون کی مرمت ہونیکا فوراً
سلانیک کو حکم ہوا - بحر روم جانے والی پہلی ڈویژن کی تارپیڈو کشتیون کی آزمایش کامیابی کے
ساتھ شاخ زرین مین کی گئی - اسٹیمر رابل بحر اسود سے سات سو فوج ردیف لیکر مارمورا کی طرف روانہ ہوا
زرہ پوش جنگی جہاز مسعودیہ مرمت کیلئے کارخانہ مین داخل ہوا اور آثر جدید جہاز نے روڈوسٹو تک
ایک پلٹن ۴۰ گھوڑے اور بہت سا جنگی سامان اتارا - ماسر رائفل کے کارتوسون کی دو گاڑیان ایڈریانوپل
بھیجی گئین - کرنل جمال بے ایک رجمنٹ کا اور جنرل عمر رشدی پاشا چوتھی ڈویژن سرحد یونان کے کماندر
مقرر ہوئے - لفٹننٹ محمود رشدی آفندی والیس ایڈمرل حسن رومی پاشا امیر البحر اول نمرہ جہازات کے

بندرگاہ وولو اور پریوزا

نقشہ پر نظر کرنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ممالک یونان مین خلیج وولو ایک نہایت ہی عظیم الشان فوجی بندرگاہ اور شرقی بیڑہ جہازات کا نہایت زبردست بحری لنگرگاہ ہے اسکے جواب مین غربی بحری جہازات کیلئے پریوز اور اوسکے قلعہ جات سلطانی عملداری مین ہین لیکن بہ باعث موجودگی جہازات یونان سمندر پر اُسکی قبضہ و دخل لاحاصل ہے۔

بندرگاہ وولو بہاتک کارآمد ہی کہ متوسط درجہ کے جہازات خلیج کے اندر بآسانی آجا سکتے ہین۔ یہ خلیج ایک چھوٹی سی کہاڑی ہی جو خشکی مین دور تک چلی گئی ہے اور بجز ایک سمت کے جسطرف وہ سمندر سے ملحق ہی باقی ہر سہ اطراف قدرتی چٹانون سے محصور ہین اسی کے کنارے پر شہر وولو آباد ہے جسکے ہر سمت سایہ دار سرسبز گنجان درخت اور دہنی جانب

الیڈیکا نگ مقرر ہوتے۔ کپتان انور بے بحری فوج کے افسر اور کپتان حقی بے بھی بحری فوج کے افسر اور بریگیڈیر جنرل حقی پاشا سرحدی فوج کے ایک ڈویزن کے کمانڈر مقرر ہوئے۔

اثر جدید۔ سعادت۔ طائف۔ اور اوانا جہاز صوری حصار۔ اور بحر اسود وغیرہ کی سپاہ کو رو ڈوستو لیجانے مین معروف ہی۔ مارٹینی الفی کے کارتوس کے چار ہزار تین سو صندوق دوسری ڈویزن فوج کے واسطے براہ ریل علی برگس اور ڈیموٹیکا روانہ کئے گئے۔ اسٹیمر حسن پاشا مع دو تارپیڈو کشتیون کے بغرض مرمت کارخانہ مین داخل ہوا۔ سفر مینا کی۔ لمنیان سلونیکا سے الاسونا کو روانہ ہوئین۔ ۹۔ اپریل تک دوسرے دستہ فوج کے پاس ۲۳ ہزار اشتی ماسہر سندہ قین پہونچ گئین۔ اور سرحد یونان پر ہر ذریعہ سے اسقدر فوج روانہ کردی گئی کہ جسکا کئی روز تک قسطنطنیہ سے لیکر الاسونا تک تانتا لگا رہا اور خوبی یہ کہ جن ضلعون مین یہ لشکر ہوکر گزرے اونکو خبر تک نہ ہوئی۔

جنرل احمد حلیمی پاشا فوجی محکمہ حفظان صحت کے انسپکٹر جنرل بہت سے ڈاکٹرون اور دواسازون کے ساتھ الاسونا کو روانہ ہوئے۔ کنعان بے۔ مدنی بے۔ اور امین بے پلون اور سڑکون کی تعمیرات کے ہمراہ سرحد کو مونا سٹر۔ سلونیکا اور جانینا جانے کا حکم ملا تاکہ بھاری جنگی سامان بھیجنے کا انتظام کرین۔ فقط

شبیہ مبارک غازی عثمان پاشا شیر پلونا

(از ترکی اخبار ثروت فنون) بذریعہ پیسہ اخبار لاہور

کوہ المپس کی یخ بستہ چوٹیاں وہ بہار دیتی ہیں جس سے اس شہر کے منظر کو خوش سواد اور پر کیفیت کہنا واجب ہوتا ہے۔ یہاں سے کوہ پنڈوس جو گھنٹہ گھر کی طرح ۷ ہزار فیٹ بلند چلا گیا ہے اور جبیر شہر ٹرنا، واقع ہے نظر آتا ہے۔

قریہ اور اناالپس کے گرد لڑائی کی شروعات

۱۶- اپریل کی شام کو ترکوں نے اناپس کو قبضہ کر مورچہ کرنے کی غرض سے حملہ کی ابتدا کی لیکن یونان کے اس دستہ فوج نے جو نیز یروس سے پہونچی اس ارادہ کو روکا اور دونوں میں نہایت سخت معرکہ برپا ہوا۔ ترکوں نے پہاڑی پر سے دشمن کے حملوں کو بخوبی روکیا۔ لیکن یونانیوں کے زبردست دھاوے کو علی التواتر نہ روک سکے اور تھوڑی دیر کے لئے شاہ

جارج کے سپاہی۔ کانسٹرونی۔ قرادیدہ ہجیاس۔ ایثمنے سیاس اور المیاس پر متصرف ہوگئے۔ یہ تمام مقامات نیز یروس کے گرد واقع ہیں۔ تھوڑی دیر لڑائی بند رہکر صبح کو پھر شروع ہوگئی۔

۱۷- اپریل ۱۸۹۷ء روز شنبہ کو صبح ہوتے ہی مارشل ادھم پاشا نے سلطان کو بذریعہ تار اطلاع دی کہ کوہ اناالپس پر جو نیز یروس کے مغرب میں واقع ہے افواج مقابل میں سخت لڑائی ہوئی اسکے بعد ہی پرنار اور دلیکو کی بلندیاں ترکی فوجوں نے سرکین اور الاسونا کے گرد و گرد دور تک مخالف سپاہ میں معرکہ آرامیاں رہیں گویہ ہنگامے دس میل سرحد پر برابر پھیلے ہوئے تھے اور بن کی آگ کی طرح برابر پھیلتے جاتے تھے لیکن زیادہ زور اس لڑائی کا قریہ پر تھا حمدی پاشا کمانیر چھٹی ڈویژن اپنے اسٹاف کے ساتھ موقع مناسب سے فوجوں کی نقل و حرکت کا انتظام کرتے تھے اور نہایت خوش اسلوبی سے دشمن کی چالوں کا جواب دیتے تھے۔ دونوں حریف مقابل دو پہاڑیوں کی ڈھال پر آمنے سامنے ایک میل کے فاصلہ پر برسر

بیکار تھے۔ منجھے صبح کے یونانی رگلر فوج نے سرحد سے گذر کر گھاٹی مین بڑھنا شروع کیا
کہ ترکون کی صرف چار پلٹنون نے چشم زدن مین اونکو اسطرح لیا کہ جیسے شیر بکریون پر گرتا ہے
حمدی پاشا کا توپخانہ ایک چھوٹی سی پہاڑی سے یونانی توپون پر دو ہزار گز کے فاصلہ سے
غضبناک گولہ باری کرتا رہا حتی کہ یونانی تاب مقاومت نہ لاسکے اور کاٹی سے بھٹکر جسطرح
بن پڑا سرحد پار بھاگ کر جان بچاتی اور اسطرح اس معرکہ عظیم مین یونانی فوج کے حق مین
پہلی بسم اللہ تھی جو سراسر غلط ہوتی۔ بھگوڑون نے پہاڑونکی پشت پر پناہ لی اور دو گھنٹہ
دم لیکر پھر از سر نو ترکی مورچہ پر حملہ کیا۔ ترکون نے باوجودیکہ اس محاربہ مین نقصان اُٹھایا
لیکن انکی بہادرون نے اس موقع پر جو استقلال ظاہر کیا وہ مستحق داد اور قابل یاد ہے۔
گولہ باری اس شدت کے ساتھ کچھ عرصہ تک قایم رہی اور یونانیون نے اپنا مورچہ ایسے بردست
موقع پر قایم کیا کہ ترک اُسوقت آگے بڑھنا خلاف مصلحت سمجھے۔ لڑائی بڑھتے بڑھتے
نیز پروس کے مغرب مین دور تک پھیلگئی یہانتک کہ مورچہ جات رنفلوری ریچوسی
ایھی نیسیا اس اس حسن سیلونہ۔ گریند دویلی اور بوغازی نے ایک دوسری فوج مقابل کو آتشباری
سے جواب دینا شروع کردیا لیکن وہ بہی دور سے یہ تمام کارروائی جاری رہی تا آنکہ درہ بوغازی
کے دہانہ سے داہنی جانب کے ایک بلند چٹان کے دہسہ کو یونانی گولہ باری نے صدمہ
پہونچایا۔ اسیطرح ہنگامہ کارزار زدہ شور سے گرم تھا اور صدائے توپ تفنگ سے
زمین زلزلہ کی صورت کانپ رہی تھی کہ ادہم پاشا نے عام اعلان کرکے اپنی فوجون کو
مطلع کیا کہ کل صبح یونانیون پر عام طور سے حملہ کیا جاویگا۔ اس حکم کا اس جوش و خروش
کے ساتھ سپاہیون نے خیر مقدم کیا اور یکدم نعرہ ہائے جنگ اس شدت سے لگائے
کہ قریب تھا آسمان ٹوٹ پڑے۔ ہر سپاہی دوسرے سپاہی سے دوڑ دوڑ کر یہ خوشخبری پہونچا
رہا تھا کہ اب آگے بڑھنے کا حکم ہوگیا ہے۔ گو موسم صاف اور گرد و غبار سے پاک تھا

لیکن جاڑے کی بے انتہا شدت تھی۔ رات چونکہ شب ماہ تھی اسکی صاف روشنی مین جہانتک ہوسکا خوب آگ برسائی گئی جسکا پورا زور آدہی رات کے وقت کمال پر تھا۔ دونون فوجون کے درمیان [illegible] دریا جاری تھا اور تمام رات میدان کارزار معمول سے زیادہ گرم تھا رات ہی رات مین [illegible] پاشا کمانیر ڈویزن دوم نے کوہ پارنا پر قبضہ کرلیا اور منیر پاشا کمانیر ڈویزن دیگر نے درہ تہ حصار مین داخلہ کی تیاریان کین۔ حیدر پاشا کمانیر ڈویزن چہارم نے ملونا کو قریب قریب مسخر کرلیا اور ا[illegible]الیس کے گرد ترک اور یونانیون کے متواتر حملے نہایت ہی تیزی اور جانکدستی سے ہوئے لیکن صورت حال سے کسی قدر یہ مترشح ہوتا تھا کہ یونانی ترکون سے اچھے رہین گے۔

قریہ کے عارضی سپتال عارضی ترکی ہسپتال اس موقع پر ایسا عمدہ کام کر رہے تھے اور انکا ایسا احسن انتظام تھا کہ بیان نہین ہوسکتا الغرض تمام کام نہایت ہی مستحسن طریقے سے انجام پذیر ہوتے تھے ڈاکٹر لوگ ہمہ تن مصروف۔ پلنگ موجود۔ بستر صاف اور بکثرت تھے+

معرکہ درّہ ملونا

سنیچر کی چاندنی رات قیامت خیز گولہ باری مین بسر ہوکر ۱۸ اپریل یعنی اتوار کی صبح نمودار ہوئی اور آفتاب عالمتاب نے خون شفق سے ابھی آسمان نہ رنگا تھا کہ مارشل ادہم پاشا گھوڑے پر سوار ہو کر لڑائی کا حکم عام دینے کے لئے اپنی فوجون سے گذرے اور دن کے دس نہ بجے پائے تھے کہ حیرتناک تیزی سے پاشائے موصوف نے اپنی محفوظ فوج کا ایک دستہ درّہ ملونا کے دامن مین جا جمایا جسکے کمانیر حفیظ پاشا بریگیڈیر تھے جنکو جنگ کریمیا اور جنگ روم و روس ۱۸۷۷ء کا تجربہ تھا۔ مقام اسکیا مین جو مغرب کی طرف واقع ہے بڑی سخت معرکہ آرائی رہی۔ توپخانے اس موقع پر ایک منٹ مین چھ فیر کرتے تھے لیکن سپاہی لوگ گولے بارود نہایت افراط سے

اڑا تے رہے جسکا گمان بھی نہتا تاہم مقتولین کی تعداد نہایت کم رہی یعنی جانبین کے صرف
ڈیڑہ سو آدمی کام آئے -

یونانی فوج کی بہادری کے صلہ مین شراب کے پیپے لنڈہائے جاتے تھے اور فوج
مین گلاس پر گلاس پی رہا تہا بڑے بڑے افسر ٹرا وسکے نعرے لگا کر سپاہیونکا
دل بڑہا رہے تھے کہ اسی جوش وخروش مین شیرون کا شیر مارشل ادہم پاشا پانچ
رجمنٹون کو آگے رکھکر اور اپنے دونون طرف سوارونکا رسالہ لیتے ہوئے زور زور سے اللہ اکبر
کا نعرہ لگاتے ہوئے زمین کوہ مین جا پہونچا جسکے مقابل یونانیونکی تخمیناً پندرہ ہزار دلیر فوج
اپنے سردار کی ماتحتی مین صف بستہ ڈٹی ہوئی کھڑی تھی - ادہم پاشا اس جگہ اپنے
گھوڑے سے اترکر مثل معمولی سپاہی کے زمین پر بیٹھ گئے اور اونکا اسٹاف اپنی اپنی جگہ
چارطرف استادہ رہا - سپہ سالار موصوف کے بشرہ سے آثار استقلال و اولوالعزمی صاف
نمایان تھی اونکے چہرہ سے بشاشت اور فتحمندی کی امید ٹپکی پڑتی تھی -

ہلالی نشان فتح ونصرت کی خبر دے رہا تھا - یونانیون کیلئے یہ موقع جان لڑا دینے کا
تھا کیونکہ اس درہ سے گذر کر پھر ترکون کی روک تھام کرنا ناممکن بات تھی اور یونانیون نے
کیا بھی ایسا ہی اونھون نے موت کی مطلق پرواہ نکی اپنے ساتھیون کے گرنے پر ذرا
دہیان نہ دیا اور اس گھمسان لڑائی مین وہ دل کہول کر مقابلہ کیا کہ اس سے زیادہ امید
نہین ہوسکتی - توپونکے فیر اور بندوقونکی باڑھ پہ باڑھ دغنے سے تمام جنگل مین ایک
شور قیامت برپا تھا جو پہاڑیون سے ٹکرا ٹکرا کر اور بھی ہولناک ہوگیا تھا آواز بازگشت کے
باعث ایک فیر کے چار فیر او رایک نعرہ کے چار نعرے سنائی دیتے تھے - سارا میدان کارزار
دہوان دہار ہو رہا تھا - اسی اثنا مین یکایک رضا پاشا سپہ سالار توپخانہ جنگی جو نہایت
شکیل اور قوی الجثہ ہین کچھ توپین لیکر عین وقت پر آپہونچے - رضا پاشا نے اول سے

آخر تک توپخانہ نے سر انجام ہیں وہ نمایاں دکھایا جس سے زیادہ کسی بیعت نکلی توپخانے سے
امید نہیں ہو سکتی۔ انھوں نے موقع پر ثابت کر دیا کہ توپخانہ کے کام میں ابتک ترک یورپ پر
فائق ہیں۔ اگرچہ میدان بلند پہاڑیوں کی وجہ سے نہایت ہی ناہموار اور ناقابل گذر تھا
تاہم جسطرح ممکن ہوا توپوں کو کھینچ کر اونچے موقع مناسب پر چڑھا دیا اور یونانیوں پر ایک فاصلہ سے
وہ وہ نشانے لگانے شروع کئے کہ ایک گولہ بھی بیکار نہ جاتا تھا اور ٹھیک ٹھیک مقصود ہی پر جا کر
گرتا تھا حتی کہ یونانی توپخانے سرد پڑ گئے اور تمام فوج منتشر اور پریشان ہو گئی۔ چار تین
ترکون کی جو اُس ڈویزن سے متعلق تھیں جنکی کمانیر ممدوح پاشا تھے۔ جلدی تھانون پر
بڑھین جو اسی دشت چھین لئے گئے۔ گولہ باری نے وہ زور دکھلایا کہ یونانی فوج کو ایک
لمحے کے لئے ٹھہرنا مشکل ہو گیا اور چند منٹ نہ گذرنے پائے تھے کہ تمام میدان سپاہیون
سے خالی نظر آنے لگا جو بھاگ لئے وہ بچ گئے جو ٹھیرے وہ کٹ گئے۔

ادہم پاشا نے فوراً درہ پر قبضہ کر کے اُن مفرورین کا تعاقب کیا جو درہ کے اسطرف ایک
چھوٹی سی پہاڑی کی آڑ میں پناہ گزین ہوئے اور پورے درہ پر تسلط کر کے ۵ بجے شام
کو فتح و نصرت کا پُر رعب ہلالی پرچم پہاڑی کے سب سے اونچی چوٹی پر اڑا دیا جسکے
عظمت سایہ مین تمام لشکر کو دیکھ کر دشمنان ترک ایک دوسرے کا مونہ یاس و ہراس سے
تکنے لگے اور باوجود اس شرمناک ہزیمت کے حرمان نصیب یونانی پھر چند ترکی مورچون پر
حملہ آور ہوئے لیکن ترکون کے بینظیر نشان اندازون نے پھر انکو پسپا کیا اور بحال خراب
افتان و خیزان جہان جسکا سینگ سمایا جان بچانے کی خاطر جا گھسا۔

ترک باوجود اسکے کہ کامل ۳۶ گھنٹے سے بھوکے تھے اور مارتے مارتے اونکے ہاتھ اور
چلتے چلتے اونکے پاؤن شل ہو گئے تھے مگر ممکن نہ تھا کہ حزن و ملال کے آثار اونکے دلیر
چہرون سے ذرا بھی ظاہر ہو سکین۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کی برات ہے اور خوشی خوشی سب

برائی دو وطن کے بیاہنے کو جارہے ہین مگر اس دوبارہ چھیڑ خانی نے اونکو اور بھی از سر نو تازہ کر دیا اور مثل شیر غران نشۂ جنگ مین مست اور جوش مذہب اور شوق جہاد مین محو ہو کر وجد اور جذبہ کی حالت مین بیساختہ اللہ اکبر کے نعرے مار کر دشمنون پر حملہ پر حملہ کرتے اور اونکے حملونکا جواب دیتے رہے جب تک کہ یونانیون کو قطعی ہزیمت نہ دیچکے نقصان جانبین کا زیادہ ہوا۔ غیر سرکاری رپورٹ سے صرف اسقدر ظاہر ہوا کہ ترک تیس شہید ہوے اور پچاس زخمی۔ لیکن یونانیون مین ایک سو لاشین صرف ایک پہاڑی پر پڑی ہوی تھین۔ ترکی رپورٹ کے بموجب یونانی ایک ہزار اور ترک دو سو کام آتے۔ زخمیون کی تعداد ٹھیک نہین معلوم ہوی۔ شام کے وقت الاسونا سے تازہ جمعیت سوار اور پیدل اور توپخانہ کی کمک کے لئے آپہونچی اور آخری مرتبہ پھر یونانی ترکون سے اسقدر قریب آکر مقابل ہوے کہ دونون فوجین دست و گریبان ہوگئین۔ یونانیون کے سرونپر قضا کھیلنے لگی اور بہادر ترکون نے اونکو سنگین پر رکھکر اِس سرے سے اُس سرے تک درّہ خالی کرالیا۔ درہ کے علاوہ چند چھوٹی چھوٹی گھاٹیان جنمین دشمن پناہ گیر ہوے ابھی فتح کرنا باقی تھین۔ اور ۴۸ گھنٹہ کی پیہم لڑائی سے فوج بے انتہا تھک گئی تھی لیکن دھاوا کرتے وقت دیکھنے والونکو کسی قسم کا اضمحلال مطلقاً محسوس نہ ہوتا تھا وہ علی التواتر اپنے کمانڈرون کے احکام کی نہایت خوشی اور جوش کے ساتھ تعمیل کرتے تھے اِن گھاٹیون کو بھی لگے ہاتھ لیلینے کی غرض سے تین ترکی توپخانے میدان مین لائے گئے چونکہ پہاڑیون اور نشیب و فراز کی وجہ سے زمین نہایت ہی ناہموار اور پتھریلی تھی توپین سپاہیون نے اپنے ہاتھون سے کھینچین اور بلند سے بلند مقامات پر چڑھا کر فوراً گولہ باری شروع کر دیگئی بم کے گولون نے جو یونانی فوج پر پھٹ پھٹ کر قیامت ڈھا رہے تھے باوجود انکے صبر و استقلال کے اپنی جگہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور لاتعداد نقصان کے ساتھ اونکو ہزیمت ہوئی۔ اسوقت ایک عجیب و غریب واقعہ ہوا جس سے ترکون کی لاثانی بہادری اور

جنگ آوری اور انکی متانت اور قواعد دانی کا عین گرمی ہنگامہ کارزار کے وقت قابل یاد ثبوت ملتا ہے یعنی یہ کہ اسی معرکہ مین کسیطرح چار ترک پیدل پلٹن کے دھاوے کے وقت آپ فائر سے جدا ہو گئے اور انھون نے اپنی تنہائی اور علیحدگی کا مطلق ہراس نہ کیا اور برابر اپنی معمولی حیرتناک مستقل مزاجی اور دلیری سے ہولناک گولیونکی بوچھاڑ مین بقاعدہ بھکر دشمن گھستے چلے گئے یہانتک کہ ایک سپاہی گولی کھاکر گرا تینون کی پیشقدمی مین فرق نہ آیا۔ پھر ایک اور موت کا نشانہ بنا دونون اسی طرح دشمن کی طرف بڑھتے رہے یہانتک کہ تیسرا بہادر بھی اونکے سامنے ڈھیر ہو گیا۔ چوتھے باقیماندہ نے جسپر متواتر تین ہولناک صدمے گذر چکے تھے ان واقعات کی مطلق پرواہ نہ کی اور برابر اپنے جنگی جوش مین بڑے استقلال اور تحمل کے ساتھ دشمن پر زور سے فیر کرتا ہوا بڑھتا رہا گویا وہ خود سب کو ہلاک کر دیگا۔ حتی کہ ترکی فوج نے دشمن کو زیر کیا اور فاتحون مین یہ جنگجو بہادر بھی جا شریک ہوا۔ اس لڑائی مین ترکی بہادرون نے بے انتہا گولہ بارود صرف کیا جسکی امید نہ تھی۔

یونس آفندی کا حملہ

مغرب کے وقت یونس آفندی کی دو پلٹنون کو حکم ہوا کہ یونانیون سے دست و گریبان ہو جائین اور گلہ بگلہ لڑکر اونکو مقابل سے ہٹا دین اور حال یہ تھا کہ پلٹنین پیہم بے خورونوش لڑنے اور گھنٹون نہ سونے سے مضمحل۔ زخمون سے چور اور گرد و غبار سے خستہ ہو رہی تھین۔ یونس آفندی جو ترکون مین نہایت ہی ہردلعزیز افسر ہین اس خستگی سے ناواقف نہ تھے کیونکہ وہ خود اسی حال مین مبتلا تھے مقتضائے وقت سمجھکر آپنے خود پیشقدمی کی اور بآواز بلند نعرہ مارکر فوج سے مخاطب ہوئے کہ ”اے اولوالعزم بہادران ترکی مین تم کو حکم نہین دیتا کہ دشمن پر حملہ کرو مگر ہان جسکے دل مین خدا کی محبت ہو وہ خود ان کفار کے مقابلہ مین آگے بڑھے

یہ آواز بھی یا بجلی کا کڑکا تھا سنتے ہی ایک عظیم حرکت دلون مین پیدا ہوئی اور اس زور
شور اور نشہ شجاعت سے چور ہو کر جھومتے اور حمد الٰہی کے گیت گاتے ہوئے آگے بڑھے کہ
کوئی اُس دھاوے کو نہ روک سکتا تھا۔ حملہ نہ تھا بلکہ برق بلا تھی جو یونانیون پر گری۔ دھاوا
نہ تھا بلکہ ایک طوفان خیز سمندر تھا جو زور شور کے ساتھ دشمن پر پڑا۔ نہ صرف سپاہی یکایک
جوش مین آگئے بلکہ حمیت و غیرت اسلام اور اس سچی محبت نے جو اُن نیک بندون کو اپنے مالک
برحق کے ساتھ ہے مسلمان ساربان گاڑیبان اور مزدورونکو جوش مردانگی سے سرمست کر دیا اور سب کے
سب اس زور مین بڑھے کہ اگر پہاڑ بھی ہوتا تو ٹکر نہ سنبھال سکتا۔ یونانیون نے مٹی اور پتھر
کے ڈیفنس بنائے تھے جسکا فتح کرنا نہایت ہی دشوار امر تھا۔ لیکن ترک بقاعدہ اسکرمش
آگے بڑھے اور اونکے پیچھے توپخانہ نے رستہ نکالا۔ بہادر حملہ آور گرد کے تیرہ و تار بادل اور تیز
دھوپ مین برابر بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ مورچون کے قریب پہونچ کر دست بدست لڑائی شروع
کر دی اور یونانی فوج۔ سو گز بھی نہ ہٹنے پائی تھی کہ ترکی تلوارین اونکے سرونپر شرر فشانی کرنے
لگین۔ ایک ایک وار مین پیدل دو اور سوار چار ٹکڑے ہو ہو کر گرنے لگا۔ ترک نہایت عمدہ ہتھیارون
سے مسلح تھے اور دھوسونپر نعرہ فتح مار کر گاتے ہوئے اور جھومتے ہوئے چڑھتے تھے۔ اب ترکی
توپخانے بند ہو گئے لیکن سنگین نے اپنا خطرناک کام انجام دیکر یونانیونکو تباہ کر ڈالا بس اونکی
فوج کے پیر اکھڑ گئے یونانی الامان و الحفیظ پکار کر چین بول گئے گو اونھون نے چندے اس حملہ
کے روکنے مین بہت کچھ استقلال اور ثابت قدمی دکھائی اور تمام دن اونکے آس پاس برابر
لڑتے رہے مگر یہ اونکے اور اونکے مددگارونکے بس کا روگ نہ تھا جو دفع ہو سکتا۔ آناً فاناً سارا
میدان اونکی منتشر فوج سے بھر گیا اور جہان تہان ہر یونانی سپاہی اپنی جان بچانیکی
فکر مین بھاگتا نظر آیا۔ رہی سہی گھاٹیان قبضہ مین آگئین اور تمام مورچونپر ترکی پرچم
لہرانے لگا۔ ترکی توپخانہ نے اس موقع پر نمایان کام کیا۔ دشمن کی توپین سرد کر دی گئین

یہان یہ احتیاط حاصل تھا کہ شل کا گولہ جہان چاہتے اتارتے اور دشمنون کے پرخچے اڑاتے تھے
تین مورچے بزور گولہ باری لے لیے گئے اور وہ خاک سیاہ کردیے گئے۔ اس محاربہ عظیم مین سولہ
ترک شہید اور ۷۰ زخمی ہوئے۔ دشمنونکے مردون اور زخمیونکی شمار نہ تھی تمام پہاڑیان اور گھاٹیان
خون سے لبریز تھین جابجا لاشون کا بچھونا تھا۔ یونانی اس گھبراہٹ سے بھاگے کہ اپنے بہت سے
مردے بھی وہین چھوڑ گئے جنکے ساتھ ترکون نے اپنی دریادلی سے قابل تحسین برتاؤ کیا۔

دشمن کے مقتولین کے ساتھ رحمدل ترکون کا سلوک

سامنے یونانی لوگ شہدا ترک کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے اونکے کپڑے اور وردی اتارکر
برہنہ چھوڑ جاتے تھے لیکن ترکون نے عیسائیون کو دکھا دیا کہ اسلام مین باوجود مخاصمت عظیم کے
انسانی ہمدردی قایم رہتی ہے وہ کبھی ایسی کارروائی جو فطرت انسانی کے خلاف ہے کر نہین سکتے
انہون نے ان دشمنون کی لاشون کو جنکو خود اونکے ہمذہب حرص و طمع کی وجہ سے برہنہ کر چلے
تھے اور سوائے ایک پتلون اور کرتہ کے سب وردی اتار لی گئی تھی فوراً سایہ مین جمع کیا اور چادر
سے ڈھک کر بے حرمت نہونے دیا اور جیسا سلوک اپنے شہیدونکی لاشون سے کرتے تھے
وہی برتاؤ ان مقتولونکے ساتھ برتتے تھے۔

بریگیڈیر حفیظ پاشا کی شہادت

اس لڑائی مین ترکونکا عظیم نقصان یہ ہوا کہ اونکے پرانے تجربہ کار افسر نے جسنے ہرزگوینا
کرلیا۔ اور روم و روس کی لڑائیون مین بڑی ناموری حاصل کی تھی شربت شہادت نوش
فرمایا۔ یہ اپنے جوش مین ننگے سر سپاہیونکے آگے جارہے تھے اور باوجودیکہ اونکا سن و سال
اسی برس کا تھا مگر اونکی گرمجوشی اور مستعدی مین ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا تھا۔ اونکے اردلی نے
آگے بڑھکر عرض کیا کہ گولیان برس رہی ہین اور دشمن اپنی بندوقون کو اونکی طرف چھپائے

ہوئے ہی حضور گھوڑے سے اتریں پاشا ممدوح نے جواب دیا کہ "نہیں! جب میں روس جیسی لڑائی میں گھوڑے سے نہیں اترا تو اب بھلا کیونکر اتر سکتا ہوں۔ بڑھو سپاہیو آگے بڑھو" اور یہ کہکر وہ آگے بڑھے یہانتک کہ اونکی بائیں بازو پر گولی لگی۔ پھر اسٹاف نے عرض کیا کہ آپ گھوڑے سے اتر لیں اور فوج کے عقب میں چلے جائیں اتنے میں ایک دوسری گولی نے شانہ کو توڑا۔ بزرگ بہادر اب بھی نڈر کا اور اپنے آدمیوں کو جوش دلاتا اور بڑھتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ تیسری گولی جو پیام اجل تھی آپکا حلقوم توڑکر نرخرہ کے پار ہوگئی اور اس دلیری سے گھوڑے سے گرکر نکہ او ترکوں میں مستحق ہوئے کہ ساری قوم ملکہ تمام مسلمانان دنیا کے رتبہ کو کئی درجہ بڑھا دیا۔

معرکہ کارزار میں ادھم پاشا اور اونکے اسٹاف کا چشمدید حال

ایک نامہ نگار جو ترکی فوج کے ساتھ تھا ادھم پاشا کا لڑائی کے وقت یوں حال بیان کرتا ہے کہ جس جگہ مع اپنے اسٹاف کے پاشائے موصوف کھڑے تھے وہ جگہ تھیٹر کا سا منظر دے رہی تھی مختصر یہ کہ پاشائے موصوف مع اپنے اسٹاف کے ایک حیرت انگیز اور لطف خیز منظر بنے ہوئے تھے۔ اسٹاف افسروں کی زرق برق وردیاں اسلحہ مختلفہ سے آراستہ پیراستہ وہ لطف دکھا رہی تھیں کہ دیکھنے سے متعلق تھا۔ بہادر ترکی سپاہ ننگی تلواروں کا حلقہ باندھے ہوئے اسٹاف کے اردگرد جان نثاری کے لئے مودب ایستادہ تھے۔ ڈولی بردار آدمی کام میں مشغول اور اردلی کے سپاہی برابر میدان جنگ سے خبریں لالا کر دے رہے تھے اور اپنے سپہ سالار کے احکام لڑائی میں افسروں تک پہونچاتے تھے۔ اس متواتر آمد و رفت نے اس سین کو اور بھی دلکش بنادیا تھا ادھر زخمیوں کی مددگار فوج اور حمال نہایت انتظام اور خاموشی کے ساتھ

زخمیون کے اٹھانے مین مصروف تھے جنکے چہرے گرد و غبار اور بارود کے دہوئین سے یا تو بالکل
سیاہ ہوگئے تھے یا خون آلودہ تھے - ادہم پاشا نہایت صبر و استقلال مگر بہ انتہا خبرداری کے
ساتھ دوربین سے میدان جنگ کی کیفیت ملاحظہ کرتے اور باقاعدہ احکام صادر فرماتے
جاتے تھے جنمین آخر تک ایک بھی عیب و سقم ثابت نہوا اور جنکے بہادرانہ اور باقاعدہ انتظام
نے یورپ کے جنگی حلقون مین ایک دوسرے عثمان کی موجودگی کی دہاک بٹھادی -

حکم جاری کرنے مین جو تیزی اور ذہانت اور جنگی قابلیت کا اظہار کرتے تھے حالانکہ ہر ایک
نقشہ جنگ اور ہر مجوزہ نقل و حرکت کی منظوری قسطنطنیہ سے منگانی پڑتی تھی وہ غیر ملکی نامہ نگاران
کو جنھون نے صدہا لڑائیان دیکھی ہین حیرت مین ڈالتا تھا - نامہ نگار لکھتا ہے کہ مین نے بہت سے
کاغذون کی ایسی چٹھیان دیکھین جنکو اردلی کارزار کے افسرونکے پاس سے لاتے تھے کہ جنپر خون کے
دہبے پڑے ہوتے تھے نہ صرف سپاہی بلکہ تمام افسر بھی دو دن سے برابر جاگ رہے تھے
انکو کپڑا بدلنا اور منہ تک دہونا نصیب نہوا تھا اسلیے اونکے گورے چہرے سیاہ پڑگئے تھے -

درہ ملونا کے معرکہ کا اختتام

غرض شام کا حملہ یونس آفندی کا کامیابی کے ساتھ ختم ہوکر سپاہیون کو آرام کے لیے حکم دیا گیا
جو دو روز سے برابر میدان مین کام دے رہے تھے - تھکے ماندون نے نشہ فتوحات سے مست ہوکر
رات بھر بڑے سرور کے ساتھ آرام کیا - باقی لشکر نے خوشی مین رات بھر جو الہی کے پرجوش ترانے
اڑاے اور اس انتظار مین کہ کس وقت حکم آگے بڑھنے کا ملتا ہے گاتے بجاتے رہے - ۸ بجے
رات کے ترک درہ کے علاوہ ان تمام رستون پر قابض تھے جو لاریسہ اور ٹرناؤ کو جاتے ہین تمام
سپاہ اور خصوصاً توپخانہ تمام سامان سے اسقدر لیس تھا کہ جسوقت حکم ملے فوراً گولہ باری شروع
ہوجائے - یونانیون نے اپنے دیہات چھوڑ دیے اور ترک اونکے ڈیرون مین مقیم ہوئے صبح کو

زرکوس پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا گیا مفرورین یونانیوں سے گیارہ گرفتار ہوئے جن میں ایک اٹلی کا باشندہ تھا جو یونانی زبان تک نہ جانتا تھا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اس معرکہ میں ایک ہزار یونانی قتل ہوئے۔ زخمیوں کی تعداد معلوم نہ ہو سکی ترکوں کا بھی کسیقدر نقصان ہوا لیکن دشمن کے مقابل وہ ہیچ تھا۔ یونانی لاریسا کی جانب پسپا ہوئے۔ میدان جنگ اس خونریز لڑائی کے بعد نہایت کریہ منظر ہو گیا تھا۔ جہانتک نظر جاتی ہے جدال و قتال کے مدہ سے زمین بھری ہوئی تھی خالی اور بھرے ہوئے کارتوس۔ وردیوں کی دھجیاں اور بم کے گولونکے ٹکڑے جابجا پڑے ہوئے تھے زمین گولوں کے پھٹنے سے خراب ہو گئی تھی ترکی توپخانہ نے جسقدر نقصان پہونچایا وہ اندازہ میں نہیں آسکتا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ایک خارا شگاف طوفان تھا یا کوئی موج بلا تھی جو ٹولیوں پر سے گذری اور سب کو اُن کی آن میں زیروزبر کر دیا۔ میدان جنگ میں جہانتک نگاہ کام کرتی تھی یونانی پلٹنیں (خوشنما طریقہ سے) لاریسا کی طرف بدحواس بھاگتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ بم کے گولے یونانی سپاہیوں کے اندر گرتے تھے اور گرتے ہی دھوئیں کا ایک خفیف بادل اٹھ پڑتا تھا اور مفرورین میں سے افسر اور سپاہیوں کے اعضا کٹ کر سطح پر گر رہے تھے جیسے مینہ کی جھڑی لگتی ہے۔ اس معرکہ میں ۴۴ ہزار ترکی اور ۳۵ ہزار یونانی فوج شریک تھی۔

دولتلو غازی عثمان پاشا کا میدان حرب کو جانا

سرحدی فوج کی روانگی اور دو ایک لڑائیاں سر ہونے کے بعد امین ہمایون شاہانہ کے مشیر دولتلو غازی عثمان پاشا حضرت ظل الہی اور جناب خلافت پناہی کی طرف سے مقرر و متعین ہوکر اور ۱۳۔ اپریل کی شام کو سرکجی اسٹیشن سے سوار ہوکر سلونیکا روانہ ہوئے۔ آپکی روانگی کے متعلق طرح طرح کی افواہیں مشہور ہیں اور عموماً یورپی اخبارون کے نامہ نگارون نے بالقصد مشتہر کیں جنمیں سب سے زیادہ تمسخر آمیز خبر جو غیر ترکی ذرایع سے ملک بھر میں پھیلائی گئی یہ تھی کہ چونکہ

دو روز متواتر بعد افتتاح جنگ ترکون کا قبضہ الیسا ہونا۔ اور یونانیون کو دو بھاری مورچون
اور دو ایک فوجی تھانون پر قابض ہوجانے دینا مارشل ادہم پاشا کی نسبت شک ڈالنے
والا تھا اس لئے غازی عثمان پاشا کو بذات خود کمان لینے کا حکم ہوا۔ کسی نے لکھا کہ وہ
اس شبہ کو رفع کرنے گئے تھے کہ آیا ادہم پاشا ایمانداری سے کام کرتے ہین یا نہین۔ حالانکہ اس
قسم کی جملہ افواہین محض خیالی ڈہکوسلے نکلے بلکہ دراصل بات یہ تھی کہ اونکا تشریف لیجانا فوج متعینہ
سرحد یونان کی عام حالت سے اطمینان حاصل کرنے اور ذخیرہ رسد کی کافی مقدار کو جانچنے
اور کمانڈر انچیف مارشل ادہم پاشا اور اونکی فوج اور اونکے تمام جان نثار ماتحت کمان افسرون کو
اونکے شہنشاہ کا سلام پہونچانے کی غرض سے تھا ان افواہون سے بھی عجیب تر واپس آنے
کے متعلق مجنونانہ تخیلات تھے جو رائٹر ایجنسی کے ذریعہ سے شہر بشہر شائع کئے اور آپکے
محقق اور راستباز نامہ نگار صاحب نہایت وثوق کے ساتھ خبر دے بیٹھے کہ "عثمان پاشا
کی فوری واپسی اور سپہ سالار مقرر کئے جانے کی حکم کی تنسیخ اس وجہ سے عمل مین لائی گئی کہ سلونیکا
مین غازی موصوف کا نہایت تپاک اور جوش وخروش سے استقبال ہوا اور اونکی آؤ بھگت
مین اسقدر گرمجوشی کا اظہار سلطان المعظم کو دل سے ناگوار گذرا اور فوراً بذریعہ فرمان تاربرقی
واپس بلا لے گئے۔ اسکے یہ معنی کہ اگر غازی عثمان پاشا بروقت پہونچنے سلونیکا کے
نعرہ ہاے تحقیر مارے جاتے یا اہل سلونیکا سرد مہری سے اونکے ساتھ برتاؤ کرتے تو یہ امور
باعث تفریح و مسرت حضرت سلطان کے ہوتے۔ کیا اس سے بھی زیادہ نامعقول اور
قابل تضحیک دلیل کبھی تراشی گئی ہوگی۔ گو غازی ممدوح راستہ مین سے لوٹ آئے تاہم
اونکے فوجی اقبال نے ایسا اثر کی ایک لڑائی صرف اس خوف سے سر کرا دی کہ یونانیون
کو اونکے سپہ سالار ہونے کی خبر پہونچی تو بہادر فوج اونکا نام سنتے ہی نظرون سے ایسی
غائب ہوئی جیسے کسی تھیٹر کا طلسمی پردہ۔

مارشل ادھم پاشا کی طرف سے ابتدائی فتح کی رپورٹ بخدمت حضرت سلطان المعظم

۱۹ اپریل کو ہیڈ کوارٹر الاسونا سے مارشل غازی ادھم پاشا سپہ سالار افواج عثمانیہ متعینہ سرحد یونان نے اپنے آقائے نامدار کی خدمت مین حسب ذیل تار روانہ کیا۔ "خدا کے فضل و کرم اور خلیفۃ المسلمین کے اقبال سے افواج قاہرہ نے یونانیونپر نمایان فتح حاصل کی ہے اور ٹرناؤ کے مقابل جن جن پہاڑونپر یونانیون نے مورچہ بندی کی تھی وہ سب تسخیر کیے گئے ہین اور فوج عثمانیہ بے دھڑک آگے بڑھ رہی ہے۔ مین عنقریب فتح مزید کی خبر ارسال خدمت کرونگا۔ افواج قاہرہ کی شجاعت اور اونکی بے بدل نبرد آزمائی سے دشمن کے چھکے چھوٹ گئے اور اونھون نے اپنے اپنے ناکون کو خالی چھوڑ کر پسپا ہونا شروع کر دیا ہے۔ سنقام پاچو ایک یونانی سپاہی گرفتار کیا گیا اور دو بندوقین معہ سنگین اور تیس صندوق سامان حرب ہمارے ہاتھ آئے۔ کوہ ارشلوکی چوٹی جسپر دشمن قابض ہو گیا تھا دوبارہ فتح کی گئی اور مجھے کامل یقین ہے کہ کل کے روز اور بھی نمایان فتوحات حاصل ہونگی۔ درہ ملونا اور گریزو ویلی کی لڑائی مین ۲۴ ہزار ترک اور ۵ ہزار یونانی شریک تھے۔

شکست گریزو والی کیون ہوئی؟ یونانیونکی سرکاری طرپر معذرت

(عذر گناہ بدتر از گناہ)

اس غیر متوقع شکست حاصل ہونے پر شاہزادہ ولیعہد ڈیوک آف اسپارٹا نے سرکاری طور پر حسب ذیل معذرت کی (کرنیل مسٹراپا) جو گریزو والی کے مورچہ یونانی پر توپخانہ کی کمک کرتا تھا ولیعہد بہادر کے ایک حکم کا حال الٹا سمجھا اور اُس نے بڑی غلط فہمی سے پسپا ہو جانیکا آرڈر دیدیا۔

* نوٹ - گریزو والی درہ ملونا کے دوسری جانب مقام کا نام ہے جسپر یونانی مورچہ بندی نہایت مستحکم تھی اسکی فتح ہوجانے سے گویا ترکون کیلئے تھسلی کی تمام سڑکون پر قابو حاصل ہوگیا ۱۲

اور ایسا کرنے کے بعد یونانی (بانی جو) پیچھے ہٹ گئے اور ترکون نے اُس جگہ کو (دوبارہ) قبضہ کرلیا اور مقابلہ یونانیونکا تعاقب بھی کیا۔ جسمین حسب دستور دشمن کے مارے گئے اور دو سو زخمی ہوئے کرنیل مسٹر ہاپٹے بیڑا ایک مرتبہ جوانمردی دکھائی اور دشمن کا سامنا کیا۔ ساتھ ہی شہزادہ نے امدادی فوج روانہ کی اور کرنیل اسمٰعیل حقی تنبیہ دشمن پسپا کرنے مین کامیاب ہوا۔ جنرال ادہم شہزادہ ولیعہد نے کرنیل مسٹر ہاپ کی بیحد تعریف کی ہے۔

فتوحات دوملونا سے ترکون کو کیا فائدہ پہونچا؟

علاوہ اس غیر معمولی پُرجوش اور فاخرانہ خیالات کے جو ایک فتحمند فوج کے دلمین اُمنڈا کرتے ہین اس ابتدائی فتوحات سے ترکون کو بیشمار اخلاقی اور تمدنی اور جنگی فوائد حاصل ہوئے۔ اول عام طور پر فوج کا اعتبار اور اونکا اعزاز سلطنت بھر مین تازہ ہوگیا۔ دوسرے ہر سپاہی کے دل مین خواہ وہ میدان جنگ مین ہو یا اُس سے دور ایک ایسا ولولہ اور جوش جنگ پیدا ہوگیا جو کسی دوسرے ذریعہ سے ممکن نہین۔ تیسرے اندرونی فسادیون کے باغیانہ خیالات اور شیطانی حرکات جو وہ دوسری صورت مین کرنے کو تیار تھے یکسر دب گئے اور اونکو ذرا بھی سر اٹھانے کا موقع نہ ملا۔ چوتھے سرحدی ریاستین (سرویہ بلگیریا وغیرہ) گو وہ لفظاً ہر ندس کے اشارہ سے غیر طرفدار ہین لیکن اونکی خاموشی کی دراصل وجہ ترکون کی یہی غیر معمولی قوت اور جنگی لیاقت ثابت ہوئی۔ ممکن نتھا کہ بحالت شکست وہ یون خاموش بیٹھے رہتے۔ پانچوین غیر ملکی والنٹیرون کے ارادون مین لغزش آگئی جنھون نے صلیبی جہاد کے لیے اپنی پیاری بیبیون اور (شاید) مان باپون سے اجازت روانگی حاصل کرلی تھی لیکن ابھی گھر سے روانہ نہوئے تھے اور دشمن دین خدا یعنی پوپ اعظم نے جو ایک لاکھ جوانونکی امداد کا وعدہ شاہ یونان سے کیا تھا اس مین بڑی کھچڑی واقع ہوگئی اور وہ غالباً ہزار سے زیادہ نہ بھیج سکا۔ چھٹے ترکون کے تئے تمام تھسلی کی شاہراہون اور

سرکون کا راستہ کھلگیا۔ ساتوین تمام کوہستانی مورچون پر قابو حاصل ہوگیا اور باین وجہ
تمام گرد و نواح کے میدان یونانیون کو خودبخود خالی کردینا پڑے۔ جہانتک ترکی توپون کی زد
پہنچ سکتی تہی۔ آٹھوین۔ افسرانِ فوج کو بلاخوف و خطر کافی موقع ملا کہ وہ دن بھر پوری پوری سیر کرکے
اور ٹھیک ٹھیک انتظام ٹرناو کے حملے کا کرلین اور ایسی فرصت ہمیشہ فاتح کو ازحد مفید پڑا کرتی ہے
نوین قریہ کی شکست سے یونانیون کو اب کوئی موقع نہ رہا کہ وہ دیویا گھاٹی کے ذریعہ سے الاسونا
پر کسی وقت مین چڑہائی کرسکین۔ دسوین۔ افسرانِ ترکی کو یونانی سردارونکی قابلیتون کا پورا
اندازہ ہوگیا اور یونانی فوج کے دل مین ترکون کی شجاعت اور دلیری کی ایسی دہل بیٹھی کہ وہ ولونی
تھرناوولی تک ضرورت سے زیادہ کام آئی ہے اور یونان کے صدر مقام ایتھنز مین عام رعایا کے
خیالات برہم ہونا شروع ہوگئے۔

محاربہ ٹرناو

درہ ملونا اور اوس کے اندرونی جانب کے تمام مورچہ بند چوٹیون پر قابض ہوجانے کے بعد
ترکونکا ایسا خوبصورت نقشہ جما ہوا تھا جیسے بعینہ اُس شطرنج کا ہوتا ہے جسکی ایک فریق نے بساط پر
مات کی۔ صرف تین چار عاقلانہ چالین جلکر شہ بولدی ہو اور بادشاہ سلامت کو بجز ایک گھر
پیچھے ہٹ کر نکلجانے کے اور کوئی صورت بچنے کی نہو حالانکہ اُس کے پیادون۔ فیل۔ اسپ۔ رخ
اور وزیر نے بساط کے تمام خانون کو گھیر رکھا ہو۔ اسیطرح ایک ایسا تصویر نما لطف اور عجب دار
مگر پر کیفیت سمان میدانِ جنگ اور اوسکے اطراف و جوانب مین بندہا ہوا تھا جسکی نظیر صرف
اُسی حالت مین ملنا ممکن ہے جب ترک پھر ایسے ہی کوہستانی دشوار گذار درون کو فتح کرین اور
دشمن کی فوج پھر اسی طرح سنگینون کے زور سے نوکدم بھگائی جاوے اور رعایا مورو ملخ کیطرح
فاتح کے خوف سے گھر چھوڑ چھوڑ کر تمام جنگل مین منتشر ہو اور ترکی ہلال بلندی ہوا مین
ہر چوٹی پر اُڑ رہا ہو اور ترکی طویل القامت اور قوی الجثہ افسر زرق برق فوجی لباس مین

اپنے اپنے مورچہ پر دوربینین ہاتھ مین لیے ہوئے صدور احکام اور عام انتظام و انصرام مین
مصروف ہون اور اونکی دلیر فوج اپنے اپنے نشان کے گرد جان نثاری کے لیے صف
بستہ تیار ہو اور توپون کے مونہ دشمن کے ملک کی طرف پھرے ہوئے ہون اور اونکے
خوف سے اسکی فوج اور عام باشندے بدحواسی کے عالم مین بال بچون کو کشان کشان لیے
ہوئے جدا جدا طرف بھاگتے ہوئے نظر آتے ہون۔ یہ ایک معمولی سین نہین ہے جو ہر فتحمند کو
ہر لڑائی لینے کے بعد میسر ہو سکے اگر ساحل کی ایک پہاڑی پر بھی دشمن کا قوی مورچہ باقی ہوتا
تو اس منظر کا نقشہ بالکل ہی مختلف نظر آتا۔

خاصکر ٹرناؤ پر حملہ کرنا دو وجہ سے زیادہ ضروری سمجھا گیا۔ اول یہ کہ اوس کے فتح ہو جانے
سے یونانی سپاہ کو خواہ مخواہ ڈومائی اور نیزوریس کا چھوڑنا ایک امر لازمی ہو جاوے گا
اور دوسرے یہ کہ ٹرناؤ خود ایک ایسا ضروری اور سرسبز چھ ہزار مختلف الاقوام باشندون کا قصبہ ہے
جسمین باغات انگور بکثرت اور اشجار میوہ دار بافراط موجود تھے۔ دریاے پوریس اسکی سرسبزی
کا باعث ہے اور طرح طرح کے تجارتی کارخانجات اوس مین چل رہے تھے۔ یکایک ترکی حکام نے
سرکاری چٹھی شائع کی کہ ٹرناؤ لے لیا گیا۔ لیکن یونانی ہیڈ کوارٹر نے اسکی تردید کی کہ ابھی تک
وہ مقام یونانیون کے قبضہ مین ہے اور ان متضاد خبرون سے یورپ بھر مین نہایت اضطراب
کے ساتھ تشویش پھیل گئی۔ لیکن جلد اس امر کی تصدیق ہو گئی کہ یونانی جھوٹے اور فریبی ہین
اور ترکون کی رپورٹ فتح حرفاً حرفاً صحیح ہے۔ ٹرناؤ حقیقتاً فتح کر لیا گیا۔ مارشل ادھم پاشا نے
حسب ذیل ایک تار حضرت سلطان کی خدمت مین بھیجا جسکی خبر انگلستان مین ۲۳- اپریل کو
جمعہ کے روز صبح کے وقت پہونچی اور وہان اس خیال سے کہ ترک لریسا کو لینے والے
ہین سخت تشویش اور بیچینی پھیل گئی۔ تار کا مضمون یہ تھا۔

" اب ہم لریسا سے صرف ایک گھنٹہ کی راہ پر ہین۔ ہمنے ایک نہایت خونخوار جنگ "

کی ہی۔ ۳۵ ہزار جرار ترک چالیس ہزار یونانیون کے مقابل صف بستہ ہین۔ ہمارے سپاہی نہایت تعجب خیز بہادری کے ساتھ لڑائی لڑتے ہین۔ اور ہماری تمام موقعے ہمارے حق مین نہایت سودمند اور کارآمد ہین۔ مجھے خدا کے فضل و کرم کے امید ہی کہ بہت جلد کسی واقعہ عظیم کی اطلاع خدمت عالی مین بھیجنے کی عزت حاصل کرونگا۔"

افواج قاہرہ کا میدان تھسلی مین بڑھنا

۲۰ - اپریل ۱۸۹۷ء کو درہ ملونا کے کامل تسخیر نے ادھم پاشا کو بہت جلد موقع اسبات کا دیا کہ وہ اپنی فتحمند فوجون کو ٹرناؤ کی طرف بڑھنے اور اُس میدان غسلی کے فتح کرنے کا حکم دین جو ملونا اور ٹرناؤ کی سڑک سے مشرق کی طرف واقع ہی۔ چنانچہ فوج کے چند دستون نے مقام لگیریا اور کاراسولی پر جو سڑک سے دور مشرق کی طرف واقع ہین قبضہ کرلیا اور افواج عثمانیہ بحر مواج کی طرح اطراف الاسونا سے درہ ملونا مین گذر کر تھسلی مین بلامزاحمت داخل ہونا شروع ہوگئین۔ درہ سے گزر کر ایک ٹیلہ پر صرف ایک ترکی توپخانہ نصب تھا اور اُسکے مقابل یونانیونکے چار توپخانے دو میل اور ۵ سو گز کے فاصلہ پر قایم تھے جنمین برابر ڈناڈن ہوتی رہی۔ ترکی توپخانہ کا چار توپخانون سے مقابلہ کرنا اس مصلحت سے تھا کہ یونانی مجبور ہوکر اپنی پوری قوت کو کام مین لاوین اور ترک اس قوت کا اندازہ کرلین۔ گو ٹرناؤ ابھی دور تھا لیکن البانیا کی رجمنٹون نے یونان کے اُن زبردست مورچون کو جو ٹرناؤ کے سامنے بلند محفوظ پہاڑیون پر قایم تھے گولہ باری کرکے اوکھاڑ دیا۔ مارشل ادھم پاشا ہر موقع پر تجربہ اور عجیب غریب جنگی احتیاط اور قابلیت کا اظہار کرتے تھے۔ اونکی کوئی کارگذاری قابل اعتراض نہ تھی۔ اُنھون نے ایک بھی ایسا موقع نہ دیا جسپر حفظ ماتقدم کا پورا پورا بندوبست اور خیال نہ کرلیا گیا ہو۔ غرضکہ اونکی کارروائیان قطعاً سہو و سقم سے مبرا

یقین۔ وہ ہرگز حملہ کا حکم اُسوقت تک نہ دیتے تھے جب تک یہ نہ دیکھ لیتے تھے کہ فوج کا ہر ایک اور ہر مرکب سامانِ حرب سے بخوبی لیس ہو گیا ہے+

۲۱-اپریل ۹۷ء جنگ کرٹیری اور میجر جنرل جلال پاشا کی شہادت

۲۰-تاریخ کو یونانیون نے کوئی سخت مقابلہ نہین کیا وہ برابر صبح سے شام اور شام سے صبح تک قلعہ کرٹیری کی قلعبندی مین مصروف رہی۔ لیکن دن نکلتے ہی میدان جدال و قتال گرم ہونا شروع ہوا۔ ہر دو مقابل افواج مین حملہ کے بگل بجنے لگے اور آمنے سامنے پہاڑیون پر سے گولونکی بھرمار ہونے لگی۔

اِن پہاڑیون کے درمیان ایک فراخ درّہ واقع تھا اور اس لئے پیادہ افواج کا ایکدم مقابل ہونا ذرا مشکل بات تھی۔ تاہم توپون کی وہ سخت اور غضبناک لڑائی رہی کہ العظمۃ للہ۔ رنجک پر رنجک اڑنے اور کئی توپونکی آوازین ایک ساتھ ہونے سے پورے طوفان رعد و برق کا خوفناک سمان بندھا ہوا تھا۔ آخرکار یونانیون نے پہل مچل کر توپخانے کی پوری قوت صرف کرنا شروع کردی اور ترکی مورچہ بندیون کے اوڑا دینے کا قصد کرلیا لیکن وہ ترکی گولون کی تاب نلاسکے اور نقصان کثیر کے ساتھ جسکی ٹھیک تعداد و شمار نہو سکی اونکو پسپا ہونا پڑا۔ ترکی ریزرو فوج کی امداد کی اس روز کوئی ضرورت نہ پڑی۔ بلکہ موجودہ متعینہ سپاہ نے مردی اور مردانگی کے دل کھولکر جوہر دکھلائے جو بچے روز تک زبان زد خلایق رہین گے تاہم بنظر احتیاط چند دستے فوجکے ہر وقت کمک پہونچانے کے منتظر رہے۔ یہ ڈویژن نشاط پاشا کی کمان مین تھا اسوقت تک اس حصہ فوج نے بماتحتی کمانڈر نشاط پاشا سب سے زیادہ کام دیا۔

Brigadier General Hafiz Pasha the Martyr.

برگیڈیر حفیظ پاشا شہید اسی ڈویژن کے ایک دستہ کے کمانڈر تھے جو بڑی بہادری کے ساتھ زرہ طونا کی جنگ مین شہید ہوے اور اسی جنگ مین جو کرکیری کے نام سے مشہور ہے گی میجر جنرل جلال پاشا جو دوسرے دستہ کے برگیڈیر تھے شہید ہوے اور اس لیے ان دو زبردست حادثون سے ثابت ہوگیا کہ جنرل نشاط پاشا کی فوج نے کس اولوالعزمی اور سخت ترین ثابت قدمی کے ساتھ اول سے آخر تک جنگ روم و یونان مین کام دیا۔

لرسیا مین غیر ملکی امدادی جرگون کا داخلہ

۲۰ - اپریل ۱۹۱۲ء کو لرسیا مین ایک خاص قسم کا جوش و خروش پھیلا ہوا تھا وہ اسلیے کہ چار سو غیر ملکی والنٹیر مجاہد جن مین یورپ کی اور قومون کے علاوہ ۲۶ - انگریز بھی شامل تھے بارادہ

استعانت و امداد افواج یونانی لریسا میں آپہونچی۔ انکا استقبال نہایت دہوم دہام سے ہوا اور اس سے بڑہکر پُر جوش سین وہ تھا جب وہ مجاہدین ہیڈ کوارٹر سے اجازت پاکر سرحد کی طرف روانہ ہوتے۔ انگریز والنٹیر اپنے جنگی گیت گاتے ہوئے چلے جاتے تھے اور ایسے ہی دوسری قومیں بھی اظہار جوش کرتی تھیں۔

گریویزو والی کا ترکون کے ہاتھ سے نکلجانا ۲۰ اپریل

جبکہ ترک اسطرف مشغول تھے یونانیوں نے کوئی موقع پاکر اُن پہاڑیوں پر جو سینٹ جارج خانقاہ ڈی سے جانب شرق واقع ہیں چڑھکر ترکون کے میمنہ پر حملہ کر دیا۔ ترکون نے بعد کئی گھنٹے کے سخت مقابلہ اور مقاتلہ کے ہیڈ کوارٹر الاسونا سے ۲۰۰ سرکیشین سوار اپنی کمک کے لئے طلب کیے۔ یہ بہادر سوار میدان تصلی کی طرف کو اوترکر بڑھنا چاہتے تھے کہ یونانی کرنیل مسٹر اپا کے خونخوار توپخانہ نے اونکو آگے قدم بڑہانے سے روکدیا اور سرکیشین سوار نقصان عظیم اوٹھاکر نگیریا کی طرف پسپا ہوئے اور وہان سے الاسونا واپس گئے۔ اسطرح سے مقبوضہ مقام گریویزو والی عارضی طور سے ترکون کے قبضہ سے نکلگیا۔ یہ معرکہ تمام دن جاری رہا اور یونانی فوج پیدل نے جو ٹرناؤ سے براہلی تک برابر نیم دائرہ کی شکل میں پہیلی ہوئی تھی اپنے توپخانہ کے سہارے سے ترکون کے پسپا کرنے میں بہت بڑا کام دیا۔

(ایک ہولناک سین)

ترکونکی دہل اور یونانی رعایا میں بھاگڑ

درہ ملونا اور اس کے گرد و نواح کے معرکہ جات میں ترکون کے خلاف توقع جنگی قابلیت کی وہ دہوم مچی کہ تمام سرحدی رعایا باوجود اونکی فوج کے بالاستقلال موجود ہونے کے ایک عام چل چل پڑگئی اور ہر سرحدی باشندہ نے جسقدر جلد ممکن ہوا لریسا کی طرف بھاگ

جانیکا بندوبست کرلیا۔ بھگوڑون اور اونکے عیال و اطفال اور اونکے اسباب خانہ داری اور
مویشیون کی کثرت سے تمام سڑکین کھچا کھچ بھری چلی جاتی تھین نہایت ترسناک منظر تھا
بھیڑونکے گلے بکریونکے ریوڑ جلد جلد چلنے کے لئے کھدیڑے جاتے تھے۔ بکریان گدہون مین
اور گدہے گھوڑون مین پھنسے جاتے تھے اور ہر راکب اپنے مرکب کو یہی چاہتا تھا کہ
آن کی آن مین دریا مین جاکر ڈالدے اور ہر مالک اپنے مملوکہ اسباب اور بکریون کے
ریوڑ کو یہی چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح غول بیابانی بنکر چشم زدن مین دشمن کی نظرون سے
غائب ہو جائے۔ اس کشمکش مین عام گذرگاہین ایسی بھرپور چلی جاتی تھین کہ تل رکھنے کو جگہ بھی
نہ تھی
اسنسے زیادہ قابل رحم اُن عفیفہ اور ضعیفہ عورات اور کمسن بچون اور بیمار مرد و عورتونکا حال تھا
جنکو سواری نہ ملنے کی وجہ سے پاپیادہ بھاگنا پڑا تھا۔ کسی کی پشت پر پلنگ کے پٹی پائے
کسی پر گٹھری بقچے۔ کسی کے کندہون پر دو بچے اور گلے مین اسباب منقولہ کا بوجھ۔ بیمارون کا
اوٹھتے بیٹھتے گھسٹنا۔ حب الوطنی کے فطری دلولہ مین بار بار گردن پھیر کر اپنے مکانون
سرسبز باغون اور لہلہاتے تیار کھیتون کیطرف مایوسانہ نظر ڈالتے جانا اور بہت سے
دنیا دارونکا تمام اسباب خانگی باہر لاکر رکھنا اور بے قابو پاکر آنسو بھر لانا۔ بلکہ ضعیف القلب
عورات کے صدمۂ مفارقت نہ اوٹھا سکنے پر بے اختیار چیخ کا نکلجانا اور سب چیز کو چھوڑ کر
بقدر امکان اضطراب و پریشانی مین تھوڑے تھوڑے اسباب کا سر اور کمر پر لاد کرلے چلنا
بکریونکا ممیانا۔ کتونکا بھونکنا۔ گدہونکا رینکنا۔ مردون کا اُچک اُچک کر پہاڑونکی طرف
دشمن کے خوف سے نظر ڈالنا۔ عورتونکا رونا۔ بیمارونکا کراہنا۔ بچونکا چیخنا۔ پناہ بخدا۔
وہ پُر دہشت اور سخت ہولناک اضطراب اور پریشانی کا سمان تھا کہ خدا کسی ملک کو نصیب
نکرے۔ پُر امن ملک کے نوجوان لوگ جنھون نے آغوش مادری مین چپ چاپ راحت و آرام
سے زندگی بسر کی ہی اور جو جنگ سے صرف اسی قدر واقف ہین کہ وہ صرف تین حرفون۔ ج۔

ن اور گ سے مرکب ایک لفظ ہی جو گا ہے گاہے میدان قرطاس پر نظر آجاتا ہی وہ بیشک لڑائی کی تمنا کیا کرتے ہین لیکن اگر وہ کسی ملک کے انقلاب حکومت یا زمانہ جنگ مین مفتوحہ صوبجات کی تباہی اور بربادی کے دلخراش اسباب دخطرناک حالات کو بچشم خود دیکھنے کا ایکمرتبہ بھی موقع پاوین توضروری کہ قیام امن کو خدا کی سب سے بڑی دی ہوی نعمت اور بڑی برکت سمجھ کر حاکم حقیقی کا لاکھ لاکھ شکر بجالاوین۔ غرضنکہ تمام سرحدی دیہات اور قصبات کے تمام وخاص باشندے گاڑیون اور گھوڑون پر اور پیدل جبوراً بن بڑا لریسا کی طرف چلے جاتے تھے۔ اُسوقت کا سین بالکل اس نمونہ کے موافق تھا جو پلینی نے پامپیائی کے شہر کے کوہ وسو وئیس کی بربادی بخش آتش فشانی سے برباد ہونیکا دکھلایا ہی لریسا گو شہر ہی لیکن وہ بھی آدمیون اور جانورونکی کثرت سے ابل پڑا۔ چارہ ناپید اور خوراک نہایت کمیاب ہوگئی۔ شفاخانے زخمیونکی تعداد سے بھرگئے اور زخمیونکا ہر ہر گھنٹہ مین تانتا بندھ گیا۔ حکام نے دار السلطنت ایتھنز کو سخت تاکیدی عرضداشت روانہ کی کہ فوراً قابلہ عورات اور جراحی کے سامان اور ڈاکٹر روانہ کیے جاوین آلات اور ادویات کی کوتاہی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ملسکتا ہی کہ غریب زخمی سپاہیون کے خستہ جسم مین بلا کلوروفارم سُنگھائے نشتر بھونک کر اور تازہ زخمون مین انگلیان اور چمٹیان ڈالکر گولیون اور گولون کے ٹکڑے نکالے جاتے تھے اور انکی فریاد وزاری کے کم کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تھا۔

ترکی فوجونکی پیشقدمی کا منظر اور انکا چال چلن

یون تو ایک ہی رنگ کے یونی فارم یعنی وردی اور ایک ہی شکل کی بندوق تلوار

اور پھریرہ دار نیزون سے مسلح فوج جہان بھی صف بستہ ہو نہایت پُر رونق اور خوشنما معلوم ہوا کرتی ہے۔ لیکن ترکی فوج کا بالکل نئی وردی پہنے اور نئے نئے چمکدار نیزون اور تلوارون اور ماسیر رایفل سے مسلح ہوکر نہایت ضابطہ استقلال اور پوری فرمانبرداری کے ساتھ سُرخ ٹوپیان اوڑھے ہوئے کوہستانی دروّن سے گذرنا اور میدان مین منتشر ہوکر پھر ریگستانی سڑکون پر ایڈوانس مارچ کرنا دور سے ایک بڑے بھاری لہریئے ہوئے سانپ کی صورت پیدا کرتا تھا۔

Advance march.

سپاہی قومی اور وطنی جوش مین بھر کر اشعار رزمیہ پڑھتے ہوئے پہاڑون سے اُترتے تھے اور وقتاً فوقتاً محمدی کے گیت گاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے تھے اونکی صورت اور وضع سے دلیری اور جنگجوئی کے آثار ٹپکتے تھے اور وہ اپنے سرداروں کے احکام بجالانے مین ایسی چستی اور تیزی دکھلاتے تھے جنے یورپ کے تمام شایستہ فوجون کو حیران کردیا۔ کچھ یہی نہین کہ صرف حملہ آور فوج کے دستے مین جوشِ جنگ پیدا ہو جاتا تھا۔ بلکہ ہر درجے اور ہر طبقے کے افسرون۔ سپاہیون۔ اردلیون اور قلیون تک مین ایک طرح کا ولولہ اور زندہ دلی صاف صاف محسوس ہوتی تھی۔ کیا معنی کہ اردلی کے سوار جنکا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ہیڈکوارٹر سے کمانڈر انچیف کے احکام فوج کے بریگیڈیرون اور کمانڈرون تک پہونچادین۔ اور اونکے جواب یا استفساری چٹھیان ہیڈکوارٹر لیجا دین۔ جب اپنا لفافہ افسرون کو دے کر اونکے جواب کے انتظار مین کھڑے ہوتے تھے تو بجاے اس کے کہ وہ گولون اور بندوقون کی زد سے بچکر کھڑے ہون فوراً اپنے اپنے رایفل سیدھے کر کے دشمن پر فیر کرتے اور جب جواب ملجاتا تھا تب ہیڈکوارٹر کو واپس جاتے تھے +

ایک عجیب واقعہ

۲۰- تاریخ کی جنگ جدل مین یونانی توپخانہ نے بہت اچھی مشق دکھائی جسکی نشانہ بازی مین ایک عجیب اتفاق یہ ہوا کہ جسوقت البانیا رجمنٹ کا کمان افسر اپنے سپاہیون کو ایک یونانی مورچہ پر حملہ کرنے کیلئے جاتا تھا تو ایک گولہ جو یونانی توپخانہ سے اوسپر چلایا گیا تھا ٹھیک گھوڑے کے سر پر پڑا۔ گھوڑا فوراً ہلاک ہوا۔ اور افسر بلا کسی ضرر کے بچگیا ایسا اتفاق کم ہوتا ہے۔

جنگ ماٹی اور کرہیری کے تفصیلی حالات

ماٹی۔ یونانی حدود مین اُس راستہ پر جو درہ ملونا سے ترناؤ کو جاتا ہی ایک جگہ کا نام ہے اور کرہیری ایک چھوٹی پہاڑی ہی جو قریب ۵۰ فیٹ کے بلند اور سو فیٹ کے طویل ہے اس پہاڑی کے پس پشت یونانی پیدل فوج علی الصباح آکر چھپ رہی جو حملہ آورونکو نظر آتی تھی۔ یہ جمعرات کا روز اور تاریخ ۲۲- اپریل تھی۔ سورج نکلتے ہی ایک عظیم الشان لڑائی شروع ہوگئی۔ صبح کے وقت ترک ۱۲ ہزار اور یونانی ۷ ہزار تھے۔ شام کے وقت مزید کمکی فوج بقدر پانچہزار یونانیون کی امداد کو پہونچ گئی لیکن وقت ضرورت پر نہ پہونچنے سے اُسکا آنا اس تاریخ بیکار رہا۔ پہاڑی کے مقابل یونانی پیادہ سپاہ نے قریب پاؤ میل فاصلہ پر خندقین کھود لی تھین۔ اور اونکے توپخانے پہاڑی کے دونون ذیابہ اطراف پر قایم تھے۔ ترکون نے اول سوارون اور پیدہ فوج جمعیت سے یکبارگی حملہ کیا لیکن آسانی سے پسپا کردئے گئے۔ اسکے بعد توپخانون نے آگ برسانی شروع کردی جو بجز تھوڑے تھوڑے وقفون کے برابر ۸ بجے صبح سے لیکر پانچ بجے شام تک جاری رہی ترکی توپخانون نے

اسقدر ہم کے گولون کا مینہ برسایا کہ جس سے تمام کھیت اسطرح کھد گئے کہ شاید اس سال ہل چلانے کی ضرورت نہ رہی۔

یونانی توپخانون مین تین میدانی اور ایک پہاڑ کوہی توپخانہ تھا اونکی خوش قسمتی سے بلندی و سفائی سے یونانی کملی فوجے جس مین ڈہائی ہزار آدمی اور دو کوہی توپین تھین اتر کر ترکون کے میمنہ پر گولہ باری مین شرکت کی گھٹنون تک ہوا مین شارپنل گولون کے پھٹنے کی مہیب آئین گونجتی رہین - اور حسن اتفاق سے ترکی گولہ اندازون کے نشانون نے ایسی پیہم خطائی کہ ایک ہزار گولون نے صرف بیس پچیس آدمیون سے زیادہ نہ ہلاک کیے۔ جنمین ایک افسر ہلاک اور تین زخمی ہوتے۔

تین بجے ترکی توپخانہ درہ لیگریہ مین لپپا ہوتا ہوا معلوم ہوا لیکن یونانی پہاڑ کوہی توپخانہ جو گریبرو والی کی طرف آگ برسا رہا تھا ترکی توپچیون کو اپنی طرف متوجہ کرلیا اور باوجودیکہ ترکون نے اس جماعت پر گولون کا مینہ برسا ڈالا لیکن یونانیون نے حیرتناک استقلال اور ثابت قدمی سے اپنا کام جاری رکھا اور حالانکہ گولے اونکے گرد اور اونکے بیچ مین گرکر پھٹتے تھے لیکن نہ کوئی سپاہی چونکتا نظر آتا تھا اور نہ کوئی گھوڑا اچھلتا کودتا دکھلائی دیتا تھا۔ مین بجے سپہر کے وقت چونکہ ترکی توپونکی آواز سوائے لیگریہ کے اور کسی طرف سے نہ آتی تھی - اس لئے تمام یونانی توپخانون کے منہ بھی اسی سمت کو پہیر دیے گئے اور اس خیال سے کہ دشمن بہئیت مجموعی ملونا پہاڑ کے اس ڈہلاو پر مجتمع ہوگا توپون کی باڑہین مارنا شروع کردین لیکن دشمن کوئی نادان دشمن نہ تھا اوسکی چالونکا اثر اوسکی جائے قیام سے ظفر مند بادشاہ کے اقبال کیطرح سو سو کوس آگے بڑھتا تھا - گو بظاہر یونان کے اس دشمن جانی نے اپنے توپخانہ کو محفوظ مقام مین لپپا کر دیا لیکن صرف اسی چال نے تہرنادو اور لریسا کی فتح کی بنیاد ڈالدی - یعنی کہ جب یونانی توپخانون نے پہاڑ کے ڈہلاو پر فوج کی موجودگی سمجھ کر اونکی

بارھین مارنا شروع کین تو فوراً پیادہ پلٹن جھپٹ کر پہاڑ سے نیچے اتر پڑی اور درہ مین
گذر کر ڈیلیریا گاؤن پر ٹھیک اسوقت قبضہ کرلیا جبکہ ایک یونانی کرنل دو کالم پیادون
اور ۱۳ سکوادرن رسالون کے ساتھ اُس جگہ داخل ہونا چاہتا تھا۔ کرنل موصوف ترکون کی
صورت دیکھتے ہی بیجادہ جا ! اور بغیر ایک گولی چلائے کرتھیری پہاڑی کی طرف لوٹ
گیا۔ اتفاق سے اسی وقت کمانیر لوسفاکی نے بذریعہ ہیلوگراف لرسیا کو تار بھیجا کہ ترک
حلقہ باندہ کر آگے بڑھنے کا بندوبست کر رہے ہین اور اس لئے فوراً عقب سے امداد فوج
نہ آئی تو راہ فرار مسدود ہو کر کل فوج یونانی محصور ہو جائے گی۔ بس ترکون کی اس ادنے
حرکت نے مائی کے ہر دو میمنہ اور میسرہ افواج کو دھکا ڈالا۔ اور ہیڈکوارٹر کے افسران نے
عام طور پر یقین کرلیا کہ ترک دونون جانب سے گھوم کر مائی کی کل سپاہ کو ضرور محاصرہ مین
کرلین گے۔ اس لئے صدر مقام لرسیا سے جہان شہزادہ ولیعہد بہادر یعنی ڈیوک آف
اسپارٹا مقیم تھے حکم نازل ہوا کہ تمام لشکر یونان مائی کو چھوڑ کر واپس آجائے اور باوجودیکہ
پنجلکی پلٹنین اور تین میدانی توپخانے معہ اس توپخانہ کے جسکی کمان بذات خود پرنس نکولس
کے ہاتھ مین تھی مغرب سے پیشتر ٹرناوو کی طرف مائی کی جانب آتے نظر پڑتے تھے۔
لیکن حکم فرار کے آنے کے بعد کون کسی کی سنتا ہے۔ کیونکہ جس سپاہ کو فتحمندی کا یقین نہین یا
اگر ظن غالب ہی ہو گیا ہو اور وہ صدر مقام سے کسی نامعلوم وجہ کے ساتھ فوری واپسی کا
حکم پاوے تو خیال مین نہین آسکتا کہ اسپر دشمن کا کسقدر خوف اور رعب طاری ہو سکتا ہے
اوسپر طرہ یہ کہ شام کا جھٹپٹا وقت۔ تاریکی بڑھی ہوئی اور کسیکا یہ مشہور کردینا کہ ترک
درہ بوغازی سے داخل ہو کر عقب سے راہ فرار مسدود کرنے والے ہین یہ اسقدر خوف
اور دہشت کا باعث ہو گیا کہ بیان سے باہر ہے۔ یونانیونکی صفین ٹوٹ گئین کالم پھٹ گئے
تمام میدان مین فوج تتر بتر ہو کر لرسیا کی طرف نو کدم بھاگنا شروع ہو گئی نفسی نفسی کا

عالم تھا۔ کسی کو کسی کی خبر نہ تھی معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خوش پوشاک پاگلخانہ ٹوٹ گیا ہے:

حکم ہونے کے وقت مختلف نمبر کی رجمنٹیں کمپنیوں میں منقسم ہوکر تمام میدان جنگ میں پھیلی ہوئی تھیں اور چونکہ حکم نہایت سخت اور بہ عجلت واجب التعمیل تھا اس گھبراہٹ میں بجاے اسکے کہ ہر نمبر کی کمپنیاں اپنی اپنی رجمنٹوں میں شامل ہوکر راہ گریز اختیار کریں۔ ایک عام انتشار کی حالت میں جہاں جسکا سینگ سمایا اوسی طرف کو ہولیا اوس پر طرّہ یہ ہوا کہ جب تمام پیادہ فوج اور سوار اور باربرداری کی گاڑیاں اور خچر اور رسد کے چھکڑے ٹرناؤ سے لریسا کو چلے جارہے تھے کہ یکایک شور برپا ہوا کہ ترکی سوار قریب آپہونچے!! اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اندھیرے میں ایک کمپنی خوف میں دوسرے کی طرف پھر پڑی اور پیشتر اس سے کہ افسر لوگ اونکو اس حرکت سے باز رکھیں اونھوں نے بیساختہ اپنے عقب کی جانب بندوقوں کے فیر کرنا شروع کردئے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ۵ سپاہی قتل اور ۱۲ زخمی ہوے اور اس شرمناک طریقے سے تمام یونانی فوج مقامات مانی۔ روسفاکی اور کوہ الیاس سے اپنا اپنا مورچہ اور میدان چھوڑ چھوڑ کر ٹرناؤ کی طرف پسپا ہوگئے اور ایک کثیر تعداد ادمیوں کی ٹرناؤ سے بھی گذر کر براہ راست لریسا کی جانب پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ لہذا بوجہ اس خوف کے کہ ٹرناؤ بہت جلد ترکوں کے پنجہ آہنی میں آنیوالا ہے جمعہ (۲۳۔ اپریل) کی رات کو تمام سپاہ اور باشندے اس جگہ کو چھوڑ کر لریسا کی طرف چلتے ہوئے اور یہ کارروائی اس تیزی کے ساتھ عمل میں لائی گئی کہ سنیچر (۲۴۔ اپریل) کے روز تمام سڑکیں گرد و نواح کی بالکل سنسان پڑی تھیں اور ایک متنفس بھی ادہر چلتا ہوا نظر نہ آتا تھا۔

بہت سے باشندے جن کو ترکوں کی قوت کا صحیح اندازہ تھا ہفتوں پہلے سے ٹرناؤ چھوڑ کر مع اپنے اسباب منقولہ کے لریسا چلے گئے تھے اور بقیہ اس فوجی بھاگڑ کے

ساتھ ایک رات میں ناکافور ہوگئے۔ اور اس دہشت اور خوف کی وجہ یہ تھی کہ عام یونانیوں اور نیز غیر ملکی باشندوں کا پختہ خیال اسطرف تھا کہ ترک جن جن شہروں اور دیہات کو فتح کرلینگے اونکو بغیر جلائے اور تباہ کئے نہ چھوڑینگے۔ حالانکہ یہ سب کمبختوں کا خیال اور وہم ہی وہم تھا۔ ترکوں نے جو کچھ اونسے برتاؤ کیا اوسکی نظیر تاریخ عالم میں کم ملے گی۔

لریسا مین قبل از مرگ واویلا

حالانکہ لریسا ٹرناؤ سے دُور ایسا محفوظ مقام تھا کہ وہان یونانی فوج مستعدی کے ساتھ اپنے دشمن سے مقابلہ کے لئے تیاریان کرسکتی تھی لیکن کماندرونکی کسی بے موقع دُوراندیشی نے لریسا کے جنوب مین ایک دوسرا زبردست مقام فارسالہ ترکون کا حملہ روکنے کے لئے تجویز کیا اور اس لئے لریسا کے باشندون اور فوج مقیم مین وہ اضطراب اور پریشانی اور مایوسی پھیلی جو ایک بادشاہت کے لئے نہایت ہی شرمناک اور قابل غیرت ہے۔

فوجین سرحدی مورچون سے پے در پے چلی آتی تھین۔ سامان باربرداری اور سامان حرب یعنی میگزین کی گاڑیون سے تمام سڑکین اور گلی کوچے پٹے ہوئے تھے تاکہ فارسالہ کی طرف روانہ ہون۔

باشندے بڑے بڑے گروہ ہونکے ساتھ یکجا ہوکر شہر سے بھاگے گئے تھے اور اونکے ساتھ گاڑیون اور ٹٹوؤن پر اسباب خانہ داری لدا ہوا چلا جاتا تھا۔ تندرست اور جوان لوگ اور نیز مسن مرد اور بیچاری عورتین نہایت غمگین اور افسردگی کی حالت مین یا تو دو دو یا قطار فارسالہ کی طرف اوٹھتے بیٹھتے اور گھسٹتے ہوئے چلے جاتے تھے۔

یہ منظر ایسا خوفناک تھا کہ سخت سے سخت تماشائی کا دل بھی اُن غریب الوطن حرمان نصیب یونانیون کو اس خستگی بیچارگی اور سراسیمگی کے عالم مین اپنے وطن مالوف سے جدا ہوتے ہوئے دیکھکر بھر آتا تھا۔ خصوصاً انگلستان کے اُن اخبارونکے نامہ نگارونکی ہمدردی کا کچھ ٹھکانا ہی نہ تھا جو واقعات قلمبند کرنے کی غرض سے ترکون کو چھوڑکر یونانی فوج کے ساتھ مرگ انبوہ مین جاکر شامل ہوئے تھے اونکا انصاف پسند دل اس خیال سے اور بھی بیٹھا جاتا تھا کہ افسوس یہ بیچارے یونانی ترکی جابرانہ حکومت سے خلاص ہوکر آج پھر سترہ برس کے بعد اونکے شکنجے مین دبنے والے ہین۔ دراصل یہ سارا قصور افسران فوج کا تھا جنکی ناعاقبت اندیشی۔ ناتجربہ کاری اور بزدلی نے فوج اور رعایا مین اسقدر بدامنی اور شورش پھیلادی۔

بھاگڑ کے متعلق ایک انگریز والنٹیر کی نہایت دلچسپ داستان اور ۲۲-و۲۳ کے معرکونکی تفصیل

ایک مضروب انگریز والنٹیر نے اخبار ٹائمز کے نامہ نگار کو شفاخانہ اتھنز سے ٹرناؤ کی جمعہ والی بھاگڑ کی نسبت نہایت دلچسپ طریقے سے جو تفصیل بھیجی تھی اوسکا اس تاریخ مین نقل کردینا خالی از لطف نہوگا۔ اس والنٹیر نے اسی کشمکش اور دوڑ بھاگ مین ایک بھاگتے ہوئے کوتل گھوڑے کی لات کھائی تھی۔ جس سے اوسکی ایک ٹانگ سخت ماؤف ہوگئی اور وہ بیچارہ بمشکل تمام لرلیسا پہونچا اور وہان سے بدقت تمام براہ وولو پہونچکر وہان سے براہ کشتی اتھنز مین داخل ہوکر شفاخانہ مین جاپڑا۔ اُس نے لکھا کہ:۔

"غیر ملکی امدادی جماعت (جسمین انگریز والنٹیر بھی شامل تھے) بمقام لریسا ۲۱- اپریل کی رات تک بارگون مین تیم رہے - اور چونکہ اونکو لریسا مین خالی پڑے پڑے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اس لئے طبیعت مین بے صبری اور اضطراب پیدا ہو گیا تھا کہ کب حکم ہو اور کب سرحد کی طرف بڑہین - چنانچہ خدا خدا کر کے ۲۱- اپریل کی رات کو نصف شب گذرنے وقت اونکو کوچ کرنے کا حکم ملا اور وہ نہایت شادان اور فرحان بلا کسی خیال کے کہ کہان جا رہے ہین برابر بڑہتے چلے گئے یہانتک کہ یونانی سپاہ کے میسرہ پر مالی کے قریب صبح ہوتے ہی جا پہونچے - سڑک لریسا سے سرحد تک برابر اسقدر ناکارہ اور ناہموار تھی کہ چھوٹے چھوٹے پتھرون اور سنگریزون پر چلتے چلتے ایک بھی ایسا نہ تھا جسکے پاؤن چھالون سے بھر نہ گئے ہون بلکہ بہت سے لوگ تو ایسے پست ہو گئے تھے کہ دوسرا قدم بھی نہین اوٹھا سکتے تھے اور اس لئے راستہ مین کچھ یہان اور کچھ وہان سڑک کے اِدھر اُدھر پڑ رہے -

۲۲- اپریل روز پنجشنبہ کو دن نکلنے وقت وہ لوگ ایک مقام پر پہونچے جو یونانی مورچہ مالی کے بائین طرف واقع تھا اونکے پہونچنے کے تھوڑی ہی دیر کے بعد ترکی توپخانون سے آگ برسنا شروع ہو گئی - غیر ملکی امدادی جماعت خوش نصیبی سے چند پہاڑیون کے پس پشت بہت محفوظ مقام مین متعین کی گئی تھی - ترکی بم کے گولے اوپر سے برابر گذر رہے تھے اور عقب مین گر کر پھٹتے تھے - ۲۲- اپریل کو تمام دن برابر گولون کی لڑائی مین گذرا - ایک بھی فیر بندوق کا نہوا - ہم کو تعجب ہوتا

تھا کہ افسر اسقدر کیون مارے جاتے ہین یعنی یہ امر لازمی طور پر واقع ہوتا تھا کہ ہر چھ یا سات مقتولین مین ایک یا دو افسر ضرور شامل ہوتے تھے شام کے وقت پیادہ پلٹنون کی رجمنٹ نہایت مضبوط اور محفوظ مقامات مین معین کی گئی اس لئے کہ رات کے وقت ترکون کی جانب حملہ کا گمان تھا۔ اندھیرا پڑتے ہی گولہ باری بند ہوگئی۔ اور ہم کیمپ مین واپس آئے۔ کیمپ مین سنگریزونکا قدرتی فرش اور نیلے مرصع آسمان کا بہت بڑا خیمہ نصب تھا۔ سب اُسی ایک فرش پر کمبل بچھا اور اسی ایک نیچرل خیمہ اطلسی کے سایہ مین ایسے آرام سے آکر لیٹے کہ صبح کے وقت سردی اور اینٹھن کے مارے اُٹھنا چاہا تو بیٹھنا تک محال ہوگیا۔ بدن بالکل زمین پر اکڑ گیا اور سارا جسم سردی کے اثر سے کانپنے اور تھرانے لگا۔

رات مین دو دفعہ الارم دیا گیا کہ ترک پیادہ فوج پر حملہ آور ہوئے۔ پہلے حملہ کے جواب مین بڑی تیزی سے کام لیا گیا یعنی ذرا دیر مین بیس ہزار کارتوس خالی کردئے گئے اور دوسری مرتبہ بھی ترکون کو پسپا ہونا پڑا۔

جمعہ کی صبح تک ہماری مورچہ بندیون اور عام حالت مین مطلق فرق یا تبدیلی کسی طرح کی واقع ہوئی تھی لیکن بقول پرانون کے "جسوقت شاہ خاور شعاعونکا تاج سر انور پر رکھکر تخت مشرق پر بصد آب و تاب جلوہ گر ہوا" وہی کل والی توپونکی لڑائی شروع ہوگئی لیکن اس مرتبہ کی گولہ باری یونانیون کا زیادہ نقصان نہ کرسکی اور سہ پہر تک ہمنے برابر اپنی اپنی جگہون کو بدستور قایم رکھا۔ البتہ سہ پہر کے بعد ترکون نے

اسقدر کامیابی حاصل کرلی کہ ہمارے مقابل جو پہاڑیان واقع تھین اونکو کسی
نہ کسی طرح قابض ہوگئے۔ ہم دیکھتے تھے کہ سوار دشمن کے برابر حملہ کرتے
ہین اور پیچھے ہٹ جاتے ہین لیکن بوجہ فاصلہ بعید کے صاف معلوم ہوتا تھا
کہ اونکے بڑھنے اور ہٹنے سے کیا نتیجہ پیش آتا ہے۔ اسمین شک نہین کہ ترکون
کو مقابل کی پہاڑیان لیجانا ہمارے حق مین بہت بڑا اثر رکھتا تھا اور اسی لئے
سب نے اپنے دلمین طے کرلیا کہ آج رات کو یہ میدان ہمسے نکل جاینگے۔

چنانچہ شام کے قریب ترکون نے ہماری پیدل سپاہ پر گولہ پھینکنا شروع کیے
اور اس سے مجبورًا اسکو اپنی جگہ چھوڑنا پڑی۔ مین یقین کرتا ہون کہ ہمارے
چار سپاہیونکی تعداد دس ہزار تھی اور ترک مقابل مین ۲۵ ہزار سے کم نہ تھے
رات ہونے سے پہلے ہم لوگ گو … تھے کہ نہایت سخت ترین نقصان
جانی و مالی اوٹھانے سے محفوظ … تھے لیکن تب بھی نہایت
اطمینان سے … امید واثق … ہوئے جنوب سے ایک میل پیچھے
سمٹے کہ ذرا اندھیرے … کا حکم تھا۔

ہمنے سمجھا کہ ترک موجودہ … نہین تھی۔ وہ لشکر آگے کی طرف
مارچ کرنے کو تیار … تب … تو کدھر بھاگ جانے کا
اسکے معنی یہ ہوتے … ایک … نہایت بزدلی کے ساتھ دشمن کے
سامنے سے بھاگ جانے کی ہدایت تھی۔ تاریکی ہونے پر پسپا ہونا شروع کیا
گیا اور کل فوج دشمن کی طرف پشت کرکے لیسا کی جانب چل پڑی۔ دس
بارہ میل تک یہ بازگشت نہایت باقاعدہ اور امن امان سے ہی لیکن
بہت سے لوگ دن رات کام کرتے کرتے آرام کے وقت بھاگنے سے نہایت

خستہ اور کمزور ہو گئے تھے۔ اہل برطانیہ کے دل اس واقعہ سے قریب قریب ٹوٹ گئے وہ رات کے وقت بھاگنے سے لڑنا بہتر سمجھتے تھے۔ کریبا صرف چند میل باقی تھا کہ کسی نے یہ شور مچایا کہ "ترک آ پہونچے" یہ سننا تھا کہ سپاہیوں سے ٹوٹ لوٹ کر بلا خیال اس امر کے کہ اونکے پیچھے اونھیں کے ہموطن سپاہی ہین فیر کرنا شروع کر دئے۔"

فیر ہوتے ہی ہر شخص نے اپنے آپ کو وحشتناک ترک کے پنجہ بات مین گرفتار سمجھا اور اس خیالی خوف سے کانپ کر تمام دنیا اپنی اور اپنی قوم کی وہ فضیحت کی کہ توبہ ہی توبہ۔ مارے ڈر کے سوار اور توپخانہ والے پیدل سپاہی۔ گھوڑے۔ گاڑیان خچر اور ٹٹو۔ ایک پر ایک ٹوٹ پڑے اور وہ گھسڑ پسڑ مچی کہ توبہ ہی بھلی۔ سوار پیدل پر اور پیدل پہیون مین اور پہیئے گڈھون مین۔ ادھر سے گھوڑا بھاگا ادھر سے ٹٹو بھڑکے۔ پیچھے سے دن فیر ہوا۔ اور سوارون کے گھوڑے بگڑ کر اوچھلتے کودتے لاتین پھینکتے کچھ پیادون کو کچلتے ہوئے گاڑیون مین جا لٹکے۔ کچھ کھیتون کی طرف دوڑتے پھرے۔ اندھیری رات۔ نہ دوست کی شناخت نہ دشمن کی پہچان۔ ادھر سے ترک آگئے آگئے کا شور ادھر سے جانورون کے بیاختہ دوڑنے کی پکار وہ نہایت خیز نمونہ تھا جسکا پورا خاکہ نفظون مین کھنچ نہین سکتا۔

کپتان برج نے (جو انگریزی والنٹیرون پر سردار تھے) انگریزون کو حکم دیا کہ وہ ایک لائن باندھکر چلیں اور اونمین سے ایک درجن شخصون نے جنہون نے یہ حکم سنا فورا تعمیل حکم کی لیکن مجبور!

"جب ہی کہ ہمنے ایک صف بناکر آگے بڑھنا چاہا کہ فراریون کے ایک وحشتناک مجمع نے دھکیل کر فورا پھر ہم سب کو تتر بتر کر دیا۔ مین نے دیکھا کہ شخص

نفسی نفسی کے حال مین مبتلا تھا ہر متنفس اپنے بچاؤ کی تدبیرین کسی کوشش کی
کمی نہ کرتا تھا (خوف اسقدر غالب تھا گویا موت کا پنجہ ہر ذیحیات کو مجسم متصور
مین سامنے نظر آتا تھا) یہ پرآشوب حالت دیکھکر مین نے بھی دور اندیشی سے
کام لینا شروع کردیا اور ہلکا ہونے کی غرض سے اپنے کمل۔ واٹر پروف
تلوار اور کارتوس ان سب کو پھینکدیا اور صرف ایک ریفل اور کارتوس کی پیٹی
جسمین ساٹھ عدد کارتوس بھرے ہوئے تھے اپنے قبضہ مین رکھے مفرورین کی
دیکھا مین سے ہم سڑک سے اسقدر دور جا پڑے کہ + + + +
پھر کسی طرح سڑک کا ملنا ممکن نہوا اور برابر کوہستانی قطعات + +
اور پتھریلی ناہموار زمین پر پاپیادہ سے چلتے ہوئے کھیتون پر سے گذرنا پڑا۔
اس کشمکش مین مین بھی بہزار خرابی چند جگہ گرتا پڑتا بڑھتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ
ترکیسا صرف ایک میل رہگیا۔ اسمقام پر ایک آفت ناگہانی نازل ہوئی یعنی
ایک بھڑکے ہوئے گھوڑے نے جو بے سر و پا عام شورش سے بھاگتا پھرتا تھا
میرے اس زور سے لات ماری کہ مین ایک خشک نالے مین جا گرا مجھکو سخت
اور چوٹ محسوس ہوئی لیکن وہان پڑے رہنے کے یہ معنی تھے کہ یا تو توپ کے
گولہ کا مزہ چکھا جاوے یا سوارون اور کوتل گھوڑون کی ٹاپون مین اپنے آپکو
روندا جائے۔ اس لیے مین ہمت باندھکر اوٹھا اور چونکہ چوٹ ابھی گرم تھی
گھسٹتا ہوا ترکیسا جا پہونچا۔ وہان دیکھا تو وہ عالم شہر آشوب تھا کہ دیکھا نہ جاتا
آدمیون اور سپاہیون کی کثرت نے مجھے بے قابو کردیا اور بالآخر بہت سے
فوجی آدمیون کی رو مین محض بے اختیارانہ طور پر ایک شراب فروش کی دوکان
پر جا پڑا۔ موقع اچھا ملا کہ تھوڑی سی ریفرشمنٹ شراب خریدیگا۔ بعدہ اوس

اس دوکان کو چھوڑ کر پھر سڑک پر ہولیا اور ایک دروازہ کھلا دیکھ کر اندر داخل
ہوا۔ وہ ایک گلی سی تھی چونکہ چوٹ اور دوڑ دھوپ کی وجہ سے بالکل ہی بیجان
ہوگیا تھا اس لئے وہین گر کر سو گیا۔ بعد چندے آنکھ کھلگئی تو دیکھا کہ اب
پیر کا ہلانا ناممکن ہے۔ حسنِ اتفاق سے مین نے دیکھا کہ ایک انگریز نامہ نگار دروازہ
مین کھڑا ہے وہ میرے حال سے واقف ہوکر فوراً ایک سرجن کو بلانے گیا لیکن
ذرا ہی دیر مین وہ گھوڑا بھگائے آپہونچا اور کہا کہ ترک قریب آپہونچے۔ اب زیادہ
یہان قیام کرنا محال ہے مین اوسکے گھوڑے کی گردن سے لٹک کر روانہ ہوا ور راستہ
مین ایک اور انگریز نامہ نگار بائیسکل پر سوار ملا اوس نے فوراً اپنی مشین پر مجھے
سوار کر دیا اور اسطرح صرف ایک پاؤن سے بائیسکل چلا کر ریلوے اسٹیشن تک
جانا ممکن ہوا۔ اسٹیشن سے میرے ہمراہی انگریزون نے مجکو چھوڑ کر خیرباد کہی اور
واقعی اونکی دعا میرے حق مین مفید پڑی اس لئے کہ یہ بڑی بھاری خوش نصیبی
تھی کہ مجھ سا لاچار اور بے بس شخص ریل گاڑی مین بیٹھ سکے اس لئے کہ اسٹیشن جیسا اس
وقت وحشت اور پریشانی کا منظر بنا ہوا تھا اوسکی نظیر ملنی مشکل ہے۔ سپاہی اور
عہدہ داران فوجی اور ملکی عورتین اور بچے از حد شور مچا رہے تھے اور ٹرین مین
بیٹھ جانے کی غرض سے اپنا سر دے دیتے تھے۔ مرد نہایت بزدلانہ طریق سے
برتاؤ کر رہے تھے۔ مین نے بچشم خود دیکھا کہ افسرن کے لئے جگہ کرنے کی غرض سے
عورتون اور بچون کو کھینچ کھینچ کر گاڑیون سے باہر پھینک دیا گیا۔ بہت سے فوجی
عہدہ دار جنکو اسٹیشن کی حفاظت کے لئے مامور کیا گیا تھا بجائے اسکے کہ وہ پلیٹ فارم
پر رہین اور اس عام شور و شغب کے فرو کرنے مین کچھ مدد کرین گاڑی کی چھتون پر
کود کود کر جا بیٹھے اور غضب یہ ہوا کہ اونکے ہمراہیون نے جو گاڑی پر نہ چڑھ سکے

اپنے دوستون اور ہم پیشہ سپاہیون کو جو اوپر چڑھ گئے تھے گولیون سے ہلاک یا
زخمی کیا۔ اسکے جواب مین اوپر والون نے نیچے والون کے گولیان مارین اور اسطرح
کشت و خون کی گرم بازاری مین ٹرین [illegible] کی جانب روانہ ہوگئی۔ اسوقت
اُن لوگونکی آہ و زاری اور مایوسانہ صدائین جو اسٹیشن پر رہ گئے تھے دلکو ہلائے
دیتا تھا۔ اور خصوصاً اونکے اضطراب کا وہ وقت جبکہ شہر کے ایک سمت گولیون
کے چلنے کی آوازین سنائی دین جس سے ثابت ہوا کہ ترک شہر مین آپہونچے۔ ہرگز
معرض بیان مین نہین آسکتا۔ بہت سے افسر اور سپاہی فارسالا جانے
کی غرض سے ویلسٹنو مین اوتر پڑے۔ جب ہم وولو پہونچے تو دیکھا کہ ایک ہزار
آدمی جمع ہین کہ اپنے دوستون اور عزیزون کے مرنے یا زخمی ہونے کے
حالات دریافت کرسکین۔ مین [illegible] ہاسپٹل کو روانہ کیا گیا اور فقط مجھکو وہین
ملتے جنکے ذریعے سے مین اُس مہربانی اور آرام کا شکریہ ادا کرون جو مجھکو وہان میسر ہوا

یونان اور اپنے ہاتھون اپنا نقصان

بموجب حالات مذکورہ بالا اُس نقصان کا صحیح اندازہ کرنا جو اس تاریک رات کے خوفناک
گھڑیون مین واقع ہوا نہایت مشکل ہے تاہم ایک دوسرے پر آپس مین فیر کرنے اور کچلے جانے
اور آدمیون کے ہجوم سے کچلے جانے سے جسقدر لاشین دستیاب ہوسکین اونکی تعداد
پانچسو اور چھ سو کے درمیان تھی۔ یہ ہے کہ چونکہ گاڑیون کے گرنے اور ایک دوسرے مین
پھنس جانے اور اُس مین سے اسباب خانہ داری سامان خوراک اور ذخیرہ جات کے بعد
گرکے نکل پڑنے سے رُک گیا تھا اس لئے انکی [illegible] کچھ نہ سوجھتا تھا اور جانوران باربرداری
اونکے [illegible] ہو گئے تھے اور بھڑکے ہوئے [illegible] بنائے تھے۔ اور [illegible]

فیرونکی آواز سنکر اور فیر کرنے والون کو ترک سمجھ کر سپاہی اپنے ہی آدمیون کو گولیان مارتے تھے اس لئے اس عام ہلچل اور آشوب کا کوئی اندازہ نہین ہو سکتا۔ اور چونکہ نامہ نگار خود اس بلا مین مبتلا تھے اس لئے وہ سب حال لکھ سکے اور جو کچھ اونھون نے لکھا وہ قابل تحسین اور انگریزی قوم کی ہمت و جرات کا اچھا ثبوت ہے۔

اس عام گڑبڑ مین افسرونکا برتاؤ بالکل بزدلانہ اور سپاہیونکی مانند رہا وہ انتظام کرنا بھول گئے اونکے جسمون پر رعشہ پڑگیا۔ اونکے دماغ ترکونکی آمد کی پکار سنکر بالکل اپنی جگہ سے ہل گئے۔ انکو سواے اپنی جان بچانے کے اور کوئی چارہ نہین پڑا۔ اور غالبا باضابطہ بھاگ کر سب سے پہلے لریسا مین وہی داخل ہوتے۔ ہان ان سب مین ایک کرنل جسکا نام میرومی کیلیس Maromichalis تھا اُس نے ضرور کچھ ہمت کی یعنی وہ تھوڑی دور تک لوٹ کر آیا اور امن قایم کرنے کی غرض سے بہت کچھ چیخا چلایا۔ لیکن نقار خانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا تھا اوسکی ایک نہ چلی اور مجبور ہو کر لریسا کی طرف آخرکار وہ بیچارہ بھی بھاگتا نظر آیا۔ اس معرکہ مین یہ بات قابل نوٹ کرنے کے ہے کہ غیر ملکون کے والنٹیرون نے غالبا کوئی فیر نہین کیا اور نہ وہ اسقدر مضطرب و مخبوط الحواس ہوے جسقدر کہ یونانی

خاتمہ محاربہ ٹرناؤ اور ادھم پاشا کا برتاؤ

تفصیلا ذکر ہو چکا کہ یونانی فوج اور رعایا ترکون کے خوف سے ٹرناؤ چھوڑکر بحید پریشانی اور بھکلاہٹ کے عالم مین لریسا کو بھاگی۔ وہ ۲۳۔ اپریل ۱۸۹۷ء روز جمعہ وقت شب کا واقعہ ہے اور اس لئے ۲۴۔ اپریل کی صبح کو سنیچر کے روز عساکر عثمانیہ بلا کسی مزاحمت اور روک ٹوک کے ٹرناؤ مین داخل ہوگئی۔ مارشل ادھم پاشا نے قصبہ مین داخل ہوتے ہی

اول جو کام کیا وہ ایک اجرا حکم تھا جسکی رو سے ممانعت کی گئی تھی کہ کسی کو ہتھیار ہرگز نہ چلائی جاوین
اور نہ قتل کیے جاوین۔ اونھون نے ایک گورنر مقرر کیا اور تمام گرجا گھرون کے کھلی ہوئی دونون کواڑ
کشادہ دروازے کے دہیرو جنکو باشندے ویسے ہی چھوڑ کر بھاگ گئے تھے سنتری مقرر کیے
تاکہ ایک حبہ کسی کا نقصان ہونے پاوے۔ اسی روز ادہم پاشا کو خبر ملی کہ یونانی جنگی جہازون
سے جنھون نے کٹریا پر گولہ باری کی تھی۔ یونانی سپاہی اوترنا چاہتے تھے لیکن وہ ایسا
کرنے سے باز رکھے گئے اور چند چھوٹی کشتیان اونکی غرق کر دی گئین۔ ۲۴ اپریل کو ایک
یونانی بھی ترکی سرحد پر باقی نہین رہا اور مطلع بالکل صاف ہو گیا۔

سو قیدیونکی گرفتاری اور اونکے ساتھ ترکی افسر کا سلوک

صبح کے وقت سو قیدی گرفتار ہو کر آئے ان مین سے ایک شخص ترکی افسر کی حضور مین لایا
گیا وہ اسقدر خوف زدہ تھا کہ برابر تھر تھر کانپ رہا تھا اور دہشت سے ایک بات بھی
اوسکی زبان سے نہ نکل سکتی تھی پہلی بات جو وہ گڑگڑا کر کرسکا یہ تھی کہ:۔
"اوسکی جان امان مین رہے" اور اسکو قتل سے محفوظ رکھا جاوے۔ ترکی افسر نے جواب دیا
کہ "اے شخص تو کیون اسطرح ایسی منت والتجا کرتا ہے تو تو جنگی قیدی ہے۔ ہم لوگ جنگی
قیدیون کو جان سے نہین مارتے ہین۔"

اسپر قیدی ذرا ہوش مین آیا اور اس نے عرض کیا کہ یونانی فوج مین تو یہ بات زبان زد
عام ہے کہ ترک قیدی کو فوراً ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہین۔ یہ سنکر افسر موصوف نے دوبارہ
اسکی تسکین کی اور اس بیچارہ نے نہایت ممنونی اور قابل رحم شکر گذاری کے ساتھ اونکی عنایت
و کرم کا شکریہ ادا کیا۔ سردار ممدوح نے اسکو سگریٹ دئے اور قہوہ پلایا اور حکم دیا کہ فوراً اسکو
لیجاکر کھانا کھلایا جاوے۔

کوچ کرتے وقت گاتے ہوئے چلتے ہین اور اسی لئے ناممکن تھا کہ اونکو خاموش کیا جائے
یونانی اس عادت سے ناواقف تھے ایک گھنٹے کے اندر یونانی صفین اولٹ
دیجاتین لیکن اونھون نے اونکے گیتون کی آواز سن لی اور اس لئے یونانی تب
سکے مرکز تاسین ہلچل پڑگئی اور عام طور پر کل فوج کو واپسی کا حکم دیا گیا اور یہ
کارروائی اس سرعت سے عمل مین لائی گئی کہ صبح کے وقت جب ہم کیمپ مین داخل ہوے
تو ایک یونانی بھی ہمکو وہان نظر نہ آیا البتہ کوہستانہ کے سنگین مورچہ کو یونانی
دستہ فوج نے ابھی تک قبضہ مین کر رکھا تھا جسکا اثر درہ ملونا پر پڑتا ہے۔
اس مورچہ پر صبح ہوتے وقت حملہ کیا گیا اور چونکہ ان سپاہیون کو یونانی فوج کی فراری
کی خبر ابھی ملی اس لئے اونھون نے بہت کم مقابلہ کیا اور نہایت تعجیل کے ساتھ
اُس جگہ کو چھوڑکر اپنے ہمراہیون سے ملاقی ہونے کی غرض سے لریسا کی طرف
بھاگ گئے اور اسطرح ٹرناؤ کے لینے مین بھی اب کوئی روک نہین رہی اور ہم
بلا مزاحمت فوراً قصبہ مین داخل ہوگئے۔ لاریسہ ترناؤ سے دو گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے

یونانی ہزیمت کی دلچسپ کیفیت زبانی دوسرے کاسپانڈنٹ کے

(لندن ٹائمز اور ریوٹر کے نامہ نگارونکا بیان یا ان چپنا)

ٹرناؤ اور کسک لار کی سڑکون کے اتصال پر فراری فوج کے دونون ڈویژن بیشمار صفون مین
منتشر ہوکر کھیتون اور راستون پر ہر دو جانب جمع ہوگئے شور و غل مچنے لگا۔ مایوس اور
ہمت باختہ سپاہی اپنے افسرون کے لعن طعن اور سب و شتم مین اپنا اپنا رستہ راہ بھول گئے اور
ہزیمت گویا ایک طرح کی شکست ہوگئی۔
"نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہماری گاڑی اُن مایوس مردوں اور چیخنے والی عورتون اور

روتے ہوئے بچوں اور گھوڑوں اور خچروں میں جو بھاری بھاری بوجھ سے لدے ہوئے آہستہ آہستہ چل رہے تھے یا کسی اچانک شور و غل سے کود کود پڑتے تھے راستہ نکال رہی تھی کہ یکایک اس بدحواس ہجوم لشکر میں عقب سے ایک بڑا شور مچا کہ "ترک ہم پر آ پہونچے" "ترک ہم پر آ پہونچے" اور کسی شخص کو اتنا موقع نہ ملا کہ حقیقت حال دریافت کرنے کی کوشش کرتا کہ اتنے میں چند سوار بائیں طرف نظر آئے جو سرپٹ گھوڑے دوڑاتے ہوئے "بھاگو بھاگو" اور "ترک آئے" کا مجنونانہ نعرہ مارتے ہوئے بڑی تیزی سے گزر گئے۔

رات کی تاریک اور خاموش فضا میں خوف زدہ لوگوں پر یہ نعرے ایسے محسوس ہوئے جو ہمیشہ قوت حافظہ میں برقرار رہیں گے۔ اس آواز کے ساتھ ہی بڑی ہل چل مچ گئی۔ جانور و نیز گھوڑے پڑنے لگے۔ سپاہی عورتیں اور بچے ہر طرف کو بھاگنے لگے۔ یہاں تک کہ بیشمار آدمی اس بھاگڑ میں کچلکر مر گئے۔ تمام گاڑیاں الٹ گئیں۔ بعض کا ٹوٹ کر چورا ہو گیا۔ اور اس عالم انتشار میں خچر۔ بیل۔ بھینسے۔ اور گھوڑے بارود کی گاڑیاں اور ہر قسم کا سامان اس اندھیری رات میں گڈ بڈ ہو گیا۔

وہ لکھتا ہے کہ ہماری گاڑی کے قریب دو پیدل سپاہی نمودار ہوئے جنکے چہرہ پر خوف کے آثار نمایاں تھے وہ بیساختہ گاڑی کے پائیدان پر کود پڑے ہمنے اونکے روکنے کی کوشش کی جسپر ایک شخص نے اپنی بندوق چھتیائی۔ لیکن ایک طرف بوجھ زیادہ ہو جانے سے گاڑی لوٹ گئی اور اوسکے پرزے پرزے ہو گئے ہم سب نیچے آ رہے اور میری ٹانگ ٹوٹی ہوئی بم میں اولجھ گئی جس سے بمشکل تمام میں نے خلاصی پائی۔ اتفاقاً ٹائمز کا نامہ نگار ملگیا اور ہم سب تاریکی

کے سمندر مین غرق ہوکر ایک دوسرے سے جدا ہوگئے اور اسوقت ایک عام
کھلبلی پڑگئی - خوف زدہ سپاہیون اور مسلح کسانون نے فیر کرنا شروع کردیا -
آگے پیچھے دلہنے بائین گولیان چلنے لگین اور اسقدر شور وشغب اور غل غپاڑہ
ہوا کہ کان پڑی آواز نہ آتی تھی - ڈرہ شبکا کی لڑائی مین اور عین معرکہ پلونا کی
گرا گرمی مین مین موجود تھا لیکن مین نے کبھی ایسی وحشیانہ تفنگ اندازی نہین
دیکھی کہ تمام میدان شعلون سے بھر گیا - بیسیون آدمی ہم کو روندتے ہوے
گذرے اور جب مین اوٹھا تو دفعتہ ایک اِرّیگولر سپاہی نے دوڑکر مجکو اپنی بندوق
کا نشانہ بنایا اور تین انچھ کے فاصلہ سے میرے سر مین گولی ماری مگر مین معًا
زمین پر لیٹ گیا اور اسطرح اپنی جان بچائی - وہان سے مردون - قریب المرگ
جانورون اور عورتونکی لاشون کو ڈھونڈتا ہوا سڑک پر واپس آیا - منظر نہایت
ہولناک تھا - راستہ مین گولی بارود کے صندوق منتشر پڑے ہوے تھے -
جابجا ٹوٹی ہوئی گاڑیان - اسباب فرنیچر - بچھونے اور کمبلون کا ڈھیر لگا ہوا تھا
اور گھوڑونکی ٹاپون سے اونکی دھجیان اوڑ گئی تہین - خالی گھوڑے اس بھاگتی
ہوئی جماعت مین بے تحاشہ دوڑتے تھے اور توپون اور اونکی میگزین اور گاڑیون
اور چھکڑون سے رستہ بند ہوجانے کی وجہ سے جگہ جگہ اٹک کر اودھر بھٹکتے تھے -
سوار اور پیادے تیز چلنا چاہتے تھے لیکن وہی رکاوٹین اونکے سد راہ ہوتی
تھین - جن لوگون کے گھوڑے گم ہوگئے تھے وہ اونہی گھوڑون کی فکر مین تھے
جنپر دوسرے لوگ سوار تھے اور بعض وقت زبردستی چھین کر غائب ہوجاتے تھے
بعض یونانی افسر بڑی مستعدی سے اس ہنگامہ کے فرو کرنے کی کوشش کرتے
تھے - اور اکثر خوف زدہ سپاہیونکی طرح بھاگتے پھرتے تھے - افسرونکی تہیرو

ٹھیرو کا کوئی اثر مرتب نہین ہوتا تھا۔
جانین بحواس حواس باختگی کے باعث ناحق ضائع ہوئین اونکا تخمینہ پانچ اور چھ سو
کے درمیان ہے۔ ایسی ہی بھاگڑ اسوقت واقع ہوئی جبکہ لاریسا کو خالی کردینیکا
حکم دیاگیا۔ (اسکا مفصل ذکر اوراق سابق مین لکھا گیا۔ مولف)
بھگوڑون نے فرسالہ اور وولو جاکر پناہ لی۔ ترکون کو خود حیرت ہوئی کہ دشمن
بغیر مقابلہ کے کیون فرار ہوگیا۔"

یونانی کرنل اسمولنسکی

اگر یونانی ان معرکون مین گھبرا نجاتے تو نتیجہ جنگ کیا ہوتا؟

اسکا جواب گو سہل نہین ہے تاہم صورت معاملات پر اور نقشہ مقامات جنگ اور جدید حالات
سے جو رائے ماہران فن جنگ نے قایم کی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ ادھم پاشا نے اعلیٰ ترین سائنٹیفک
اصولونپر نقشۂ جنگ جمایا تھا اور وہ بے انتہا خبرداری اور خبرگیری کے ساتھ اپنا ایک
کام انجام دیتے تھے۔ مگر یونانیونکے پاس بھی لشکر اور افسرونکی کمی نہ تھی اگر تھی تو دلیری
اور ہمت مردانہ کی کوتاہی تھی بلکہ وہ نہایت محفوظ کوہستانی مورچون اور ناقابل گذار
درون مین سنگی اور آہنی اڑگڑون اور پشتون کے پیچھے پناہ گزین تھے اونکا ایک
گولہ ترکون کے پچاس گولون کا جواب رکھتا تھا۔ مگر محض قدرتی پشتے اور مصنوعی اڑگڑے
غنیم حملہ آور کی پیشقدمی کو نہین روک سکتے تھے۔
مالی سے ڈبلیلر تک ترکون کی بائیس توپین دو ہزار پیادے اور تین ہزار سوار تھے اور
اوس کے مقابل مین یونانیونکی ۳۶ توپین ۸ ہزار پیادے اور پانچ ہزار سوار موجود تھے
اگر اونپر ترکونکا اسقدر رعب نہ چھاگیا ہوتا تو شکست کہاتے لیکن نہ اسقدر جلد کہ چار دن

مین ورّہ لونا سے نکال باہر کردئے گئے۔ ترناؤ مین آکر دم نہ لینے پائے تھے کہ مایوسی نے
وہان بھی نہ ٹھہرنے دیا اور فوکدم لریسا کی طرف بھاگنے پر مجبور کردیا۔ پھر لریسا ایک ایسا
زبردست اور مضبوط قلعہ بند مقام تھا کہ ایک مدت کے سخت محاصرے کے بعد ادہم پاشا کے قابو مین
آسکتا لیکن بغیر اس کے کہ مدافعت اور مقاومت کی غرض سے ایک گولی بھی چلائی جاتی
کُل یونانی فوج منتشر و پریشان ہوکر عالم دیوانگی مین لریسا ایسے محفوظ مقام کو بھی چھوڑ کر بھاگ
کھڑی ہوئی اور ترک بآسانی آدھی فصیل کے مالک ہوگئے۔ یہ بھاگڑ کُل فوج کے حق مین مہلک
ثابت ہوئی اس لئے کہ اوسکا ڈویژن کرنیل اسمولنسکی کے ماتحت جو جانب جنوب معین تھا
ابتک ورّہ ریوینسی مین نمایان کار روائیان کر رہا تھا اگر قلب لشکر جو لریسا کو بھاگ گیا ذرا
بھی ترکون کے مقابل مین استقامت کرتا تو وہ ڈویژن ورّہ لونا کی طرف بڑھتا ہوا
جا پہونچتا۔ اور ترکون کی پیشقدمی کو نہ صرف عارضی طور پر روک ہی دیتا بلکہ انکو خطرہ
مین ڈال سکتا۔ اور کم سے کم اگر اس ڈویژن کو اپنی جگہ ٹھہرنے کی مہلت ملتی تو بھی ترکی
فوج کے لئے کچھ کم دقت نہ تھی لیکن جبہی کہ گولون اور گولیون کی باڑھ سے یونانی
قلب لشکر پیچھے ہٹنے لگا تو اونکے نقشہ جنگ کی صورت ہی بدل گئی اور اس اسمولنسکی والے
ڈویژن کو لا محالہ اُن جھگڑون سے بچکر اپنے بچاؤ کی فکر پڑ گئی۔

کرنیل اسمولنسکی بظاہر ایک بہادر اور لائق جنرل معلوم ہوتا تھا۔ اول مرتبہ جب اونکو
حکم بازگشت دیا گیا اونھون نے اوسکی کچھ پروا نہ کی لیکن دوسری مرتبہ کے تاکیدی حکم سے
رُو گردانی نہ کرسکے اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ ایک عمدہ موقع تک اپنا لشکر ہٹا لائے
چونکہ بھاگنے والا قلب لشکر خود شاہزادہ ولیعہد کے زیر کمان تھا اس لئے ظاہر ہے کہ اونکی
دیکھا دیکھی اونکے ڈویژن کے بھی پاؤن اوکھڑ نا کوئی تعجب نہ تھا لیکن کرنیل مذکور نے
بڑی دانائی سے اسکو بھاگنے سے روک لیا۔

فتح ٹرناو۔ کپتان عثمان بے کا تار۔ اور مال غنیمت

۲۴ - اپریل ۱۸۹۷ء کو سرکاری طور پر کپتان عثمان بے ایڈیکانگ مارشل ادہم پاشا نے اس مضمون کا تار دیا۔

"دشمن کو نشاط پاشا کے ڈویژن نے سخت تہلکہ مین ڈالدیا جو تسوا پہاڑی سے تھوڑا مقابلہ کر کے بھاگے۔ اور جسوقت پہاڑی مذکور پر ترکی جھنڈا لہرانے لگا تو اونکے پاؤن ٹرناؤ سے بھی اوکھڑ گئے۔ کچھ نے جھی صار اور کچھ نے لاریسہ جاکر دم لیا۔

پانچ بجے نشاط پاشا نے ایڈوانس مارچ (آگے کی طرف کوچ) شروع کیا اور حمدی پاشا کا ڈویژن اور فوج کا میمنہ بلا کسی مزاحمت کے شہر مین داخل ہوا۔ قصبہ کو بالکل ویران پایا۔ بجز چند بوڑھے اشخاص کے اور کوئی باقی نہ تھا۔ اشیاے تجارتی۔ سامان فرنیچر (پلنگ۔ میز۔ کرسی۔ وغیرہ) کے علاوہ کچھ توپین۔ رائفل۔ بندوقین اور بہت سا سامان جنگ خوراکی اشیا۔ اور کپڑے لشکر سلطانی کے ہاتھ آئے بعض یونانی بھی گرفتار ہوئے جنکو الاسونا بھیجدیا گیا۔ ایک ایک سپاہی مین کچھ ایسا غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی جان کو فرق سلطان پر سے تصدق کرنے کو تلا ہوا ہے۔

سوارونکا دستہ لاریسہ کے گردونواح مین پہنچ گیا ہے۔ ممالک اجنبیہ کے لوگ (نامہ نگار) جو ترکی عساکر کے ہمراہ ہین وہ ترکون کی فوجی قابلیت اور تعلیم و تربیت کے بدل مداح ہین بغرض حفظ امن ٹرناؤ کے اطراف مین

کچھ فوج پھیلا دی گئی ہے۔ اور بازارون مین فوجی سوارون کی گشت ہتی ہے
تائید الہی سے کامل امید ہے کہ کل صبح ہم کو اس سے بھی زیادہ
کامیابی نصیب ہوگی۔"

فتح ٹرناؤ - جنرل احمد حفظی پاشا کا تار

۲۵- اپریل کو جنرل موصوف نے اطلاع تار دیا کہ :-

"جنگ دیروزہ (۲۴-اپریل) کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوبارہ قلعہ لشپو پر قبضہ
ہوگیا - یونانی فوج نے راہ گریز اختیار کی اور اونکے تین سو مقتول اور ۲۱۵
مجروح ہوئے - ۱۲- یونانی گرفتار کیے گئے - ہمارے لشکر کے ۱۵ سپاہی
مارے گئے اور ۳۷ زخمی ہوئے - دو گھوڑے مجروح اور دو کام آئے
یونانی سپہ سالار کا گھوڑا ، کثیر التعداد گراس رائفل - بہت کچھ سامان جنگ
اور دیگر اشیا ہمارے ہاتھ آئین -

ذمہ دار افسران یونانی متعینہ سرحد

کمانڈر اعلی ڈیوک آف اسپارٹا ولیعہد تخت یونان و کمانڈر خاص قلب لشکر متعینہ
درہ ملونا - کرنیل اسمولنسکی کمانڈر ڈویزن متعینہ ڈماسی -
کرنیل ڈموبولو - متعینہ بوغازی اور ٹرناؤ - کرنیل ماسٹراف متعینہ ناتی -
کرنیل میناس کمانڈر افواج یونان متعینہ آرٹا و سرحد اپیارس -
کرنیل وساس کمانڈر افواج متعینہ کریٹ -

ذمہ دار افسران ترکی متعینہ سرحد
جنگ یونان کے لیے ترکی فوج کی تقسیم

عساکر عثمانیہ کی تقسیم قبل از جنگ نہایت دور اندیشی سے اصلاح کی گئی تھی۔

(۱) افواج متعینہ صوبہ اپیارس کی قوت چالیس رجمنٹ۔ پیادہ و سوار و توپخانہ۔ فرض منصبی صرف مدافعت دشمن رکھا گیا۔ اور یونان مین مداخلت کا خیال نہین دیا گیا تھا۔

(۲) دوسرا حصہ صوبہ تھسلی مین سرگرم پیکار ہونے کے لئے متعین ہوا۔ زیر کمان سپہ سالار مارشل ادھم پاشا میر عسکر۔ اس حصہ کی تقسیم چھ ڈویزنون مین کی گئی

(۱) اول ڈویزن۔ ہیڈ کوارٹر دومسک جو الاسونہ سے ۱۷ میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب مغرب واقع ہے۔ کمانڈر جنرل حاجی خیری پاشا۔ اس ڈویزن کے دو بریگیڈ کئے گئے۔ یعنی بماتحتی طاہر پاشا۔ اور بسیار زیر کمان جلالی پاشا تعداد لشکریان پیادہ ۱۲۵ ہزار۔ سوار سولہ سو۔ توپ میدانی ۱۶ ضرب۔ توپ کوہی ضرب۔ جانوران باربرداری۔ ۲۶۲۸۔

(۲) دوسرا ڈویزن ہیڈ کوارٹر ہکمبا۔ کمانڈر جنرل نشاط پاشا ماتحت کمانیر ۱۔ محمد پاشا ۲۔ عبد العزیز پاشا۔ میجر جنرل جلال پاشا۔ لیفٹننٹ جنرل علی فوزی پاشا۔ ایک دستہ فوج کے کمانیر بریگیڈیر حفیظ پاشا (جو جنگ کریدی مین شہید ہوگئے) شمار لشکر مثل بریگیڈ نمبر ۱۔

(۳) تیسرا ڈویزن ہیڈ کوارٹر الاسونا سکمانڈر جنرل ممدوح پاشا ماتحت کمانیر

(منقول از ترکی اخبار)

برگیڈ نمبر ا۔ طاہر پاشا نمبر ۲۔ میر علائی اسحاق بے قوت برابر برگیڈ نمبر ا
(۴) چوتھا ڈویژن۔ ہیڈ کوارٹر الاسونا۔ کمانڈر۔ جنرل حیدر پاشا ماتحت کمانیر
برگیڈ مین۔ نعیم پاشا۔ لیسار۔ میر علائی رستم بیک۔ شمار لشکر مثل برگیڈ نمبر ا۔
(۵) پانچوان ڈویژن۔ ہیڈ کوارٹر۔ دشمن خالطہ کمانڈر جنرل حقی پاشا۔ ماتحت کمانیر
کمانیر حصہ یمین۔ جنرل شکری پاشا حصہ لیسار۔ اسلام بیک۔ طاقت۔ پیدل بارہ
ہزار نو سو۔ سوار ۱۶۰۰ سو۔ میدانی اتواپ ۴۴ ضرب۔ کوہی اتواپ ضرب۔ اس برگیڈ
مین پوری تعداد نقشہ نویسون اور انجنیرونکی شامل ہے۔
(۶) چھٹا برگیڈ۔ ہیڈ کوارٹر۔ لافقاریہ۔ کمانڈر جنرل حمدی پاشا ماتحت کمانیران برگیڈ
اول۔ حسن تحسین پاشا برگیڈ دوم۔ حسنی پاشا۔ شمار عسکر برابر برگیڈ نمبر ا۔
علاوہ برین چار رسالے سوارونکی فی رسالہ ۱۲ سو سوار۔ آٹھ بارٹری توپخانہ۔ فی بارٹری ۶ توپین
امداد کے لئے ہمراہ تعین۔ اسکے کمانڈر میر علائی شوکت بے مقرر کئے گئے۔
توپخانہ جنگی کے سپہ سالار ایک مرد تکمیل و قوی ہیکل رضا پاشا ہے جو نہایت پختہ کار شخص
مشہور ہین۔ امیر البحر حسن پاشا وزیر حربیہ۔

اسٹاف مارشل جنرل ادھم پاشا

مارشل ممدوح کے اسٹاف مین عمر رشیدی پاشا۔ میر علائی سیف اللہ بے۔ نادر بے۔
ثابت بے۔ انور بے۔ کاظم بے۔ حسن حمیدی بے۔ شوکت بے تھے اور علاوہ انکے چند
نامہ نگاران اخبار افسران تاربرقی و کمسریٹ و ناظمان ڈاکخانہ وغیرہ شامل تھے۔

افسران افواج

جملہ افسر یا تو قسطنطنیہ کے کالج حربیہ کی تعلیم پاتے ہوئے ہین یا برلن کے کالجون مین امتحانات

امتحانات جنگی پاس کیا ہے۔ انمین سے اکثر وہ ہین جنھون نے جرمنی فوج پر افسری کی ہے اور ہر ایک کم از کم پانچ زبانین جانتا ہے۔ یا تو عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ جرمنی اور فرانسیسی۔ یا عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ جرمنی اور روسی۔ یا عربی۔ ترکی۔ فرانسیسی۔ اور روسی اور فارسی۔

فتح لریسا اور ولیعہد بہادر کی فراری

۲۵۔ اپریل ۱۸۹۷ء روز یکشنبہ

پچھلی جنگ کے بعد یونانیون نے ترکون کے اقبال سے لریسا شہر کو بھی جو نہایت محفوظ اور قلعہ بند مورچہ تھا چھوڑ دیا۔ میدان مین برابر اونکی سنگین اور آہنی پناہین اور اڑ گرے سے تھے اونکو بھی چھوڑ گئے۔ درحقیقت ترکون کے بڑھتے ہی اونکی تمام لائنین دائین بائین پسپا ہو کر بھاگ کھڑی ہوئین اونمین تاب مقاومت بالکل نہ رہی۔ ترک بلا مزاحمت بڑھتے چلے گئے۔ بندوقین۔ تلوارین۔ سنگین۔ پیٹیان۔ گولے۔ کارتوس اور ہر قسم کا سامان جنگ لریسا کی سڑک پر جابجا پھیلا ہوا تھا۔ یہانتک کہ بعض سپاہیون نے اپنے بوٹ تک پھینکدئے تھے اس لئے کہ اونکی وجہ سے بھاگنے مین دقت ہوتی تھی۔ علاوہ برین بعض بعض لاشین نہایت ذلیل اور زبون حالت مین پڑی تھین جنکے دیکھنے سے عبرت ہوتی تھی۔

غرض تین روز نقصان لڑائی کے بعد ترکی فوج لریسا کی طرف بڑھی اور داخلہ سے پیشتر شہر کے قلعون پر گولہ باری کی گئی تاکہ دشمن کی موجودگی اور غیر موجودگی کا علم ہو سکے۔ لیکن اوسکا کچھ جواب نہ ملا۔ تو مظفر اور منصور شہر مین داخل ہوے۔ دو اسکوادرن آگے بڑھے اور ایک برابر گولے چلاتا رہا تاآنکہ داخلہ تکمیل کو پہونچگیا اور ادہم پاشا نے اپنی اور اپنی اولوالعزم فوج کی قابلیت اور ثابت قدمی کی دہاک یورپ بھر مین بٹھادی۔ شہر لریسا پر بغیر کسی مزاحمت کے قبضہ ہونا ترکی جنرل کے حزم اور احتیاط اور تعجب انگیز خاموش انتظام کامل پر

دلالت کرتا ہے۔ کل کارروائی من اوّلہ تا آخرہ اسقدر عجلت۔ صفائی۔ اور خوبصورتی سے کی گئی کہ یونان کو سخت ہزیمت ہوئی اور بمقابلہ فائدہ کے اپنا نہایت خفیف نقصان ہوا اور جو نقشے مقامات جنگ کے تیار کئے گئے اور جن اصولوں اور جنگی قاعدوں اور ملٹری ضابطونکا برتاؤ کیا گیا وہ تمام یورپی ماہران فن جنگ کے پسند آیا اور ایک بھی اونمین کا ادنی سے ادنی نقص ادہم پاشا کی عاقلانہ تدابیر مین نہ نکال سکا۔

جب ایک ساتھ یہ خیال کیا جاوے کہ حملہ آور فوج کے بڑے بڑے ڈویژنون کے حملون اور رسد کا انتظام۔ سامان جنگ کی فراہمی کا انصرام۔ مدافعت اور مزاحمت کا بندوبست۔ سب کچھ ایک ہی شخص کے ہاتھ مین تھا اور وہ کیسی دوراندیشی اور خوش لیاقتی سے ایسی بڑی ذمہ داری کے بارگران کو کامیابی سے عمل مین لایا تو معلوم ہوتا ہے کہ مشاہیر عہد مین ادہم پاشا کس بڑے عروج کا آدمی ہے اور اوسکے ہمعصر کمانڈران افواج یورپ کس عزت کی نگاہ سے اونکو دیکھتے ہونگے۔

بھاگڑ کے ذکر مین بیان ہو چکا ہی کہ یونانیون نے فوج کے داخلہ سے پیشتر ہی شہر کو چھوڑ دیا اور وحشت زدہ ہو کر نہایت ابتری اور بے ترتیبی کے ساتھ پہلے ہی بھاگ چلے تھے اور اب اونکا گھیر لینا اور یا تعاقب کرنا ترکی اولوالعزمی سے بالکل بعید تھا اس لیے کہ اونکی حد درجہ کی بزدلی نے ترکون کو اونپر رحم کرنے پر مجبور کیا۔ توپین۔ بندوقین گولہ بارود چھکڑے۔ میگزین۔ اسکٹ۔ بسکٹ۔ سارڈین اور برانڈی کے بڑے بڑے ذخائر ہاتھ آئے۔ اور برانڈی تو اس کثرت سے پائی گئی کہ ایک ترکی افسر نے ازراہ تمسخر لکھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یونانیون کی زندگی کے لئے برانڈی کا استعمال پانی سے بھی زیادہ لابدی ہے۔

ہز رائل ہائنس ولیعہد بہادر ڈیوک آف اسپارٹا ۲۳ ہ کی دوپہر کو (دو بجے دن کے) فوج کے داخلہ سے ایک روز پہلے ہی سخت خوف زدہ ہو کر ایسے بھاگے کہ خیمہ و خرگاہ بھی کہ

پارچہاے پوشیدنی اور شاید بوٹ کے جوڑے بھی چھوڑ گئے لیکن سامان عشرت سب ہمراہ لیا۔ ریل گاڑیون مین سے عورتین اور بچے نکال لے گئے اور زندہ بط اور مرغابیان کباب بنانے کے لئے بھری گئین (جنکے بغیر شراب کا کچھ لطف نہین) خوف یہ تھا کہ ترکی رسالہ انکو نہ گرفتار کرلے اور واقعی اگر وہ آدھ گھنٹہ کی بھی دیر کرتے تو رسالہ اون کے سر پر پہونچ ہی چکا تھا۔ اور یہی بڑا مدعا تھا جسکے نہ حاصل ہونیکا ادھم پاشا کو افسوس رہا۔ ریل کا تمام متحرک سامان یعنی انجن اور گاڑیان اور ٹھیلے سب وولو کو بسرعت تمام روانہ کردئے گئے اور ترکی رسالہ اونکو نہ روک سکا۔

یونانیون نے لریسا کے مسلمان یعنی ترک باشندون سے ایسا سخت برتاؤ کرنا شروع کیا کہ وہ بیچارے ہفتون پہلے سے گھر سے باہر نہ نکلتے تھے۔ اور اکثرون کو جان تک کا خطرہ ہوگیا تھا۔ افسوس ہے کہ ترکونکا اپنے مغلوب دشمن سے یہ سلوک اور یونانیون کا اپنی مسلمان رعایا سے یہ برتاؤ ہو۔ بھاگنے سے پہلے اونھون نے دوکانون کو لوٹ لیا اور دوسو مجرم جو قیدخانہ مین مقید تھے آزاد کردئے گئے اور وہ ہزار بدمعاشون کو ہتھیار دیے جنھون نے شہر کو آگ لگا دینا چاہا اور بے ترتیبی سے گولیان چلائین اور طرح طرح کے فتنہ و فساد برپا کرنے کی دھمکی دی۔

یونانی سپاہیون نے شہر کی مسلمان رعایا پر گولی چلائی جو اونکے بھاگتا ہوا دیکھنے کی غرض سے ایک جگہ جمع ہوگئی تھی لیکن ترکون کے پہونچتے ہی یہ تمام بدنظمی کافور ہوگئی اور ان بہادر سپاہیون نے شہر کے بقیہ باشندون سے وہ انسانیت کا برتاؤ کیا جس نے ثابت کردیا کہ ترکی فوج لریسا مین دوستون کے لباس مین داخل ہوئی نہ کہ فتحمندی کے نشہ مین جیسا کہ عام قاعدہ کے لحاظ سے ہونا چاہئے تھا۔

ترکی سپاہی ہر ایک بازار کی موڑ پر ہر بڑی دوکان اور مکان کے سامنے ہر جگہ

اور دیگر معابد کے رہبر و معین کردئے گئے تاکہ بھاگنے والے جیسے اپنی چیزیں جہاں چھوڑ گئے ہیں ویسی طرح محفوظ رہیں۔ عام یونانیوں سے جو جنگ میں شریک نہ تھے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا گیا اور جب گھر گھر یہ خبر پھیل گئی تو تمام دوکانیں بازاروں میں جلد پھر شروع ہوگئیں۔

ترکی فوج کا داخلہ شہر میں اور انکا خیر مقدم

دوپہر تک صرف ترکی ہراول۔ رسالہ شہر میں داخل ہوا تھا لیکن ۵ ستمبر کی شام کو پیدل فوج بھی شہر کے دروازوں پر آپہونچی اُسوقت کا نظارہ قابل دید تھا۔

مسلمان باشندے سلطانی فوج اور سلطان کو دعائیں دیتے ہوئے سپاہ سے ملنے کو باہر نکل آتے اور اسقدر اظہار مسرت کیا کہ اس جوش کی نظیر شاذ و نادر ہی مل سکیگی۔

ایک دوسرے کا بڑھ بڑھ کر سلام کرنا اور بوسے تپاک سے ہاتھ ملانا۔ محبت سے گلے لگانا۔ گریہ شادی برپا ہونا۔ ایک دوسرے کے چہرہ پر بوسہ دینا اس شدومد سے جاری تھا کہ دیکھنے والوں کے دلوں پر اسکا گہرا اثر بیٹھتا تھا۔ باشندوں نے کسی ترکی ٹوپی والے کو بلا پیار کئے نہیں چھوڑا۔ یہانتک کہ ایک لائق نامہ نگار انگریزی کے بھی دونوں رخسار چوم لئے گئے کیونکہ اوسکے سر پر ترکی ٹوپی تھی اور ابتدا سے حالات جنگ قلمبند کرنے کے لئے اوس نے ترکی ہی فوج میں رہنا پسند کیا تھا۔ اسکے بعد قہوہ خانوں میں بلا قیمت کافی پلائی گئی۔

اس خوشی کے ساتھ ہی ان جنگجو بہادروں میں حیرت آمیز غصہ اور کسی قدر مایوسی بھی نظر آتی تھی اس لئے کہ یونانیوں کے بھاگ جانے سے اونکو ایک بڑی لڑائی کا موقع نہ ملا جسکے لئے وہ مستعد اور طیار ہو کر آئے تھے پس لڑائی نہ ہونے پر مایوسی چھا جانے سے فوجمیں اعلی درجہ کا حوصلہ اور ہمت موجود ہونے کا ثبوت ملتا تھا۔ ادھر پاشا نے

لے کر ایک ادنی سپاہی تک یہی کہتا تھا کہ یونانیون نے لڑائی کچھ بھاگ جانے ہی کے واسطے چھیڑی تھی۔

شہر مین داخل ہونیکے بعد ترکون کا حُسن انتظام

کوئی امر اس سے زیادہ حیرت انگیز نہین ہوسکتا کہ ایک فتحمند فوج کے درمیان باوجود مال غنیمت کے جابجا نظر آسنے کے تمام دوران جنگ مین کیونکر کامل طور پر انتظام رہا اور کیونکر مفتوحہ ملک اور مغلوب دشمن کے ساتھ اسقدر ضبط اور تحمل کا برتاؤ ہوسکا اور کیسے بڑے دل ان لوگون کے ہین جنمین فتح وظفر کا کوئی نشہ نہ پیدا ہوسکا۔ مخالف اور موافق ہر طرح سے یہ امر مسلم الثبوت ہوچکا ہے کہ ترکون کی طرف اول سے آخر تک کسی متنفس پر ہرگز ہرگز کسی قسم کی زیادتی نہین ہوتی۔ ولایت کے نامہ نگار جابجا شہر مین گشت لگاتے پھرے اونکو ایک نظیر بھی جبر وتعدی کی نہ ملسکی۔

معتبر نامہ نگار ڈیلی میل معترف ہے کہ دنیا کی کوئی فوج انتظام وا عتدال مین ترکون پر برتری نہین حاصل کرسکتی تھی کہ ڈربی مین ایک انگریزی مجمع کہین زیادہ تیز اور ناقابل انتظام ہوتا ہے۔

اگر کہین کسی ترکی سپاہی سے کوئی نامناسب حرکت ظہور مین آتی تھی تو افسر نہایت سختی سے اوسکو روکتے۔ چنانچہ دو سپاہی جو ایک مکان مین آگ لگاتے ہوے پکڑے گئے تھے کورٹ مارشل نے اونکو گولی سے اڑا دینے کا حکم دیا۔ مگر بعد کو فتوی موت دوسری سزا سے تبدیل ہوا۔ بیس سپاہی چھوٹے چھوٹے جرمون کی وجہ سے کوڑون سے پٹوائے گئے۔ شہر بھر مین ہر طرح سے امن رہی۔ ذخائر رسد بھرپور تھے اور کوئی کمی واقع نہوئی۔ لوگ جلد اپنی دکانین کھولنے لگے۔ یونانیون مین ترکی ٹوپی

کی بڑی مانگ ہوگئی اور کسی سپاہی کی طرف سے کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کہین نہ سنی گئی۔ جسقدر روپیہ سرکاری بنک وغیرہ کا ترکون کے ہاتھ لگا وہ مقفل صندوقون مین سر بمہر کرکے پہرہ مین دیدیا گیا۔

ترکون کے داخلہ لریسا سے پہلے یونانیونکی نالایق حرکات اپنی رعایا سے

خدا نے اپنی مخلوق کو کسقدر جداجدا طبایع عطا فرمائی ہین کسی کو وہ حوصلہ دیا ہے کہ وہ بدی کے عوض نیکی اور ظلم کے بدلے رحم کرتا ہے اور کسی مین کمینہ پن موجود ہے۔ کہ وہ نیکی کا عوض بدی کرکے نکالتا ہے اور خود اپنے ہی دوستو نپر ظلم و زیادتی کرکے جی ٹھنڈا کرتا ہے۔ جو کام کہ ترک (اگر وہ اتنے عالی ظرف اور حوصلہ ور نہوتے) کرتے وہ خود یونانیون نے اپنی رعایا اپنی خیرخواہ قوم کے ساتھ کر دکھایا۔ فتح لریسا سے تین روز پہلے سے بازارون اور مکانات کی لوٹ مار شروع کردی۔ اور بعض نے یہانتک بانچی پن کیا کہ عورات کی عفت و عصمت تک خطرہ مین پڑگئی۔ بلا خیال ہم مذہبی و ہم مشربی وہ آپس مین کٹے مرتے تھے جب اپنے عیسائی بہائیون سے یہ برتاؤ تہا تو ہر شخص تصور کرسکتا ہے کہ مسلمان رعایا جو اکثر ترک تھے کیا سلوک کرتے ہونگے جنہون نے سلطان کے قبضہ سے ضلع نکل جانے کے بعد وہین سکونت اختیار کرلی تھی اسکی کیفیت خود عیسائی اخبارونکے بعض متعصب نامہ نگارون نے لکھی کہ ان بیچارون کا بازارون اور شہر کے راستو نپر چلنا پھرنا بند کردیا گیا جسکے سر پر ترکی ٹوپی دیکھتے فوراً اتار لیتے اور تشدد کرنا شروع کردیتے۔ اور ٹوپیون کو جو جو مین ملتے اور اونکا اپنا باہمی برتاؤ۔ مشرح طور پر حالات ماسبق مین اس جگہ لکھا جاچکا جہان یونانی لریسا کے اسٹیشن سے دو لوگ بھاگے ہین اور اپنی اپنی خاطر مردون سے

چیختی ہوئی عورتوں اور بچّوں کو ٹانگیں کھینچ کھینچ کر گاڑیوں میں سے نکال پھینکا ہے۔
سنتریوں سنتریونمیں گولی چلی ہے۔ اور اس جگہ ادکے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

ترک سپاہی

ولایت کے مارننگ پوسٹ کے نامہ نگار نے خاص ایک تار ترک سپاہی کی صفت و مدح سرائی میں روانہ کیا اُس نے لکھا کہ:۔

"وہ ایک شخص عالی ظرف اور عالیشان ہے۔ حکم بجالانے پر بغیر چون چرا کئے اور بغیر ایک ذرہ بھر خوف و ہراس کے وہ آگے بڑھتا ہے۔ رفتار میں تیزی نہیں ہوتی لیکن عزم بالجزم ہر ہر قدم سے ٹپکتا ہے وہ لکھتا ہے کہ میں نے میدان میں زخمی اور قریب المرگ سپاہی دیکھے مگر کسی کے مونہہ سے اُف تک کی آواز نہ سنی۔ تربیت کا سوال کرنا حماقت ہے۔ کوئی قوم بے تربیتی کے ساتھ فتحمند نہیں ہوسکتی انہوں نے اپنے قیدیوں کو (جو پانچ سو سے زائد تھے) چھوا تک نہیں۔ بلکہ نہایت حفاظت سے ہیڈ کوارٹر کو بھیجدئے گئے اور یقین ہے کہ بعد مصالحت صحیح و سلامت چھوڑ دئے جائینگے۔

ڈیلی میل کے لائق نامہ نگار مسٹر جی۔ ڈبلیو اسٹیونس کا ادھم پاشا کو مبارکباد دینا

۲۵۔ اپریل روز پنجشنبہ کی صبح کو مسٹر موصوف ادھم پاشا سے ملاقات کرنے گئے اونہوں نے پاشا کو ایک یونانی خیمہ میں مقیم پایا۔ قریب پہونچکر اونہوں نے مخاطب ہوکر کہا کہ:۔
"کارروائی تمام شد" اور کسی طرح سے اس لاثانی کامیابی پر اونھوں نے فخر و مباہات کے

الفاظ استعمال نہین کیے۔ اور فرانسیسی زبان مین کہا کہ میری سمجھ مین یونانیونکا سطح بھاگنا کسی طرح آتا نہین۔ جنہوںنے اس درہ سے جو قدرتی طور پر محفوظ اور مامون تھا اور جس کے مضبوط کرنے مین اونھون نے بہت سا وقت اور لاتعداد روپیہ صرف کیا تھا۔

اوسکو بادشاہ نے کہا کہ ہم لڑنا چاہتے ہین اور ہم سبکے لئے تیار ہوتے تھے سمجھ مین نہین آتا کہ اونھون نے راہ گریز کیون اختیار کی۔ مجھے اس بات سے رنج ہوتا ہے کاش وہ کچھ گھنٹے اور رکتے تاکہ مین اونکو کامل طور پر تباہ اور برباد کر دیتا۔

نامہ نگار موصوف لکھتے ہین کہ ادہم پاشا کے لحاظ سے یہ ایک بڑی لمبی چوڑی تقریر تھی کیونکہ وہ کام کرنیوالا شخص ہے نہ کہ باتین بنانیوالا۔ اتفاق سے یونانیون کے پھنسانے کے لئے جو جال بچھایا تھا اوس سے اونکا بچ نکلنا اونکے دل پر شاق گذرا اور اونھون نے نہایت متانت اور سہولت سے اپنی اور یا یا والونکی رجمنٹون کی شکایت کی کہ وہ کوچ کرتے وقت گانے کی بدعادت کے مشتاق ہوتے ہین۔ پس جب حسب الحکم اونکی چھ پلٹنون نے ایک گانونکی طرف کوچ کیا جس سے یہ منظور تھا کہ وہ یونانی فوج کے عقب مین پہونچکر اور پیچھے سے اونکو گھیر کر راہ فرار مسدود کر دین تو وہ حسب العادت زور سے گاتے ہوے گذرے۔ اور ایک یونانی پادری نے اونکی آواز سن لی اور افسرن کو عین وقت پر خبر دیدی ورنہ ولیعہد صاحب (ڈیوک آف اسپارٹا) اسوقت ہمارے ساتھ کھانا تناول فرماتے ہوتے (یعنی ہمارے قیدی ہوتے) یہ کہکر پاشاے ممدوح نے تاسف سے سر ہلایا اور ہم چلے آتے۔“

۲۶۔ اپریل کی کارروائی اور مزید سلطانی فوج اور توپخانہ کا داخلہ لریسا مین

کرنیل سیف اللہ بیک کے تار سے معلوم ہوا کہ پیر کے روز صبح کو دو باٹری توپخانہ کی ٹرناوس سے لریسا کو روانہ ہوئین۔ جسوقت یہ فوج لاریسہ پہونچی اونیز برابر ۴۵ منٹ تک کچھ فاصلہ سے اُن قیدیون نے جنکو یونانی فرار ہونے سے پہلے رہا کر گئے تھے فیر کیے۔ باوجود اسکے سپاہ شہر مین داخل ہو گئی۔ قصبہ کے مسلمان اور تھوڑے باشندون نے خیر مقدم کیا اور مبارکباد دیتے ہوے مارے خوشی کے اونکی آنکھون مین سے آنسو جاری ہو گئے۔ اسکے بعد مسلمان۔ نصاریٰ۔ اور یہودیون نے ملکر محل کناک کے چوک مین سلطان کی درازی عمر و اقبال کی دعا مانگی اور مجمع نے تین مرتبہ زور سے نعرہ لگا کر کہا کہ

"خدا ہمارے پیارے محبوب سلطان کو دیر تک زندہ و سلامت رکھے"

حقی پاشا کا ڈویزن فوج ہراول مین شامل ہو گیا اور نشاط پاشا کا ڈویزن گرد و نواح ٹرناد پر قبضہ کرنے مین مصروف ہے۔

مارشل ادھم پاشا کا تار

روز یکشنبہ ۲۵۔ اپریل کو مارشل موصوف نے باب عالی کو تار دیا کہ فوج ہراول نے بافضال الٰہی باقبال سلطانی لرسا مین قبضہ کر لیا ہے۔

مارشل ادھم پاشا اور اونکے مصاحبین پر عطیہ سلطانی

۲۵۔ اپریل کو نشانات ذیل سپہ سالار اور اونکے اسٹاف کو اونکی سرکار عالی تار سے باین الفاظ عطا فرمائے گئے۔ آلاسونیہ لشکر ہمایون کے کمانڈر انچیف۔ مارشل ادھم پاشا کو بوجہ اونکی بہادری۔ غیرتمندی۔ عاقلانہ خدمات اور صداقت شعاری کے نشان امتیاز۔ اور بوجہ غیرت و شجاعت اور عاقلانہ خدمات کے الاسونیہ لشکر ہمایون کے پہلے ڈویزن کے کمانڈر جنرل خیری پاشا اور دوسرے ڈویزن کے جنرل

نشاط پاشا اور تیسرے ڈویژن کے کمانڈر جنرل ممدوح پاشا اور چوتھے ڈویژن کے کمانڈر جنرل حیدر پاشا اور پانچوین ڈویژن کے کمانڈر جنرل حقی پاشا اور چھٹے ڈویژن کے کمانڈر جنرل حمدی پاشا کو مرصع نشان عثمانی عطا فرمائے گئے۔

سپہ سالار ادھم پاشا کا داخلہ لرسیا مین

۲۷ اپریل ۱۸۹۷ء روز سہ شنبہ کو غیور ترکی فوج معہ اپنے ہردلعزیز سپہ سالار کے باضابطہ لرسیا مین داخل ہوئی۔ خاموشی اور غل شور نہ مچانے کی اسقدر تاکید تھی کہ ایسے پرمسرت داخلے کے وقت بھی کسی قسم کا اظہار جوش و خروش نہین کیا گیا۔ نہ ہررے کے نعرے بلند ہوئے اور نہ چیرز دئے گئے۔ سیف اللہ بے اور گرمپ کاف پاشا جو اسکواڈرن (رسالہ) کے آگے آگے تھے۔ جسوقت شہر کے نزدیک پل پر سے گذرنے لگے تو مسلمان باشندون نے غل مچایا کہ خبردار پل کے نیچے سرنگ ہے۔ لیکن اُن پرجوش بہادرون کی توجہ ایسے کمزور اندیشہ کی طرف کب مبذول ہو سکتی تھی۔ گھوڑے بڑھا کر خطرناک تیزی سے آن کی آن مین شہر مین داخل ہو گئے۔

گرمپ کاف پاشا نے پل پر عثمانی سپہ سالار کو مبارکباد دی۔ مسلمان رعایا نے بڑے تپاک سے شہر کے باہر خیر مقدم کیا اور جسوقت ترکی سپاہ شہر کے بازارون مین سے گذری تو سب نے نہایت ادب و آداب سے سلام کئے ہاتھ اوٹھائے لیکن کسی طرح غل شور نہونے پایا اور ہر ایک طرف پُر رعب خاموشی طاری ہو گئی۔

ادھم پاشا محل کناک کے چوک مین گھوڑے پر سے اوترے اور نرم آواز سے تمام سرداران فوج اور سپاہ کو اونکی کامیابی پر مبارکباد دی۔ محل کناک ایک محل تھا جسمین کراون پرنس یعنے ڈیوک آف اسپارٹا قیام پذیر تھے اور اس لئے محل کے تمام کمرے شاہانہ طریقے سے

آراستہ اور سامان ضروری سے مکمل تھے۔ میزوان اور المارین میں عیش و عشرت کے سامان مہیا اور موجود پائے گئے۔ برانڈی اور دیگر اقسام کی شرابیں بکثرت بھری ہوئی تھیں جس سے معلوم ہوا کہ یونانی ادنی سے لیکر اعلی تک بڑے شرابی اور میخوار عیاش ہیں۔ میخانوں میں شراب پینا اور شیخی جھگارنا افسرونکا شعار ہے اور اس لئے سپاہی کے اقوال و افعال پر اعتبار نہیں کرتے۔ بخلاف اسکے ترکی سپاہ اور افسروں میں باپ بیٹے کا سا لحاظ ہے۔

سیف اللہ بے اسی روز پاشا بنائے گئے جس عہدہ کے وہ ہر طرح مستحق تھے اس لیے کہ جن جن معرکہ آرائیوں میں اونھوں نے حصہ لیا اسمیں نہایت سعی و جہد اور سرگرمی کے ساتھ شرکت کی اور جانبازی پر ہمیشہ تلے رہے اور اعلی درجہ کے فوجی جوہر دکھلاتے رہے۔ ۲۸ - اپریل کو وہ لاریسہ کے گورنر مقرر کئے گئے۔

شہنشاہ جرمن نے ادہم پاشا کو مبارکباد کا تار دیا کہ اونھوں نے نہایت تہذیب سے جنگ کی۔ فرار شدہ لوگ واپس آنے شروع ہوگئے اور کاروبار بازاری جو کئی دن سے سرد پڑا تھا گرمی آنی شروع ہوگئی۔

شہر کے خاص ہوٹل امپیریل نامی پر زبردست پہرہ مقرر تھا چند قہوہ خانے بدستور سابق قائم ہوگئے۔ ترک سپاہیوں نے جو نہایت سادہ مزاج اور خوش خلق ہیں سپاہیانہ زندگی عارضی طور پر چھوڑ کر شہر یونکی طرح پھرنے چلنے لگے۔ سرکیشیا کے سوار تبدیل لباس کرکے باشندونکے نظروں میں ایک تماشہ بن گئے جنگی وردیاں میدان جنگ میں میلی یا شکستہ حال ہوگئی تھیں اونھوں نے یونانی کارخانہ کی پڑی ہوئی وردیاں پہن لیں لیکن ڈیوٹی پر وہ اپنے ہی آلات حرب سے مسلح ہو جاتے تھے۔

مال غنیمت اور رعایا کے اسباب کا انتظام

قلعہ کے ۲۴ ستمبر ساڑھے پانچ انچی توپون کے علاوہ ایک نبجے دوپہر کے گیارہ توپین سٹرک پرملین اور ہر قسم کا عظیم المقدار سامان جنگ اونکے ساتھ ہاتھ آیا۔ لاریسہ کے سول گورنر نے انتظام کردیا کہ عام لوگونکا مال جسکو وہ گھبراہٹ مین چھوڑ گئے تھے بحفاظت تمام یکجا کرکے اونکی واپسی کے وقت لوٹا دیا جاے۔

ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر صد ہا من اسباب ساز و سامان اور دوا کے ذخائر پڑے پاے پلٹنین اسٹیشن کی حفاظت پر متعین کی گئین تار کا سلسلہ دوبارہ قایم ہوا۔ ترکون نے یونانی تار کو نقصان نہین پہونچایا تھا۔ لوٹ کھسوٹ کی روک کا سخت کیا انتظام تھا۔ یہانتک کہ خوراک اور اسلحہ پڑی سپاہی تصرف نہین کرسکتے تھے جس کو یورپی نامہ نگارون نے بھی کہا کہ یہ سختی نامناسب تھی لیکن وہ شاید اس سے لاعلم ہین کہ مشرقی فرمانروا اس شعر پر عمل کرتے ہین ؎ سر چشمہ شاید گرفتن بمیل ✦ چو پر شد نہ شاید گرفتن بہ پیل۔ (سعدی) ادھر پاشا نے منادی کرادی کہ رعایا بلاتکلف اپنے گھرون کو واپس آوے۔ اونکو فوج یونان سے تعرض ہے۔ رعایا سے کوئی مخالفت نہین اور اسپر اتنا اعتبار کیا گیا کہ گاڑیون پہ گاڑیان عورتون۔ بچون اور اسباب سے بھری ہوئی آنا شروع ہوگئین۔ بازار کھل گئے۔ سیخانے بند ہوگئے۔ بشیار رسد کے ذخائر گیہون۔ مکی۔ تارڈین اور برانڈی کی بوتلین کی بوتلین دستیاب ہوئین۔

یونانیون کی توپون کو بیکار کرجانے کی غلط خبر

ولایت کے تارون نے خبر پہیلادی کہ یونانی جسوقت لاریسہ سے بھاگے تمام توپون کو

آہنی میخون سے بند کرکے بیکار کر گئے لیکن یہ محض بناوٹ تھی اونکو اپنی جان بچانے
کا تو وقت ہی نہ تھا وہ توپون مین کسوقت بیٹھے میخین جڑا کئے۔ یہ وہ خبرین ہین جو یونانی
ذرائع سے یورپ مین پہونچی تھین اور جاول سے آخر تک سراسر جھوٹی اور کذب و افترا سے
پُر نکلین اور جسطرح یونانی بہادری کا خیال یورپ کے دل سے ناپید ہوگیا اسیطرح اونکی راستی
اور راست بازی کا وثوق بھی جاتا رہا۔ ہان چند توپون کو گڑھون مین ضرور آدھا دبا پایا۔
شاید اسی کے معنی سُنہ بند کردینے کے سمجھے گئے ہونگے۔

شہر لریسا

شہر لریسا جیسا کہ نقشہ مقابل صفحہ ۶۸ سے ظاہر ہے صوبہ تھسلی مین سب سے بڑا شہر ہے اور اسکے
قریب دریاے پینس یعنی سلامبریا بہتا ہے جو تھسلی کا سب سے بڑا دریا ہے۔ سرحد ترکی سے اس
شہر کا فاصلہ دس میل اور ٹرناوے سے بھی دس میل سے کچھ زیادہ ہے۔ یہ تھسلی کی ریلون کا
صدر مقام ہے۔ یہان سے تین طرف کو ریلین جاتی ہین۔ جانب شمال و مشرق دہانہ دریاے
پینس تک جو سمندر سے ملحق ہے۔ دوسری لین جانب جنوب و مغرب ولیسٹنو اور وولو تک ہے
تیسری جانب جنوب و مغرب جاتی ہے جو فارسالہ۔ ترقالہ ریلوے کو قطع کرتی ہوئی ڈوموکو۔
لامیہ وغیرہ مین گذرتی ہوئی خاص یونان کے شہرون کو چلی جاتی ہے۔ شہر قلعہ بند مقام ہے
اور قرب و جوار کے میدان سرسبز اور نہایت زرخیز ہین۔ آبادی شہر کی چالیس ہزار کے قریب ہے
شاہی محل کا نام کناک ہے جسمین شاہزادہ ولیعہد یونان اکثر مقیم ہوا کرتے تھے۔ شہر مین ۲۶
مسجدین۔ ۴ کلیسا اور ۴ یہودیون کے معبد ہین۔ باشندون مین سے آدھے سے کچھ زیادہ
مسلمان اور باقی مین یونانی اور یہودی اور دوسرے کلیسا ونکے پیرو عیسائی ہین۔
روئی وغیرہ کے بیشمار کارخانے شہر مین جاری ہین۔ قسطنطنیہ مین فتح لریسا کی تاریخ

واللہ خیر الناصرین اور امداد پیغمبری یادگار کے لئے نکالی گئی۔
۱۳۱۴ ۱۳۱۴ ۱۳۱۴ ۱۳۱۳ھ

فیلڈ مارشل ادھم پاشا سپہ سالار افواج قاہرہ سلطانیہ متعینہ مہم یونان کی مختصر سوانح عمری

اس موقع پر جبکہ مارشل ادھم پاشا کے کارنامون نے تمام یورپ مین ہلچل مچادی ہے نامناسب ہے کہ اونکا مختصر حال ناظرین وللامکین کے گوش زد کیا جائے۔

افریقیہ کی اندرونی وحشی اقوام اور اسٹریلیشیا کے مردم خوار باشندونکے علاوہ شاید ہی کوئی قوم اور کوئی ملت ایسی ہوگی جسکی زبان پر ادھم پاشا کا نام دن مین دو چار مرتبہ نہ آتا ہو اور خصوصاً اخباری دنیا مین تو ایسی شہرت کسی شخص کو بوجہ حیرت انگیز فوجی خدماتکے اس زمانہ مین نہین ہوئی۔ ابھی تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ چین و جاپان کی لڑائی بہت بڑے پیمانہ پر ہوئی تھی لیکن کسی ایک جنرل کی بھی اسدرجہ تک شہرت نہ ہونچی تھی جسکا نام آج کسی شخص کو بخوبی یاد رہا ہو۔ سچ ہے کہ انسان خواہ کیسا ہی لایق وفایق شخص کیون نہو جب تک کہ اسکو اظہار لیاقت کا موقع نہ ملے تب تک اوسکی شہرت ہونا ناممکن ہی۔ نمعلوم کتنے ہیرے کوہ نور سے کہین بڑے بڑے خاک مین دبے پڑے ہونگے۔ لیکن جب تک وہ آغوش مادر سے باہر نہ آوینگے وہ اس کوڑی سے بھی زیادہ بیچکارہ ہین جسکے عوض چار جوار کے دانے خریدے جاسکتے ہین۔ اسیطرح ادھم پاشا جنہون نے اپنی عمر کے پورے ۴۵ برس محکمہ جنگی مین گذار دئے اور معمولی موقعونپر فوج کی سرگروہی کی لیکن کوئی ایسی شہرت حاصل نہ کرسکے جو اونکو معاصرین پاشاؤن مین ممتاز کردیتی اور ممالک تو در کنار خود اونکے ہموطن ترکون کو علم نہ تھا کہ ادھم سا فرزانہ روزگار جنرل اونمین موجود ہے۔ حالانکہ اونمین قابلیتین ہر طرح کی

موجود تھیں لیکن پورا موقع نہ ملنے سے وہ سب اونکی ذات ہی مین مخفی رہین تاآنکہ یونان سے لڑائی شروع ہوئی جو اس زمانہ مین جبکہ سلاطین کے ڈپلومیٹک کارروائی اور انٹرنیشنل لا (قانون مابین الاقوام) نہایت خوفناک اور سخت گیر چیزین ہین بہت بڑی لڑائی سمجھی جاسکتی ہے اور اس لئے کم سے کم ترکون کو اس جنگ سے اسقدر فائدہ ضرور حاصل ہوا۔ کہ ایک شیر پلونا (عثمان غازی) کے ہمپلہ۔ دوسرا شیر پلونا اور فاتح یونان اونکی قوم مین پیدا ہوکر ساری قوم اور تمام مذہب قوم کے لئے باعث فخر ومباہات کا ہوگیا ادہم پاشا اور اونکے ماتحت ترک افسرون نے وہ مردی اور مردانگی کا کام کیا ہے اور ایسی راستبازی دیانتداری اور وفاشعاری کا برتاؤ برتا ہے کہ جس سے بیس برس گزشتہ کے سخت کریہ منظر دہبون کو جو عبدالکریم سے نکرام افسران نے عام ترک افسرونکی قدیمی ناموری پر لگا دیئے تھے محو ہی نہین کردیا بلکہ اون کو نمکون کی پاجیانہ حرکات محض ذاتی ناقابلیت اور خلقی عیب ثابت ہوئین اور یہ کہ " جیسے دلیر اور دیانتدار ترک سپاہی ہین ویسے اونکے افسر ہین " محض خیالی ڈہکوسلا نکلا اور اونکا بیش پسندو اور مغرور اور طامع ہونا دشمنون کے من گھڑت الزام تھے جو صرف ادہم پاشا کی عاقلانہ تدبیر سے نقش برآب کی طرح صفحہ تاریخ سے محو ہوگئے۔

ادہم پاشا ۱۸۵۱ء مین پیدا ہوئے اسلئے جنگ یونان کے زمانہ مین اونکی عمر ۴۵ برس کی تھی۔ غازی عثمان پاشا اونسے بیس برس بڑے ہین گویا اسی عمر مین غازی ممدوح نے روم و روس کی جنگ مین لازوال شہرت حاصل کی ہے اسی سن وسال مین ادہم پاشا نے جنگ یونان سے ناموری پائی اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ ترکی افسرون کی شہرت کے لئے ۴۵ برس کی عمر نہایت ہی موافق اور مبارک وقت ہوتا ہے۔

ے ہاتھ آگئے تھے - چنانچہ جسوقت یہ لڑائی نہایت شدومد سے ہو رہی تھی اور
اس ہنگامہ رستخیز مین جبکہ "سر یون برس رہے تھے کہ جیسے جھڑی لگے"
ادہم پاشا اپنی جان پر کھیلکر بخوبی داد شجاعت دے رہے تھے کہ یکایک رومائیون
نے جو ادہم پاشا سے مقابلہ کر رہے تھے اطلاع دی کہ لڑائی موقوف ہو اس لئے کہ
عثمان پاشا نے صلح کا سفید پھریرا اوڑا دیا ہے -

اس بیان پر اونہون نے ہاتھ روک لیا - لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ یہ اتکا ایک
جزا دہوکہ دیا گیا جسمین وہ نادانستہ اگر قابل اعتراض ہوگئے - اسوقت عثمان
پاشا ایسے ہنگامہ آفتخیز مین ۲۴ گھنٹے کے بھوکے پیاسے مصروف و مشغول تھے کہ
اُنہین بجائے علم صلح بلند کرنے کے یہ بھی اطلاع نتھی کہ ماتحت کمانڈر کتنی فوج
کے ساتھ کہان کہان مقیم ہین اور کس کس سے لڑ رہے ہین - روسیونکی کثرت
فوج سے یہ حال تھا کہ ایک ایک ترک کے مقابلہ مین دس دس روسیون کا
حساب تھا - لیکن غازی عثمان اس قلت کے ساتھ اپنی کثیرالتعداد دشمنون
سے برابر یکہ و تنہا لڑ رہا تھا - اور اس لئے اُنکی طرف سے کسی ماتحت افسر کو احکام
پہنچنے کی کوئی سبیل نتھی لہذا ادہم پاشا کو اس آسانی سے دہوکہ مین آجانی
اور عثمان پاشا سے پیشتر لڑائی بند کردینی کا سخت افسوس اور نہایت
قلق ہوا -

معرکہ پلونا کے بعد ادہم پاشا فوجی عہدون مین برابر ترقی کرتے رہے
لیکن یہ ترقیان ایسی آہستہ آہستہ اور خاموشی کے ساتھ عمل مین آتی رہین
یہانتک کہ فیلڈ مارشل کے معزز عہدہ سے ممتاز ہوئے کہ اسوقت سے لیکر
۲۰ برس تک جبتک کہ یہ جنگ یونان شروع نہوئی - کوئی خاص نیک نامی

ابر کی طرح اوٹھا۔ اور پھر وہی دنادن کی مہیب آواز سنی اور دہوئیں کا غٹ نمودار ہوا اوسمین چھوٹی چھوٹی شکلین توپون کے بڑے بڑے سیاہ نشانون کے گرداگرد متحرک نظر آئین - ہر ایک دن کی آواز کے ساتھہ شن کی آواز آتی تھی - اور ابھی اس گرج کی گونج کی آواز ختم نہو چکی تھی کہ یونانی صفوںمین بم کے گولے پہٹنے کا کڑاکا گوش زد ہوتا تھا پھر وہی مسلسل دنادن کی آواز آتی رہتی جسکی مہیب صدا کانون کو گنگ کیے دیتی تھی - توپون سے دہوئین کے غٹ کے غٹ نے ابر کی طرح گھیر لیا تھا - دور سے کبھی کبھی ایک نقطہ سیاہ کی طرح کوئی شخص آہستہ آہستہ ہماری جانب آتا ہوا دکھلائی دیتا تھا یہ کوئی توپخانہ کا زخمی سپاہی ہوتا تھا -

یونانی ہماری طرف کی گولہ باری کا جواب دیے رہے تھے - اور دونون توپخانون کی آواز کا ملکر ہوا ایک ہولناک برق کے طوفان سے مشابہ تھا - یونانی توپچی اچھی طرح گولہ نہین پھینکتے تھے - اُن کے بم کے گولے یا تو ہماری توپون کے اوپر سے گذر جاتے تھے یا ایک طرف تھوڑے فاصلہ پر گر کر پھٹ جاتے تھے ایک گولہ نہایت ناپسندیدہ طریق سے ہمارے قریب پھٹا جب وہ گرا تو چند لمحہ تک زمین مین پڑا رہا - لیکن ہم پوست طور پر کہتے تھے کہ اس گولہ کی بارود کسقدر خراب ہو کہ وہ ایسی بڑی مہیب آواز سے پھٹا کہ تھوڑی دیر کے لیے میری جنگ کی دلچسپی کرکری ہوگئی - سامنے توپون کو چلتے چلتے بہت عرصہ گذر گیا اور چھوٹی چھوٹی شکلین خاک اور دہوئین مین چھپی رہین - گولون کے چلنے اور بم کے گولے پھٹنے کی برابر آواز آتی تھی - مگر رفتہ رفتہ یونانی توپخانہ کی آتش فشانی کم ہوتی گئی - اور ہماری پیادہ فوج ایک آخری حملہ کرنے کے لیے تیار ہوگئی - ہماری توپون کی آتشباری بلحجہ ترقی کرتی گئی - ترکی گولے یونانی

فوج کی صفون پر شیشہ کیطرح برس رہے تھے اور اون دو گانون پر جا کر گرتے تھے
جو دور فاصلہ پر واقع تھے چھوٹی چھوٹی شکلین جو گانون کے سپاہیون کی طرح
معلوم ہوتی تھین دوربین کے ذریعہ سے قلابازیان کھاتے ہوے نظر پڑتے تھے
اتنے مین حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ ترکی فوجین بگل بجنے لگے۔ اور ہم سوار ہو کر
توپخانہ کے نزدیک ایک مقام پر جا کر کھڑے ہوے۔ وہان سے ہمنے پیچھے کی
طرف دیکھا کہ پیادہ فوج کی صفین اپنی [illegible] ہو رہی ہین۔ بندوقین
چمک رہی ہین اور سرگرم سپاہی جوش و خروش کے نعرے بلند کر رہے ہین
یہ نظارہ نہایت عالیشان معلوم ہوتا تھا۔ ہمارے سامنے پشت کی طرف ہمارا
خیمگاہ واقع تھا اور اوسکی داہنی طرف وہ [illegible] بنے ہوے تھے جنپر حملہ کی
تیاریان کیگئی تھین سرسبز جنگل کے تختہ زمرد پر جا بجا نیلے دھوئین کے گہرے
لکّہ ہائے ابر کیطرح پھیلے ہوے تھے۔ یہ دھوئین ان بندوقون کی باڑھ سے پیدا ہوا
تھا جو یونانی پیدل فوج مار رہی تھی۔ اسی عرصہ مین ایک گانون کے کسی مکان مین
شعلے بلند ہوتے نظر آئے۔ یونانی فوج کے عقب مین ایک وسیع مربع مکان تھا جو تیز
دھوپ مین بخوبی چمک رہا تھا۔ اور سبزہ زار کے مقابلہ مین نہایت خوش منظر لگتا تھا
اس کے متصل ایک سفید مینار صاف نظر آتا تھا۔ اس مکان اور مینار کے گرد
یونانی سپاہی چیونٹیون کی طرح رینگتے معلوم ہوتے تھے۔ اور ہماری پیشقدمی
کرنے والی سپاہ (ترک) نہایت تیزی سے بندوقین مار رہے تھے۔ ہمارے قادر
انداز نشانچی کھلے میدان مین پھیل گئے تھے۔ اور اون کے عقب مین باقاعدہ فوجین صف
بستہ بڑھ رہی تھین اور ایسی خوبصورتی سے ایڈوانس مارچ کر رہی تھین جس
سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مشین ہے جو انکو لئے باقاعدہ قدم بقدم چلا رہی ہے جبتک

ہیں اور کسی قسم کا اندیشہ ان سپاہیوں کے نزدیک تک نہ پھٹکتا تھا دھوئیں پیچ پیچ کر
اور باروتوں کا دھواں ابر غلیظ کی طرح انکے آگے آگے چلتا جاتا تھا۔ اور گرد اگرد
پاؤں کی روند سے خاک اڑ رہی تھی انکے پیچھے کمزور آدمیوں کا سلسلہ تھا جو کبھی
علیحدہ ہو جاتے تھے اور کبھی دو تین اکٹھے ہو کر چلنے لگتے تھے بعض وقت بم
کا گولہ پھٹ جانے سے بعض شکلیں آگے بڑھنے سے رک جاتی تھیں بلکہ آہستگی سے
پیچھے آ جاتی تھیں یہ ہولناک معرکہ تھا جسے جنگ کہتے ہیں۔ اور یہ آدمیوں کے قتل و
خونریزی کا طیش تھا جو میری پیش نظر تھا۔ ہم آگے بڑھنے نہیں پاتے تھے اور یہ
بڑھتے چلے جاتے تھے وہ چیونٹیاں جو مذکورہ بالا گھر کے گرد جمع تھیں آگے پیچھے
کی طرف حرکت کرتی ہوئی نظر آتی تھیں مگر حقیقتاً اون کے پاؤں جمے ہوئے تھے
بندوقوں کی آواز میدانوں میں ترقی کرتی جاتی تھی۔ اور وہ ہی شعلے وہی دھواں
وہی تاک اور وہی چھوٹی چھوٹی انسانی شکلیں پیچھے کی طرف دھواں میں دکھائی دیتی تھیں
رفتہ رفتہ ہم سے ترکی سپاہی بڑھتے ہوئے اوس سرسبز چھوٹی پہاڑی کے
دامن تک جا پہنچے جسے ہم نے بکمال دقت لیا تھا۔ اور اب وہ اس مقام سے بہت
متصل ہوتے اور اسی خوبصورتی کے ساتھ جیسے کوئی آدمی پہاڑی پر چڑھتا ہے
اور اون چیونٹیوں کی صورت رینگتے ہوئے اب پیچھے اور جو اس کے آس پاس تھی ان
میں ادھر ادھر بھاگ گئے ہیں اور کچھ پیچھے کو ہٹتے ہوئے نظر آئے اور آخر کار راہ
فرار اختیار کی۔ اب ہمارا قبضہ یونانی مرکز پر ہو چکا تھا۔ اور سنگینوں کی لڑائی شروع
کرنے میں کوئی تامل کرنے کی وجہ نہ تھی پس سرد فولاد کا کام آغاز ہوا۔ ٹولیاں خیمیات
کو اٹھانے کی غرض سے آگے بڑھیں اور ادھم پاشا اپنی فوج ظفر موج پیچھے پیچھے بڑھا چلا گیا
میں ایک ترک سپاہی کے پاس ہی ہو کر گزرا جس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئی تھیں اور وہ

دردسے بیسک رہتا ہے مجھے اسوقت جنگ سے بالطبع نفرت معلوم ہوئی ہمارا نقصان غیر معمولی طور پر بہت تھوڑا ہوا یعنی صرف ۱۰ - آدمی ہلاک اور ۴۸ زخمی ہوئے جنمین سے بہت ہی کم ایسے تھے جنکے زخم کچھ زیادہ تھے یونانیون کی صفوںمین مقتول اور مجروح سپاہیون کی تعداد زیادہ تھی - بعض جگہہ ہمارے توپخانے کے فیرون کے نتایج نہایت ہیبتناک نظر آتے تھے خیمون کے پرزے پرزے اوڑ گئے تھے - ہاتھ پانون کٹ کٹکر علٰحدہ پڑے تھے - وردیان جلی ہوئی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تھین - بندوق کا کام نہایت صفائی اور تیزدستی کا رہا - ہمنے پچاس یونانی قیدی گرفتار کئے جو نہایت ذلیل اور بیدلی کی حالت مین پائے گئے لیکن ہمارے آدمیون نے اون کے ساتھ اچھا برتاو کیا" ؛

ایتھنز مین نازک پولیٹیکل حالت

وزیر اعظم ایم - ڈیلیانی کی معزولی اور وزارت کی برطرفی

۲۶ - اپریل کے دوپہر سے ایتھنز دارالخلافہ یونان مین نہایت مضطربانہ کیفیت تھی - یہ بوجہ پے درپے اُن شکستون کے ہوئی جو ملونا - ٹرناو - ماتی - اور لریسا پر حاصل ہوئین - اقوان ذمہ وار اور غیر ذمہ وار کے خلاف جو شور وغل مچ رہا تھا وہ اس درجہ تک پہونچگیا تھا جسکا نتیجہ قایم کرسکنے کے لئے کوئی رائے قایم کرنا ناممکن تھی کہ کب کیا حادثہ پیش آجائے - چنانچہ ۲۷ - اپریل کو مخالف لوگون کے تعلقات بہت ہی زیادہ تہدید آمیز ہوگئے تھے - عوام الناس کا خیال جم گیا تھا کہ افواج یونان کا شکست پانا محال ہی نہین بلکہ غیر ممکن ہے - اور اس لئے شکستون کی خبر دن سے اونکو یقین ہوگیا تھا

کہ ضرور کچھہ دہوکہ بازی کو کام مین لایا گیا ہے۔ اور اس بیہودہ خیالکو یہانتک ترقی ہوئی کہ ایسا
سے جو نوجین بہاگین اونکی نسبت یقین کرلیا گیا کہ یہ ناموزون اور تباہ کن کارروائی حکام
کی سازش کا نتیجہ ہے اصلی مقتولین کی فہرست ناکافی اور بہت ہی قلیل تھی۔ اور انکی سمجھہ مین
نہین آتا تہا کہ ایسی لڑائی مین جسمین اسقدر کم آدمی مارے جاوین بہاگنا کیونکر ممکن ہے۔ ان خیالات
پر موجودہ وزارت اور موجودہ حکام کے خلاف ایک بہت بڑی جماعت پیدا ہوگئی جسمین یونان کے
بڑے بڑے لوگ شریک تھے اونہون نے یہانتک شور وغل کیا کہ شاہ یونان کو فیصلہ کرنا پڑا
کہ موجودہ وزارت جسکے صدر اعظم ایم ڈیلیانی ہین معزول کردیجاوے۔ یہ فیصلہ نامناسب نہین تھا
اسلیئے کہ اگر اس وزارت اور اوس کے مخالفونکی موجودگی مین وہ تباہی اور بربادی یونانکو نصیب
ہوتی جو نئی وزارت کے بعد بھی اونکی مقدر مین لکھی تھی تو سخت ترین بدنتایج اندرون ملک مین
پیدا ہوجاتے اور مخالف یہ فرقہ یہ سمجھکر (جیسا کہ اوسکو پہلے سے خیال تہا، کہ ان لوگونکی سازش
سنے ملک کا استیصال کردیا ہے خدا جانے کیا آفتین برپا کرتا۔ اور کس درجہ تک قتل عام اور خونریزی
اٹھنے اور اور شہرونکی گلی کوچون مین ہوتی۔ چنانچہ شاہ نے ۲۶ کی دوپہر کو جو سہ شنبہ کا دن تہا
ایم ڈیلیانی صدر اعظم کو مجلس سے شاہی مین طلب کیا۔ اور اونکو اطلاع دی کہ بصواب دید حالات
موجودہ بمقتضاے مصلحت معقول اونکے جلسہ وزارت کو مستعفی ہونا لازم ہے۔ ہز مجسٹی شاہ نے
وہ وجوہات بیان کین جنکی بنا پر اونکو جلسہ وزارت کے استعفا لینے کی خواہش ہوئی اور کہا کہ
اس بارہ مین مجھکو زیادہ بحث اور مباحثہ کی ضرورت نہین۔
ایم ڈیلیانی نے استعفا دینے سے انکار کیا اور درخواست کی کہ مجھکو شاہی فرمان کے
ذریعہ سے برخاست کردیا جائے۔ اور اوس فرمان مین کوئی لفظ ایسا ہو جس سے کچھہ شایبہ
اس امر کا مترشح ہو کہ مین عہدہ وزارت سے بخوشی خاطر کنارہ کش ہوتا ہون اور یہ کہ جو کارروائی
شاہ نے کی ہے وہ سوائے طوعاً کرہاً کے مین نے کسی اور طریق سے منظور کی ہے۔ شاہ ذی اونکو یقین

دلایا کہ کوئی بات ادسمین ایسی نہوگی جس سے عوام یہ باور کرسکین کہ تاج اور وزارت مین مسائل حکمت عملی پر کوئی نقیض واقع ہے۔

ایم ڈیلیانی نے اپنا خیال عام طور پر ظاہر کیا کہ آیندہ گورنمنٹ یونان کے ساتھ بوجہ معزول کئیے جانے اپنے کے وزارت سی میرا تعلق ہرگز مخالفانہ نہوگا۔ بالکہ معہ اپنے ہمسرون اور رفیقون کے جسکی تعداد جلسہ وزراء مین کثیر ہے۔ اپنا اثر واقتدار کام مین لاکر جدید گورنمنٹ اور نئی جلسہ وزراء کی حتی المقدور معاونت کرونگا۔ اور سب کو ترغیب دونگا کہ وہ کسیطرح کی مخالفت نہ کرین۔ اور جدید وزارت کے کامون مین کوئی وقت نڈالین۔ اُنہون نے کہا کہ موجودہ حالت یونان کی اس قابل ہرگز نہین کہ کسی قسم کا نزاع پیدا کر کے نازک حالت کو اور بھی نازک تر کر دیا جاوے۔ بلکہ ایسی خطرناک حالت مین جو یونان کی قومی تاریخ مین پیش آئی ہی ہر متنفس کا فرض ہے کہ اس جلسہ وزارت کے جسکو شاہ اختیار دینا پسند کرین ہر طرح کی استعانت کیجاوے۔ جب اُن سے دریافت کیا گیا کہ تمنے شاہ کی خواہش پر استعفا دینے سے کیون انکار کیا۔ تو اُنہون نے جواب دیا کہ مجھے ایسا کرنے سے یہ خیال ہوا کہ ایسی حرکت گورنمنٹ کی جانب سی بزدلانہ اور نالایق شمار کیجاویگی۔ کیا معنی کہ ایسی نازک حالت مین انتظام امور سلطنت کو چھوڑکر علیحدہ ہوجانا میری دانست مین ایک بڑی بیجا اور ناموزون حرکت معلوم ہوئی۔ گورنمنٹ نے چاہا کہ مین بدستور عہدہ وزارت عظمی پر قایم رہون اور اُس کے افعال کے نتایج کو برداشت کرون اور اُسکی حکمت عملیون کا حتی الوسع تحفظ کرون لیکن یہ نہین کہ سکتا کہ شاہ نے کن وجوہ سے مجبور ہو کر میرے جلسہ وزرا کو برخاست کرنا مناسب سمجھا۔ شاید ہر مجسٹی پر پبلک نے زور ڈالا ہو۔ ایم ڈیلیانی کا خیال آیندہ تعلقات کے لحاظ سے بنظر اُس واقعہ کے جو ماہ مارچ ۱۸۹۷ء کو پیش آیا تھا نہایت دلچسپ ہے۔ یہ اوس زمانہ مین وزیر جنگ تھے۔ اُسوقت شاہ نے اُنکے اختیارات چھین لیئے تھے لیکن اونکی معزولی اسباب پر منحصر تھی کہ آیا یونانکی

فوج شاہ کے احکام کی تعمیل کرتی ہی یا ایم ڈیلیانی کا حکم بجالاتی ہی- فوج نے شاہ کا اتباع حکم کیا اور تاج محفوظ کرلیا-

(ایم ڈلیانی کی معزولی کی ایک وجہ)

اگرچہ ایم ڈلیانی نے ایک نامہ نگار سے بیان کیا کہ اُن کے اور شاہ کے مابین مسائل حکمت عملی کے سبب کوئی اختلاف نہین ہی مگر بعض اور لوگون سے اونہون نے ذکر کیا کہ اونہون نے ایک تجویز مصالحت کی ٹرکی کے ساتھہ کی تھی جسکی روسے یونان دول یورپ کی اُن خواہشات کی تعمیل کرتا جو کرنیل واساس اور یونانی افواج کریٹ کی واپسی پر محمول تھین- برخلاف اسکی شاہ کا مصمم قصد یہ تھا کہ کرنیل واساس کو کریٹ سے ہرگز طلب نہ کرے اور اس اختلاف کے باعث شاہ نے وزیراعظم سے فوراً استعفا طلب کرلیا-

۲۷- اپریل ۱۸۹۷ء کو مخالف جماعت کے سرغنایان ایوان شاہی مین طلب کئے گئے اور شاہ نے اُنکو اپنے ارادہ کی اطلاع دی اور حکم دیا کہ وہ ایک جدید جلسہ وزرا مرتب کرین ایم رالی جو یونانیون مین ایک ہردلعزیز شخص ہین عہدہ وزیراعظمی کے لئے تجویز کئے گئے- شام کے وقت شاہ نے ایم ڈلیانی کو بلایا- اور اُن سے درخواست کی کہ جدید وزارت کے فرمان تقرر پر دستخط کرین

جدید جلسہ وزرا

جدید جلسہ وزرا کے تعین سے پیشتر لوگون مین نہایت بیقراری اور اضطراب پایا جاتا تہا مجمع ہائے کثیر شہر کی گلیون مین پھرتے تھے- اور مضطرب الحالی اونکی حرکات سے نمایان تھی- مجمع ایوان کے روبرو جمع ہوا- اور اوس نے اون لوگونکو جو اسی جماعت مخالف کے سرغنہ تھے بلاکر حالات دریافت کرنا چاہے اور اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ایم (؟) خاص طلب کئے گئے لیکن بجائے اُنکے اول جو شخص نمودار ہوا وہ ایم ڈیلیانا- تھے

اُس نے ایک اونچے زینہ پر چڑھکر جو پارلیمنٹ کے مکان کو جاتا تھا یہ بیان کیا کہ گورنمنٹ
کی تباہی کے لحاظ سے سابق جلسہ وزرا اور پبلک نے شاہ سے چاہا کہ وہ اپنا فرض ادا
کرین اور عام امن و امان کے برقرار رکھنے کی کوشش کرین اور ہدایت کی کہ جماعت مخالف
کے ممبرون پر بھروسہ رکھنا لابدی ہی جو اعلیٰ ترین پولیٹکل حقوق کی نگرانی مین مصروف ہین ان
الفاظ پر زور سے نعرہ ہای خوشی بلند ہوئے، اور جب تھوڑی دیر بعد ایم رالی نمودار ہوئے
تو پھر ان نعرہ ہای خوشی کی زور سے تجدید کی گئی اور اس مجمع نے ان امور سے فرقہ مخالف کی
فتحمندی خیال کی چنانچہ پرجوش لوگون مین سے چھ ہزار اشخاص نے ایم دیلیٹا اور ایم رالی
کے مکان تک اکی مشایعت کی۔ اور یہان پہونچکر ایم رالی پھر نمودار ہوئے اور مجمع کو مخاطب
کرکے کہا کہ گورنمنٹ نے خودکشی کر لی ہی۔ اور ہمارا فرض ہی کہ امن و امان کو قایم کرین اور اپنے
وطن کے لئے لڑین۔ مجمع نے اوسپر نہایت پرجوش نعرہ لگائے اور اوس کے بعد منتشر ہو گئی
دوسرے روز شاہ نے سرغنایان فرقہ مخالف کو جدید جلسہ وزرا کے تشکیل کے اختیارات عطا
کئے۔ چنانچہ یہ لوگ براہ راست پارلیمنٹ ہوس کو گئے۔ اور وہان فوراً ایک جلسہ منعقد کیا
جسمین بحث و مباحثہ کے بعد یہ امر قرار پایا کہ ایک وزرا کی فہرست تیار ہو لی اور تین سربرآوردہ
ممبر اسکو شاہ کی خدمت مین پیش کرنے کی غرض سے لے گئے۔ شاہ نے انتخاب پسند کیا اور صرف
اسقدر ترمیم کی کہ ایم تھیوٹاکی جو عنقریب ایتھنز مین آنیوالے تھے جلسہ وزرا مین شامل کئے جائین
بعد منظوری شاہ مندرجہ فہرست وزرای جدید کی مشتہر کی گئی ایم رالی وزیر اعظم و وزیر بحری
کرنیل سماد و وزیر جنگ ایم سیمو پولو وزیر مال ایم کراپولو وزیر سرشتہ تعلیم ایم تھیوٹا
کی وزیر صیغہ داخلیہ۔ ایم ڈیلی جارجی نے جدید جلسہ وزرا مین داخل ہونے سے انکار
کیا اور اعتراض کیا کہ اسمین صرف وہی لوگ شریک ہونا چاہئین جو پولیٹکل جماعتون سے
علٰحدہ ہین۔ امیر البحر کناری اور ایم سوتو ردپولو نے بھی وزارت کے بستے قبول کر لئے

سے انکار کیا اور اسطرح اس جلسہ وزرا مین صرف ٹرسے کوپسٹ اور السٹ لوگ شریک ہوئے۔ وزیر اعظم اور وزیر جنگ فوراً ایک جلسہ مین نشست کر کے فرسالہ کو روانہ ہو گئے تاکہ میدان جنگ کے نقصان کا ملاحظہ کر کے اوسکی اصلاح کرین۔

یکم مئی کو جدید چیمبرلین مسٹر ہالی وزیر اعظم نے بیان کیا کہ ہماری پہلی کوشش یہ ہوگی کہ فوجی طاقت کو سنبھالا جاوے۔ اور از سر نو اوسکی آراستگی ہو جسکے بغیر جنگ جاری رکھنا یا عزت کے ساتھ صلح کرنا غیر ممکن ہوگا۔

جنگ ایپائرس

نوٹ۔ "چونکہ جنگ ایپائرس" برابر ابتداء سے جاری ہی اور بوجہ سلسلہ معرکہائے میدان تھسلی اسوقت کہ تاریخ کے ۱۰ صفحے چھپ چکے اوسکا کوئی تذکرہ احاطہ تحریر مین نہین آیا۔ اور زیادہ التوا نامناسب ہی۔ بدینوجہ مزید فتوحات میدان تھسلی کو برائے چندے چھوڑ کر ہم صوبۂ ایپائرس کیطرف متوجہ ہوتے ہین۔

صوبۂ ایپائرس

یہ صوبہ یورپی روم کے مغرب مین سرحد یونان سے ملحق واقع ہے اسکا قدیمی نام ایپائرس ہے لیکن فی زمانہ ٹرکش صوبجات مین جلینا کے نام سے موسوم ہے جو دراصل ملک البانیہ کا جنوبی حصہ ہے اس کے شمال مین ردمیلیا۔ مشرق مین مقدونیا اور تھسلی۔ جنوب مین خلیج آرٹا۔ اور مغرب مین بحر روم واقع ہے۔ پورے صوبہ کا طول شمالاً جنوباً ڈیڑہ سو میل۔ اور عرض شرقاً غرباً زیادہ سے زیادہ ۷۵ میل ہی۔ بڑا دریا آرٹا ہی جو جنگ سی پیشتر تھسلی اور ایپائرس کے درمیان حد فاصل تھا۔ اس کے جنوبی کنارہ پر شہر آرٹا واقع ہی جو یونانی عملداری مین شامل ہی۔ دوسرے بڑے دریا ڈیوسا اور چروسٹا ہین جو مشرق سے مغرب کی طرف بہکر بحر آدیاٹک مین گرتے ہین۔ صوبہ کے عین وسط مین شرقاً غرباً ایک مکمل سلسلہ پہاڑون کا حائل ہی جو شمالی اور

شرقی حصہ ملک سے افواج کے داخل ہونے مین سد راہ ہوتا ہی۔ اس پہاڑ کے مشرقی حصہ کے جنوب مین چند میل کے فاصلہ سے ایک بڑی جھیل شروع ہوتی ہی جو شمالاً جنوباً ۸ میل کے قریب طولانی ہے۔ جسکا نام جانینا ہے۔

اس جھیل کے جنوب و مغرب کے کنارہ پر بڑا شہر جانینا واقع ہی۔ جو صوبہ کا صدر مقام ہی اور شہر آرٹا سے جو دوران جنگ مین یونانی فوج کا ہیڈ کوارٹر رہا اسکا فاصلہ بخط مستقیم ۴ میل ہے۔ مغربی ساحل کے قریب ایک بڑا جزیرہ کارفو واقع ہی جو صوبہ تھسلی کے ساتھ یونانی سلطنت سے ملحق کردیا گیا ہی۔ صوبہ کے جنوبی نقطہ اختتام پر اور خلیج آرٹا کے دہانہ پر سلطان المعظم کا ایک زبردست فوجی قلعبند مقام پریوزا ہے جو پوری پوری طرح پر یونانی فوجی بندگاہ واقع خلیج آرٹا کی نگہداشت رکھتا ہے آرٹا اور جنینا کے درمیان راستہ پر دو چار چھوٹے چھوٹے قصبے واقع ہین جسمین فلیپاڈیس اور قلعہ پنٹی پگیڈیا کا ذکر جنگ ایپائرس مین اکثر آویگا فلیپاڈیس آرٹا سے ۴ میل اور پنٹی پگیڈیا ۲۲ میل ہے۔

ایپائرس مین جنگ

اول سے آخر تک گو مرکز جنگ میدان تھسلی مین رہا جسکو درہ ملونا سے گذر کر ترکون نے فتح کیا تاہم مغربی اضلاع مین ایپائرس کی لڑائیاں بہی جنمین ابتداءً یونانیون کو کسیقدر کامیابی رہی نظر انداز کرنے کے لایق نہین بلکہ ایک لحاظ سے وہ سب سے زیادہ ضروری حصہ جنگ کا ہی اس لئے کہ جسطرح ترکون نے ملونا کے راستہ سے تھسلی پر قدم بڑہائے اوسی طرح یونانیون نے آرٹا کی راہ سے ایپائرس مین پیشقدمی کی اور اگر اوسکو مستقل کامیابی ان اضلاع مین اسیطرح آخر تک رہتی جسطرح کہ اول مین ہوئی تو وہ تھسلی کے بڑے قطعہ زمین پر ترکی عملداری ایپائرس مین قابض ہوکر تھسلی کا نعم البدل حاصل کرلیتا لیکن ترکی نمایان جنگی قوت اور تدابیر احسن و معقول سے جو ترکی افسرون نے میدان جنگ مین برتین نہ صرف

یونانی ایپائرس کو خالی کر کے بھاگ گئے بلکہ اونکا نقصان جان و مال بھی بہت زیادہ ہوا صوبہ ایپائرس مین آرٹا کیطرفسے بڑھنے کی وجہ یہ تھی کہ یونانیون کو اسطرف کوئی روک نہ تھی اونکی فوجین تیس ہزار خود آرٹا مین جمع تھین اور اونکا مغربی بیڑہ جہازات ہر وقت تازہ افواج کے لانے اور ترکی قلعجات ساحل سمندر کے اوڑا دینے کے لئے بہمہ وجوہ مستعد اور تیار تھا۔ برخلاف اسکے ترکی ہیڈکوارٹر فوجی جس مقام پر تھا اس کے اور ایپائرس کے درمیان مین نہایت دشوار گذار پہاڑون کے سلسلے اور ناہموار قطعات زمین اور جنگل اور ندیان واقع تھین مزید برآن فاصلہ بھی اسقدر تھا کہ فوجی امداد ہفتون کے اندر مشکل سے آسکتی تھی یہ ترکون کے سردارون کی نہایت ہی عالمانہ اور کامل تدبیرین تھین جنکی قدرت انتظام سے کافی تعداد افواج قاہرہ کے معہ سامان حرب و رسد عین وقت پر پہونچگئے اور اوسیوقت سے یونانیونکو شکست پر شکست اور ہزیمت پر ہزیمت ملتی گئی۔

۱۷ اپریل کی صبح کو ترکونکیطرف سے نہایت تیزی کے ساتھ جنگ شروع ہوئی۔ ۸ بجے صبح کے قلعہ پریوزا سے بیڑہ جہازات پر گولہ باری شروع ہوئی اور یونانی جہاز مقدونیہ نام جبکہ وہ خلیج امریشیا کے تنگ دہانہ سے گذر رہا تھا گولون نے اوسکو غرق کر دیا۔ کپتان زخمی ہوا اور ملاح بیرکیب بچگئے قلعہ سے یونانی جنگی مقام انٹیم پر بھی گولے برسائے گئے۔ لیکن بیڑہ کے یونانیون نے بھی تیزی کے ساتھ کام دیا جس سے ترکون کا کسیقدر نقصان ہوا۔

یہ خبر سنکر ایتھنز سے شاہی روبکار جاری ہوئی جسکی رو سے مغربی ڈویژن کے بیڑہ جہازات یونان کو قلعہ پریوزا پر گولہ باری کا حکم ملا اور جہاز مقدونیہ کے ڈوب جانے سے جو راستہ بند ہو گیا تھا اوسکو ڈائنامیٹ سے اڑا کر صاف کرنیکی تجویز ہوئی۔ نیز جنگی جہاز اسپٹ مٹی کو حکم ملا کہ وہ بھی پٹیرس سے پریوزا کو جائے۔

غرض آغاز جنگ پر ہی تمام سرحد اس سرے سے اُس سرے تک مغرب مین پریوزا

وسط مین گریونیا اور مشرق مین کرانیا تک میدان کارزار نگئی۔ اور جسطرح ترکون سنے اپنی تمام قوت کرانیا کے متصل یدہ ملونا پر جمع کی اسیطرح مقامی فواید کے لحاظ اور ایپارس پر بآسانی متصرف ہونے کے خوش آیند خیال سے یونان نے اپنی پوری پوری طاقت کا اجتماع آرٹا پر کیا بمقابلہ ٹرکی کے یونان کو ایپائرس مین کامیابی نہایت آسان تھی۔ اگر آخر الذکر قوم مین کچھبھی جنگی قوت ہوتی اسلئے کہ مابین ایپائرس اور یونان کے کوئی کوہستانی سرحد جو تھسلی مین ستدراہ ہوتی حائل نتھی۔ بجز ایک دریا کے جو ایک ندی ہے اور کوئی حد فاصل نہین۔ یونانی فوج بآسانی جانتیا تک جا سکتی تھی اسلئے کہ ترکی فوج متبادل مین سے کوئی دستہ اس صوبہ مین مصروف کارزار نہ تھا۔ زیادہ تر ردیف فوج کا کچھہ حصہ بھیجا گیا تھا۔ دوسرے یہ کہ بوجہ بعد مسافت اور نہونے ریل اور حائل ہونے نہایت پیچیدہ اور دشوار گذار پہاڑی سلسلونکی ترکی فوجی صدر مقامون سے یکایک مزید فوج اور رسد کا آنا آسان نتہا اور انہین وجوہات پر منظر کر کے وزارت یونان نے فیصلہ کر لیا تہا کہ اگر یونان نے تھسلی مین سے کوئی حصہ لیا تو پہر ادس سے زیادہ حصہ ایپائرس مین لے لینگے۔ تیسرے یونانیون کے نقشہ مطلب یہ امر بھی تھا کہ ترکی افواج متعینہ ایپائرس کو صرف حفاظتی جنگ کا حکم تھا اور پیشقدمی کی اجازت نہ دیگئی تھی جسمین کوئی شاہانہ رمز اور حکمت ہوگی۔ غالباً اس لئے ایسا حکم دیا گیا ہوگا کہ یونانی فوج جو بقدر تیس ہزار کے آرٹا پر جمع ہوئی تھی بوجہ موجود ہونے ترکی افواج مقابل کی اپنی جگہہ سے نہ ہل سکے اور امداد کے لئے بھی وہ آرٹا کو نہ چھوڑ سکے۔ اور یہ اسی صورت مین ممکن ہوا جبکہ ترکی فوج برابر آرٹا کے مقابل ڈٹی ہوئی رہی۔ اور نہ آگے بڑہی اور نہ اس فوج یونانی کو بڑہنے دیا۔

یونانی بحری طاقت کے بھروسہ پر مخالفین ٹرکی کی دل خوشکن امیدین

یونان کی بحری قوت جسکی اسقدر تعریف و توصیف ہوتی تھی بالآخر اس شعر کے مصداق ہوئی

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا، جو چیرہ تو اک قطرۂ خون نکلا

جنگ سے پیشتر اور اوسکے مابعد یونانی جہازون کی طاقت اور اوس کے کپتانونکی جنگی لیاقت
کی وہ پکار تھی کہ جسکی کچھہ انتہا نہین - کوئی صاحب الرائے تجویز کرتا تھا کہ ادہر خشکی مین ترکی
فوج بڑھی ادہر خونخوار یونانی بیڑہ پرانے کرم خوردہ عثمانی جہازات کو تباہ کر کے دل کا بخار نکالے
کوئی اس خیال سے خوش تھا کہ اب کوئی دم مین خبر آتی ہی کہ ساحل لیوانٹ سے لیکر ساحل بحر
اسود تک کے تمام بنادر اور ساحلی قلعجات مسمار ہوتے جارہے ہین - کوئی حضرت یہ صلاح بتاتے
تھے کہ سب سے اول اس غضبناک بیڑہ سے دہانہ ڈارڈنیلز کو عبور کر کے قسطنطنیہ پر گولہ باری
کرنا لازم ہے تاکہ سلطان دباؤ کھاکر سین اسٹیفنو* کیطرح فوراً صلح پر آمادہ ہو جائین اور یونان من
مانتی اپنی خواہشات کی تکمیل کرا وے - اور اگر اسمین کچھہ دقت ہو تو کم سے کم اتنا تو کرے کہ بندرگاہ
ڈیڈی غاچ کو جہان سے بجانب مشرق قسطنطنیہ کو اور بجانب مغرب ایڈریانوپل کے راستہ
اور سیلونیکا کو ریلوی لائن جاری ہین گولہ باری سے تباہ کر دیا جاوے اسلئے کہ ڈیڈی غاچ وہ
ضروری مقام ہی جہان ہو کر بہت سے زیادہ فوجین گذری ہین - اور جہان پانچ غیر ملکی جہاز وقت
مقرر پر آتے اور جاتے ہین - پس اس بندرگاہ کے ضایع ہو جانیسے ترکی فوج متعینہ تھسلی بھی
تباہ ہو سکتی ہی - اس لئے کہ اوس کے لئے رسد قسطنطنیہ سے صرف اسی راستہ ہو کر آتی ہی اور یونانی
بیڑہ کے خوف سے براہ تری نہین بھیجی جاتی - غرض تمام یورپ اور مخالفین ترک کے لئے جو امر تسکین بخش تھا وہ
زیادہ یہی بحری قوت تھی - اور یونان نے ان اصول پر کاربند ہونیکی کوشش بھی کی - لیکن اسکے چند بہا
کیونکہ ابنائے ڈارڈنیلز مین گذرنے کی جرأت کر سکتے تھے جسکے کنارون پر عالیشان قلعہ کلید البحر قلعہ حمیدیہ
قلعہ مجیدیہ - قلعہ سفارہ - قلعہ سلطانیہ - قوم قلعہ - سید البحر - ارخانیہ - اور قلعہ طغرل -
وغیرہ ہون، جنکی قلعہ شکن اور قیامت خیز توپون کے نالون کے قطر دس دس - اور چودہ چودہ
انچھ کے ہون جنکا ایک گولہ سوا گز کے محیط کا ایک آہنی جہاز کو غرق کر سکتا ہی - بیچارہ یونانی

* (اس مقام پر جو قسطنطنیہ کے مقابل ہی پچھلی جنگ روم وروس مین عہدنامہ قرار دیا گیا تھا ۱۲

بیڑہ تو منجملہ صدہا توپوں کے دس توپوں کے فیر کا بھی متحمل نہو سکتا تھا اور جب وہ دردانیال مین بھی گذرنے کا خیال نہ کر سکتا تھا تو ظاہر ہی کہ محفوظ قسطنطنیہ تو وہان سے فاصلہ بعید تر واقع ہے - علیٰ ہذالقیاس ڈیڈھی غاچ گو سمندر کے کنارہ واقع ہی لیکن وہ برائے ریل فوجی ہیڈ کوارٹر اڈریانوپل سے صرف ۹۲ ½ میل کے فاصلہ پر ہی جہان اسّی ہزار ریگولر فوج ہمیشہ تیار رہتی ہی علاوہ برین ڈیڈھی غاچ سے سلونیکا یا قسطنطنیہ کو سمندر کے کنارہ کنارہ ریل نہین جاتی ہی بلکہ ترکی دور اندیش عمالون نے ڈیڈھی غاچ سے شمال کیطرف فاصلہ دیکر ساحل سمندر سے دور لیجا کر لین نکالی ہے - پس بندرگاہ کو پر یونان کا قابو حاصل کرنا اور پھر ملک کے اندرونی جانب فوج اوتار کر لیجانا اس کے حق مین کامل بربادی بخش تھا - چنانچہ ۲۰ اپریل سے پیشتر جو ایک گروہ یونانیون کا جہاز سے اتر کر قسطنطنیہ سلونیکا ریلوی کی پٹری اوکھاڑنے مین مصروف تھا بے انتہا زک پا کر پسپا ہوا اور پھر اس حرکت کی تجدید نہ کیگئی - یہ گروہ جزیرہ تھیاس کے مقابل ساحل پر اترا تھا -

نوٹ: ایک فرانسیسی اخبار کے ذریعہ سے جو افواج ممالک دنیا کی تعداد سے کامل واقفیت رکھتا ہے حسب ذیل شمار دیا جاتا ہی -

انتظام فوجی کے لئے سلطنت عظمیٰ سات حصون پر تقسیم کی گئی ہی اور اونکے ہیڈ کوارٹر قسطنطنیہ - اڈریانوپل - ارزنجان - دمشق - بغداد - موناسطر - اور صنعا مین ہین - اردو کی علی تین قسم کی فوج سے مرکب ہی - نظام ردیف - مستحفظ اور اسمین ۲۱ سے لیکر ۴۱ سال تک جوان ہین - گویا ہر آدمی کو بیس سال تک فوجی ملازمت بھگتنا پڑتی ہی - رنگروٹ دو قسم کے ہوتے ہین قسم اول چھ برس (۴ چار برس زیر علم اور دو برس ریزرو) نظام آٹھ سال (۴ چار برس اول زیر علم اور چار برس دوم ردیف ۱۱ اور چھ سال مستحفظ مین اسطرح کل بیس سال رہنا پڑتا ہی - قسم دوم مین وہ جوان بھرتی ہین - جو قسم اول کے لئے نہین لئے گئے اور اس بھرتی کو ترتیب ثانی کہتی ہین یہ لوگ ملازمت کے پہلے سال چھ سے نو مہینے تک بارگون مین رہکر قواعد سیکھتے ہین - اور پھر ہر برس صرف ایک مہینے اپنے گھرون مین ہی قواعد کیا کرتے ہین - فوج نظام حسب دستور - فرنگستان - کمپنیون - رجمنٹون - بٹالین - بریگیڈ - اور ڈویژنون پر تقسیم ہے لیکن

یونانی بیڑہ کی ناقابلیت محض اسی نتیجہ سے صاف روشن ہی کہ ڈارڈنیلز اور ڈیڈی غاچ کو چھوڑکر اُن صدہا چھوٹے بڑے ترکی جزیرون مین سے بھی ایک پر ہاتھ نہ ڈال سکا۔ جو بحر ایجین مین بکھرے پڑے ہین اور بجز اس کے کہ مشرقی ساحل پر کریٹ کے مقابل جہاز لاکر کچھ سامان رسد ضایع کر دیا۔ اور پلاٹا مونا۔ اور لفتوری خوری قصبون پر حملہ کیا۔ قلعہ پریوزا پر غیر مفید گولہ باری کچھ دیر کرتا رہا ایک مصری اگبوٹ کو گرفتار کیا۔ اور سرا ایشمیڈ یا ٹلمیٹ کو پکڑ لیا۔ جو سلطان کی جانبدار مانے جاتے ہین۔ اور کوئی کارروائی بحری اُس سے ایسی ظہور مین نہین آئی جو قابل بیان ہو۔ البتہ مصری حکم لیکر یہ بیڑہ دار السلطنت ایتھنز سے ضرور روانہ ہوا تھا لیکن اوس سے بہتر

بقیہ حاشیہ از صفحہ (۱۱۵)

۲۶ رجمنٹ مین کہ ہر ایک مین ۴ بٹالین ہین۔ لیکن کچھ ایسے بھی ہین جس مین صرف تین بٹالین ہین بنظامہ مین ۳۹ لیمپان انجنیرون کی ہین جنمین ۴۰۰۰ آدمی ہین۔ ایک رجمنٹ آگ بجھانے والون کی اور پندرہ بٹالین رائفل کے بھی ہین۔ طرابلس مین ۱۲ بٹالین ہین کہ جو فوج محافظ کریٹ کی طرح حصہ اول ہر دوم دیجم (یعنی قسطنطنیہ اڈریانوپل وغیرہ) سے بھرتی ہوتی ہین۔
ہر بٹالین مین بموقعہ جنگ ۹۲۲ جوان اور ۱۵ گھوڑے ہوتے ہین۔ گویا ہر رجمنٹ مین ۳۷۶۴ آدمی اور ۶۰ گھوڑے دو رجمنٹ کا ایک بریگیڈ ہوتا ہی۔ دو بریگیڈ معہ ایک بٹالین رائفل کے ڈویزن کہلاتا ہی۔ اور دو ڈویزن ملکر ایک اُردو بنتا ہی۔ پیدل فوج مٹری نی یا ماوزی بندوق سے مسلح ہے بعض رجمنٹون کو مارٹینی نالی والی بھی دی گئی ہے۔ علاوہ اس کے دو لاکھ بیس ہزار کشادہ سوراخ سلحخانہ مین موجود ہین (اور ابھی لیسی کو بھی دیگئی) فوج ردیف ۸۸ رجمنٹون پر تقسیم ہی۔ اور اس کی ترتیب نظام ہی کی طرح ہے۔ فرق صرف اتنا ہی کہ نظام مین ہر بٹالین مین ۹۲۲۔ اور ردیف مین ۱۲۰۰۔ آدمی ہوتے ہین۔ رسالہ مین ۲۰۲۔ اسکواڈرن ہین۔ علاوہ اس کے ایک فوج سوار حامیان کردون کی کھڑی کی گئی ہے۔ اور حمیدیہ کہلاتی ہی۔ وہ اپنے گھوڑے لاتے ہین۔ اور اونکے سردار بھی انہی ہی مین۔ سرکار عالی کو صرف ہتھیار مہیا کرنے پڑتے ہین۔ توپخانہ مین انتظام سنہ ۱۸۹۱ع کے موافق ۲۰ ہزار ۴۷۰۵۔ آدمی۔ اور ۱۳۵۶ توپین ہین یہ سب ۱۴۴ میدانی ۲۲ پہاڑی توپخانون مین تقسیم ہین۔ کل فوج قاہرہ کی تعداد اسطرح سمجھہ مین آئیگی۔

نام فوج	کامل قواعددان	کم قواعددان	کم وبیش قواعددان	میزانکل
نظام	۲۵۰۰۰۰	۱۳۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰	۵۳۰۰۰۰
ردیف	۲۶۰۰۰۰	۳۲۰۰۰۰	۰	۶۰۰۰۰۰
مستحفظ	۱۸۰۰۰۰	۱۹۰۰۰۰	۰	۳۶۰۰۰۰

شاہی حکم کا اسوقت تک کچھ حال نہ کھلا کہ آیا اُنمین قسطنطنیہ سے لینے کا حکم تھا یا سلونیکا پر قابض ہو جانیکی ہدایت تھی - چنانچہ اول الذکر تو ہر طرح ناقابل فتح اور دشوار گذار راستہ پر واقع ہے اور سلونیکا آزاد بندرگاہ ہے جسکا تجارتی تعلق تمام دول یورپ سے ہے اور چونکہ اوسکے نقصان پہونچانے سے غیر ملک کی تجارتگاہون کو بھی نقصان پہونچتا تھا اسلئے سلونیکا پر بھی گولہ باری نہو سکی - غرض سوائے مذکورہ بالا کارنامون کے اور دو تین گاؤن اڑا دینے کے دوران جنگ مین سارا بیڑہ بے نیل و مرام چارون طرف گھومتا پھرا اور ایک موقع بھی اسکو اپنے نام اوچھالنے کا نہ ملا -

سلطانی بیڑہ جہاز کی کاروائی

گو یورپ بھر مین سلطانی جہازونکو بہ نظر حقارت دیکھا جاتا تھا - اُس کے متعلق طرح طرح کے تمسخر آمیز من گھڑت خبرین شایع ہوئی تھین لیکن بالآخر معلوم ہوا کہ وہ ترکی کے حق مین بہت کچھ کار آمد ثابت ہوا - حالانکہ یورپین بخشہ بازاسی بھروسہ پر رہے کہ سارا عثمانی بیڑہ بحر مارمورا اور ابنائے ڈارڈ نیلز مین محفوظ پڑا ہے اور اس کے کپتانون نے نوٹس دیدیا ہے کہ جہاز سمندر مین چلانے کے قابل نہین ہین - گو درحقیقت ایسے ناکارہ چند جہاز ضرور تھے کہ قلعجات ڈارڈ نیلز کی پناہ مین لنگر زن رہے - تاہم باقی بیڑہ کے ایک بہت بڑے حصہ نے وہ کام کیا کہ بہر سلطنت ایسی سرعت سے ایسا اہم کام سر انجام نہین دیسکتی یعنی تمام ردیف فوجکو جو لشکر متعد مین ایشیائے کوچک اور اناطولیا سے طلب کی گئی تھی اُنھین جہازون نے ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ کو منتقل کیا - اور پھر اونکے لئے لاکھون من سامان رسد اور سامان حرب سلونیکا کے اسٹیشن ہر چہار طرف سے لے جاکر ڈھو ڈالا - اور اس آمد و رفت مین وہ وہ

احتیاطین اور حفاظتی کام عمل مین لائے گئے کہ یونانی بیڑہ جہاز تو درکنار کسی کشتی کو بھی معرض
خطرہ مین نہ ڈال سکا۔ عثمانی بیڑہ کے سب جہاز پرانے نہین ہین۔ اور جو قابل مرمت ہین انکی
درستی نہایت چابکدستی سے عمل مین لائی گئی۔ چنانچہ آہن پوش جہاز حمیدیہ ابھی ۱۸۸۵ء
مین تیار ہوکر قسطنطنیہ مین داخل ہوا۔ اسکا وزن ۶۷۰۰ ٹن یعنی ۱۸۷۶۰۰ من ہے۔ اسپر علاوہ چند
جلد چلنے والی شیشی توپون کے دو توپین دس انچہ قطر کی اور دو کرپ توپین ۶ ۶ انچہ قطر
کی چڑھی ہین۔ انجنون کی طاقت چھہ ہزار ۸ سو گھوڑونکی ہے اور رفتار سے گھنٹہ ۱۳ ناٹ یعنی ۱۵
میل ہے (ناٹ = ۱۵ ۱ میل) دوسرا آہنی جنگی جہاز جسمین عثمانی امیر البحر (جو فی الحال حسن رومی
پاشا ہین) مقیم رہتے ہین **مسعودیہ** ہے جو ۱۸۷۴ء مین مکمل ہوا تھا۔ اسکا وزن ۹۱۲۰ ٹن یعنی حمیدیہ
سے بڑا ہے جسپر ۱۲ توپین دس انچہ کے قطر کے موہنہ کی چڑھی رہتی ہین۔ تیسرا آہن پوش عثمانیہ
اور چوتھا عزیزیہ۔ ہر ایک وزن مین ۶۴۰۰ ٹن ہین ۱۸۶۴ء مین اتارے گئے۔ لیکن بعد مین
تھوڑا عرصہ گذرا انکی تجدید کیگئی۔ نجم شوکت وزنی ۲۰۸۵ ٹن ۱۸۶۸ء مین اوتارا گیا۔
ہتر برآہن پوش اگن بوٹ وزنی ۴ سو ٹن ۱۸۷۵ء مین اتارا گیا تھا۔ یا ڈاک کا جہاز ۱۸۶۵ء مین
اوتارا گیا۔ ازمیر مسلح جہاز باربرداری۔ بلنگ دریا۔ تارپیڈو لوتیدا جہاز وزنی ۹۰۰ ٹن ۱۸۹۰ء
مین اتارا گیا۔ اجیر تارپیڈو کشتی وزنی ۱۵۰ ٹن ۱۸۹۰ء مین چار تارپیڈو کشتیان ہر ایک
وزنی ۸۵ - ۸۵ ٹن ہین۔ علاوہ انکے دیگر تارپیڈو کشتیان ہر وقت تیار رہتی ہین کہ
جہان ضرورت ہو تباہی بخش نتایج پیدا کرنے کو موجود ہین۔ تجارتی اور ڈاک کے جہازات اسکی
علاوہ ہین۔ **بیڑہ کی روانگی** آخری ہفتہ مارچ مین جب یہ بیڑہ گولڈن ہارن سے روانہ ہوتا
اسوقت لاکھون تماشائی کنارہ دریا چھتون اور پلون پر جمع تھے۔ روسی سفیر ایم نیلیدوف
اور فرانسیسی سفیر ایم کیمبن حسن پاشا وزیر بحریہ کے ہمراہ روانگی ملاحظہ کرنے گئے۔
اور اعلیحضرت **امیر المومنین** نے قصر یلدیز کوشک کے بالاخانہ سے اس نظارہ کو

معائنہ فرمایا۔ کریٹ کے سمندرون مین ایک ترکی آہن پوش نے شروع مارچ مین ایک یونانی جہاز آذو قیا کو گرفتار کیا جو بعد کو نصوحی پاشا والی بیروت کی تحویل مین رہا۔ مارچ کے تیسرے ہفتہ مین ترکی جہاز عزّالدّین نے ایک دوسرے یونانی جہاز موسومہ ہیرا۔ کو سخت معرکہ آرائی کے بعد جسمین ۵ یونانی اور ۲ ترک قتل ہوئے گرفتار کرکے جرمنی جہاز کے حوالہ کردیا۔

اس جہاز پر یونانی پارلیمنٹ کا نائب میر مجلس ایک ممبر اور ساٹھ یونانی مجاہدین علاوہ سامان حرب کے سوار تھے۔

دوران جنگ مین بحری جنگ کے نہونیسے البتہ اسقدر ضرور ثابت ہوا کہ عثمانی بیڑہ اوسوقت اسلئے تیار نہتا کہ وہ یونانی بندرگاہون اور ساحلون کو حملہ کرکے تباہ کرڈالتا۔ اور خود پیشقدمی کرکے یونانی بیڑہ کو دارالفنا کا راستہ دکھلاتا۔ تاہم یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اُسمین اپنے اور اپنے ملک کی حفاظت کرنے کی طاقت ضرور ہے اور چونکہ بیڑہ کے حملہ آور ہونیمین چند امور مانع تھے۔

(مثلاً ترکی بری فوج کی پوری کامیابی کا ظہور اور اوس کے بحری حملہ کی ضرورت کا مفقود ہونا اور دول یورپ کے متحدہ بیڑہ جہازات کا ساحل کریٹ پر موجود ہونا) اس لئے یہ بھی کہا نہین جاسکتا کہ ترکی جہازات حملہ کی طاقت رکھتے تھے یا نہ رکھتے تھے۔

حضرت سلطان المعظم کو یونانیون کا تباہ برباد کرنا اگر منظور ہوتا تو وہ ایسا کرتے کہ ادہر بری فوجین انکو نیست و نابود کرتی ہوتین۔ ادہر جہازون کی آتشبازی سے ساحلی قلعہ اور بندرگاہ پائرس۔ اور ایتھنیز کو ڈھیر کیا جاتا۔ لیکن منشاء سلطانی ہرگز یہ نہتا اسلئے کہ جو کچھہ ترحم ادہم پادشاہ نے نہایت درجہ کی انسانیت سے دشمن پر ظاہر کیا وہ منشاء سلطانی کا درحقیقت پرتو تہا۔ ورنہ اونکو کون امر مانع تھا کہ مفتوحہ شہرون مین ایک رعیت کا بھی

قتل ہونے دیا - اور بھاگتی ہوئی فوجون کا ایک جگہہ بھی تعاقب نہ کیا - اور اگر وہ ایسا کرتے
تو یہ امر یقینی تھا کہ یونانی فوج آرٹا اور لریسا کے میدانون مین چیل کوؤن کا شکار بنی ہوتی
اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہین کہ ترکی بیڑہ بعد جنگ روم و روس کے اگر کسی یورپ کی
بڑی سلطنت کا مدمقابل نہین رہا تو وہ ایسا گیا گذرا بھی نہین کہ یونانی بیڑہ سے بھی آنکھہ نہ ملا سکے

سرحد ایپائرس مین طرفین کی افواج کا شمار

شروع مفتہ جنگ مین ترکی اور یونانی افواج کی شمار حسب ذیل تھی - جو بعد کو زیادہ کردی
گئی -
ترکی فوج انفنٹری فوج یعنی پیدل پلٹن ۷۲ بٹالین - میدانی توپخانہ کی ۴ بیٹریان کوہی
توپخانہ کی ایک بیٹری سوار پیادون کی رجمنٹ مین شامل ہین جیسا کہ نوٹ صفحہ ۱۱۵ مین
مفصل طور پر درج کیا گیا - یہ تمام جمعیت دو ڈویژن یعنی حصون پر منقسم تھی - ایک کا ہیڈ
کوارٹر جانینا - اور دوسرے کا لوروس مین تھا - کمانڈر جنرل جملہ افواج ایپائرس کے جنرل
احمد حفظی پاشا گورنر جنرل صوبہ جانینا رہے - اول ڈویژن کے کمانڈر سعد الدین پاشا
اور دوسرے ڈویژن کے سپہ سالار عثمان پاشا د شیر ملوپا ہین ، اور جانینا کی جنڈامری
[illegible] کے سالار اسد پاشا تھے
جنرل احمد حفظی پاشا والی صوبہ جانینا اور کمانڈر انچیف افواج ایپائرس کا سن جنگ
[illegible] زمانہ مین ۶۰ سال کا تھا - یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی قابلیت اور لیاقت کی
[illegible] تجربہ کار عہدہ دار ہین - کارگذاری اور استقلال و متانت و مستعدی و ذکاوت
مین مشہور ہین - راستی و راستبازی آپکی ضرب المثل ہے - موناسطر مین پیدا ہوئے اور

(منقول از پیسہ اخبار لاہور)

By. M. Jalal uddin

اس لئے البانی قوم مین شمار کئے جاتے ہین - ۱۸۷۶ء کی خونریزی بوسینیا مین پاشا موصوف سرویہ - بلگیریا - اور مانٹی نگرو - کی افواج کے سپہ سالار تھے - جس موقع پر انہون نے فنون جنگ مین اعلی درجہ کا اظہار لیاقت کیا - ۱۸۷۷ء مین گولی ڈرک پر روسی افواج کا سخت نقصان کیا - مخالفین سلطان کا قول ہے کہ حضرت سلطان کو احمد حفظی پاشا کی لیاقت کا کچھ رشک ہے - اور اس لئے انکو ڈویژن کی جرنیلی (مشیر اردو) سے فائز تر کوئی عہدہ نہین دیا ہے -

سعدالدین پاشا کمانڈر اول ڈویژن متعینہ ایپائرس ۴۷ سال کی عمر رکھتے ہین - قدیم زمانہ کے نہایت اعلی اور منتظم ترک سمجھے جاتے ہین - مدرسہ حربیہ سلطانیہ مین تعلیم پائی ہے اور فوج اسٹاف مین کام کر چکے ہین -

۱۸۶۰ء مین بمقام سیلسٹریہ کمانڈنگ انجنیر رہ چکے ہین اور جنگ سرویہ کی لڑائی مین شرکت کئے ہوئے ہین - ۱۸۸۴ء مین عہدہ نوا ملا اور ۱۸۹۴ء سے عہدہ جلیلہ فوق سے ممتاز رہے جانینا پہونچنے سے قبل اونکی نسبت یہ پنیا دخبر مشہور ہوئی تھی کہ وہ احمد حفظی پاشا کی جگہ جانینا کے گورنر اور فوج کے کمانڈر انچیف مقرر ہونگے -

عثمان پاشا - کمانڈر ڈویژن دوم عساکر ایپائرس - ولایت سیواس مین ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوئے (یہ شیر پلونہ نہین ہین) ۱۸۶۸ء مین حصول تعلیم کی غرض سے سینٹ پٹرسبرگ بھیجے گئے اور ایک روسی پلٹن مین دو برس تک کام کیا - ۱۸۷۷ء مین علی پاشا کے لشکر میدان مانٹی نگرو (جبل اسود) مین ایک دستہ پیدل اور لشکر ہراول کے بحیثیت کرنیل کے کمان کی جولائی مین ہمراہی لشکر سلیمان پاشا درہ شپکا مین اپنی فوج لئے ہوئے روسیون سے مقابلہ کیا اور انکے حملوں کو درہ شپکا پر کامیابی سے روکا جو ایک بہادری کا کام تھا -

جب محمد علی پاشا کا تقرر بجائے افواج متعینہ جنوب کوہ بلقان کی کمانڈر انچیفی پر ہوا تو

عثمان پاشا محمد علی پاشا کے اسٹاف کے چیف مقرر ہوئے۔ اور ساتھ ہی برگیڈیر جنرل کے
معزز عہدہ سے سرفراز کئے گئے۔ بعدہ روسیون سے مصالحت کی گفتگو مین نامہ و پیام
کرنے پر متعین ہوئے۔ اور بعد اختتام جنگ درجہ اول کے اسٹاف مین چیف یعنی صدر اعلی
مقرر کئے گئے۔

سنہ ۱۸۸۵ء مین عثمان پاشا صوبہ ایپائرس کی افواج کے کمانڈر مقرر ہوئے اور سنہ ۱۸۸۹ء مین
تمام فوج طرابلس (ٹرپولی) کے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے۔ جہان سے سنہ ۱۸۹۲ء مین انکو
واپس طلب کرلیا گیا۔ پاشا ے موصوف روسی اور فرانسیسی زبان بولتے ہین اور جنگ
کے زمانہ مین رجمنٹل اسٹاف افسری کے کام مین نہایت مشاق اور تجربہ کار ہین۔ وہ بڑے زیرک
اور راستباز افسر ہین۔ انکی حب وطنی اور خیر خواہی قوم وملت زبان زد عام ہے۔

Regimental staff

یونانی فوج متعینہ ایپائرس کی تعداد

مقام ایپائرس مین یونانی فوج ابتداء جنگ مین اسقدر تھی۔ پیادہ فوج (۱۲۰۰۰) تین بٹالین
(۳۰۰۰) انجنیئر (۱۲۰۰) رسالہ سوار (۶۰۰) انفنٹری (۵۰۰۰) امدادی فوج (۴۰۰۰) توپخانہ
(۲۵۰۰) اور والنٹیئر (۴۰۰۰) جملہ ۲۲ ہزار اس مین ۸ ہزار سپاہی اور آملنے کا حکم ہوا تاکہ
پوری تعداد تیس ہزار ہوجاوے۔ کرنیل میناس اس کل فوج کا کمانڈر انچیف تھا۔

نوٹ یونان کی فوجی طاقت ۔ یونانی فوج کا شمار صفحہ ۶ کے نوٹ مین درج ہوچکا ہے۔ اسمین فوج نظام
یعنی ریگولر ٹروپ کی تعداد دیگئی۔ بعدازان مزید تفصیل مندرجہ اخبار ڈیلی نیوز سے معلوم ہوا کہ یونانی فوج کی یہی
طاقت دمعہ فوج محفوظ حسب ذیل ہے۔
پیدل فوج ۵۵ رجمنٹ جسمین ۶۱۶۲۰ سپاہی ہین۔ باربرداری کے گھوڑے ۱۵۵۵ رسالے تعداد مین دس ہین
جسمین دو ہزار آٹھ سو اسی سوار ہین۔ باٹری توپخانہ ۲۹ جسمین سپاہی ۴۲۶۹ اور ۱۸۰ توپ ہین توپ چلانے کے
گھوڑے ۵۲۸۹ ۔ اور فوج پائنیر کے سپاہی ۴۶۰۳ اور گھوڑے ۲۰۰۸۵ کل فوج کے ہمراہی دو ہزار دوسو معہ گھوڑے
لشکری پولیس چار ہزار اور مہران کا غفر پر کل فوج نظام اور محفوظ کی ۸۲۱۵ سپاہی اور کل گھوڑے ۱۴۴۱۱ ہین منجملہ ان کے قریب ۲۵ ہزار
کے عثمانی مین فرار ہوگئی ہین اور ۲۰ ہزار اثنا مین اکثر اوقات بیکار پڑی رہی

(۸۴۴۴۱)

معاملۂ کریٹ میں یونان کی چیرہ دستی ترکی فوجکشی اور حفظ ماتقدم

نوٹ چونکہ مغربی صوبہ ایپائرس کی جنگ کے حالات قلمبند کرنے مین جو ابتدا سے بیان ہونے چاہئین جنگ کے اصلی وجوہ اور ترکی انتظام پیشبندی کے اسباب لکھنے لازمی ہین اس لئے ہمین کچھ دیر کے لئے مختصر طور پر وجوہ مخاصمت مضامین کا تحریر کرنا ہی جو اس تاریخ کے ابتدائی حصہ مین چھوڑ دئے گئے تھے - اور اس موقع کے لئے محفوظ رکھے تھے محض اس خوف سے کہ مبادا تمہیدی مضامین کا حصہ شروع کتاب مین زیادہ بڑہ جاوے اور اصل حالات جنگ دیر سے ملاحظہ ہونا ناظرین والا تمکین کو گران گذرے مگر بغیر وجوہ و اسباب جنگ تحریر کئے کوئی اجنگی کارنامہ مکمل نہین ہوسکتا اس لئے اونکا نظرانداز کرنا ایک ناگزیر امر تھا اور یہ موقع اونکی تفصیل کے لئے مختص سمجھا گیا اور چونکہ جنگ ایپائرس جنگ تھسلی سے جدا ہوتی رہی ہے اس لئے شروع سے اُس کے حالات بیان ہوتے ہین - -

یونان کی مختصر تاریخ اور ترکی سے اُسکے تعلقات یونان کی تاریخ ۳۰۸۹ سنہ قبل عیسیٰ علیہ السلام سے شروع ہوتی ہے - ۱۶۶۴ سنہ ق م مین یونان کا بڑا شرقی حصہ اٹیکا جسمین شہر ایتھنز واقع ہی ایک بڑے طوفان سے جو مثل طوفان نوحؑ کے تھا ایسا تباہ و برباد ہوا کہ دو سو برس سے قبل اوسکی حالت تبدیل نہو سکی ۶۵۸ سنہ ق م مین بائزنٹیم یعنی قدیمی قسطنطنیہ تعمیر ہوا ۵۴۴ سنہ ق م سے ایرانیون کے حملے شروع ہوگئے - اگست ۴۸۰ سنہ ق م مین زرکسیز نے یونان پر حملہ کیا لیکن اسی وادی تھرماپلی مین جہان ۱۹۹۰ء کی جنگ مین مفرور یونانی سپاہ نے پناہ لی ہے اوسکا حملہ روکدیا گیا -

فتوحات فیلقوس پدر اسکندر اعظم ۳۴۸ سنہ ق م اسکندر اعظم کا آغاز حکومت ۳۳۵ سنہ ق م

فتوحات سکندر اعظم بر ایران ۳۳۴ سنہ ق م تھسلی کے باشندون کی یونان مین تباہکاری

Byzantium

Xerxes

Pythia

سنہ ۱۲۰۴ء لیٹن لوگون نے (اٹلی کے باشندے) فتح کرکے چھوٹے چھوٹے صوبون مین یونان کو تقسیم کیا سنہ ۱۴۶۰ء مین اسلامی حکومت ترکی نے زیر حکم سلطان محمد ثانی ایتھنز اور دیگر حصص یونان فتح کئے سنہ ۱۴۵۶ء مین۔

وینس کی جمہوری ریاست نے پھر ایتھنز اور موریا کو قبضہ مین کرلیا ... ... سنہ ۱۴۶۶ء

کل یونان ترکون کے قبضہ اقتدار مین آگیا .. .. سنہ ۱۵۴۰ء

صوبہ موریا وینس والون کے تصرف مین رہا۔ ... ... مابین سنہ ۱۶۸۵ء ۱۷۱۵ء

روسیون کی امداد سے ترکی کے برخلاف آزادی یونان کی سخت کوششین سنہ ۱۷۷۰ء تا سنہ ۱۷۹۰ء

مالدیویا اور ولیشیا کی بغاوت بمقابلہ ترکی فرو کی گئی جسمین یونانی معاون تھے سنہ ۱۸۲۱ء

شہزادہ الگزینڈر کا اعلان آزادی - مارچ سنہ ۱۸۲۱ء اوسکا ہلالی پرچم کے مقابلہ مین صلیبی جھنڈا کھڑا کرنا اور آزادی کے لئے لڑائی شروع کرنا ... ... اپریل سنہ ۱۸۲۱ء

یونانی پیٹریارک کا قسطنطنیہ مین مارا جانا۔ ... ... ۲۳۔ اپریل سنہ ۱۸۲۱ء

آزادی یونان کا اعلان۔ ... ... ۲۷۔ جنوری سنہ ۱۸۲۲ء

موریہ اور مسلونگہی کو یونانیون کا فتح کرلینا۔ ... ... جون نومبر سنہ ۱۸۲۱ء

ترکون کا محاصرہ کارنتھ ... ... جنوری سنہ ۱۸۲۲ء

جزیرہ سیو (قریب ساحل اناطولیا) کا محاصرہ اس پر گولہ باری اور باشندونکا قتل عام جو زمانہ حال کی تاریخ مین سب سے بڑا گنا جاتا ہے یعنی جسمین ترکون کے ہاتھ سے ۴ ہزار کس قتل ہوئے۔ ... ... ۱۱۔ اپریل سنہ ۱۸۲۲ء

جزیرہ صنوبر مین قتل عام ... ... جولائی سنہ ۱۸۲۲ء

کارنتھ مین یونانی قبضہ ... ... ستمبر سنہ ۱۸۲۲ء

ابراہیم پاشا کا داخلہ اور فتح کرنا نویرینو اور ٹریپولزا کا ... ... فروری تا جون سنہ ۱۸۲۵ء

Latin, Venice, Athens, Moldavia, Patriarch, Missolonghi, Scio, Navarino, Cyprus, Tripolitza

یونان انگلنڈ کو کمک کے لئے طلب کرتا ہے . . . . جولائی سنہ ۱۸۲۵ء
ابراہیم پاشا مسلونگی کو بزور شمشیر فتح کرتے ہین . . . . ۲۳ - اپریل سنہ ۱۸۲۶ء
ستر ہزار پونڈ استعانت یونان کے لئے یورپ مین چندہ ہوئے . . ایضاً
رشید پاشا ایتھنز کو دوبارہ فتح کرتے ہین . . . . ۲ جون سنہ ۱۸۲۷ء
نیوریناین ترکی مصری بیڑہ کی تباہی . . . . ۲۰ - اکتوبر سنہ ۱۸۲۷ء
عہدنامہ لندن بموافقت یونان جسپر روس - فرانس اور انگلنڈ کے دستخط ہوئے ۶ جولائی سنہ ۱۸۲۷ء
ترکون کا موریا کو خالی کردینا . . . . اکتوبر سنہ ۱۸۲۸ء
مسلونگھی کا یونان کو دیا جانا . . . . ۱۶ مئی سنہ ۱۸۲۹ء
یونانی جلسہ قومی کا اجتماع اور آغاز جلسہ . . . . ۲۳ جولائی سنہ ۱۸۲۹ء
بابعالی یونان کی آزادی کو بموجب عہدنامہ ایڈریانوپل کے قبول کرتا ہے ۱۴ ستمبر سنہ ۱۸۲۹ء
بموجب ایک کنونیشن کے اوتھو آف بیوریا شاہ یونان مقرر ہوتا ہے ۷ مئی سنہ ۱۸۳۲ء
تھسلی اور ایپائرس مین برخلاف ترکی عذر کا ہونا اور دربار یونان کا اُس سے
موافقت کرنا اور بالاخر ترکی اور یونان مین تعلقات کی کشیدگی . . . ۲۸ - مارچ سنہ ۱۸۵۴ء
انگلنڈ اور فرانس کا بحری سپاہ بھیجکر بندرگاہ پائرس کا محاصرہ کردینا اور شاہ کا
مجبوراً بے تعلقی رکھنے کا وعدہ کرنا اور تبدیل وزارت . . . . ۲۵ و ۲۶ مئی سنہ ۱۸۵۴ء
شاہ یونان کا کنارہ کش ہوکر اپنے وطن بیوریا کو واپس چلا جانا - جولائی سنہ ۱۸۶۱ء
شاہ ڈنمارک کے بڈھے ایڈمرل کناری سے تاج یونان کو شہزادہ ولیم کے لئے
قبول کرتا ہے . . . . ۶ جون سنہ ۱۸۶۳ء
یونانی افواج جزیرہ کارفو پر دخل کرتے ہین . . . . ۲ جون سنہ ۱۸۶۴ء
غدر کریٹ کے بڑھانے کے لئے نہایت جوش و خروش کا ہونا . . . اگست تا دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء

Convention,
Barakir
Crete. Corfu

ایضاً۔ بار دیگر معہ محاصرہ بحری ... ... سنہ ۱۸۶۶ع

قسطنطین یعنی ڈیوک آف اسپارٹا۔ ولیعہد یونان کی پیدایش ... ... ۲ اگست سنہ ۱۸۶۸ع

یونانی جہاز انوسیس ترکی جہازون پر گولہ باری کرتا ہے اور بندرگاہ سیرا مین داخل ہوتا ہی ۱۴ دسمبر سنہ ۱۸۶۸ع

ترکی اور یونان مین قطع تعلقی ہو جاس کے کہ یونان نے ہتھیار بند ہو کر کریٹ مین مداخلت کی دسمبر سنہ ۱۸۶۸ع

بعد کو ایک کانفرس کا منعقد ہونا جسمین سلاطین یورپ کے وکیل جنوری سنہ ۱۸۶۹ع مین بمقام پیرس جمع ہوئے۔ اوسکی اصلاح منظور کی گئی۔ اور ڈپلومیٹک تعلقات باہمی از سر نو تازہ کرا دئے گئے ... ... ۲۶ فروری سنہ ۱۸۶۹ع

منجانب دول عظام بہ شرکت انگلستان یونان کو تھسلی کا تقریباً کل صوبہ اور صوبہ ایپائرس کا کچھ حصہ ترکی سے جبراً دلوایا گیا۔ ... ... سنہ ۱۸۸۱ع

مزید حرص و ہوس سے بغاوت مشرقی رومیلیا کا فائدہ اوٹھا کر لشکر یونان کا ترکی سرحد کو عبور کرنا اور ترکون کے ہاتھ سے سبکا صفایا ہو جانا۔ ... ... سنہ ۱۸۸۵ع

مندرجہ بالا واقعات کی فہرست سے ظاہر ہوتا ہی کہ ملک یونان پندرہوین صدی عیسوی کے وسط مین سلطنت عثمانیہ کی حدود مین داخل کیا گیا۔ اوسوقت سے لیکر سنہ ۱۷۷۰ع تک کوئی عظیم الشان واقعہ ترکون کے خلاف وقوع مین نہین آیا۔ سب سے پہلی تاریخ جسمین یونانیون نے آزاد ہونے کے لئے بغاوت کی وہ سنہ ۱۷۷۰ع ہی جسکی دوبارہ سنہ ۱۷۹۰ع مین تجدید کی گئی اور آخر تیسری بغاوت مین جو سنہ ۱۸۲۱ع سے شروع ہو کر سنہ ۱۸۲۹ع مین ختم ہوئی۔ روس فرانس۔ اور انگلستان کی مدد سے یونان آزاد ہو گیا۔ اور سنہ ۱۸۳۰ع مین ایک علحدہ بادشاہ بنا دیا گیا۔ سنہ ۱۸۶۲ع مین پہلے بادشاہ کو جس نے ۲۹ برس حکومت کی تھی خارج کر کے دول ثلاثہ نے سنہ ۱۸۶۳ع مین شاہ حال کے والد کو جو اب شاہ ڈنمارک ہے یونان کا بادشاہ بنایا

جس نے اپنی جگہہ اپنے دوسرے بیٹے جارج (شاہ حال) کو یونان کا تخت سپرد کر دیا۔ اسکو
خزانہ یونان سے ۱۱ لاکھ ہزار فرینک صرف خاص کے لئے ملتے ہین اور فرانس و روس
اور ایک تیسری سلطنت کی طرف سے بھی چار چار ہزار پونڈ سالانہ ملتا ہی۔
یونانیون کو حسب تقاضائے فطرت انسانی آزاد ہونے کے وقت سے ہی اپنی ریاست کی
توسیع کی خواہش رہی۔ چنانچہ ۱۸۸۱ء مین دول عظام نے بشرکت انگلستان یونان کو
عقسلی کا تقریباً کل صوبہ اور صوبہ ایپائرس کا کچھہ حصہ ترکی سے جبراً دلوا دیا۔ اس سے یونان
کی آتش طمع وحرص اور بھی زیادہ مشتعل ہوگئی۔ اور ۱۸۸۵ء مین جب صوبہ مشرقی رومیلیا
بغاوت کرکے بلگیریا سے ملحق ہوگیا تو یونان کو توسیع حدود کا پھر خبط سوجھا اور ترکی کو بلگیریا
کے معاملات مین مصروف اور پہلا ہی سا کمزور سمجھکر حملہ کرنے کی طیاریان شروع کر دین
اور یورپ بھی چپکا بیٹھا تماشہ دیکھتا رہا۔ مگر باب عالی نے پندرہ دن کے اندر لاکھون فوج
سرحد یونان پر جمع کر دی اور اوس نے تھوڑے ہی دنون مین یونانی فوج کے اس حصہ کا جو
سرحد کو عبور کر آیا تھا قلع قمع کر دیا۔ لیکن دول عظام نے بیچ بچاؤ کرکے مصالحت کرا دی
اس کے بعد یونان کو سوائے حال کے برسر فساد ہونے کی جرأت نہ پڑی۔ چنانچہ جب اُن
لوگون نے جنہون نے اپنی ذاتی اغراض کے پورا کرنے کے لئے آرمینیا کے بیوقوف باشندون
سے محسن کشی اور نمکحرامی کرائی تھی یہ دیکھکر کہ اس شورش سے مطلب برآری نہین ہوئی
تو ۱۸۹۶ء مین کریٹ کے عیسائیون سے بغاوت کرا دی۔ یہ کئی مہینے رہی اور یونان کی
گورنمنٹ نے خود بالکل خاموشی اختیار کی۔ اور بلکہ اپنے ملک کے مجاہدین کے روکنے مین ساعی
رہی لیکن شروع ۱۸۹۷ء کی بغاوت کریٹ پر یونان کا باوجود اس بے بساطی اور کم مائگی کہ
جو نتیجہ جنگ سے ظاہر ہوئی یکایک مقابلہ کے لئے آمادہ ہوجانا اور چند سلطنتون کے سمجھانے
پر انکو ٹکا سا جواب دیدینا کہ ہم مثل تمہارے عیسائیان کریٹ کی مظلومی پر مہر سکوت

لگائے ہنین بیٹھے رہ سکتے اور خود اپنی بحری فوج بماتحتی کرنیل وساس کے کریٹ یعنی سرحد گورنمنٹ عثمانیہ مین اتارنا صاف ثابت کر رہا ہے کہ اُس کو ماسوائے اپنی جمعیت کے اور تین دیگر عیسائی گورنمنٹون کے مالی اور فوجی امداد کا بھروسہ ضرور تھا۔ جنہون نے بطاہر بجز چند والنٹیر آجانے کی اجازت دیدینے کی اور کسیطرح کا سلوک اور کمک یونان کی نہ کی اور ترکی فوجی عظمت دیکھکر دور ہی دور سے تماشا دیکھنا پڑا۔ اور ہر چند کہ شاہ یونان کے قریبی عزیز و اقارب مین سے چند بادشاہ اور شہزادے موجود تھے لیکن خلاف دور اندیشی اونکو سلطنت عثمانیہ سے اپنے اپنے ڈپلومیٹک تعلقات توڑ دینے کی کوئی وجہ نہ تھی اور اس لئے نہایت سنجیدگی اور ہوشیاری کے ساتھ تمام غیر ملکی اُمراء بادشاہ اور شہزادے جنکو گورنمنٹ کا جزو سمجھنا تھا ہی صاف علیحدہ رہے۔ اور بجز اس کے کہ معاملات صلح اور شرائط صلح مین نرمی کی خواہشات پیش کیگئین کوئی ظاہری طور پر امداد یونان کا کسی نے کوئی پہلو اختیار نہ کیا جس رویہ سے تمام دنیا کے مسلمان اونکے مشکور ہین۔

جزیرہ کریٹ کا مختصر تاریخی حال جو در اصل بانی جنگ ہوا

یہ بڑا ترکی جزیرہ بحر روم مین یونان کے جنوبی ساحل کے متصل اور راس میلیا سے بجانب جنوب و مشرق ...ٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اوسکا قدیمی نام کریٹ ہے جو زمانہ قدیم مین اپنی سو شہرون۔ کوہ اڈا اور ایک بھول بھلیان کی وجہ سے نہایت مشہور رہچکا ہے حال زمانہ وہ کینڈیا کے نام سے موسوم ہے جس نام کا شہر اوسکا صدر مقام بھی ہے۔ عربی مین اسکو جزیرہ قریطہ یا قریطش کہتے ہین۔ رومیون نے اول مرتبہ ۶۸ سنہ قبل مسیح مین اسکو فتح کیا تھا۔ جسے اہل عرب نے ۸۲۳ء مین چھین لیا۔ ۹۶۱ء مین وہ پھر یونانیون کے قبضہ

مین گیا - اور اگست سنہ ۱۲۰۴ء مین وینس کی جمہوری سلطنت کے ہاتھ فروخت کیا گیا سنہ ۱۳۶۴ء
مین بہت بڑا غدر فرو کیا گیا سنہ ۱۶۴۵ء مین ترکون نے اسکا محاصرہ کیا اور بعد ۲۴ برس کی محنت
شاقہ اور متواتر محاصرون کے جسمین ۲ لاکھ سے زیادہ آدمی تباہ ہوئے سنہ ۱۶۶۹ء مین پورا
جزیرہ فتح کیا - سنہ ۱۸۲۱ء سے سنہ ۱۸۳۰ء تک وہ نہایت نازک حالت مین رہا اور پے در پے
لڑائیون سے تباہ و برباد ہوا سنہ ۱۸۳۰ء مین مصری پاشا کے حوالہ کیا گیا - لیکن ۱۰ برس بعد وہ
پھر براہ راست ترکی سلطنت مین لے لیا گیا اسی سال بغاوتین ہوئین جو سنہ ۱۸۴۱ء مین فرو کی
گئین - ۲۱ جولائی سنہ ۱۸۵۹ء کو عیسائیونکا قتل عام ہوا جس نقصان کا معاوضہ جون سنہ ۱۸۶۶ء
مین چاہا گیا - ۱۲ - اگست سنہ ۱۸۶۶ء کو کریٹ کے عیسائیون نے ایک ملیشیا بنام نہاد "مقدس ملیشیا"
قایم کی ۳ - ستمبر سنہ ۱۸۶۶ء کو قریطی لوگون نے عام جلسہ کر کے ترکی حکومت سے انکار کیا اور
کریٹ کی یونانی بادشاہت سے الحاق کا اعلان کیا - اسپر جنگ کی نوبت پہونچی اور ۱۱ ستمبر
سنہ ۱۸۶۶ء کو افواج ترکی مصطفی پاشا کے زیر کمان گئی - ستمبر اور اکتوبر سنہ الیہ مین چھوٹی
لڑائیون مین یونانی فتحمند نظر آئے - اکتوبر کے مہینہ مین یونانی سلطنت کا ایک جہاز والنٹیر
اور سامان حرب کو کینڈیا پہونچاتا رہا - ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۶۶ء کو خانقاہ ارقدی محصور کر لی گئی
لیکن خود محصورین کے اسکو اڑا دینے سے طرفین کا نقصان عظیم ہوا - ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۶۷ء
کو - اسٹریا - جرمنی - اٹلی - اور سوئزرلینڈ کی سلطنتون کیطرف سے کینڈیا چھوڑ دینے کے
لئے سلطان کی خدمتمین متفقہ یادداشت بھیجی گئی جو ۳۱ مارچ کو نامنظور کی گئی - ۲۱ جون سنہ ۱۸۶۷ء
کو روس کی سرکردگی سے پھر ایک متفقہ یادداشت لڑائی بند کر دینے کے لئے باب عالی مین پیش
کی گئی - جولائی مین برابر غیر منفصلہ لڑائیان جاری رہین اور ۱۹ - اگست سنہ ۱۸۶۷ء کو ترکی
جہاز عزالدین نے یونانی جہاز ارقدی کو جو یونانی والنٹیر لاتے اور جزیرہ سے عورتون
اور بچون کو لیجاتے مین مصروف تھا - بالکل تباہ کر دیا - ۲۲ ستمبر کو ڈیلیگیٹون نے

وزیر اعظم سے ملاقات کی اور اسی مہینے کی ۲۸ - کو وزیر اعظم کے پہونچنے سے عذر رفع ہوا امن کا اعلان اور ترمیم قوانین کا وعدہ کیا گیا - نومبر مین کامیابی کے ساتھ یونانی لوگ جزیرہ کا محاصرہ کرنے لگے - اور ترکی جنرل عمر پاشا جزیرہ کے کمانڈر نے اپنے عہدہ سے استعفا دیا - چنانچہ فروری ۱۸۶۹ء مین جنگ از سر نو تازہ ہو گئی - ۱۰ دسمبر کو ۲ ہزار پانچسو یونانی جزیرہ کے مقابل اوترے لیکن بعد چند دست بدست محاربون کے جن مین اون کے ۱۵ آدمی مارے گئے سب نے اطاعت قبول کر لی - اور یہ سب ۲۶ دسمبر کو یونان واپس بھیجدیے گئے - ۸ - مارچ ۱۸۶۹ء کو نیا ترکی گورنر عمر آفندی داخل جزیرہ ہوا اور محاصرہ موقوف ہوکر امن قایم ہوا -

اس مختصر تاریخ سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ آرمینیون کی طرح یہان کے باشندے بھی جو ایک چہارم مسلمانون کو چھوڑ کر باقی تین چوتھائی یونانی عیسائی ہین ہمیشہ اپنی شہنشاہی سلطنت پر بغاوت پر آمادہ رہتے ہین اور مشکل سے کوئی سال خالی جاتا ہی جس مین کوئی نہ کوئی حیلہ حوالہ کرکے علم بغاوت بلند نہ کرتے ہون اور اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے کوئی دن ایسا نہین گذرتا کہ اپنے ہم وطن مسلمان باشندون کے امن و عافیت مین خلل انداز نہوتے ہون چنانچہ اس صدی مین آٹھوین مرتبہ شروع سال ۱۸۹۷ء سے پھر وہی پیچیدہ جھگڑون اور کبھی نہ تمام ہونے والی مفسدہ پردازیون اور بغاوت کا زور شور سے آغاز ہو گیا - ان فسادون سے اونکی غرض ہمیشہ یہ رہی ہے کہ سلطنت ترکی کو مجبور کرکے اور سلاطین یورپ سے زور ڈلواکر جزیرہ کریٹ کا الحاق کسی نہ کسی طرح یونان سے ہو جاوے جو اونکی قومی سلطنت ہے -

جزیرہ کریٹ کا جغرافی تذکرہ - یہ جزیرہ ۳۵ درجے اور ۳۵ درجہ ۴۰ دقیقہ عرض البلد شمالی کے درمیان اور ۲۳ درجہ ۳۰ دقیقہ طول البلد شرقی سے لیکر ۲۶ درجہ ۲۲ دقیقہ تک پھیلا ہوا ہی - اور اس لئے طول کل جزیرہ کا ۱۶۰ میل اور عرض زیادہ سے زیادہ چوڑے مقام پر ۳۵ اور تنگ سے تنگ جگہہ ۱۵ یا ۱۶ میل ہے - رقبہ ۳۰۰۰ میل مربع کے قریب ہی - قریب تین

ساحل ایشیائے کوچک سے جزیرہ کے صدر مقام کینڈیا کا فاصلہ ۱۶ میل اور ایتھنز دار السلطنت یونان سے، اس کے ایک بندرگاہ کینیا کا فاصلہ ۱۷ میل ہے۔ قسطنطنیہ سے سمندر کے راستہ ٹھیک پانچسو میل اور اسکندریہ بندرگاہ مصر سے ۳۵۰ میل کی دوری پر ہے۔ اور بحر روم کا انگریزی فوجی سٹیشن یعنی جزیرہ مالٹا کو کریٹ کے غربی ساحل سے بخط مستقیم چار سو میل کا فاصلہ ہے۔ صدر مقام جزیرہ کا شہر کینیا ہے جو شمالی ساحل پر واقع ہے۔ دوسرے مشہور شہر اور قصبے کینیا۔ ریٹیمو۔ قسطریہ۔ سلینیہ۔ اسپنالونگا۔ سیتیا۔ کسموس۔ اسفیکیا۔ اور ہیرپٹرا ہین۔ کل جزیرہ مین شرقاً غرباً ایک کوہستانی سلسلہ پھیلا ہوا ہے جسکے سب سے اونچی چوٹی وسط جزیرہ کے قریب کوہ اڈا کے نام سے مشہور چلی آتی ہے۔ زمین زرخیز اور چھوٹی ندیون کی کثرت سے خوب شاداب ہے۔ نارنگی۔ انگور زیتون کے درختون کی کثرت سے تمام جزیرہ نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

جزیرہ تین صوبون مین منقسم ہے یعنی غربی حصہ کینیا درمیانی ریٹیمو اور شرقی کینڈیا کا صوبہ ہے۔ ان سب پر ایک ترکی گورنر اور ایک فوجی کمانڈر باب عالی کی طرف سے متعین رہتا ہے۔ معمولی تعداد فوج کی جو یہان مقیم رہا کرتی ہے ۱۵ ہزار ہے۔ اس جزیرہ کے پہاڑون مین بہت سے درّے اور گھاٹیان اور گپھائین ایسی ہین جو قدیمی واقعات کو زمانے کی یاد مین ابتک تازہ رکھتے ہین۔ خاص خاص پیداوار اور تجارتی اشیاء یہان کی روغن وا تخم تیل۔ ریشم۔ شراب۔ صمغیات۔ اون۔ نارنگی۔ لیمون۔ شہد۔ اور موم السی اور بادام ہین۔ باقی تمام یونانی مجمع الجزائر کے باشندون سے کریٹ کے باشندے زیادہ تنومند اور طاقتور ہوتے ہین۔ لیکن ذہن و ذکاوت مین یونانیون کے ہم پلہ کیا بلکہ بہت ہی کم ہین۔

آبادی جزیرہ کی ۳ لاکھ کے قریب ہے جس مین ایک حصہ سے زاید مسلمان اور ۳ حصے

Canea, Retimo, Candia, Spinalonga, Sitia, Kissamo, Sphakia, Hierapetra,

Ida mt.

کم یونانی عیسائی ہین۔

فروری سنہ ۱۸۹۷ء مین مفسدہ پردازی کا زور شور اور یونانکی مداخلت

اہل کریٹ جب شروع سال مین بیحد دست اندازیان کرتے کرتے مسلمانون کی جان و مال کا سخت نقصان کرنے لگے تو عثمان صبر و تحمل اونکے ہاتھ سے بھی چھوٹ گئی اور اپنے دشمن ٹپوونکو وہ بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے لگے۔ سلاطین عظام کے جنگی جہازات نے امن قایم کرنے کی غرض سے سواحل کریٹ کو محصور کرلیا۔ چنانچہ فروری کے شروع مین باہمی خانہ جنگیون مین ایک عیسائی جج اور چار مسلمان ہلاک ہوئے اسپر مسلح مسلمانون کی جماعت نے کثیر التعداد عیسائیونکو یہانتک نیچا دکھایا کہ وہ غیر طاقتون کے جہازونپر جا جاکر پناہ لینے لگے۔ ادہر ہین محاربین جب مکانات کے منہدم ہونے اور تین عیسائیون کے قتل و ہلاکت کی خبر مشہور ہوئی تو یونانی گورنمنٹ نے جنگی جہازون کی روانگی کا حکم جاری کیا۔ اور بدامنی دیکھکر انگریزی فرانسیسی۔ اور اطالین جنگی جہازون کی سپاہیون نے کیمنیا کے بازارون مین پہرہ دینا شروع کردیا۔ اسپر بھی عیسائی برابر غیر ملکی جنگی جہازون پر جاکے چھپتے رہے تمام جزیرہ مین آتش عناد مشتعل ہونا شروع ہوگئی۔ یونان مین پبلک جلسے منعقد ہوکر گورنمنٹ پر زور ڈالنے لگے کہ وہ فی الفور جزیرہ کو اپنی سلطنت سے ملحق کرلے۔

۱۲۔ فروری کو یونانی گورنمنٹ نے لارڈ سالسبری وزیر اعظم انگلستان کو ایک یاد داشت روانہ کی جس مین یہ درخواست تھی کہ کریٹ مین ترکی سپاہ کو داخل ہونے سے روکا جاوے ورنہ خود یونان اس کے روکنے مین اسقدر کوشش کریگا جہانتک اُس کا مقدور

سے چلے گا

یہ یادداشت نہایت ہی تمرد آمیز تھی۔ لہذا اور سلاطین نے قصد کرلیا کہ یونان کو کریٹ مین فساد بڑہانے سے باز رکھین گے۔ اور باغیون کو بھی خاموش کرنے کی کوشش کرین گے۔ یونانی امیر البحر نے اطلاع دی کہ کینیا پر گولہ باری کرنے سے ۴۸ گھنٹہ پیشتر غیر ملکی جنگی جہازونکو مطلع کیا جاویگا۔

انہین تاریخون مین ایک معمولی ترکی جہاز کو جو کینڈیا سے روانہ ہوا تھا یونانی جنگی جہاز نے گھیر کر اوسپر گولے مارنے شروع کئے جس سے مجبور ہوکر وہ پھر کینڈیا کو واپس آگیا۔ عیسائیون نے قلعہ کینیا پر گولہ باری کی جسپر قسطنطنیہ کے سفراء دول نے سلاطین کو مشورہ دیا کہ مسلمانون کے حفاظت کی غرض سے کینیا۔ ریٹیمو۔ اور کینڈیا پر قبضہ کرنا لازم ہے انگریزی جنگی جہاز ڈریاڈ۔ ھاربر اور بلیونیر۔ اور ایک تارپیڈو پکڑنے والی کشتی مسمی بہ آرڈینٹ مالٹا سے کریٹ کو روانہ ہوئی۔

۱۴۔ فروری کو یونان کے تین جہاز فوج سے بھرے ہوئے کریٹ کو روانہ ہوئے۔ اور اسی تاریخ کو پرنس نکولس شاہزادہ ولیعہد کے چھوٹے بہائی نے جو توپخانہ کے سپہ سالار ہین تھسلی کی طرف کوچ کیا۔ سلاطین کے جواب طلب کرنے پر گورنمنٹ یونان نے جوابدیا کہ جو کارروائی وہ کریٹ کے معاملہ مین کر رہی ہے وہ اوسکی خود ذمہ دار ہے۔ کینیا پر عیسوی گولہ باری ہونے سے تمام سفیر معہ اہل و عیال جنگی جہازونپر پناہ گزین ہوگئے۔ ۱۹ فروری کو تار آمدہ لندن سے ظاہر ہوا کہ سلینیہ کے قریب ۱۰۴ مسلمان جن مین بیس عورتین اور ۴۶ بچے تھے عیسائیون کے ہاتھ سے قتل کئے گئے۔ اسی عرصہ مین یونانی فوج نے ۱۵ فروری کو پیشقدمی کرکے ایک ترکی قلعہ کو چھین کر ۲۵۰ ترک قید کرلئے اور ترکی فوج کو مجبوراً کینیا کو واپس آنا پڑا۔ ۱۴ فروری کو تمام دن شہنشاہ ولیم جرمن نے سفارت خانہ

اور مجلس وزرا مین معاملہ کریٹ کے مشورہ مین گذارا اور اسی طرح ایم ہنوٹا وزیر فرانس نے ۵ تاریخ مقدمہ کریت کے مشورہ مین سفراء دول کے ساتھ گذاری۔

شاہ یونان کا ایڈیکانگ کرنیل واساس افواج یونانی متعینہ کریٹ کا سپہ سالار کیا گیا اس نے کنیشیا کے قبضہ کی اہل کریٹ کو اطلاع دی۔ اور گورنمنٹ یونان نے دوسرے سلاطین کی صلاح کی مطلق پرواہ نہ کی۔ بلکہ اونکی دھمکیون کو بھی اس کان سنا اور اس کان اوڑا دیا۔ آغاز مارچ مین۔ سلاطین نے ایک متفقہ یادداشت دولت عثمانیہ مین پیش کی اور اسکی ایک نقل گورنمنٹ یونان کو بھی روانہ کی گئی اوسمین درج تھا کہ کریٹ آیندہ سے سلطان ٹرکی کے زیر نگرانی ایک خودمختار دولت تصور کیجائے۔ اور یونانی سپاہ چھہ دن کے اندر کریٹ کو خالی کردے۔ ورنہ یونان سے نہایت سختی کا برتاو ہوگا۔

معاملہ کریٹ مین یونان کا جوش وخروش اور دیگر طاقتونکی دست اندازی

تمام یونانی اخبار گورنمنٹ کو راے دینے لگے کہ کریٹ کے معاملہ مین ہرگز دوسرے سلاطین کی تجویز نہ منظور ہوا اور ادنی سپاہی سے لیکر اعلی درجہ کے عہدہ دار تک کو یہ جوش تھا کہ یونان سے مزید ملکی فوج کے نہ بھیجے جانے پر وزیر جنگ نے اپنی خدمت سے استعفا دیدیا اور ایتھینز کے بیر بادری نے ارک بشپ آف کنٹربری کو لکھا کہ عیسیٰ مسیح کے نام پر کریٹ کے عیسائیون کے لئے ہر ملک سے امداد طلب کیجائے۔ دیکن ارک بشپ موصوف نے اوسپر توجہ نفرمائی۔ اور سیکسٹر مار مبلو اطالین چیمبر کا ایک ڈپٹی اپنے ملک کے والنٹیر لیکر کریٹ جانے کے لئے ایتھینز مین وارد ہوگیا۔ ۴ مارچ کو ایتھینز مین

جوش وخروش کی کچھ انتہا نرہی - اور اسی تاریخ کی شام کو ایک مجمع کثیر "جنگ جنگ" کے
نعرے مارتا ہوا ایوان شاہی کے احاطہ مین گھس آیا - ولیعہد صاحب نے بالاخانہ کی کھڑکی
سے اونکی طرف مخاطب ہوکر بادشاہ کا شکریہ ادا کیا - اور نصیحت کی کہ ہر کام خموشی اور
آہستگی سے کرنا لازم ہے - بجاے مستعفی وزیر جنگ کے دوسرا شخص وزیر مقرر ہوا جس نے
فوج کے تمام افسرون کو بہمہ وجوہ مستعد اور تیار رہنے کی ہدایت کی اور نہایت سرگرمی
سے توپخانہ کی بٹریان سرحد ترکی کیطرف روانہ کرنے مین مصروف ہوا - اور لندن کے ۶ مارچ
کے تار سے واضح ہوا کہ ہاؤس آف کامنس کے چند ممبرون نے جنمین سر چارلس ڈلکی
اور مسٹر ہربرٹ گلیڈسٹون شریک تھے شاہ یونان کو ایک تار روانہ کیا جسمین اونکی بیحد
تعریف کی گئی - کیونکہ اونھون نے کریٹ کو مہذب بنانے اور وہان امن قایم کرنے مین
بہت سعی کی - یہہ تار محض پرائیوٹ رعایا کی حیثیت سے تھا نہ کہ بحیثیت سرکاری ممبر پارلیمنٹ
۷ - مارچ کو یونان نے گورنمنٹ عثمانیہ کو یادداشت بھیجی کہ اگر وہ ترکی فوج کو مقدونیا
سے ہٹالے تو یونان بھی اپنی فوج وہانسے واپس بلانے کے لئے تیار ہے - اسی تاریخ
کو باب عالی نے سلاطین کی یادداشت کا جواب دیا کہ اسکو اکثر تجاویز اصلاح قبول ہین
لیکن آزادی کریٹ کے معاملہ مین بحث کی ضرورت ہے - اس کے دوسرے روز معلوم ہوا
کہ سلاطین عظام کے امیر البحرون نے تجویز کیا ہے کہ بہ پاداش کلہ درازی یونان اوسپر
سختی واجب ہے اور اس لئے بندرگاہ پائیرس (یعنی ایتھنیز کا بندرگاہ ہے) اور کریٹ
کی آمدورفت جہازات بند کردیجاوے - اور جو یونانی جہاز تعمیل حکم نہ کرین اونکو گرفتار
کیا جاوے لیکن ایدھنوٹا وزیر فرانس نے اس سے اختلاف کیا -
اور کہا کہ جب تک چیمبر آف ڈپوٹیز مین مشورہ نہ کرلیا جاوے گا تب تک یونان پر
کوئی سختی روانہ رکھی جاوے گی

سلاطین کی یادداشت پر یونانی گورنمنٹ کا جواب اور سلاطین کی عملی دست اندازی

۹۔ مارچ کا تار مظہر ہوا کہ یونانی گورنمنٹ نے جو جواب سلاطین کو دیا وہ یہ تھا کہ فقط کریٹ کے خودمختار بنائے جانے سے موجودہ مشکلات کا خاتمہ نہین ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے سبب مذہبی جوش اور بغاوت ہرگز کم نہوگی۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ جزیرہ گورنمنٹ یونان کو دیدیا جاوے اور فوج کے واپس بلانے کی نسبت یہ جواب ہے کہ یونان ایسا کرکے وہان کے عیسائیون کو مسلمانون کے اختیار مین دیدینا ہرگز نہین چاہتا۔ ہان بحری فوج اور بیڑہ جہاز کا حصہ کسیقدر واپس لیا جا سکتا ہے اور یہ امر کہ کریٹ مین کسطرح کی گورنمنٹ قایم ہو وہین کے باشندون پر چھوڑ دینا چاہیے اس متمردانہ جواب سے گریٹ برٹن کو تشفی حاصل نہوئی اس سلئے کہ یونانی فوج کے کریٹ مین رہنے سے برابر عیسائی اور مسلمانون مین کشت وخون جاری رہنے کا احتمال تھا۔

۱۴۔ مارچ کو خبر ملی کہ روس کی گورنمنٹ نے ایک سرکلر سلاطین عظام کے نام جاری کیا جسمین تجویز کی گئی کہ چھ بڑی سلطنتون مین سے ہر ایک فوراً دو دو ہزار آدمی کریٹ مین اوتار کر جزیرہ کا قبضہ حاصل کرین تاکہ یونان اپنی فوجین طلب کرنے پر مجبور ہو۔ جرمن اور آسٹریا نے مزید افواج کے بھیجنے سے اختلاف کیا اور جملہ سلاطین کے مشورہ سے یہ امر طے پایا کہ یونانی یادداشت کا کوئی جواب ندین۔ بلکہ یونان وکریٹ کا بحری راستہ فوراً بند کردین تاکہ آمدورفت یونانی جہازات کی مسدود ہو جاوے۔ یونان نے ایک اور یادداشت نافذ کی جسمین تحریک کی تھی۔ کہ کریٹ مین امن پھیلانے کا کام یونانی فوجون سے لیا جاوے اور یورپین طاقتین اسمین

اُسکا ہاتھہ بٹائین اور یہ بھی تجویز کیا کہ امن قایم ہونے کے بعد جب تک اہل کریٹ کی رائے صحیح نہ معلوم ہو کہ آیندہ انتظام حکومت کی بابتہ اونکی کیا مرضی ہے اوسوقت تک ترکی بطور اعلےٰ حکومت کے جزیرہ کی سرپرست ہو۔

آخر ہفتہ مارچ مین عیسائیونکی مسلمانونپر سخت زیادتی اور قسطنطنیہ مین ترکونکی جوشکو ترقی

۲۴ - اور ۲۵ - مارچ کو دن بھر کینیا کے گردونواح مین نہایت خونریزی ہوتی رہی اور مسلمان مرد بچے اور عورتین گاجر مولی کی طرح کاٹے گئے۔ اکثر مقامات پر باغیونکا قبضہ ہو گیا یہانتک کہ قلعہ ملاک کو بھی چھین کر خاک سیاہ کر ڈالا گیا حالانکہ دس منٹ تک جنگی جہازونسے گولہ باری ہوتی رہی مگر باغی لوگ کسیطرح ظلم و ستم سے باز نہ آئے۔ اُنھون نے موجودہ قلیل التعداد ترکی فوج کا تعاقب کر کے خوب شکار کیا اور یہانسے بھی بڑہکر مقامات ملیپا وغیرہ مین ترکونکو چارونطرف سے گھیر کر مارنے مین مشغول ہوئے جبکہ دوبارہ جنگی جہازونسے گولہ باری کی ضرورت درپیش ہوئی جسمین دوسو مفسدین کے قریب ہلاک ہوئے۔ اب ان مسلمانونکے پیہم کشت وخون نے تمام ایشیائی کوچاب اور یورپی روم کے ترکونکو بھڑکا دیا۔ اونکی رگ حمیت جوش مین آگئی اور یہ جوش اونکا کچھہ بیجا نہتا اُنھون نے ایک عرصہ مدید تک دنیا کو اپنا صبر و تحمل خوب نمایان طور پر دکھلایا۔ چنانچہ ان رنجون مین یونانیون کے خلاف قسطنطنیہ مین ایک آتش غیظ و غضب مشتعل ہوئی۔ لندن سے ۲۶ کی وہی رات کے وقت اطلاعی تاربرقیان روانہ کرنیکی ضرورت پڑی کہ قسطنطنیہ مین ترکون کو بیحد جوش ہی اور وہان کی حالت نہایت نازک ہورہی ہے۔ یونانی بوجہ خوف قتل ہتھیار بند ہوسے مین اس تاریخ کو غیر ملکی جہازونسے پھر باغیون پر گولہ اندازی کی جو خلیج سوڈا کے سامنے قلعہ ملاک کے نیچے کو مورچہ بندی مین معروف تھے۔ اسی روز جزیرہ غازے مین جو

Gulf of Suda

Gozo Is.

کریٹ کے جنوب مین واقع ہے یونانیون نے ترکون پہ دہاوا کرکے انکے بہت سے آدمی قتل و ہلاک کرڈالے۔ اور بعض مفسدین نے ایک انگریزی دوخانی کشتی پر بھی گولے مارے ہ۔ مارچ کو ممالک اجنبیہ کے امیر البحرون نے سلاطین سے درخواست کی کہ ہر ایک سلطنت فوراً ایک ایک زاید پلٹن کریٹ کو بہیجے تاکہ جدید مقبوضہ حصہ شہر مفسدین کی حملہ آوری سے محفوظ رکھا جاوے۔ ۳۱ کو مفسدون نے دو روز کی جنگ کے بعد قلعہ اسپینا لونگا فتح کرلیا اور ایک ترکی جہاز جس مین سامان حرب تھا غرق کردیا اور قلعہ ہزیدین واقع خلیج سوڈا پر حملہ کیا جسکے فرو کرنے اور قلعہ پر قبضہ رکھنے کے لئے بیڑہ جہازات نے باغیون پر گولہ باری کی اور کچھہ مجموعی فوج قلعہ کی طرف بھیجی گئی۔

اپریل کی کارروائی متعلق بہ کریٹ

۲۔ اپریل کو سرکار برطانیہ نے ایک مزید پہاڑی توپخانہ اور ۱۸۰ توپچی کریٹ کو روانہ کئے۔ ۳۔ اپریل کو دوہزار باشی بزوقون نے کینیا سے نکلکر ایکروٹری مین باغیون سے مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اور نقصان عظیم اوٹھایا۔ ترکی گورنر اور اطالین افسرون نے جنگ بند کرائی۔ اور باشی باذوق کو کینیا مین واپس لیجا کر اونسے ہتھیار کھلواے۔ ۵ اپریل کو کینیا کے امیر البحرون کو حکم ہوا کہ یونان کی جابرانہ زیادتی ہونیکی وجہ سے وہ سب ملکر بندرگاہ پائرس (ایتھنز کا بندرگاہ) کو بند کردین۔ اسی عرصہ مین سرحد تھسلی ترکی فوجون سے لبریز ہوگئی اور جنگ کے لئے ترکی عساکر مین اسقدر جوش پھیلا کہ ایک اشارہ ہوتے ہی وہ یونان کو دہون دہار کردین ۶۔ کو بتائید و مشورہ گورنمنٹ روس کے تمامی سلاطین نے دولت عثمانیہ اور شاہ یونان کو اطلاع دی کہ زیادتی کرنے والون مین جو کوئی بھی فتحیاب ہوگا

اوسکو فتح و ظفر نصیب دیا جائیگا - اسی تاریخ کو ایتھنز مین جوش جنگ اوٹھا - لوگ جوق جوق نعرہ ہاے جنگ مارتے پھرتے تھے جنکی کرسالطین کی ایک یادداشت پر جو ہفتہ اول کے اختتام پر یونان کو بھیجی گئی کوئی توجہ ایتھنز مین نہین کی گئی

ولیش فیوزیلر اور **سیفورتھ** کی بقیہ فوج انگلینڈ کی طرف سے اور مزید کی سپاہ روس کیطرف سے کریٹ مین داخل ہوگئی جہان برابر روزمرہ جنگ جاری تھی

۹ - اپریل کو باغیان کریٹ نے کسمو مین کا محاصرہ شروع کیا - او بحری سپہ سالارون کو مطلع کیاکہ اگر وہ اونپر گولہ باری کرین گے تو اوسکا جواب ترکی بہ ترکی دیا جاویگا

اسی تاریخ کو مسلح یونانی بیقاعدہ گروہون کے ۲ ہزار آدمیون نے ترکی سرحد مقام بکرانیا کے قریب عبور کیا اور جنکو جنگل مین گھیر کر ترکون نے شکست فاش دی دہس سرحد کی کارروایون کا مفصل حال مسلسل طور پر ابتدائی بابون مین لکھا جاچکا اس جگہ صرف کریٹ اور ایپارس کے معرکون کی تفصیل تحریر کیجاتی ہے -

۱۰ اپریل کو باغیون نے غیر ملکی جہاز پر جسمین پناہ گزین مسلمان بھی سوار تھے گولہ باری کی اور اوسکا جواب جہاز سے دیا گیا - سلطان المعظم نے کریٹ کے معاملہ مین تصفیہ کی دیر ہونے سے جو نقصانات عظیم واقع ہورہے تھے سلاطین عظام سے اسکی شکایت کی اور ۱۷ - اپریل کو پھر وہانکی مسلسل خونریزی کے افسوسناک نتایج پر انکو متوجہ کیا باقاعدہ ترکی اور یونان مین اعلان جنگ ہوگیا - سلاطین مین بنادر یونانی اور بحری راستون کے بند کردینے کی کامل تجویز ہوگئی - اٹلی سے بھی ایک بڑی فوج اور دو پلٹنین کیانیہ مین پہونچگئین

۲۴ - اپریل - کرنیل واساس سپہ سالار افواج یونان مقیم کریٹ نے امیر البحر دن سے استفسار کیا کہ سلاطین دولت عثمانیہ کے موافق ہین یا مخالف کیونکہ اوس نے

کہاکہ ترکون پر حملہ کرنیکا حکم ہوا ہے - ان تاریخون مین سرحد پر نہایت تیزی سے جنگ جاری تھی اور ترک میدان تھسلی مین بڑہ آئے تھے - شاہی خاندان کی وہ نازک حالت ہوئی کہ ایک جہاز اس لئے ہر وقت تیار رہتا تھا کہ ضرورت کے وقت فوراً اپنے شاہی مسافرون کو غالباً ڈنمارک مین اُتار آوے جہان خود شاہ جیارج کے بوڑھے والدین امان سے سریر حکومت پر جلوہ گر ہین - ٹرنا و اور لریسا کی ہزیمت سے کرنیل واساس مین بھی دم نہین رہا وہ چاہتا تھا کہ تھسلی کا بدلہ کریٹ کے بے گناہ اور غیر مسلح مسلمانون کا خون بہا کر نکالے اور اسی لئے اُس نے امیر البحرون سے دریافت کیا کہ سلاطین کا تعلق ترکی سے کیا ہے -

۲۹ - کے تار سے معلوم ہوا کہ سلاطین نے تجویز کیا کہ کرنیل واساس یونانی فوج کو کریٹ سے واپس لے آوے اور اگر گورنمنٹ یونان ایسا کرنے مین تساہل کرے تو کوئی بادشاہ جنگ مین دخل نہ دے اور کیہ کرنیل واساس کو واپس بلا لینا ثابت کر دیگا کہ یونان سلاطین کی اطاعت سے باہر نہین ہے - علی ہذا شاہ جرمن نے سخت شرط کی کہ جب تک یونانیون سے کریٹ نہ خالی ہو جاویگا تب تک وہ جنگ کے معاملہ مین ہرگز دخل نہ دیگا اور بالآخر تھسلی مین شکست کھا کر یونان کو نہایت مجبوری اور شرمندگی کے ساتھ کرنیل واساس کو معہ فوج کے کریٹ سے واپس بلانا پڑا - چنانچہ ۹ مئی کے تار سے معلوم ہوا کہ وہ ایتھنیز مین لوٹ کر آگیا - اور گورنمنٹ یونان نے سلاطین کو اطلاع دی کہ رفتہ رفتہ کل یونانی افواج کریٹ سے واپس کر لی جاوینگی - اور امید ظاہر کی کہ جنگ ترکی و یونان کے تصفیہ کرنے مین وہ جلد مدد دینگے لیکن سلاطین کو اس رفتہ رفتہ سے تشفی نہین ہوئی سلطان المعظم نے جو کریٹ کو خود مختار کر دینے کا وعدہ کیا تھا وہ باوجود فتح تھسلی کے بجنسہ شرائط اُسپر قایم رہے -

۲۱- مئی - سلاطین کی تجویز پر یونان نے کامل اطاعت کا اظہار کیا اور شرایط مجوزہ جرمنی کے
بموجب یونان کو ایک نوٹ دیا گیا جسکو اس نے بلا کم و کاست منظور کر لیا - اسی تاریخ
کو کریٹ سے یونانی لشکر واپس ہونا شروع ہو گئے - اور ۲۲ - مئی تک تمام بقیہ یونانی
سپاہیون سے جزیرہ بالکل خالی ہو گیا -

واقعات مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ بناء مخاصمت جزیرہ کریٹ ہوا اور چونکہ بوجوہات چند
در چند سلطان المعظم کو یونان کی بیجا مداخلت کا پہلے سے اندیشہ تھا اس لئے سامان جنگ کے
متحرک کرنے مین اُنہون نے وہ عاقلانہ تدبیر قبل از جنگ اختیار فرمائی جس سے بہتر ناممکن تھی اور
اس احسن طریقہ سے جنگ کی تیاریان ہوئین کہ باوجود موجودگی لاتعداد سفراء دول خارجہ کے جو
سلطنت کے ہر بڑے شہر مین مقیم رہتے ہین سلاطین یورپ اور پبلک کو کوئی خاص توجہ کرنیکی نوبت
نہ آئی اُسوقت تک کہ درہ ملونا کے مقابل طبل جنگ نہ بج لیا - یونان نے اول پیشقدمی کی اس مین
تو کوئی شک نہین - کیونکہ کریٹ مین کرنیل واساس کا داخل ہونا غنیم کی فوج کا ترکی سرحد مین
داخل ہونا تھا تھسلی کیطرف ابھی کون چھیڑ چھاڑ ہونے پائی تھی اور اسی بناء پر اعلان جنگ کا
باضابطہ عمل مین لانا اختیار کیا گیا - حالانکہ جنگ اپریل کے دوسرے ہفتہ مین شروع ہوئی الیکن
یونانی جہاز فوجین لیکر ۱۵ - فروری سے کریٹ کی جانب چل پڑے تھے جنہون نے جزیرہ مین
داخل ہوکر اور باغیون کے ساتھ ملکر مسلمانون پر جو جو سختیان کین وہ ناگفتہ بہ ہین اُنہون نے جزیرہ
کے تمام اندرونی آباد مقامون کے مسلمانون کو تہ تیغ کرکے قلعون پر تسلط کر لیا اُنکی تمام جائداد
مال و اسباب کو لوٹ لیا - باغات اور لاکھون زیتون کے درختون کو کاٹ ڈالا - پس ترکون کو
سوا سے ساحلی شہرون کے اور کہین پناہ لینے کا ٹھکانا نہ تھا - چنانچہ ترکون کو ایک ساحلی قلعہ
پر بھی جہان ترکون نے اپنے کو محصور کیا تھا حملہ کیا - غیر ملکی جہاز کچھ عرصہ تک ساکت رہے
یہانتک کہ یونانی قلعہ مین داخل ہو گئے - اور تمام محصور ترکون کو قتل کر ڈالا

تب اسٹیریا کے ایک جہاز نے یہ ظلم عظیم دیکھہ کر گولہ باری شروع کردی جس سے تھوڑے
عرصہ مین قلعہ مسمار ہو گیا۔ اور تمام یونانی بھی بجز معدودی چند لوگون کے اوسی جگہہ ہلاک ہوئے
تب بھی یونانی مقتولین کی تعداد قلیل تھی نیز آسٹریا کے ایک جنگی جہاز نے دو یونانی باربرداری
کے جہازون کو جو سامان حرب اور خفیہ اسباب یونان سے کریٹ کو لا رہے تھے گرفتار کرلیا۔
اندرون جزیرہ مین بعد ایک قتل عام کے صرف سو سوا سو ترک باقی بچے تھے اور اونہون نے
ایک قلعہ مین پناہ لی تھی وہ بھی یونانیون کے دست تظلم سے نہ بچے اور سب ہلاک کردئے گئے
باوجود اس کے کہ سلطان نے اپنی مسلمان رعایا مین امن قایم رکھنے کی غرض سے کریٹ
کی خبرون کو مشتہر نہونے دیا تاہم رفتہ رفتہ ان مظالم کی خبرون نے مختلف ذرایع سے اشاعت
پائی۔ مسلمانون کی جوش ہمدردی اور غصہ کا کچھہ ٹھکانا نہ رہا۔ تا آنکہ مسلمان سلطان کی
نرمی اور سہولت پر غم کھانے اور افسوس کرنے لگے حتی کہ اگر بدبخت یونانیون کو کافی سزا دہی
کی جرأت نہ دکھائی جاتی تو کچھہ بعید نہ تھا۔ کہ سلطان کا تاج و تخت تو درکنار مسلمانون کے
ہاتھہ سے شاید وہ قیمتی جان بھی جو فی زمانہ بائیس کرور مسلمانونکی جان ہے معرض خطر
مین پڑجاتی۔ جوش حمیت کا کچھہ ٹھکانا نہ رہا بلکہ عام خیال یہ پیدا ہو گیا تھا کہ اگر اسی طرح
مسلمانون کا قتل اور انکی تباہی اور جزیرہ سے بیخ کنی رہی تو افواج عثمانیہ شاید خود عنان
اختیار اپنے ہاتھہ مین لیکر عیسائیون سے بدلہ لینا شروع کردین گے۔ (افواج مقیم کریٹ
جو اول سے آخر تک باوجود کشت و خون رعایا کے دست اندازی نہ کی وہ سلاطین کے
روکنے سے ہوئی کیونکہ وہانکی امن قایم کرنیکا ذمہ خود شاہان یوروپ نے لے لیا تھا اس
لئے کہ ترکی فوج کی دست اندازی سے شاید مذہبی رنگ چڑھکر بغاوت کو اور ترقی نہو
اگر عثمانیہ فوج اس خلاقی طور پر بے دست و پا کر دیجاتی تو اسقدر طول نہ کھنچتا اور کم سے
کم مسلمان تو اس افسوسناک حالت سے تباہ و برباد نہوتے) لیکن خدا کے

فصل سے ایسا نہونے پایا بلکہ مسلمانون کے عظیم الشان بادشاہ نے ان ظالمون کی نذر کی
اور مسلمانون کے خون کے بدلہ لینے کی ذمہ داری باوجود ۲۳ دشمنون مین پھنسے ہونیکی اپنی
ہی سر لی جیسا کہ انکو شایان تھا - اور ماہ اپریل اور مئی مین کیا جو کچھ کیا - اور اہل عالم نے
سنا جو کچھ سنا مختصر یہ کہ ایک ماہ کی کارروائی نے اسلام کو حضیض مذلت سے اوج منزلت
پر پہونچا دیا - الغرض کریٹ کے متعلق ضروری واقعات جسقدر قلمبند ہوئے وہ اس ضرورت
کے لئے کافی ہین کہ جنگ کے وجوہات بخوبی سمجھ مین آجاوین بقیہ حالات اور واقعات بعد
از اختتام جنگ اپنے موقع پر درج کیے جاوینگے لہذا ہم جنگ ایپارس کے
ابتدائی محاربات لکھنا شروع کرتے ہین جسکی تمہید بیان ہوچکی ہے - اور جب تک کہ اس مسودہ
کی ۲۹ - اپریل تک کی کارروائی نہ لکھہ لین گے تھسلی کی طرف رجوع نہ کرین گے تاکہ آئندہ
سے مقامات کے حالات ملے جلے چلے جاوین -

یونانی فوج کا داخلہ ایپارس مین

۱۲ - اپریل ۱۸۹۷ء سے قبل ایپارس مین ترکی افواج کا طرز عمل صرف مدافعانہ رہا اور جیسا کہ
سرحد تھسلی پر وہ چند روز تک یونانیون کی شرارت کا تحمل کرتے رہے اسی طرح آپ کے
مقابل بھی جو افواج ترکی موجود تھین وہ یونانیون کی چھیڑ چھاڑ پر صبر کرتی رہین - حتی کہ احکام
سلطانی حملہ بچانے اور نیز حملہ کرنے کے پہونچ گئے - چنانچہ مثل سرحد تھسلی کے سرحد ایپارس
کو بھی یونانی ارنگولر سپاہیون نے عبور کر کے گریونیا پر حملہ کیا جنکے ساتھ اٹلی کے والنٹیر
بھی شامل تھے ان سب کی مجموعی تعداد ۲ ہزار کے قریب تھی - سرحد ترکی مین داخل
ہونے کے بعد انکی خوب خاطر داری کی گئی - یعنی سلطانی البانیہ فوج کے کمانڈر نے انکو
دیکھ کر حکم دیا کہ ایسے بزدلون پر شاہی کارتوس کے ذخائر صرف کرنے کی ضرورت

نہین ہے بلکہ انکا کام سرد لوہے سے لینا چاہئے یعنی تلوار اور سنگین سے انکی مزاج پرسی
کرلینا کافی ہوگا پس البانی فوج کی طرف سے ایک فیر نہوا بلکہ ان بہادرون نے چشم زدن
مین مجاہرین یونانی کو سنگینون پر رکھکر ٹکرے ٹکرے کر ڈالا چنانچہ دو ہزار مین سے مشکل تمام
تین سو آدمی جان بچا کر بھاگے۔ اور باقی سب وہین کھیت رہے۔ اس کے بعد باقاعدہ
فوجون مین زور شور سے لڑائی ہونا شروع ہوگئی۔ ۱۷ اپریل کی صبح کو ۸ بجے کے وقت قلعہ
پریوزا سے یونانی بیڑہ پر گولہ باری ہوئی جس کے صدمہ سے یونانی جہاز مقدونیہ خلیج امرشیا کی
تنگ دہانہ مین غرق ہوگیا۔ نیز قلعہ مذکور سے یونانی جنگی مقام نیٹیم پر گولے برسائے گئے
جسکا جواب بیڑہ کی توپون سے نہایت چابکدستی سے دیا گیا۔ اور ترکون کا اس سے کسیقدر
نقصان ہوا۔ یعنی منجملہ ۳ توپخانون کے دو چھوٹے توپخانے کچھہ عرصہ کے لئے بند کرنا پڑے
حالانکہ تیسرا بڑا توپخانہ کسیطرح خاموش نہو سکا۔ گورنمنٹ یونان نے مغربی حصہ کے بیڑہ جہازات
کو حکم دیا کہ وہ قلعہ پریوزا پر گولہ باری کرے اور ایک معقول تعداد لشکر کی سمندر کے کنارے
بڑہ کر جزیرہ کارفو کے مقابل۔ سارانتہ پر جہاز سے اوتری اور اوس مقام پر جو کچھہ ترکی
سامان رسد مختصر آ جمع تھا اسکو اڑا دینے اور جلا دینے مین کامیابی حاصل کی اور یونانی فوج
بر تری کے ایک پہلو کو اپنے زور مین رکھا جو کرنیل ماناس کے زیر کمان جانینا پر بڑہ رہی تھی
کرنیل نہایت تیزی سے حملہ آور ہوا اور ترکون کو ابتداءً مقام فلیپاڈیز سے ہٹا دیا اور
جنکو آگے بڑہکر مقام اسٹرونیا بھی خالی کر دینا پڑا۔ جس کو کرنیل ماناس نے اپنا فوجی
ہیڈکوارٹر قرار دیا۔ دوسرا گروہ یونانیون کا قلعہ نیپی پکرویہ کے مقابل موجود ہوا۔
یہ مقام اوس جگہہ واقع ہے جہان جانینا کی سڑک آرٹا اور پریوزا کیطرف پھٹتی ہے لیکن
بقول ایک انگریزی اخبار کے "ترکی سپاہیون کا دل و گروہ تمام فن جنگ کے کمالات
سے برتر اور اعلی ہے" انہون نے اس حملہ آور فوج کا نہایت شجاعت سے

مقابلہ کیا اور ابھی آدھی مدد بھی نہ پہونچنے پائی تھی کہ اونھون نے شکست فاش کھائی اور پھر اپنے علاقہ آرنا کیطرف مراجعت کرنا پڑی۔ اس عرصہ مین ترکی کمک جو تھسلی کو جارہی تھی راستہ ہی سے ایپارس کیطرف مڑ گئی جہان کمک کی زیادہ تر ضرورت تھی ۱۸۔ اپریل کو یونان کے بیڑہ جہازات نے قلعہ پریوزا اور اون قلعجات پر نہایت زور شور سے گولہ باری کی جو دہانہ خلیج امرشیا پر واقع ہین اور یہی ایک بڑی کارروائی تھی جو تمام دوران جنگ مین یونانی بحری طاقت سے ظہور پذیر ہوئی۔ اس جہازی حملے کے جواب مین قلعہ پریوزا نے نہایت دندان شکن مقابلہ کیا اور تمام جہازون مین ایک کھلبلی ڈالدی۔ بیڑہ جہازات کو آخرکار توپون کے زد سے دُور ہٹ جانا پڑا اور وہ آہن پوش جہاز جو گولہ کھاکر نہ سنبھل سکا تھا بدبختی سے خلیج کے تنگ دہانہ کے بیچ مین ڈوبا جسکی وجہ سے دیگر جہازات کی آمدورفت مین بڑا خلل واقع ہوگیا تھا اس لئے گورنمنٹ یونان سے حکم ہوا کہ ڈائنامیٹ کے ذریعہ سے اوڑاکر راستہ صاف کیا جاوے۔ اس بحری حملہ کی کیفیت خود جنرل حفظی پاشا کے تار سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ جو اُنھون نے ۱۹ اپریل کو حضور سلطانی مین روانہ کیا۔

۱۹ اپریل جنرل حفظی پاشا کا تار قلعہ پریوزا کی گولہ باری کے احوال مین

جنرل ممدوح الصدر اسطرح ۱۹ تاریخ کو تار دیتے ہین کہ:۔

ان ۱۳ جہازون مین جنمین سے ۷ نے اپا ملوا اور باقی ۶ نے خلیج فاردہ کیطرف اگرشہر پریوزا پر حملہ کیا تھا جنکا حال اول عرض کیا گیا ہے جب پریوزا کے قلعہ سے گولہ باری کی گئی تو حمیدیہ اور جدید دمدمون کی توپون مین سے

۵ اینٹی میٹر والی توپون کے تین سخت گولون نے دو جہازون کو نقصان پہونچایا مگر یہ تحقیق نہو سکا کہ نقصان کی مقدار کسقدر ہی مگر اسکی وجہ سے یونانی بیڑہ ہٹکر چلا گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس ۲½ گھنٹون کی سخت جنگ مین ہما را کچھ نقصان نہین ہوا

اسی بحری حملہ کی خبر کو اخبار صباح نے اسطرح لکہا کہ:۔

شہر پریوزا اور قلعجات پریوزا اور ترکی مورچون کو جلا دینے کی غرض سے یونانی بیڑہ نے جس مین - - آہن پوش اور تین چوبی جہاز تھے دو سو گز کا فاصلہ تین رکھکر دو اسکوا ڈرن مرتب کیے جنکے ۱۱ گولے بتفصیل ذیل اسطرح آکر لگے کہ قلعہ حمیدیہ مورچہ کے خارج اطراف پر ایک اور اوس کے اندر دو۔ ریتی قلعہ کے برج اطراف پر تین اور اندرونی حصہ مین ۵ گر کے لگے۔ لیکن کوئی نقصان نہ پہونچا کر ایک یونانی آہن پوش جہاز جبکہ حمیدیہ مورچون کے مقابل گذر رہا تہا تو اوس کے اگلے حصہ مین ۵ انیٹی میٹر والی توپ کا ایک گولہ مذکورہ بالا مورچہ سے اور اوس کے پچھلے حصہ مین ایک گولہ ریتی قلعہ کے توپ سے آکر لگا۔ جس کے سبب سے جہاز ایک طرف کو جھک گیا۔ اور ایک دوسرے آہنی جہاز کے اندر ایک گولہ پھٹا جسکے سبب سے بیڑہ کو ہٹ جانا پڑا اور علاوہ اس کے "وا طی مورچہ" اور "خضر قلعہ" پر ۱۵ اور گیارہ سینٹی میٹر والی توپون کے گولون نے ایک چوبی جہاز کو بالکل بیکار کر دیا جسکو دو آہنی جہاز گھسیٹ کر لے گئے۔ اور یونانی بیڑہ کو بجز نقصان اوٹھانے کے کچھ اور یا تہ نہ آیا"

پریوزا کی گولہ باری یونانیون نے ۱۲۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو بالکل موقوف کر دی جسکا جاری رکھنا اب ان کے بس کی بات نہی تھی۔ کیونکہ قلعہ کے استحکام کے باعث بجز گولہ و بارود ضایع ہونے کے اور کوئی فائدہ مترتب ہوتا معلوم نہوتا تھا

ترکی فوج متعینہ ایپائرس کی کیفیت

کپتان نارمن صاحب ولایت کے ایک ماہوار رسالہ مین ترکی فوج کی موجودہ حالت کا ۱۸۸۶ء
کی حالت سے باوضاحت مقابلہ کرتے ہین جنکی تحریر بمصداق الفضل ما شہدت بہ
الاعداء نہایت قابل وثوق ہوسکتی ہے۔ صاحب موصوف نے دو برس ہوئے اوسوقت کی فوجکی
حالت پر ایک رسالہ شایع کیا تھا جسمین اونہون نے یقین کے ساتھ تحریر کیا تھا کہ ترکی فوج
ان اصلاحات کے طفیل جو اوس جنگی کمیشن کی نگرانی مین ہو سکے جسکے میر مجلس خود اعلیحضرت امیر المومنین
ہین اور جو برابر بلیدر کو شک مین اجلاس کرتی رہتی ہے اور ایسی کی گئی ہین کسی زمانہ مین خواہ اوسکا
مقابل کوئی ہو اپنی شجاعت دلیری اور مردی کا پورا ثبوت دیگی وہ اب محاربہ روم و یونان کا نتیجہ سکر
خوش ہوئے اونکا بیان بالکل درست ثابت ہوا۔ کپتان ممدوح اس جنگ مین ترکی فوج
متعینہ صوبہ اپائرس کے ہیڈ کوارٹر کے ساتھ تھے* اور اونہون نے صوبہ مذکور کی لڑائیون اور
سپاہیون کے حالات نہایت شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرمائے ہین جسمین اونہون نے ترکی
فوجکی ترقی کا ذکر کیا ہے جو اوس کو پچھلے بیس برس مین حاصل ہوئی ہے ۱۸۷۷ء کی ترکی فوج
کی نسبت تحریر فرماتے ہین۔

محاربہ روم و روس مین ترکی فوج کے اہم نقص یہ تھے کہ اسٹاف کا کسین
نام و نشان تک نہ تھا۔ اور افسر بالکل ناقابل اور جاہل تھے۔ مختار پاشا
(سپہ سالار افواج آرمینیا) کے ساتھ کوئی اسٹاف نہ تھا اور نہ کوئی افسر ایسا
انکے ساتھ تھا جو دشمن کی جمعیت اور ملک کی قدرتی کیفیت کو معائنہ کرنے
کی قابلیت رکھتا ہو۔ بہت تھوڑے افسر نقشہ کو پڑھ سکتے تھے اور نقشے بھی
بہت تھوڑے تھے۔ اور جب تھے وہ بھی اسٹریا کے چھپے ہوئے میدان

---

* بعد اختتام جنگ سلطان المعظم نے انکو جنگی تمغہ عنایت فرمایا۔ ۱۲

جنگ مین تار برقی سے کوئی کام نہ لیا گیا تھا۔ کمپ سے فاصلہ پر لیٹ
اور پھر سے بٹھاتے دہ جاتے ہی نہ تھے۔ ڈویژنون بریگیڈون اور رجمنٹون
کے کمانڈر اپنی اپنی فوجون سے کام لینے اور اونسے فوجی نقل و حرکت
کرانے کے فن سے نا آشنا تھے۔ اور کمپنیون کے صاف رکھنے کے لئے
کوئی کوشش نہ کیجاتی تھی۔ میدان جنگ کے لئے تقریباً کوئی اسپتال
موجود نہ تھا۔ اور مجروح سپاہیون کے اعضا قسطنطنیہ سے منظوری
ملنے سے پہلے قطع نہین کئے جا سکتے تھے۔ میدان جنگ مین فوجی خزانہ بالکل
خالی تھا اور کسرت کا انتظام کہین دکھائی نہین دیتا تھا۔ ۱۸۹۷ء مین
کل نقشہ بدلا ہوا ہے۔ ڈویژنون کے کمانڈر عثمان پاشا و ابراہیم پاشا دیہ
دونون افسر صوبہ ایپائرس کی فوج پر مامور تھے جنکا مارشل ادہم پاشا سے
کوئی تعلق نہ تھا اور جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور علمی و عملی دونون طرح کی فن جنگ مین
پورے ماہر تھے اسٹاف افسر ایسے چالاک اور ذہین تھے کہ کسی قوم مین اونسے
بہتر نہین دکھائی دیتے تھے۔ فوج ایپائرس کے دونون ڈویژنون کے اعلیٰ
اسٹاف افسر میجران اسعد و صالح نے کئی برس جرمنی فوج مین رہ چکے تھے
اور ٹوپی کی چوٹی سے لیکر بوٹ کی ایڑی تک ہر جوڑ بند اونکی سپاہگری
کا شاہد تھا۔ تمام رجمنٹون کے افسرون اور اسٹاف افسرون کو ملک کے نہایت
درست نقشے تقسیم کئے گئے تھے جو ۱/۵۰۰۰۰ کے پیمانہ پر تھے ڈویژن کی
کمانڈرون کے پاس اس نقشہ کے علاوہ ایک ایک نہایت ہی عمدہ نقشہ
رنگین ۱/۱۰۰۰۰۰ کے پیمانہ پر تھا۔ اس سے عمدہ نقشے مینے کبھی نہین دیکھے
محکمہ تار فوجون کے ہمراہ تھا۔ اور گو عیسائی باغی اکثر تارون کو کاٹ جاتے

تھے تاہم محکمہ مذکور نہایت قابل تعریف درستی اور سرعت سے کام دیتا رہا
بکث اور دو دوسے پہرہ کے فرائض کو نظام فوجین بخوبی بجھتی تھین اور مسودہ
مذکور کے تینون بریگیڈون کے سب صفائی و پاکیزگی مین اپنی آپ ہی
نظیر تھے آدمیون اور گھوڑون کے لیے پانی پینے کا الگ الگ انتظام تھا
پاخانے نہایت احتیاط سے بنائے گئے تھے اور ہر روز صاف کیے جاتے تھے
میدانی فوجی ہسپتال ہر ایک ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر مین موجود تھے ایک
بمقام پریوزا تین بمقام فلیپا ویس - ایک بمقام ملاکا اور پانچ جانینا مین
ان سب مین بالمجموع دو ہزار بیمار اور مجروح سما سکتے تھے مگر خوبی کا مقام
ہے کہ طبی ڈاکٹرون پر بیمارون کی چندان بھرمار نہ پڑی - قطع اعضا کی نسبت
قسطنطنیہ سے اجازت منگوانے کی کوئی ضرورت نہین تھی - یہ امر ہسپتال
کے اعلی طبی افسر کی رائے پر منحصر تھا - جانینا کے ہیڈ کوارٹر کا فوجی خزانہ بھرپور
تھا اور عثمان پاشا ہر وقت نہ فقط اون دہقانون کو جنگی جانور باربرداری
واسطے لیے جاتے تھے کرایہ دے سکتے تھے بلکہ فوج کے لیے جو بھیڑ بکری
خریدی جاتی تھین انکی قیمت فی الفور ادا کر دیتے تھے - سپاہی بھی روپیہ
خالی نہ رہتے تھے انکی بھی تنخواہ برابر ملتی رہتی تھی - اور گو البانی طبعاً لوٹ
مار کے عادی ہوتے ہین مگر دم آرمی زار دو کے سپاہی نہایت احتیاط
والتزام کے ساتھ ہر ایک چیز کی جسکی انہین ضرورت ہوتی تھی قیمت ادا کرتے
تھے - مئی کے آخر مین جانینا سے آگے بڑھنے کے وقت تو جمین باربرداری
کا انتظام نہایت مکمل تھا - ہر ایک بٹالین کے ساتھ دو سو یا پانچ سو خچرین تھین
اور مقامات میٹزو پینا - فلیپا ڈیز - نروصون - کاروان ہری اور جابیہ مین

ڈیپو قایم کردئے گئے تھے۔

اس کے بعد کپتان نارمن تحریر فرماتے ہین کہ۔

گورنمنٹ عثمانیہ نے اس محاربہ مین عثمانیہ فوج کا بہترین و قابلترین حصہ نہین بھیجا تھا۔ چار رجمنٹون کے سوا اور کوئی رجمنٹ باقاعدہ فوج نظام کی سلطان المعظم نے میدان جنگ کو روانہ نہ کی۔ یہ میدان اکیلی ردیف فوج نے جیسا ہی نظام فوج اپنی اپنی چھاونیون کی بارکون ہی مین مقیم رہتی تھی اگر سرویا یا بلگیریا بھی یونان کے ساتھ شامل ہو جاتے (گو ہنوز یونان صوبہ مقدونیا کا دعویدار ہے۔ یہ دونون قومین اسکی بجائے زیادہ تر سلطان کی طرفدار ہینگی) تو ٹرکی کو اسکی کچھہ پرواہ نہوتی۔ اسلئے ان دونون ملکونکی سرحد پر منزل بمنزل ایکسو بیس ۱۲۲ پلٹن نظام فوج ڈال رکھی تھی جو سب کی سب ماسر بکنزین رائفلون سے مسلح تھین۔ اور گویا یہ عالی کو ان دونون ملکونکی ساکت رہنی کا یقین تھا۔ مگر اسے یونان ایسے حقیر دشمن کے مقابلہ پر نظام فوج روانہ کرنیکی احتیاج نہ تھی۔

پس ٹرکی نے ثابت کر دیا کہ وہ یونان ایسے ملکون کو صرف بائین ہاتھہ کی ضرب سے تباہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ ردیف اور نظام کی وہی نسبت ہے جو ہندستان کے گورہ فوج کو پولیس کے رنگروٹ سے ہے۔ (منقول از وکیل)

جانینا کے قریب لڑائی

۲۴۔ اپریل کو جانینا سے کچھہ فاصلہ پر اُس یونانی فوج سے جو برابر اندرون ایپارس مین بڑھتی چلی گئی تھی ترکون نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا جسکا نتیجہ صرف یہی ہین

ہوا کہ یونانیون کے قدم آگے بڑھنے سے رک گئے ملکہ انکو ایسی شکست فاش ملی کہ جس مین پانچسو کے قریب قتل و زخمی اور ۲۰۰ قید ہوئے - اور ترکون کی طرف سے کل ۱۲۴ - آدمی قتل اور زخمی ہوئے - اس معرکہ سے یونانی فوج پسپا ہو کر پیچھے کو لوٹ پڑی یہانتک کہ قلعہ پینٹی پگیڈیا پر دم لیا - جہان دوبارہ خونریزی کے ساتھ معرکہ آرائی ہوئی - یہ مقام آرٹا اور جانینا کے درمیان واقع ہے -

پینٹی پگیڈیا پر دوسرا سخت معرکہ اور یونانیون کی ہزیمت

پہلی مرتبہ یونانیون نے ترکون کو پینٹی پگیڈیا سے ہٹا دیا تھا - لیکن اس مقام پر ۲۳ اپریل کی شام سے پھر ایک یونانی پلٹن زبردست دستہ فوج ترکی سے مصروف کارزار رہی جسمین قبل الذکر کے ڈیڑھ سو آدمی ہلاک ہوئے تاہم اوس رزم نتیجہ کا فیصلہ نہو سکا کہ بالآخر میدان کس کے ہاتھ رہا - اس کے بعد پھر دونون فوجون مین بڑا بھاری مقابلہ ہوا جس مین یونانیون کو سخت ہزیمت ہوئی اور اوس جگہہ سے شکست کھا کر یونانی سپاہ ایسے دیوانہ پن کے ساتھ فرار ہوئی کہ جابجا خود اپنے شہرون کو لوٹتی ہوئی پیچھے ہٹتی چلی گئی - اور چونکہ ترک پیچھے سے تعاقب رہے اس لئے اونکو رک کر دم لینے کا کہین موقع نہ ملا حتی کہ دریائے آرٹا کو عبور کرکے اپنے محفوظ مقام شہر آرٹا مین جا کر پناہ گزین ہوئے - افسرون نے بہتیرا کوشش کی کہ بھاگڑ بند کر کے اپنے دشمنون سے مردانہ وار مقابلہ کرین - لیکن سپاہی کب کسی کی سنتے تھے - چنانچہ ہر طرف سے کھنچکر آرٹا پر یونانیون کی تعداد تیس۳۰ ہزار سے متجاوز ہوگئی - اور مجموعی تعداد ترکون کی اوس کے مقابل بیس۲۰ ہزار سے بھی کم تھی - دونون سپاہون کے درمیان صرف دریائے آرٹا حائل تھا - اگر یونانی گھر پر پہونچکر بھی ذرا حوصلہ کو کام فرماتے - تو ظاہر ہے کہ اُن کے حریف اُن سے تعداد مین دو ثلث سے بھی کم تھے - لیکن باوجود

افسرون کے بہلانے پھسلانے - دھمکانے - ڈرانے چیخنے - اور چلانے کے کسی سپاہی نے اُنکے ارادون کی تائید کی اور کسی روز تک مقابلہ کا ارادہ تک نہ کیا -

یورپی والنٹیرون کا یہ حال تھا کہ جابجا پہاڑون کے محفوظ مقامات مین مسکن گزین تھی اور باطمینان تمام ورجینیا تماکو کے سگرٹ بنا کر پی رہے تھے اور اندھیرے او جالے جو کوئی نظر آجا تو ترک سمجھکر نشانہ موت بنا دیتے تھے - حالانکہ وہ شخص یونانی لباس مین ہوتا تھا وہ خیال کرتے تھے کہ ترک دھوکہ دیکر اونکی قریب آنا چاہتا ہے - پینٹی گیڈیہ سے یونانیون کی فراری بعینہ لریسا کی مانند تھی - وجہ یہ تھی کہ افسرون کی نالایقی اور سپاہ کی بزدلی اور گھبراہٹ سے انتظام اور ڈسپلن قایم نہ رہ سکا -

نتیجہ جنگ پینٹی پگاڈیہ

اس لڑائی کا نتیجہ ۲۹ - اپریل یوم جمعہ کو ظاہر ہوا جس مین پانچسو یونانی مقتول و مجروح ہوئی والنٹیرون مین انگریز والنٹیر کلیمنٹ ہیرس کے زخمی ہونے کا افسوسناک واقعہ پیش آیا جو اڈمرل ہیرس کا بھتیجا ہے - بعد کو معلوم ہوا کہ ہیرس والنٹیر نہین ملکہ نامہ نگار تھا جو ترکون کی قید مین کچھ عرصہ رہا - ترک تعاقب کرتے کرتے آرٹا کے سامنے جا پہونچے اور اُس کے قرب و جوار کے گاؤن قبضہ مین کر لئے - علاوہ اس کے دوسری لڑائیون مین کپتان برج دجوران مین گولی لگنے سے مجروح ہوئے جمیس روڈکنا کی گلین اور پارک صاحبان بھی زخمی ہو کر ایتھینز کو واپس گئے -

آرٹا مین مجانیہ تقاجو ش اپنی گورنمنٹ سے

پینٹی پگیڈیہ سے فراری اور پیہم شکستون سے گورنمنٹ کو رعایا نے اپنا دشمن

تصور کرکے مخالفت کا اظہار شروع کیا۔ چنانچہ ۲۳۔ اپریل یوم یکشنبہ کو جب پادری صاحب نے بادشاہ اور خاندان شاہی کے لئے دعا مانگی تو لوگون مین سخت مخالفانہ جوش پیدا ہوا۔ اور گرجا کے قریب مین جو شاہی محل واقع تھا دہقانیون نے اُسکو لوٹ لیا اور طرح طرح کی خفگی اور ناراضگی کا اظہار کرتے پھرے۔ باشندے شب و روز نہایت بے چینی اور اضطراب سے بازارون اور گلی کوچون مین پھرتے رہتے تھے۔ خوف سے انکے چہرے متغیر اور حواس پریشان تھے کبھی تو اُن فوجون کے خیر مقدم کی غرض سے ریل اسٹیشن یا ساحل سمندر پر دوڑے جاتے تھے جو بذریعہ ریل یا بوسیلہ جہاز اُس مقام پر اُترتے تھے اور کبھی باہم جلسہ منعقد کرکے واقعات جنگ پر بطرح نکتہ چینیان کرکے غیظ و غضب کا اظہار کرتے اور بادشاہ سے لیکر فوجی سپہ سالارون اور جملہ افسرون اور گورنمنٹ کے تمام اہلکارون اور منصبدارون حتی کہ اپنے سوا تمام ملک کو یونان کی مصیبت کا باعث ٹھیراتے تھے اور یہ جوش اسدرجہ بڑہتا رہا کہ دوراندیش اشخاص کے نزدیک خانہ جنگی برپا ہونیکا احتمال تھا۔

یونانی مغربی بیڑہ جہازات کی کاروائی

۲۶۔ اپریل کو مغربی اسکواڈرن نے سکایہ گاؤن پر حملہ کیا جسمین ترکون کی فوج کے لیے رسد کا سامان اور ذخیرہ جمع تھا لیکن کچھ کامیابی شکل پذیر نہوئی۔ کرنل ماناس بدستور افواج ابپائرس کا سپہ سالار رہا لیکن بوجہ نالایقی کے اُسکے اسٹاف کو بدل دینے کی تجویز ہوئی۔

پینٹی لیٹ یہ پر کیونکر ترکی قبضہ حاصل ہوا

۲۸۔ اپریل کو ترکون نے وہ موقع جو اُنکے ہاتھ سے نکل گیا تھا دوبارہ واپس لینے کے لئے جی توڑکر کوشش کی۔ اور چار ہزار ترکی سپاہ نے معہ اُس توپخانہ کے جو اُنکے

ہمراہ تھا یونانیون کے ہیڈکواٹر پر حملہ کیا۔ جنکو صرف چھ سو یونانی سپاہیون تین سو پیادون اور دوسو والنٹیرون نے بہت خوبی اور دلیری کے ساتھ روکا اور برابر اُسوقت تک اپنی جگہ پر قابض رہے جب تک کہ امدادی فوج اپنے ساتھ دو توپ خانے لیکر آپہونچی۔ موقع چونکہ کوہستانی تھا اس لئے بصد وقّت توپین پہاڑ کی چوٹی پر چڑھائی گیئن۔ اِن باموقع توپون کی گولہ باری نے ترکونکا بڑا نقصان کیا جسکے اثر سے اونکو پسپا ہونا پڑا۔ بقول ایک ولایتی نامہ نگار کے اس معرکہ مین یونانی صرف ایک مقتول اور چار مجروح ہوئے لیکن چاہئے تھا کہ اس غیر متوقع فتح اور خوش نصیب حملے سے آیندہ کے لئے یونانی متنبہ ہوتے اور ہمّت بڑھاکر اُس ضروری مقام کو جو دراصل صوبہ ایپائرس کی کنجی تھا اچھی طرح محفوظ اور مضبوط کرنیکا اہتمام کرتے اور اوسپر متصرف رہنے کی ضرورت سے واقف ہوجاتے۔ لیکن "چون قضا آید طبیب ابلہ شود" یونانی افسرون نے ایسا ضروری مورچہ معدودے چند آدمیون پر چھوڑ دیا اور اونکے لئے کافی سامان رسد بھی نہ چھوڑا جو ایک ہی طرف سے مطمئن رہتے انکی تعداد اسقدر قلیل تھی کہ اگر وہ حد سے زیادہ بھی مستقل مزاج اور بہادر ہوتے تو بھی ترکی گولہ باری کی تاب لاسکتے تھے لہذا رات ہونے سے پیشتر ہی اس مستحکم مورچے کو تمام سپاہی جنکی شمار تین ہزار تھی چھوڑ کر چلدئے اور اپنی موجودہ توپین بھی اپنے ہمراہ لے گئے اور صرف ترکی اقبال سے بلا ایک فیر کئے ہوئے ساری فوج نے راہ فرار اختیار کرلی۔ بھاگنے والونپر بے حد خوف و ہراس طاری تھا اور اونکے چہرون سے حالت اضطراب اور طرز رفتار سے سستی محسوس ہوتی تھی۔ انکا قیافہ ظاہر کررہا تھا کہ مقابلہ کرنے کی امید انہون نے قطعی ترک کردی تھی۔ یہ تمام لوگ جو دردبون سے فوجی سپاہی معلوم ہوتے تھے ایک باقاعدہ بے ترتیب اور ناممکن الانسداد صورت مین آرٹا کی جانب اوڑے جارہے تھے بیچارے افسر جنکی پلٹنین سب منتشر ہوگئی تھین اور انکا اُنپر کوئی قابو نہ رہا تھا وہ بھی پیچھے پیچھے دوڑتے چلے جارہے

تھے۔ حزن و ملال اور شرم و غیرت کے آثار اونکے بشرے سے صاف عیان تھے اور دوبارہ اپنے آدمیون کو ترتیب مین لانے کی اونکو کوئی امید باقی نہ رہی تھی۔ ان سب بھاگنے والے سپاہیون کی شمار قریب ۲ ہزار کے پہونچ چکی تھی جنکے ساتھ دیہاتی لوگ بھی گریز مین شریک ہوکر اور بھی ہربونگ کا سبب بن گئے تھے یہ دیہاتی لوگ سلطان کی رعایا تھی لیکن بدین خوف کہ ترک ان سے یونانیون کو مدد پہونچانے کا بدلہ نہ لین اپنے اپنے گھر چھوڑکر آرٹا کی جانب بھاگے چلے جا رہے تھے۔ ہزارون عورتین اور بچے جنکا مال و اسباب گھوڑون مین بندھا ہوا اونکی پشت پر لدا ہوا تھا۔ افتان و خیزان کثیر التعداد مویشی بھیڑون اور بکریون کو آگے آگے ہنکائے ہوئے چلے جا رہے تھے۔ بعض بعض جگہ جہان سڑک تنگ ہوتی تھی تو اس خوف زدہ بھیڑ بھاڑ اور اونکے اسباب اور سامان لدنے سے ایسی ٹھس جاتی تھی کہ پیچھے سے آنے والے لوگ چیختے چلاتے تھے۔ شور و غل مچاتے ہوئے یگانہ اور بیگانہ کو کچلتے ایک دوسرے کو پامال کرتے تھے کہ جان سے مارتے ہوئے آگے رواں دواں تھے۔ گاؤن والون کی حالت ذرا اس کسیقدر بہتر تھی۔ سخت شرمناک ہنگامہ برپا تھا۔ والدین کی آہ و زاری اور بیقراری کی چیخین سنائی دیتین جنکے بچے گم ہوگئے تھے اور بچون کے دہاڑنے کی آواز گوش زد ہوتی تھی جو اپنے اپنے ماں باپ سے بچھڑ گئے تھے رات ہو جانے سے یہ ہولناک سین اور بھی پرخطر ہوگیا تھا۔ بعض بعض آدمیون کے ہاتھ مین جو لالٹینین تھین وہ اس دردناک سین کے کسی حصہ کو کبھی کبھی روشن کردیتی تھین یہ گروہ تقریباً ڈھائی بجے رات کے آرٹا کے پل پر پہونچا۔ اور صبح ہوتے ہی مطلع صاف ہوگیا۔ ایک یونانی بھی سرحد کے اس پار باقی نہین رہا۔ چنانچہ گیارہ ہزار فوج جرار جسکے ہمراہ چالیس ضرب توپ کا توپخانہ تھا اور جس نے شروع شروع مین ترکی مین جابرانہ حملے کرکے خاص کامیابی حاصل کی تھی۔ اور اچھی طرح مستحکم اور مضبوط مقامات پر جم گئے تھے۔

ایسے بے سروپا طریقے سے ایک ایک کر کے واپس آ گئے جسکی نظیر کسی تاریخ مین مشکل ملے گی۔

آرٹا کی حالت

مفرورین کے جمع ہو جانیکے بعد

بعد جمع ہو جانے کل مفرور اور موجودہ سپاہ کے اور بوجہ پناہ گزین ہونے بیشمار دیہاتیون اور دیگر مفرورین کے آرٹا کی حالت نہایت نازک ہو گئی۔ ہجوم خلائق کا وہان کوئی ٹھکانا نہ رہا اور انتظام صفائی کے بگڑ جانے سے شہر کی حالت نفرت انگیز اور گھنونی ہو گئی یہانتک کہ آب و ہوا خراب ہو کر تپ محرقہ اور اسہال کے امراض وبا کی طرح پھوٹ پڑے۔

بقول ایک غمزدہ اور ہمدرد قوم نامہ نگار کے یونانیون کی محض سستی اور ناقابل عفو کاہلی اور بزدلی سے ایسے بُرے نتائج ظہور پذیر ہوئے جنکے لکھنے سے شرم آتی ہے اگر وہ دس روز پہلے جانینا پر حملہ کر دیتے جہان البانیا سپاہ باغی ہو گئی تھی تو انکی کامیابی پر ذرا بھی شبہ نہین ہو سکتا تھا اسی طرح پریویزا پر اگر مزید بحری قوت سے مدد پہونچائی جاتی تو کچھ عرصہ تک قبضہ ہو جانا ممکن تھا۔

ایپائرس مین مزید ترکی فتوحات

علاوہ نکالدینے یونانیونکے ترک سلاگورا۔ اور قلعہ حمرت پر بھی متصرف ہو گئے۔ ترکی سپہ سالار جانینا کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ یونانی تین ہزار رائفلین۔ سامان جنگ کی تین سو پیٹیان۔ ایک پہاڑی توپ اور ۷۹ لاشین میدان جنگ مین چھوڑ بھاگے۔

آرٹا کی بھاگڑ اور اُسکی دلچسپ کیفیت

مطابق تحریر نامہ نگار اخبار ٹائمز

ہوتے سیرت سے ہین مردانِ دلاور ممتاز ٭ ورنہ صورت مین تو کچھ کم نہین شہبار سے چیل

اخبار ٹائمز کے خاص کارسپانڈنٹ نے مقام ٹیپرس٭ سے ۳۔ مئی کو تحریر کیا کہ :-
مین اور میرا ایک رفیق اپنا اسباب موضع کوماڈس مین جو ایک پہاڑی درہ کے راستہ پر واقع ہی چھوڑ گئے تھے - جب ہم اس گاؤن مین آئے تو لوگ سخت آفت مین مبتلا تھے - جب ہم سڑک پر پہونچے تو ہمین موضع کرد اسٹر اور بہت سے گاؤن دکھائی دئے جن مین آگ لگی ہوئی تھی اور مکانات یکے بعد دیگرے جل رہے تھے - یہ گاؤن دو میل سے زیادہ دور نہ تھے اس سے ہمنے یہ نتیجہ نکالا کہ ترک بہت قریب آ گئے ہین - اور عیسائی کاشتکارونکے مکانات جلا رہے ہین - اب اس گاؤن مین رہنا ہماری رائے مین آپ موت کے مُنہ مین جانا تھا - اس لئے ہمنے اُن بیچارے زمینداروں کو صلاح دی کہ اپنا اپنا اسباب جو فی الجملہ گران قیمت کا ہو لیکر راتون رات آرٹا مین پہونچ جاؤ ہمنے اونسے یہ بھی وعدہ کر لیا کہ جب تک تم تیار نہ ہو جاؤ ہم تمھاری راہ دیکھینگے بلکہ اپنے گھوڑے بھی اونہین عاریتاً دیدینگے - بیکس عورتین روتی تھین اور اسی حالت مین اونسے جو کچھ ہو سکا اُنھون نے سمجھ کے گٹھرون مین باندھا جب اس سے فارغ ہوئین تو اونھون نے نہایت درد انگیز اور مایوسانہ

٭ ٹیپرس خلیج کا ریتھ کے دہانہ پر بخط مستقیم آرٹا سے ۵ے میل کے فاصلہ پر واقع ہے - ۱۲

نگاہون سے اپنے مکانون اور باقی ماندہ اسباب معاشرت کی طرف دیکھا جنکی نسبت اونہین یقین کامل تھا کہ ابھی طرفۃ العین مین جلکر خاکستر ہو جائیگا اور اونھین پھر دیکھنا نصیب نہوگا۔ ایک جوان عورت کی مایوسی خاصکر قابل بیان ہے کیونکہ اوسکی شادی عنقریب ہونے والی تھی اس سبب سے اُسکا جہیز وغیرہ سب کچھ تیار تھا۔ اب چونکہ بہت گڑبڑی پڑی اس مین ناچار اوسے اپنے جامۂ عروسی تک یہین چھوڑنے پڑے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بستروں سے اوٹھائے گئے اور وہ اوٹھتے ہی اصلیت سمجھ گئے اوسکی وجہ یہ ہے کہ بچپن ہی سے اونھین جب کبھی وہ والدین کو ستاتے تو اس نواح مین یہ کہکر چپ کرایا جاتا ہے کہ وہ ترکی سپاہی آئے۔ خیر جون تون کرکے ہم روشنی لیکر گھر سے باہر نکل آئے اور دروازے مقفل کرکے پہاڑون کے درے مین اوترے۔ ہمارے ساتھ بہت سے آدمی تھے جن مین بعض تو ضعیف العمر تھے۔ اور بعض معصوم بچے۔ ان مین سے اکثر جن مین تھوڑی قوت بھی تھی اسباب کی گٹھریان اپنے سر پر اوٹھائے ہوئے تھے راستہ مین اور بھی آدمی ہمارے ساتھ شریک ہوئے اور رفتہ رفتہ ہماری تعداد ساٹھ آدمیون تک پہونچی۔ مین اور میرا رفیق سفر بہت دور تک پیادہ پا جاتے رہے۔ اور جب آخرکار ہم گھوڑون پر سوار ہوئے تو ہمنے اپنے ساتھ اپنے مالک خانہ کے دو شیرخوار بچے بھی لے لئے۔ رات بہت اندھیری تھی اور پہاڑی راستے بالکل ناہموار تھے اس لئے ہم جلد جلد سفر نکر سکتے تھے۔ بہت سے آدمی مشعلین اور لیمپ لے کر ہمارے قافلے مین دور دور پھیل گئے تاکہ اندھیرے مین کوئی پیچھے نہ رہ جائے اور راستہ بھی

دکھائی دے۔ ہمین خوف تھا کہ درہ کے سرے پر ہمارے پہونچنے ہی تک بھی نہ آن پہونچین۔ مگر جب ہم پہونچے تو وہان کوئی متنفس عالم آشتے کردہ دوست ہو یا دشمن موجود نہ تھا۔ یونانی بھگوڑے ہمارے آگے تھے اور ترک ہمارے پیچھے چلے آتے تھے۔ اسوقت جب مین نے اپنے داہنی طرف نگاہ کی تو آگ مشتعل نظر آئی۔ کیونکہ ترکون کی فوج اب مقام فلیپاڈا پر تعاقب کرتے کرتے قابض ہوگئی تھی (یہ شہر اسی لڑائی مین تیسری بار ترکون کے ہاتھ آیا ہے) اس شہر کا مابقی حصہ جو سابقہ تاخت و تاراج سے باقی رہا تھا اب آگ کی نذر ہو رہا تھا۔ نصف شب ہوگئی تھی کہ ہمین یونانیون کی وہ فوج ملی جو بھاگ رہی تھی انکی عجب صورت ہو رہی تھی اور ہمین اونکی حماقت پر سخت تعجب آیا کہ یہ کس بنیاد پر وہان سے بھاگ آئے ہین نہ تو کوئی بے ضابطگی تھی نہ خوف و ہراس اور نہ کشت و خون تھا جو انکے بزدلانہ فرار کا موجب ہوا تھا بلکہ اگر باعث تھا تو یہ تھا کہ انھون نے آپس مین پختہ عزم کرلیا تھا کہ ہم اپنے افسرونکی متابعت نکرینگے اور ترکون کے مقابلے مین مطلق ہاتھ نہ اوٹھائینگے چنانچہ اونھون نے ایک گولی تک نہ چلائی اور بلا وجہ بھاگ گئے۔

مین اور میرا رفیق دونون حیرت مین تھے کہ انکو کیا ہوگیا یہ ہٹے کٹے ہین اور اونمین دیکھنے کو یہ قوت بخوبی موجود ہے کہ دشمن کا مقابلہ کرسکین مگر باوجود اسکے صورت یہ تھی کہ چپ چاپ ہتھیار بغل مین دبائے بلاتمیز خورد و کلان و افسر و سپاہی اندھیری رات مین دبک کر چلے جا رہے تھے اور افسر بھی عالم بے بسی مین یہ دیکھ کر کہ سپاہ قابو مین نہین کمال ذلت و رسوائی

کے ساتھ اونکے ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے سمجھ مین نہ آتا تھا کہ باوجود
اس تن وتوش کے انکے حوصلون کو کیا ہوگیا۔"

یہ کارسپانڈنٹ آرٹا سے پیٹیراس کو بذریعہ ریل پہونچا اور وہان سے اُس نے یہ تار دیا کہ
"پیٹیراس کے لوگ بھی سخت اضطراب مین ہین۔ غول کے غول ایک وحشت
اور گھبراہٹ کی حالت مین شہر کے بازارون مین دیوانون کی طرح پھرتے
اور جہان کہین دس پانچ اکٹھے ہوگئے وہین اِن متوحش واقعات کے
موجبات اپنے اپنے قیاسات کے مطابق بیان کرنے شروع کردیتے ہین
کوئی افسرون پر الزام لگاتا ہے۔ کوئی شاہ کو کوستا ہے اور کوئی اوسکے
اراکین خاندان پر دل کا بخار نکالتا ہے۔ غرضکہ کوئی شخص ایسا نہین
جو اونکے لعن وطعن سے محفوظ رہ سکے۔ اکثر فہمیدہ آدمیون کو خوف تھا
کہ کہین انقلاب سلطنت ہی نہو جائے چنانچہ پچھلے اتوار (۲۵-اپریل ۱۸۹۷ء)
کو جب گرجون مین پادریون نے شاہ کی مزید عمر اور بقاے سلطنت کے
لئے دعا مانگی تو لوگ اسپر بہت بگڑے اور بادشاہ کے محل کو بھی جو اسی نواح
مین واقع تھا۔ بدحواسی مین بعض دہقانون نے لوٹ لیا۔"

کارسپانڈنٹ پھر جمعہ کے روز (۳۰-اپریل) آرٹا مین واپس آیا اوسکا بیان ہے کہ مین نے
راستہ مین ہزارون باضابطہ فوج کے سپاہی اور ردیف اور والنٹیر دیکھے جو سرحد پر
جارہے تھے۔ ان مین جب قومی کا کچھ ولولہ تھا۔ مگر آرٹا والون کے دل سخت افسردہ اور
طبیعتین بجھی ہوئی تھین کہ ترکون سے لڑنے کو اغلب عبث سمجھتے تھے (ابھی ابھی یہی کارسپانڈنٹ
لکھتا آیا ہے کہ فوج بزدل ہے اور افسران کی بزدلی اور کم حوصلگی کے ہاتھون ناچار ہین)

ترکون کی جمعیت یہان اونکے مقابلہ مین بہت قلیل ہے اور اُنکی فوج دریا کے کنارے پڑی ہی باوجودیکہ بار بار وہ انہیں اشتعالک بھی دیتے ہین اور گاؤن پر گاؤن جلا رہے ہین مگر پھر بھی ان میں اتنی ہمت نہین کہ آگے بڑھکر اونسے دو دو ہاتھ کرلین - چنانچہ ۱۷- اپریل جمعہ کے روز ترکون نے موضع کرمیشرا کو جلا کر خاکستر کر ڈالا - حالانکہ دو میل کی مسافت پر سلسے یونانیون کے تیس ہزار سپاہی اپنی آنکھون سے یہ قیامت خیز حادثہ دیکھتے رہی مگر کسی نے چون تک نہ کی -

اب ہزنا مین آئینی اور غیر آئینی فوج اور دیگر اطراف کے بھگوڑے بکثرت جمع ہوگئے ہین عام طور پر تپ محرقہ اور اسہال کا زور ہے - دوکانین سب بند تجارت بلکہ کاروبار ملک بالکل مسدود ہے - اب اونہون نے قلعہ عمرت اور سیلگورا بھی چھوڑ دیا ہی اور ترکون نے اپنا تسلط وہان بھی جما لیا ہی ترکون کا جنرل مقام جنینا سے تار دیتا ہے کہ یونانی یہان سے شکست کھا کر بھاگ گئے ہین - "

"لڑائی مین اٹھاسی آدمی کام آئے اور ترکون کو تین ہزار بندوقین اور تین سو صندوق گولہ اور بارود کے اور ایک پہاڑی توپ بطور غنیمت کے ہاتھ آئی" -

"یونانیون کے ایک بیڑہ جہازات نے پیر کے دن موضع سکیا پر گولہ اندازی کی یہان ترکون کا ذخیرہ خوراک ہے - "

البانیا کی عیسائیونکا اشتہار

البانیا کے عیسائیون نے ایک اشتہار دیا - جسمین عبارت ذیل درج تھی -

"جن لوگون کا یہ اعتقاد ہو کہ مقدونیا اور تھسلی ہماری ہین وہ
غلطی پر ہین - بھائیو! جو ہمین یونانی سمجھے وہ ہم سے دشمنی کرتا ہی
اور ہمین رنج دیتا ہی یہ خوب یاد کر لینا چاہئی کہ اسلام اور
نصرانیت کے پیشواؤن نے ہمین ایک دوسرے سے
علیحدہ کر لیا ہے یونان علاقہ آرٹا اور تھسلی پر قبضہ
کر چکا ہے اور اب اپیائرس اور مقدونیا کی
ہوس مین ہی - مانٹینگرو نے سیٹن
اور اینٹیوری دبا رکھے ہین - ہمارے
باقی علاقہ پر آسٹریا - بلگیریا اور سرویا کے
دانت ہین - بیرونی غنیم
ہماری قلمرو مین دست
اندازی سے
باز
رہین نہ ہم تلوار سے اونکا مقابلہ کرین گے"

خاتمہ - حصہ اول تاریخ جنگ روم و یونان - ۷ - دسمبر ۱۸۹۷ء -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ ہذا کے حصہ اول مین ہمنے ٹرکی سپہ سالار ادہم پاشا کو اپنے مظفر و منصور
فوج کے ساتھ شہر لریسا مین داخل ہوتے ہوئے چھوڑا تہا جو تہسلی مین ایک بڑا متمول
شہر اور ریلون کا صدر مقام ہے مسخر ہوگیا ہے - لیکن یہان تک تمام جنگی مورچہ اور
فوجی چوکیون پر بجائے یونانی پھریرون کے سلطانی پرچم اڑتے نظر آتے ہین - یونانیون
نے ڈومکو - ویلسٹنو اور فارسالا مین بھاگ کر پناہ حاصل کی ہے ادہر ایپائرس
مین جو ابتداءً تھوڑا بہت یونانی حوصلہ مندی کا ظہور ہوا تھا صرف ایک ہی جنگ و جدل
کے بعد پست ہمتی اور بزدلی سے تبدیل ہوگیا - خدا جانے وہ الو العزمی اور عالی حوصلگی
وہ جوش و خروش جو دس روز پیشتر ایتھنز کے جلسہ گاہون اور عام سڑکون اور بازارون
مین بپا ہوا تھا کیون اتنی جلدی خاک مین ملگیا - ہمکو ٹھیک ٹھیک نہ معلوم کیونکر آناً فاناً کافور ہوگئی

ترکون کی کس بات سے ایسے ڈرے کہ محض اونکا نام ہی ہے دینا افواج یونانی کے بھگا دینے کے
لیئے کافی ہوگیا - اور یہ خوف کچھ ایک ہی جگہہ نہین بلکہ تہ ار د۔ لریسا - اور آرٹا کی
بھاگڑ کا حال دیکھکر ثابت ہوگیا کہ ہر جگہہ یکسان طور پر پھیل گیا تھا جو آخر تک کسی یونانی انسان
کے دل سے دور نہوسکا - اور یہی وہ غائبانہ پر عظمت خوف و ہراس تھا جسکو مشرقی لوگ
اقبال کہا کرتے ہین ذیل کی تصدیق سے جو ایک معتمد انگریزی نامہ نگار سے کی ہے اچھی طرح
واضح ہوتا ہے کہ اس اقبال کی دل کس درجہ تک پہونچ چکی تھی اور کیا کیا نتائج یونانیون
کے حق مین اوس کے اثر سے پیدا ہوئے -

یہان سے تاریخ کا وہ سلسلہ شروع ہوتا ہے جو حصہ اول کے صفحہ ۱۲۴ و صفحہ ۱۰۹ پر چھوڑ گیا ہے

شہر لاریسا کیونکر تسخیر کیا گیا

ٹرناو کے قریب پہاڑ کی ڈھال پر ایک بڑے درخت کے سایہ مین ترکی گھوڑون کے درمیان
اخبار ڈیلی نیوز کا نامہ نگار جو تار بھیجنے پر معین تھا اس انتظار مین بیٹھا ہے کہ کوئی خبر ملے تو
تار پر اوڑا دون کہ اتنے مین سلطان کا ایک اڈیکانگ پہونچا جسکی سرخ اور نیلے لباس پر زر
نقی کام اس قدر آب و تاب سے چمک رہا تھا کہ نگاہ نہین ٹھہرتی تھی اوس نے کہا کہ
ہز ایکسیلنسی - آدہم پاشا تمہین مطلع کرتے ہین کہ لاریسا مسخر ہوگیا؛
نامہ نگار - مسخر ہوگیا! کسطرح؟ ہمین تو یہ امید تھی کہ کل سے ایک لڑائی کا آغاز ہوگا
جو بظاہر نہایت خونریز اور دیر طلب معلوم ہوتی تھی - کیا واقعی لاریسا فتح ہوگیا؟ کیسے مسخر ہوا
اور کب؟ اور کس نے فتح کیا -
اڈیکانگ - بلا ایک گولی چلائے آج صبح لاریسا پر قبضہ ہوگیا - آؤ چلکر شہر کو دیکھین

نامہ نگار کہتا ہی کہ مین گھوڑے پر چڑہکر روانہ ہوا - حالانکہ درمیان مین چند دریا حائل ہین لیکن
شوق اسقدر متقاضی تھا کہ اگر سمندر بھی راستہ مین پڑے تو تیر کر نکل جاؤن اور واقعی
جلدی پہونچنے کیغرض سے ارادہ مصمم یہی کر لیا کہ کچھہ ہی کیون نہو آج ہی دریاؤنکو تیر کر جسطرح
بن پڑے لاریسا پہونچ جاؤن لیکن ایک دریا بالکل خشک ملا جسمین پانی نام کو نہ تھا دوسرا
جسمین پانی جاری تھا اوسپر پُل صحیح و سلامت موجود تھا کیونکہ یونانیونکو بوجہ اپنی خوف جان اسقدر
مہلت ہی نہ تھی کہ وہ اوسکو توڑ دینے کا خیال بھی کرتے - البتہ پُل کی دوسری جانب وہ ڈائنامیٹ
کا ایک گولہ چھوڑ گئے تھے جس کے اوٹھانے کی اپنی معمولی بے پروائی سے ترکون نے ذرا بھی
فکر نہ کی مین نے آج اوسے اوسی جگہہ پر پڑا دیکھا (جہان غالباً یونانی چھوڑ بھاگے تھے) لیکن
اس کے یونانی الساخت ڈائنامیٹ ہونے کی وجہ سے مجھے شک تھا کہ وہ بھی چل سکتا ہی یا نہین
کیونکہ یہ صفت یونانی میگزین نے اپنے لئے مخصوص کر لی تھی -

ٹرناؤ سے لاریسا جانے کے لئے ہمنے شاہراہ اعظم اختیار کی جو وسیع و کشادہ اور خوش منظر
سڑک ہے اور جس سے بہتر کوئی دوسری سڑک قرب جوار مین نہین دیکھی گئی - ٹرناؤ کوہستان کریٹیر
مین واقع ہی جو ایک ایسی ناقابل گذر پہاڑی ہی جسمین چار سو زر تک ترکی سپاہ کا میمنہ داخل
نہ ہو سکا یہانتک کہ انکی خوش نصیبی سے یونانیون نے (ازراہ دور اندیشی یا - ازراہ مہربانی)
خود ٹرناؤ اور کریٹیر کے دونون (زبردست) مورچون کو چھوڑ دیا - ٹرناؤ بالکل خالی اور
ویران پایا گیا - باشندون کے نہونے سے ہر طرف ایک سناٹے کا عالم نظر آتا تھا - سوائے
چند مرغون کے جو صحن مکانات مین یا چند کتون کے جو بازار مین پھرتے دکھائی دئے کسی چڑیا تک کا
پتہ نہ تھا - مکانات خالی - دروازے اور کھڑکیان چوپٹ کھلے ہوئے (جو اضطراب مین بند نہ
ہو سکین) کئی قمیص کرتے وغیرہ بازارون مین بکھرے ہوئے پائے گئے - غرض ٹرناؤ مین اسقدر
وحشتناک خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ گویا وہان قیامت آ پہونچی ہے - چوبی پُل کو

عبور کرکے ہم شاہراہ پر پہونچے جس کی داہنی جانب ایک بڑی فوجی بارگ بنی ہوئی ہو جسکی
طرف ایک ترکی افسر نے اشارہ سے کہا کہ یہ ہماری بنائی ہوئی ہو۔ جو وحشت خیز اداسی اس
جگہہ پائی جاتی تہی اُس سے زیادہ کہین دیکھی اور نہ سُنی کیونکہ اس مایوسی بخش فراری کا ثبوت
اس سے ملتا ہو کہ سڑک کے اطراف و جوانب مین سرسری نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا تھا کہ
زین اور لگام کے انبار لگے ہوئے فوجی کاغذات ہوا مین اُڑتے ہوئے دور دور پہیلے تھے پیدل فوج کے
یہان سپاہی کا تھیلا لٹک رہا ہو وہان ٹوپی ٹھوکرین کھا رہی ہو۔ ایک جگہہ توپخانے کے گولی
بارود کی گاڑی خندق مین گری ہوئی ملی۔

دوسری جگہہ کارتوسون کا چھوٹا سا ڈہیر لگا ہوا پایا جو ایک فوجی ملک کے لئے نہایت
شرم کی بات ہے

لارسیا کی بربادی خود اپنے محافظین کے ہاتھ سے

ٹائمز کے نامہ نگار نے ۲۶- اپریل کو لارسیا سے اس مضمون کی خبر بھیجی کہ جب مین ایک دستہ
سواران کی ہمراہ کل اس شہر مین داخل ہوا تو اوس کی حالت نہایت خراب اور افسوسناک
معلوم ہوئی ابھی دشمن کا ایک سپاہی تک شہر مین داخل نہوا تھا کہ خود اوس کے محافظون نے
لوٹ مار شروع کردی اور دست اندازی کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا۔ بانیوجہ اکثر دوکانین بند پائی گئین
اور اکثرون کے قفل ٹوٹے ہوئے دیکھے گئے۔ گھرون کا یہ حال تھا کہ قدم بقدم لوٹ اور غارتگری
کے آثار ملتے جاتے تھے۔ اسباب خانہ داری بڑی بے سلیقگی سے ادہر اودہر منتشر پڑا پایا گیا
بعض نشانات اور آثار سے یہ بھی مترشح ہوتا تھا کہ ایسی بے ترتیبی فراری کی وجہ سے ہوئی ہو
لیکن دراصل اسکا سبب وہی لوٹ مار تھی جو خود وہین کے بدمعاشون نے بیکس اور خوف زدہ
رعایا پر ایسی بے بسی کے عالم مین اپنے ہاتھون سے جایز رکھی۔ کل شام سے رات بھر ترکی افسر ان
نے ان بدمعاشون کے دفع کرنے مین بسر کی جسمین انہین بعدی کامیابی ہوئی ہو۔ اس مین شبہہ

نہین کہ ایپاتینلکے ایک دوترکی سپاہیون نے لوٹ مار پر نیت کی تھی لیکن اوسکا نتیجہ فوراً
یہ ہوا کہ وہ فوج سے علٰحدہ کردئے گئے اور سربازار دسپاہیون کو گولیون سے اوڑادیا گیا
کیونکہ اونھون نے باوجود تاکید واطلاع تعمیل احکام مین تساہل کیا تھا۔ پس اس کارروائی سے
تمام فوج کو عبرت ہوگئی اور ترکی جنرل کے اس فعل نے اُس کے ضابطون کی تعمیل دریا بند
کا سکہ بٹھادیا اور اس سے یہ بھی روشن ہوگیا کہ ترکی فوج مین کس حد تک انتظام اور قواعد
کو دخل ہے کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہین کہ ایک نیم وحشی اور جاہل جماعت کو جس نے ابھی ابھی ایک
شہر کو بزور شمشیر فتح کیا ہو اس فعل سی روکا جاسکے کہ وہ کسی ایسی مال پر ہاتھ نہ ڈالے جس کو وہ
شیر مادر سمجھے ہا ہے اور خاصکر ایسی صورت مین جبکہ اپنا غنیم بھی اسمین حصہ لیچکا ہو۔ ایسی فوج کو
روکنا آسان بات نہین ہے۔

یونانیون کو خود اپنی بیضابطگی کا اقرار

اکثر یونانیون نے خود تسلیم کیا کہ ہماری فوج مین بے ضابطگی اور بے آئینی بے طرح پھیلی ہوئی ہے
اور ان رنگروٹون (ریکروٹ) نے بجائے فائدہ کے ہمین سخت نقصان پہونچایا ہے اور اس
بے تکی لڑائی کی جسطرح یہ لوگ عادی ہین ایسے غنیم کے مقابلہ مین ذرا بھی نہین چل سکتی جسکی فوج مین
آئینی اور جس کے جنرل زمانہ حال کے فنون جنگ مین بدرجہ اتم مشاق اور بدرجہ اکمل ماہر ہون

لاریسا اور آرٹا کی فوجی بھاگڑ مین امتیازی مقابلہ
اور
یونانیون کے طریقہ جنگ کی مختصر کیفیت ایپائرس مین

اس موقع پر یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہوگا کہ قریب قریب ایک ہی وقت مین ہر دو فوج
یونان مقیمہ ایپائرس اور متعینہ تھسلی کیونکر فرار ہوئین اور یہ کہ دونون مقامات مین فرار کے
اسباب یکسان تھے یا مختلف۔ چنانچہ حالات ذیل سے انکشاف ان اسباب اور نتیجہ کا بخوبی

ہوتا ہی جو انگلش اخبار ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے موقع جنگ سے ارسال کئے تھے اس کی
تحریر کا اقتباس یہ ہی کہ بدحواسی مین لاریسا اور آرٹہ کی دونون فوجین سے ایک سے ایک
بڑہکر تھی لیکن بے لڑے بھڑے بھاگنے مین طریقۂ فرار کو جانچا جاوے تو آرٹہ کی فوج زیادہ جوانمرد
اور صف شکن ثابت ہوتی ہی۔ کیا معنی کہ آرٹہ کی فوج نے دو چار مقامات پر ترکون سے مقابلہ
کرکے اور اُنکی قوت کا اندازہ کرکے راہ گریز کو راہ ستیز پر ترجیح دی تھی۔

کمبخت لاریسا کی پلٹنین تو ترکی ہراول تک کی صورت نہ دیکھنے پائین بلکہ صرف رایت
اقبال و اجلال سلطانی سے متاثر ہوکر ایسی نو کدم بھاگین کہ خود فاتحین کو اُنکی اسقدر پریشانی
اور خوف کی وجہ تلاش کرنے مین ایک عرصہ صرف ہوا لیکن اسکی وجہ کچھ ایسی مشکل نہین جو سمجھہ سے
باہر ہو۔ کیونکہ لاریسا سے بھاگنے والی فوج مین وہ ہی سپاہی تھے جنہون نے اول سرحد پر
بڑہکر رشتہ مصالحت کو توڑکر درہ ملونہ پر قدم جمائے تھے اور تین چار روز نہین گھاٹیون مین
اپنی مقدور بھر سینہ سپر ہوکر لڑے تھے اور باوجود پوری قوت صرف کردینے کے اُنکو مجبوراً ہیبت کھاکر
ٹرناو مین پناہ گزین ہونا پڑا تھا اور پھر وہان سے بھی راہ فرار اختیار کرکے لاریسہ مین آکر دم لیا تھا اور
اس کے ترک تعداد مین زیادہ سخت ترین جنگی قاعدون کے پابند اور مہیب ترین اسلحہ سے مسلح تھے
پس ایک دفعہ سے زیادہ آزمودہ کو آزمانا اپنی کو غیر محدود آفات مین پھنسانا اور خود موت کے منہ
مین جانا تھا اس لئے "جان ہی تو جہان ہی" کے مسئلہ پر پورا عمل کرکے اونہون نے گریختن کا
صیغہ خوب نوک زبان کرلیا تھا جس سبق کو یہ دور اندیش و حکمت مآب قوم اسوقت تک دہرائے
گئی جبتک کہ ڈومو کو سے گذر کر اپنی مادری ملک مین نہ پہونچ گئی جہان سلسلہ کوہ اوتھرس اور
تھرمالولی گھاٹی نے مثل آغوش مادر گود مین لیکر دشمنون سے محفوظ کرلیا۔ لیکن آرٹہ مین صورت معاملہ
اس کے خلاف تھی وہان برابر اسوقت تک یونانی کامیاب رہے تھے یہانتک کہ چند مقامات
خصوصاً پینٹی پگیدیا کئی دفعہ لیا اور چھوڑا۔ علاوہ ازین اس مقابلہ مین ترکی تعداد بھی قلیل تھی

نہ وہ ترکی فوج بہ لحاظ اسلحہ نہ بلحاظ جنگی قواعد کے تھسلی کی فوج کے ہمپلہ تھی نہ اونکا سردار
مثل ادہم پاشا کے مشہور و معروف سپہ سالار تھا اونکا بھاگنا واقعی حیرت سے خالی نہین
ساحل تھسلی پر جہازی بیڑہ کو بہ نسبت مغربی بیڑہ کے زیادہ خوف نہ تھا۔ خلیج پریوزا
اور کارفو کے گرد کا سمندر اور اوس سمندر کے محاذات کی تمام بستیان یونانی جہازون
کے عین زد پر تھین لیکن قلعہ پریوزا کے حمیدیہ توپون کے چند گولون نے یونانی جہازونکی ایسی
مرمت کردی کہ کچھ عرصہ کے لئے اوس بیڑہ کو بندرگاہ پائرس مین واپس آنا پڑا اور تمام
سمندر جو طوفان جنگ سے کچھ دیر کے لئے متلاطم اور موجزن ہوگیا تھا یکایک
ساکت اور خاموش نظر آنے لگا۔

نامہ نگار موصوف کی تحریر دیکھکر آرٹہ کی جا گرٹا نقشہ اسطور پر کھینچا ہے کہ آتش جنگ
مشتعل ہوتے ہی دس ہزار لشکر یونان آرٹہ سے اپائرس کے سدد مقام جینا کو فتح کرنے
بڑھا اور راہ مکے ایڈوانس گارڈ یعنی زبردست ہراول نے جنکی ہمراہ توپخانہ بھی تھا ترکی
فوج کو جو تعداد مین بہت قلیل تھی اپنے آگے رکھ لیا۔ یہانتک کہ جینا کے مقابل پہونچ گئے اور
ادھکے سولہ سو ایوزونس سپاہیون نے پٹی پگیڈیہ کی گھاٹی پر ایک محفوظ مقام پر اپنا قدم
جمالئے موقع کی عمدگی اس سے ظاہر ہے کہ ہم ہزار ترکون نے اون کو وہان سے ہٹانا چاہا لیکن
ہر کوشش مین ناکامی رونما ہوتی رہی ان کے حملے خالی جاتے تھے اون کی ضربین برابر ترکون کے
سر پر پہونچتین وہ محفوظ بلند گھاٹی مین صف باندھے ہوئے تھے۔ ترکون کا کھلے میدان
مین پرا جما ہوا تھا انکی پناہ مین ایک دیوار کوہ انکی آڑ تھین ایک پر کاہ تک نہ تھا تاہم ممکن نہ تھا
کہ قدم پیچھے ہٹالین نہ یہانتک کہ دوسرے روز کے حملہ مین یونانی افسر تمام میٹی پٹا سے بھاگ
گئے۔ یکایک اونکے ہاتھ پاؤن پھول گئے حالانکہ امدادی فوج میدان جنگ سے ۸ گھنٹہ کی راہ پر
بلدام تمام مقیم تھی جس کی تعداد ۳ ہزار اور ساتھ مین ۶ توپین تھین اور علاوہ برین ایک دوسرا

دستہ فوج ماون کا اسی تعداد مین ۲ گھنٹے کی راہ پر بڑھ آیا ہوا تھا لیکن افسرون کو بوجہ غایت درجہ اضمحلال اور سخت ترین بدحواسی کے اونکو اپنی کشمکش کی خبر پہونچانے تک کا خیال نہو سکا اور وہ سپاہی مزے سے چرٹ سلگا سلگا کر پھونکتے رہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ صرف آدہ گھنٹہ کے فاصلہ پر گھوڑ چڑہا توپخانہ باگ ڈور اور توپڑے سے لیس کھڑا رہا اور ایسے نازک وقت مین ذرا کام نہ آیا چنانچہ جن ترکون پر حملہ آور ہو کر یونانیون نے عارضی فتح کا ڈنکا بجایا تھا وہی ترک اب اونکی جانکا وبال ہو گئے۔ پو پھٹتے ہی طبل جنگ بجا اور چار گھنٹے تک خوب میدان ستیز گرم رہا۔ گو نہکا جواب گولون اور بندوق کا بندوق سے دیا جاتا رہا۔ یہانتک کہ ترکون نے ایک سخت حملہ کی طیاری کا نقشہ جمایا۔ اور ابھی وہ نقشہ تکمیل کو نہ پہونچا تھا کہ خیر اندیش یونانی جنرلون نے اپنی فوج مین طبل بازگشت بجوا کر دشمن کے سامنے سے بھاگ جانے کا حکم دیدیا جسکی تعمیل اون فوجون نے سب سے پہلے کی جو دشمن کی زد سے چار اور سات گھنٹے کی راہ پر تھین۔ چنانچہ مشہور و معروف مثل "مارنے کے پیچھے بھاگنے کے آگے" پر عمل کرکے آرٹا مین سب سے پہلے وہی پہونچے اور چونکہ لشکر کے تین چار روستے مختلف مقامات اور مختلف فاصلہ پر پڑے ہوئے تھے اس لئے بھاگڑ مین وہ سخت ترین بدنظمی واقع نہین ہوئی تھی جو لاریسہ سے تمامی لشکر اور رعایا کے ایکساتھ فرار ہونے سے واقع ہوئی تھی۔

ان فوجون مین ہزارہا سپاہی ایسے تھے جنکو آخر وقت تک ایک فیر کرنے کا بھی موقع نہ ملا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گو اونہون نے ترکون کے مقابلہ مین ٹہرنے کے حکم کی تو تعمیل کی لیکن اونکو لڑنے کا ارادہ کسی کے دل مین نہ تھا۔

اس سب بدانتظامی اور ابتری کا الزام شہزادہ ولیعہد سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے افسر پر عاید ہوتا ہے کیونکہ اگر یہ حکمت عملی اور استقلال کو کام فرماتے تو شکست ہونا تو مقدر مین تھا لیکن ایسی شرمناک ہزیمت یونان کو نہوتی۔ باقاعدہ بازگشت ایسی بری نہین جیسے بے قاعدہ بھاگڑ

عبرتناک ہوا کرتی ہے۔

۱۸۹۷ء میں شہزادہ اسپارٹا کی جنگی تدابیر بالکل مہمل اور ناقص تھیں اور اس لئے کہ بجاے اس کے کہ مقابلہ میں قدم جما کر اپنا کام کرتے بھاگنے میں وہ کام کیا کہ سارا سامان حرب توپ و گولہ - بندوق - میگزین - رسد - وغیرہ حتی کہ اپنی پوشش تک ترکونکو حوالہ کرکے چند انڈے مرغی اور کھانے پینے کا ضروری سامان اپنی ہمراہ لیکر فرسٹ کلاس کی گاڑی میں سب سے پہلے روانہ و دلو ہوئے اور یہ ایسی بزدلی کا کام تھا کہ ان سب سرداروں کو الزام سے بچنے کے لئے کوئی حیلہ باقی نہیں رہا۔

یونانی فوج کی حالت بعرصہ جنگ زبانی نامہ نگار اخبار ڈیلی نیوز

نامہ نگار موصوف جسنے اس سے پہلے بہت سی معرکے بچشم خود دیکھے ہیں کہتا ہے کہ یونانی سپاہیوں کی حالت جو مجبوری فوج میں بھرتی کئے گئے تھے - ناگفتہ بہ ہے لیکن جنگ شروع ہونے سے پہلے جو عام یونانیوں میں جوش و خروش تھا اوس سے مجبوری کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی جبکہ بمبئی تک کے یونانی باشندے قومی حمیت کے جوش میں اپنا اپنا کاروبار بالاے طاق رکھکر جان نثاری کے لئے میدان جنگ میں جا موجود ہوے تو نامہ نگار کی راے سے اتفاق نہیں ہو سکتا کہ کوئی یونانی سپاہی بمجبوری بھرتی کیا گیا ہو۔ ہاں ایسا کہنے کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ بوجہ کمی فوج کے شاہ کو مجبوری ہوئی کہ وہ ناتجربہ کار لوگوں کو فوج تیار کرنے پر مجبور ہوا مگر پرجوش اور جوانمرد غازیوں کا یہ کام ہوتا آیا ہے کہ وہ باضابطہ فوجوں کے سامنے بے ڈھنگے پن سے اپنی جانیں دیدیں لیکن میدان جنگ سے پیٹھ نہ پھیریں۔

یونانیوں کی ایسی بزدلی اور ذلت خواری سے ہر مقابلہ میں پشت دکھلا دینا نہ انکی ہیضہ الطبعی

پرواہ ہی نہ ناتجربہ کاری کا کوئی عذر ہی بلکہ صاف اور بدیہی ثبوت ہی اس امر کا کہ وہ قوم عضو ر تو ہی لیکن بے صد لچر او نہایت بزدل اور جنگی سطح سے بہت ہی نیچے گری ہوئی اپنی جان و مال و آل کو عزت و آبرو پر ترجیح دینے والی - ملک و ملت کا نام بدنام کرنے والی ہمادری وطن کی شان و شوکت کو خاک مین ملا دینے والی ہی - اب یونانی ہرگز وہ یونانی نہین رہی جو اسی میدان تھرماپلی مین اگست سنہ ۴۸۰ قبل عیسیٰ علیہ السلام مین ایرانیون سے سینہ سپر ہو کر انکی سیلاب حملہ آور فوجونکو روک دینے مین کامیاب ہوئے تھے - نہ وہ یونانی ہین جو سکندر اعظم کے جھنڈے کے نیچے دنیا کو فتح کرنے پر تلے ہوئے تھے اور جنھون نے مشرق و مغرب مین تہلکہ ڈال رکھا تھا -

یہ لوگ افتراپسند - نقصان رسان اور تفرقہ انداز ضرور ہین - ان کا خاصہ ہی کہ بغاوت کو امن پر مقدم کرین جیسا کہ قدیمی تعلقات سلاطین روم سے ظاہر ہوتا ہی لیکن یہ صفات کسی جوانمرد - شیر دل اور باعزت قوم مین نہین پائے جاتے - یہ کام چھچھورون اور ڈرپوک تھڑدلون کے ہو سکتے ہین دبہادر مجبور فوج وہ کام کیا کرتی ہی جو غازی عثمان پاشا کے سپاہیون نے پلونہ مین کیا تھا) نامہ نگار کہتا ہی کہ مین نے کسی معرکہ مین چھوٹے سے چھوٹے دستہ فوج کو بھی ایسے انتشار اور اضطراب کے عالم مین پیٹھ دکھلاتے نہین پایا اور زیادہ تعجب خیز یہ امر ہی کہ باوجود ہمسایہ قوم ہونے کے) ایسے ناتجربہ کار لشکر کو جس نے میدان جنگ کی صورت تک نہ دیکھی ہو اور جس کے کان ترکی توپون کی آواز تک سے ناآشنا ہون کیون میدان مین لایا گیا اور کیون اول سے ترکی شجاعت کا اندازہ نہ کیا گیا جن کے مقابل ہوتے ہی ایسا رعب و خوف ان پر طاری ہوا کہ جہان تہان سے وہ ہمیشہ بھاگتے ہی نظر آتے رہے -

آج کل کے یونانی جو ہمیشہ دوسری قومون سے اپنی کو موازنہ کرنے کے عادی ہین کیا انمین یہ جرات باقی ہے کہ برابر تعداد کی اور قومی فوج سے مقابلہ کرسکین جنگی

تعریف وتوصیف مین کتب تواریخ کے ہزارہا صفحے بھرے پڑے ہین۔ البتہ اون سپاہیون کو
یہ عذر کرنے کا موقع ہوسکیگا کہ قصور اونکا نہین بلکہ فوجی سردارون کا ہی خصوصًا اون افسرون
کا جو ولیعہد کے اسٹاف مین شریک ہین جنکا ترجمہ ایتخضر کی رعلیانے تمسخر کیا اور بے حرمتی
کی اور جب اون سردارون سے جواب لیا جاوے کہ کیون تمنے ایسی بزدلانہ حرکات کین
تو وہ صاف کہدینگے کہ یہ سرکار کا قصور ہی کہ اوس نے ہمین کافی فوجی تعلیم نہین دی جس
سے تجربہ اور جنگی لیاقت حاصل ہوتی۔

سلطانی تاربرقی دربارہ فتوحات ٹرناؤ۔ لاریسہ وغیرہ
بنام غازی احمد مختار پاشا ہائی کمشنر ترکی متعینہ مصر

بعد فتح لاریسا محمد کامل بے کاتب مابین ہمایون ملوکانہ کی جانب سے غازی مختار پاشا
کے نام ایک تار روانہ ہوا جسکا مطلب حسب ذیل تھا۔

خداوند جل وعلا کے فضل وکرم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح
کی استعانت سے عساکر نصرت مآثر نے ٹرناؤ۔ لاریسا۔ اور اوس کے کل حوالی کو بتاریخ ٢٦
ذیقعدہ۔ بروز چہارشنبہ (٢٨ مارچ اپریل) فتح کرکے علم سلطانی جابجا نصب کردیا۔

فتح تریقالہ ٢٩ - اپریل بوقت ٦ بجے شام

لاریسا کی کامل تسخیر کے بعد ایک دستہ فوج زیر کمان جنرل خیری پاشا قصبہ تریقالہ کو فتح
کرنے بڑھا۔

یہ قصبہ جیسا کہ نقشہ مقابل صفحہ ٦١ سے واضح ہوتا ہی لاریسہ سے ٹھیک مغرب میں
قریب چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہان ٥٠ میل گذرتی ہی جسکا سلسلہ جنوب مشرق مین

فارسالا۔ ولیسٹو اور ودوکو تک پہونچتا ہی اور شمال و مغرب مین کلابکا تک اور اس سے متصل کے بڑے بڑے شہرون لاریسہ اور ڈومو کو وغیرہ سے اوسکا ریلوی تعلق ہی۔

لاریسہ کے مسافر کو تریقالہ پہونچنے سے پہلے دریائی سلا مبریا کو عبور کرنا پڑتا ہی چنانچہ ترکون کی آمد آمد کی خبر وحشت اثر نے اس مقام پر بھی وہی اثر پیدا کیا جو ہر جگہہ عام تھا یعنی اون کے داخلہ سے پیشتر ہی سب اعیان سلطنت اور عمال سرکاری شہر چھوڑکر محفوظ مقام کیطرف فرار ہوگئے اور چلتے وقت اتنا بندوبست کرتے گئے کہ مفسدہ پردازی کے لئے جیلخانہ کے قیدی چھوڑ دئے گئے اور ہزارہا بندوقین بارود اور کارتوس اہالیان شہر کو دیتے گئے کہ ترکون کے داخل ہوتے ہی وہ اون سے برسرپیکار ہون لیکن جب فوج ہی ایسے حملہ آورون کے نام سے ڈر کر بھاگ نکلے تو بیچارے گھر گھرستی لوگ اور ہل جوتنے والے کسان کیا کھاکر مقابلہ کرتے۔

چنانچہ خیری پاشا امن و امان سے ۲۹۔ اپریل کی شام کو داخل آبادی ہوئے اور تمام ہتیار اور ذخیرہ ہائے رسد جو لوگونکی تحویل مین تھے بذریعہ اشتہار عام ضبط کرلئے گئے۔

فتح تریقالہ کا تار بحضور سلطان المعظم

۲۹۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو سپہ سالار ادہم پاشا نے بذریعہ تار برقی حضور سلطانی مین اطلاع دی کہ آج ۲۹۔ اپریل کی شام کے ۶ بجے تریقالہ کو فوج ظفر موج نے فتح کرلیا اور شہر مین داخل ہونے سے پہلے خبر ملی کہ یونانیون نے دوسو دایم الحبس قیدیون کو رہا کردیا اور ۲۰ ہزار بندوق معہ سامان حرب کے اہالیان شہر کو بدین غرض حوالہ کرکے چلتے ہوئے کہ اون سے ترکون کا مقابلہ کرین کمنڈان (کمانڈر) پہلے فریق کا خیری پاشا شہر مین داخل ہوا اور یہ اشتہار شایع کیا کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر جو شخص آلات حرب ہمارے

تحویل مین نہ دے گا وہ سزا پاوے گا اور نیز جس کے پاس فوجی ذخیرہ ہو یا جسکو اوسکی اطلاع ہو وہ حاضر کرے ورنہ اخفا کرنے والا بھی مستوجب سزا ٹھہرے گا۔

(Ghazi Ahmad Mukhtar Pasha)

"غازی احمد مختار پاشا ھائی کمشنر ٹرکی متعینہ مصر"

تریقالہ اور قاردیجہ (کارڈیسا) کی رعایا اور اوس کی فریاد بخدمت سفراے سلاطین

بقول المؤید المصری تریقالہ اور قاردیجہ دیہ ایک قصبہ تریقالہ کے جنوب مین ریلوے

لائق پر واقع ہیں کی یہودی۔ یونانی۔ آرمنی۔ اور دیگر رعایا نے سفراے روس و فرانس و جرمن و انگلینڈ واٹلی کی خدمات مین ایک عریضہ ارسال کیا جسمین انہون نے یونانیون کے ہاتھ سے اپنی تباہی اور بیحد بربادی کا افسوسناک حال اسطرح لکہا کہ پندرہ سولہ برس سے ہم لوگ یونان کے دست تظلم سے تنگ اور اونکے جور و تعدی سے سخت مجبور ہو گئے تھے اوس پر طرہ یہ کہ یونانی لشکر ترکون کے ہاتھ سے ہزیمت اوٹھا کر فرار ہونے لگا تو جاتے جاتے بھی ہمارے سرسبز کھیتون۔ اور ہر قسم کے مال و اسباب کو تباہ و برباد کر کے ہم کو بیغیر کیا ہر چند ہم چیختے چلاتے رہے لیکن ہماری فریاد وزاری پر کوئی متوجہ نہین ہوتا تھا۔ یہانتک کہ ترکی لشکر آپہونچا تب ہمکو امان ملی۔

یہ قوم ہماری زراعت کی محافظ ہماری ننگ و ناموس اور مال متاع کی نگہبان اور حفظ صحت کی پوری پوری ساعی ہے۔ پس ہماری درخواست ہے کہ ہماری ردی حالت اور ترکی عساکر کے ترحم اور معدلت کی حکایت اپنے اپنے بادشاہونکو سناوین۔ اور عرض کرین کہ آیندہ ہمیشہ کے لئے ہمکو یونانی گورنمنٹ کے نہ حوالہ کرین اور اوس کے دست تعدی سے نجات دلانے مین ساعی ہون۔

دار الخلافہ یونان مین شاہی خاندان کی نازک حالت

۲۶۔ تا ۲۸۔ اپریل کی تاربرقیون نے دار الخلافہ کی نازک حالت کا بہت کچھ اظہار کیا عام جوش و خروش وخوف و گھبراہٹ کے علاوہ خود ہز مجسٹی شاہ جارج کے متعلقین کی مایوسی اس درجہ نازک حالت پر پہونچ گئی کہ بقول "سٹینڈرڈ"، اگر ضرورت واقع ہو تو اتینھز سے فرار ہو جانے کا پورا پورا بندوبست کر لیا گیا اور اس امر کے انجام دینے کو ایک جہاز اسٹیم سے بھرا ہوا بندرگاہ پائرس مین ہر وقت طیار منتظر رہا کبھی یہ غل ہوا کہ شہزادہ کو حرن کی

کارروائیاں تمام ناقص ثابت ہوئیں واپس بلوالیا جاوے اور کبھی یہ قرار پایا کہ اون شاہزادہ کو نہیں بلکہ اوسکے اسٹاف کو جو نہایت بزدل اور کم حوصلہ لوگوں کا مجمع ہے واپس بلایا جاوے چنانچہ اِن لوگوں کو طلب کر لیا گیا۔ اور کرنل اسمائلشنکی اس اسٹاف کا سردار مقرر ہوا۔ جو مقابلہ اور افسروں کے تاحال جوانمردترین ثابت ہوچکا تھا۔ شہر میں جابجا غضبناک انبوہ پھرتے تھے اور شاہ کی تصویروں کو جو دوکانوں پر جابجا آویزان تھیں بے عزت کرنے میں بلیغ کرتے تھے حتیٰ کہ ایک مجمع نے حملہ کرکے شاہی ریزرو میگزین کے اسٹیشن سے ہتھیار اور گولی بارود وغیرہ بالجبر چھین لئے اور توپ سازی کے کارخانوں کو دن دہاڑے لوٹ لیا درستے آلات سے مسلح ہوکر شاہی ایوان کے روبرو جمع ہوکر آمادہ فساد ہوے اور وجہ یہ بیان کی گئی کہ کیوں نہیں انکو ترکوں کے مقابل بھیجا گیا تاکہ وہ اونکو قلع قمع کرڈالتے۔

۲۸۔ کی شام کو مغرب کے وقت دس ہزار آدمیوں نے وزارت خانہ کی عمارت کو گھیر لیا۔ اور ایم رالی ہونے والے وزیر اعظم نے گورنمنٹ کو بوجہ کمزوری اور اختلاف کے بہت برا بھلا کہا۔ چنانچہ ۲۹۔ کو ایم ڈیلیانی موجودہ وزیر اعظم کو برطرف کرکے ایم رالی کو اوسکی جگہ مقرر کیا گیا۔ اور تمام وزرائے دیگر بھی معزول ہوکر جلسہ نئے شخصوں سے مرتب ہوا جسکا مفصل حال حصہ اول کے صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۹ میں لکھا جاچکا ہے۔

آغاز ماہ مئی و جنگ ولیسٹنو ۳ اپریل

جیسا کہ نقشہ صفحہ ۱۲۲ حصہ ایک) سے ظاہر ہے ولیسٹنو براہ راست لاریسا سے بذریعہ ریل لاین ملحق ہے اور اوسکے قریب ساحل سمندر پر وولو واقع ہے۔ یہ ہر دو مقامات قریب قریب بہ نسبت فارسالا (فرزالوس) کے جہاں لاریسہ سے گھومکر ریل جاتی ہے لہذا ولیسٹنو اور وولو کا فتح کرنا مقدم ہوا بہ نسبت فارسالا کے۔ علاوہ برین ولیسٹنو جنکشن ہے جہاں سے

بجانب مشرق دوملو کو اور بجانب مغرب فارسالا کو اور بطرف شمال مغرب لاریسا کو ریل
جاتی ہی پس اوسکو قبضہ مین کرنے سے گویا فارسالا اور دوملو کا سلسلہ یونانی رسل و رسایل
بند کردینا تھا اور ریل پر متصرف ہونے سے یونانی امدادی فوج کی آمد و رفت بند ہوجانا مدنظر
تھا اور نیز یونانیون کے مقابلہ کی اول لائن مین سے صرف یہی ایک جگہ فتح کرنے کو باقی تھی جو
سب سے زیادہ اہم اور یونانیون کے حق مین نہایت کارآمد اور محفوظ مقام تھا کیونکہ اس شہر کے
گرد دو پہاڑیان ہلال کی شکل کی واقع ہین اور بلندیون پر یونانیون کے زبردست مورچے
اور دھسّے بندھے ہوئے تھے اس لئے لامحالہ **ادھم پاشا** نے اس ضروری مقام کو تعبیۂ
فتوحات کی کنجی سمجھا اور فارسالا پر اُسکو مقدّم رکھا۔

چنانچہ ایک دستۂ فوج دوملو کے محاصرہ کے لئے روانہ کیا اور جنرل **حقی پاشا** کو دس پیادہ
پلٹنون اور میدانی توپخانہ کی دو باٹریون کے ساتھ ویلیسٹنو پر حملہ کرنے کی غرض سے روانہ
کیا۔ جو دستہ فوج دوملو کو جا رہا تھا اوس سے ۳۰۔ اپریل کو یونانی فوج نے ویلیسٹنو سے
نصف گھنٹے کی راہ پر مبارزت کی۔ دس بجے صبح سے شام تک لڑائی رہی جسکی مفصل کیفیت
خود مارشل موصوف کے تار سے معلوم ہوتی ہے جو وزیر جنگ کو بتاریخ یکم مئی ۱۸۹۷ء موصول ہوا

مارشل ادھم پاشا کا تار بحضور وزیر جنگ

یکم مئی ۱۸۹۷ء

یکم مئی کو وزیر صیغۂ جنگ ٹرکی کو منجانب مارشل ادھم پاشا حسب ذیل تار موصول ہوا۔

"جو سپاہ کا دستہ محاصرۂ دوملو کے لئے بھیجا گیا ہی اس کے کمانڈر کی رپورٹ ابھی میرے
پاس پہونچی ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ کل ساڑھے بارہ بجے صبح کے ویلیسٹنو سے نصف گھنٹے
کی مسافت پر دشمنون سے مقابلہ ہوا۔ لڑائی شام تک ہوتی رہی۔ دوسرے روز ۹ بجے

صبح کو جنگ پھر ہوئی۔ سپاہ سلطانی نے تین قلعون اور چار مورچون پر قبضہ کر لیا۔ اور دشمن نے ویلسٹنو کے قریب ایک قصبہ کے قلعہ مین پناہ لی۔ بروصہ ردیف پلٹنون نے اسکا بھی محاصرہ کر لیا ہے اور امید کامل ہے کہ یہ قلعہ بھی بہت جلد تصرف مین آجائیگا۔

"مین نے جنرل حقی پاشا کو دس پیادہ پلٹنون اور میدانی توپخانہ کی بیٹریون کے ساتھ ویلسٹنو پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا ہے اور توقع کیجاتی ہے کہ ویلسٹنو کے قلعہ پر عنقریب ترکی جھنڈا لہراتا نظر آئیگا۔ اور دو روز سے اسکی تمام خط و کتابت بند کر دیجاسے گی۔

"جنرل احمد حفظی پاشا گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف جانینا نے ۸ مئی کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ دوسرے ڈویژن کا کمانڈر رپورٹ کرتا ہے کہ افضال الٰہی و اقبال سلطانی سے ترکی فوج نئی اور پرانی دونون سڑکون سے لوروس کی جانب بڑھ رہی ہے اور سپاہ اول قصبہ مذکور مین پہونچ گئی ہے۔"

جنگ ویلسٹنو ۷ مئی ۱۸۹۷ء

اسی تاریخ جنرل حقی پاشا اپنی جمعیت کے ساتھ عین وقت پر ویلسٹنو کے سامنے آپہونچا (لڑائی صبح سے شروع ہوگئی) یونانی مستحکم مقامات پر پیرجمائے ہوئے تھے اونکو دشمن کی توپون سے اچھی خاصی آڑ تھی۔ حقی پاشا نے آہستگی سے ملکہ کامل استقلال اور مضبوطی سے اپنے مورچے جمالئے۔ ایک توپخانہ جو نسبتاً کم ناہموار مقام پر لگا دیا گیا تھا حملہ آور فوج کی حفاظت کے لئے مامور کیا گیا تھا ترکی فوج کا میمنہ اور میسرہ آگے بڑھا اور قلب لشکر اونکی حفاظت کے لئے اپنی جگہ ٹھہرا رہا۔

ان دونون بازوون نے نہایت تیز آتشباری کے ساتھ دھاوا کرنا شروع کر دیا جسکا جواب یونانی کمزوری سے دینے لگے۔ حتی کہ شجاعان ترک اُس موقعے پر پہونچے جہان توپون کی زد سخت ترین تیزی کے ساتھ ہو رہی تھی مگر وہ اُس مقابلہ کے سامنے سینہ سپر کئے ہوے

برابر آگے بڑھتے رہے اور یکے بعد دیگرے ہر ایک قلہ کوہ اور بلندیون کو فتح کرتے چلے گئے اور ایک مضبوط مورچے پر کمک کا انتظار کرتے رہے اس لئے کہ بازوے میسرہ کو ایک سخت کام درپیش تھا دشمن مقابل مین ایک بلند عمودی پہاڑ پر قابض تھا اونپر براہ راست حملہ کرنا نہایت دلیری اور مردانگی کا کام تھا۔ چنانچہ ترکون نے سامنے ہی سے حملہ کا خیال دلا کر یونانیون کو ایسی ترکیب سے محصور کر لیا کہ اونسے بجز مورچہ چھوڑ کر بھاگ نکلنے کے اور کوئی پہلو نہ اختیار ہو سکا۔ چنانچہ اونھون نے دوسرے مورچے پر جا کر پناہ لی اور وہان سے آگ برسانے لگے لیکن تابکے۔ آخر ہلکی ہوتے ہوتے آتش باری بالکل بند ہو گئی اور اس لئے ظاہر ہے کہ ترکی فوج کے میسرہ نے اول درجہ کی بہادری اور شجاعت اور قابل تحسین جوش و خروش کے ساتھ مقابلہ کیا۔ حالانکہ یونانی فوج کی امداد کے لئے ایک معقول تعداد مین کمک پہونچ چکی تھی اور اُس نے ملکر میسرہ پر جی توڑ توڑ کر حملہ کیا جسکا جواب نہایت کامیابی سے برابر دیا جاتا رہا۔

جب اونھون نے دیکھا کہ میسرہ بے حد مضبوط اور ثابت قدم ہے تو اونھون نے میمنہ کا امتحان لینا شروع کر دیا۔ جنھون نے اونکے حملہ کی مطلق پروا نہ کی اور اونکو صحیح المخاطب نہ سمجھ کر جواب تک دینا گوارا نہ کیا۔ آخر کار بجاے توپ و تفنگ و نیزہ و سنان کے گریختن کے مشتقات چلنے لگے۔ گریختیذ۔ گریختہ اند۔ بقیہ خواہند گریخت۔

الا ! اے یونان بگریزید۔ اگر تاب مقاومت ندارید جہان ست تا جان ست این وقت نہ آنست کہ خود را بدست خود در معرض ہلاکت بیندازید و برائے چہ !

ننگ و ناموس و قوم و ملک : جان خود را کہ از ہمہ جہان بہتر واز تمامی عالم و عالمیان خوشتر ست۔ قبل از وقت بجدا لبسپارید۔

الا ! اے یونانیان پاے خود را بسر پیوستہ راہ فرار اختیار کنید چرا کہ اگر یک از ما

کم شود بساغم والم شود واگر یک صد پلٹن از ہزاران ترک در ہوس ملک گیری سر در خاک و خون دہد مضائقہ نیست۔

غرض ہر طرح بھاگنے ہی میں فائدہ نظر آیا۔ واقعی یہ بہادر اگر بے فائدہ کٹ جاتے تو شاہ کو ایسے جری اور آزمودہ کار سپاہی پھر کہاں ملتے جو سیکڑوں روپیہ خرچ کرکے تیار کئے گئے تھے چنانچہ جنگ کی خبروں کے ساتھ ہی دنیا بھر میں تار دوڑنے لگے کہ یونانی ویلسٹنو سے بھاگ رہے ہیں اور زخمیوں کی ایک بہت بڑی تعداد گاڑیوں میں سوار کرکے وولو کو لے جا رہے ہیں۔

ریوٹر کے کارسپانڈنٹ نے لکھا (جسکی تصدیق بمقابلہ ترکی حوالوں کے اکثر بلاد میں زیادہ تر قابل وثوق ہے) کہ اثنائے جنگ میں ترکی فوج کا قلب ایک گھنے جنگل کی آڑ میں تھا ترکوں نے نہایت کامیابی سے یونانیوں کے حملہ کا مقابلہ کیا۔

دشمن کی فوج ترکوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی۔ صبح کے وقت ترکی رسالہ کے دو اسکواڈرن یونانی فوج کے ایک حصہ پر حملہ آور ہوئے اور انکو مار کر بھگا دیا لیکن غیر متوقع طور پر ایک بڑا لشکر سامنے آگیا جس نے نہایت مضبوطی کے ساتھ مورچہ بندی کر رکھی تھی۔ اس موقع پر ترکوں کا بڑا نقصان ہوا۔ ترکی فوج کی بہادری اور شجاعت کی تعریف نہ کرنا ناممکن امر ہے جو خوف اور خطرہ کے مطلق پرواہ نہ کرتی تھی۔ میں نے اُن مورچوں کو دیکھا جنپر ہر لمحہ میں دشمن کے ٹوٹ پڑنے کی امید تھی وہاں بجز چند سنتری سپاہیوں کے تمام فوج بآرام تمام خواب راحت میں پڑی ہوئی تھی۔ گویا انھیں جنگ سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ فوج کے لئے روٹی اُس گاؤں میں پک رہی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کل شام آٹھ بجے یونانی کمکی افواج دو تو اور رسالہ سے بذریعہ ریل یہاں لائی گئی ہیں۔ ترکی فوج چونکہ اپنے دشمن کے مقابلہ میں بلحاظ تعداد بہت ہی کم تھی اور میمنہ اور میسرہ کے درمیان فاصلہ بہت بڑھ گیا تھا اس لئے سپہ سالار نے انکو ایک بہتر صورت میں یکجا مقیم کرنا مناسب سمجھا۔

مقام ویلسٹنو پر ۳۰ اپریل اور اوسکے قبل کے معرکہجات کے تفصیلی حالات

ویلسٹنو کی فتح سے قبل شہر کے قرب و جوار مین کئی روز تک معرکے رہے۔ ۲۷ اپریل کو قریب ایک ہزار ترکی سوارون نے چھ میدانی توپین لیکر ویلسٹنو کے گرد و نواح مین گشت لگایا۔ اگرچہ ۱۵۰۰ یونانیون سے (جنکے پاس بھی چھ میدانی توپین تہین) وہ کوئی ڈیڑھ گھنٹے تک برابر جنگ کرتے رہے لیکن ریلوے کاٹ دینے کے ارادہ مین کامیاب نہو سکے۔ لڑائی ختم ہو جانے کے بعد یونانیون کو فارسالا سے مدد پہونچی۔ تین یونانی افسر اور ۲۳ ترک مقتول ہوئے۔ ۲۹ کی شام کو ترکون کی دو ہزار پیادہ فوج اور ایک رسالہ نے بارہ میدانی توپین لیکر پھر گشت کیا اس مرتبہ یونانیون کی فوج زیادہ تھی لہذا ترکون کو اب بھی ریلوے کاٹ دینے مین کامیابی نہ میسر ہوئی اور دو گھنٹے کی لڑائی کے بعد وہ اپنے مقام پر پسپا ہوئے۔

۳۰ اپریل کو ترکی پیادہ فوج پھر دو کالمون مین منقسم ہو کر بدین عزم آگے بڑھی کہ ویلسٹنو کی ریل کاٹ کے وولو اور فارسالا کے مابین سلسلۂ پیغام رسانی مسدود کر دین۔ یونانیون کی طرف بارہ ہزار سپاہ تھی۔ ترک تقریباً چار ہزار سے کم نہ تھے۔ اونھون نے بڑے قابل تعریف طریقے پر سنگینون کے زور سے مقام کیفالو کو چھین لیا۔ اگرچہ اس موقع پر اونکی تعداد یونانیون سے کم تھی۔ جانبین کا نقصان بہت سخت ہوا۔

میدان مین ترکی رسالے اور یونانی پیادون کے دستے مصروف کارزار تھے۔ نقصان زیادہ تر پیادون کو پہونچا۔ افواج مقابل مین باہم گولیان برابر چلتی رہین وہ ایک دوسرے سے ۴۰۰ گز کے فاصلہ پر رہتی تھین اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیون کے سلسلہ سے منقسم ہوگئی تھین۔ قریب شام کے ترکی سپاہ کا بڑا درمیانی حصہ تھوڑی دور پر آگے بڑھتا نظر آیا لیکن غروب

آفتاب کے باعث عارضی طور پر جنگ ملتوی ہو گئی۔ اب دولوسے فارسالا جانے والی ریل یہاں سے گزر جانے کا بندوبست کیا۔ رات کو یونانی آگے نہین بڑھے بلکہ اپنے مورچون پر قایم رہے اور ترک وہان سے پانچ میل دور موضع غرب مین چلے گئے اور فوج کا انتظار کرنے لگے۔

یکم مئی روز شنبہ کو یونانیون نے تقریباً اپنی تمام سپاہ متعینہ فارسالا یہان بلالی اور کئی غیر نتیجہ خیز معرکے ہوے۔ رات کو بھی کئی بار کشمکش ہوتی رہی۔ لیکن یونانی اپنی جگہ قایم اور قابض رہے۔ بالآخر حقی پاشا سے ہزیمت اوٹھاکر دولو وغیرہ کی طرف فرار ہونے لگے جو یکم مئی کے حالات مین ابھی درج ہو چکا ہے۔

فتح ولیسٹنو اور ترکون کا نقصان ۲ مئی ۱۸۹۷ء

چونکہ اس جنگ مین یونانی بلند اور محفوظ مقام پر تھے اور ترک نیچے میدان مین اُس پہاڑی کے فتح کرنے پر تُلے ہوئے تھے جنکے لیے کسی قسم کی آڑ نہ تھی اس لیے ترکون کا زیادہ نقصان ہوا جو اسوقت تک کسی لڑائی مین ایک جگہ اور ایک ہی وقت مین نہ ہوا تھا۔

یونانی فوج بماتحتی جنرل سمولنسکی لڑ رہی تھی۔ ترکون نے ریلوے سلسلہ مسدود کر کے کمک کا دروازہ بند کر دیا لیکن موجودہ کثیر التعداد فوج اور محفوظ جگہ سے گولہ باری ہونے کی وجہ سے کھلے میدان کی ترکی فوجون کو صدمہ پہونچا۔ چنانچہ اول روز یعنی یکم مئی کو بقول نامہ نگار ریوٹر ترکون کے بارہ سو سپاہی اس حملہ مین کام آئے ہین۔ جن مین سے یکم و ۲ مئی کو خود یونانیون نے چھ سو کے قریب دفن کیے۔ علاوہ برین چار سو رسالے کے گھوڑے بھی مارے گئے تھے اور یونانیونکی فقط ۲۳۰ جانون کا نقصان پہونچا۔ جسمین سے صرف ۵۸ مارے گئے اور باقی زخمی ہوے۔ یہ یکم مئی کا واقعہ تھا۔ ۲ مئی کو حقی پاشا نے یونانیون کے پہلے مورچے پر

یورش کی اور ایک سخت مقابلے کے بعد یونانی فوج اُس کو چھوڑ دینے پر مجبور ہوئی مورچہ
لے لیا گیا - اور دشمن دوسری لائن پر پسپا ہو گئے - یہان بھی امن چین سے گذرنگی
اور بالآخر تاب مقاومت نہ لاکر وولو کی طرف بھاگے جہان سے جہاز مین بیٹھکر سیدھے
گھر کو جا سکتے تھے -

یہ لڑائی اسقدر سخت تھی کہ رجمنٹ نمبر مین سے صرف ایک سو بیس [۱۲۰] سپاہی زخمون سے
محفوظ رہ سکے باقی کل یا تو زخمی ہوئے یا مارے گئے - ترکون کو یہ فتح میدانی توپون کی موجودگی
کے باعث قرار دی گئی لیکن فی الحقیقت فوج جب کسی مقام کو فتح کرتی ہے تو آخر کچھ نہ کچھ ذریعہ ضرور
ہوتا ہے اسکا اظہار کرنا فضول بہت ہے کہ توپون کے ذریعے سے ہوئی یا کہ بندوقون کے -
بانی دراصل فوج کے ذریعے سے جو مستقل مزاجی سے توپ اور بندوق چلانے پر قدرت
رکھتی تھی ورنہ خود بخود توپین نہین چلا کرتی -

یونانیون کے پاس فقط کوہی توپخانہ نہ تھا - علاوہ برین ایک یورپین اخبار نے لکھا کہ فتح
اس وجہ سے ہوئی کہ اونکے جنرلون نے بڑی ہوشیاری اور تدبیر سے کام لیا اور خوب مہارت
جنگ دکھلائی گویا اونکے نزدیک نامی فتح جب ہوتی جبکہ بیوقوفی اور بلّی پنے سے کام کرکے
شکست دیتے ورنہ عقلمندی اور تدبیر سے کام لیکر فتح کرنا تو سب جانتے ہی ہین -

کرنل سمولنسکی ہوا کا مخالف رُخ دیکھ کر وولو سے دور آمیرو کو کوچ کر گئے اور اپنی ہمراہی فوج
کو مع الخیر ساتھ لیتے گئے - اس واپسی مین یہ امر البتہ قابل توصیف ہے کہ کوئی بے ترتیبی اور لڑیا
اور آرٹلری کی سی گڑبڑ واقع نہین ہوئی -

امیرو سے سمولنسکی کا فرار ہونا

جب کرنل سمولنسکی کا امیرو کی طرف پہونچ کر ٹھہرنا معلوم ہوا تو ادھم پاشا نے اوسپر اوسی جگہ
حملہ کی تیاری کی جسکی خبر پاتے ہی اوسکو وہ جگہ بھی چھوڑنی پڑی اور امیرو سے ہٹکر

لڑاوینگے اور جیسا کہ یقین تھا اونکے مطابق ایک مستحکم یونانی جہازی بیڑہ بندرگاہ مین
موجود تھا لیکن خیال اور گمان سے دور اوسکی کوون اور قلعہ شکن توپین ترکی جنرل کے
محض ایک زبانی ڈانٹ مین سرد پڑگئین اور یونانی جہازات کا طمطراقی بیڑہ ادھم پاشا اور
اونکے ہمراہ دو توپون کے دھمکانے سے ہی وہان سے دور سمندر کی طرف ہٹ گیا جس سے
اہل فہم نے بآسانی اندازہ کر لیا کہ یونانی بحری قوت کسقدر ہو سکتی ہے اور درانحالیکہ
یونانی جہازات ایسے بیکار اور نکمے ثابت ہوئے کہ تھوڑی فوج کی گیدڑ بھبکی سے ڈر کر بغیر لڑے بھڑے
ایک ایسے ضروری بندرگاہ سے الگ ہو گئے اور جہان یونانی عملداری مین ریلوے جنکشن بھی
تھا تو صاف ظاہر ہے کہ یونان کے جہاز ترکی جہازون کے سامنے کیونکر ٹھیر سکتے ہین گو خود وہ
کیون نہون بحری معرکہ آرائیون مین ابھی کچھ شکست نہ اوٹھائی ہو ثابت ہوگیا کہ یونانی بحری
قوت "بحری قوت" کی جو پکار تھی وہ محض بے اصل اور بے پر کا کوا بنی ہوئی تھی۔ اگر دوران
جنگ مین یہ معلوم ہو جاتا کہ یونان کے شمال مشرقی سمندرون اور قلعہ سلونیکا کے متعلق کے
واقعات کی اصلی حالت کیا ہے جہان ایک برٹش جہاز مع ایک مشہور ممبر پارلیمنٹ سر اشٹیڈ
بارٹلیٹ کے گرفتار ہوا تو بھی بہت سی مشتبہ کارروائیان بخوبی صاف ہو جاتین تاہم عقل سلیم
فوراً سمجھ لیتی ہے کہ اگر یونانیون مین بحری قوت اور اونکے بحری افسرون اور جہازی کپتانون
مین کچھ بھی مادہ اور تمیز ہوتی تو وہ اسوقت بجائے اسکے کہ سلونیکا کے سواحل پر گولہ
اندازی کرنے کی خاص اپنی عملداری کے ان سواحل پر اپنا قبضہ رکھنے مین جی توڑ کر کد و کاوش
کرتے اور کم سے کم اس ساحلی عملداری کے بڑے ضروری صدر مقام کے چند میل قریب کو اپنے
قابو مین رکھتے یا رکھنے کی کوشش کرتے جو بآسانی اونکے ہاتھ سے نکل گیا اور جس صدر
مقام کا نام وولو ہے۔ اور اس سے صاف عیان ہے کہ وولو کا چھوڑ بھاگنا یونانی بحری قوت
کی کامل شکست اور اس کے برائے نام ہونے کا کافی ثبوت ہے اور اونکے بیڑہ

جہازات کا ترکی سمندروں اور خلیج سلونیکا میں موجود ہونا اور ساحلی قلعوں پر گولہ باری کرنا ایک عجیب غریب امر تھا اور اوس کے ساتھ ترکی جہازوں کی نقل و حرکت کا ذکر ایک مرتبہ بھی یورپی اخباروں میں نہ ہونا اس حیرت کو اور بھی زیادہ کرتا تھا جو برابر اول سے آخر تک سامان رسد اور فوج کے لانے اور لیجانے میں انہیں سمندروں میں مصروف رہے جہاں "خوفناک یونانی بیڑہ" پٹرول کرتا تھا۔ لیکن فتح ودلو سے ان سب باتوں کا انکشاف ہو گیا۔ ترکی جہازوں کی کارآمدگی اور یونانی بیڑہ کی ہیچکارگی بالآخر پوشیدہ نہ رہ سکی اور اس طرح مشہور حالات کے برعکس اصلی کیفیت خودبخود روز روشن کی طرح چمک اوٹھی۔

ودلو کا قبضہ ہو گیا

پیشتر لکھا جا چکا ہے کہ ایک ترکی فوج کے دو دستے حسن پاشا کے زیر کمان ودلو کو بھیجے گئے تھے جن میں سے ایک دستے نے ولیسٹنو کے قریب کرنل ہمونسکی نے معرکہ آرائی کرکے جنگ ولیسٹنو برپا کی اور دوسرا دستہ ودلو پہونچ گیا جس نے بماتحتی حقی پاشا سنیچر کی صبح ہوتے ہی ودلو پر قبضہ کر لیا۔ یہاں مقابلہ کسی سے نہوا اس لئے کہ ترکی اقبال سے تمام یونانی فوجیں پہلے سے ایتھنز روانہ ہو گئی تھیں۔ مگر باشندے برابر شہر میں سکونت گزین رہے۔ بنابریں برٹش اور فرانسیسی سفرا متعینہ ودلو نے بذریعہ درخواست ادہم پاشا سے باشندوں کی جان کی امان مانگی جس پر جنرل موصوف نے وعدہ کیا کہ نہ صرف جان بلکہ مال اسباب بھی تمام باشندوں کا محفوظ و مامون رہے گا۔ اور کسی قسم کی دست اندازی رعایا سے نہ کی جاوے گی۔ (یہ واقعہ سنیچر کا ہے ولیسٹنو جمعہ کے روز فتح کر لیا تھا اور یونانی حملہ کرنے والی فوج رات کے وقت ہی پسپا ہو گئی تھی) لیکن شرط یہ ہے کہ یونانی امیر البحر اپنا بیڑہ جہازات ودلو سے

دُور ہٹاکر لیجاوے - جو اسوقت تک خلیج وولو مین شہر کے سامنے موجود تھا -
چنانچہ امیر البحر نے بلا اظہار مخالفت فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور اپنا بیڑہ آلمیرو کی
طرف پیچھے ہٹا کر لے گیا -

یہ مایۂ ناز بیڑہ غالباً وہی بیڑہ تھا جسکا یہی امیر البحر جو ادھم پاشا کی صرف
گھڑکی سے آلمیرو کی طرف جان بچا کر بھاگا - سرگروہ احکام شاہ جارج سے حاصل
کر کے قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کے لئے اتھنز سے نکلا تھا -

وولو کے باشندون نے اپنے ہمسایون کے حالات سنکر اچھا سبق حاصل کیا اور
اطمینان مندانہ تقلید کی کہ اپنے اپنے گھرون سے نہ ہلے اور بجائے دشمن کے
ترکون کے داخلے کے وقت اظہار خوشنودی کیا - اور سلطان اور اونکی افواج کو
تہنیت و مبارکباد کے نہایت الفاظ سے خلوص کا اظہار کیا -

وولو کے قبضہ و دخل کا حال موافق تحریر نامہ نگار ریوٹر

اس قبضہ و دخل کا حال ریوٹر کے اس نامہ نگار نے جو ترکی فوج کے ساتھ تھا ۸ مئی کو
اسطرح لکھا کہ مارشل ادھم پاشا کا ارادہ صبح ہوتے ہی چند ایسے مقامات پر قبضہ
کرنے کا تھا جہان سے شہر بآسانی فتح ہو سکے مگر پو پھٹتے ہی جبکہ ہم سب خیمہ مین
بیٹھے ہوئے چاء پی رہے تھے تو ہمین دو گاڑیان دُور سے آتی ہوئی دکھائی دین -
ان گاڑیون مین روسی - فرانسیسی - اطالین اور انگریز قونصل متعینہ وولو سوار تھے
انکے ساتھ چار خلاصی بھی تھے جنکے ہاتھون مین اپنی اپنی گورنمنٹ کے نشان تھے -
بہت سے آدمی اونسے ملنے باہر نکل آئے اونکی زبانی معلوم ہوا کہ یونانی افواج نے وولو

چھوڑ دیا ہے اور اب ہان صرف امیر البحر جنگی جہازون کے ساتھ بندرگاہ مین موجود ہے
یہ قونصل اُس سے مل آئے تھے اور جب اونہون نے اُس سے پوچھا کیا آپ [illegible]
موجود ہ اوسکا کیا ارادہ ہی تو اوسنے اونسے وعدہ کیا تھا کہ اگر مجھے [illegible] کا اطمینان
ہو جائے اور وعدہ دلایا جاے کہ ترک شہر کو غارت اور تاخت نکرینگے تو مین یہان سے اپنے
جہاز ہٹا لونگا۔

ان قونصلون کے ساتھ تین انگریزی اخبارونکے نامہ نگار بھی تھے۔ [illegible] نے نسبت
حاضری کی دعوت دی اور فراغ طعام کے بعد اونسے بندر کی کیفیت [illegible] تباہی و
بربادی کی نسبت جو وقتین مقام وولو پیش آئی۔ یہ سارے حالات [illegible] ہمنے [illegible]
کرنے کے لیے کہا کیونکہ وہ پچھلے دنون کی زحمت سے تھکے ہوئے تھے۔ [illegible]
ایک شب کامل انگریزی سفارت خانہ مین پہرہ دیتے رہے تھے۔ [illegible] تھوڑی دیر کے بعد
مارشل ادھم پاشا نے اقرار کرلیا کہ مین شہر مین تاخت و تاراج نکرونگا۔

یہ وعدہ لیکر چارون کونسل واپس چلے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد انکے ہمراہ یعنی
چارون خلاصی جنہیں نجیب بے کے ہمرکاب اُن کا سفید علم لیکر بھیجے گئے۔ مین بھی اونکے
ساتھ ہو لیا۔ وولو سے کسیقدر مسافت پر ہم اس امید مین کھڑے رہے کہ ان تینون
مین سے کوئی امیر البحر کا جواب لیکر آویگا وہان سے کوئی بھی نہ آیا۔

یہ حال دیکھکر ہم شہر مین چلے گئے تھوڑے تھوڑے آدمی جمع ہو کر ہمارے سامنے
آتے تھے اور نہایت ادب سے سلام کرتے تھے۔ شہر کے دروازے پر بھی [illegible]
آدمی مل گئے۔ یہ سب ملکر ہمارے رکاب مین بہت سے آدمیونکا ہجوم ہوگیا جنکے سر
یکقلم ننگے تھے اور جنکے چہرون پر بجائے غم کے خوشی کے آثار نظر آتے تھے۔

بقول اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر "وہ ترکون کے قدیم نمک خوار تھے اور انکے آبا و اجداد

* یعنی سفیر۔ انگریزی مین کانسل کہتے ہین ۱۲

تک اونکے احسانون کے ممنون تھے۔ علاوہ بران وہ اونکے تازہ سلوک اور انسانیت کا شہرہ سن چکے تھے وہ بخوبی جانتے تھے کہ ایک سچا مسلمان اور حقیقی شجاع زبردستون کے ساتھ عادتاً رفق اور ملاطفت سے پیش آتا ہے یہی اونکا خوش ہونا حق بجانب تھا۔ ہم آہستہ آہستہ محلہ ڈمیٹری مین پہونچے جو شہر کا سب سے بڑا محلہ ہے۔ اس موقعہ پر ہمارے ساتھ کئی ہزار آدمی کا ہجوم تھا۔ پہلے تو اس مین ٹاؤن ہال کا پتہ نہ لگا مگر بعد مین بعد تلاش کے بعد پتہ چلا۔ یہان ہم نے میئر کی تلاش کی جو کہین دستیاب نہوا۔ آخرکار مسٹر گگو جو میئر کی غیر حاضری مین اوسکی جگہ کام کرتا تھا ملا۔ نجیب بے نے اوسے مارشل ادھم پاشا کا اعلان دکھایا۔ جسمین مندرج تھا کہ

"باشندگان وہ لوعسا کر عثمانیہ کی حفظ و امان مین لئے جاتے ہین وہ اپنی جان اور
املاک اور جائداد کو محفوظ و مصئون سمجھین اونھین اختیار ہے کہ وہ اپنے کاروبار مین

مصروف ہون"

جب مسٹر گگو اس اعلان کے مطالعہ سے فارغ ہوا تو ہم سب کے سب ٹاؤن ہال کے برآمدے مین نکلے تاکہ عوام الناس کو بھی اوس کے مضمون سے اطلاع دیجائے کیونکہ ہزارون آدمی باہر منتظر کھڑے تھے۔ مین نے مدت العمر مین ایسا تماشہ اپنی آنکھون سے نہین دیکھا تھا ہزارون آدمی باہر نقش دیوار بنکر اس بیم و رجا کی حالت مین کھڑے اور فقط ایک لفظ کے سننے کے منتظر تھے جو اونکی قسمت کا فیصلہ کرنیوالا تھا۔

مسٹر گگو کے اہل عملہ نے چاہا کہ اعلان کی تکرار کیجائے مگر چونکہ اوسکی آواز پست تھی اس سبب سے سننا سخت دشوار تھا لوگون نے ہرچند کان لگائے مگر سنائی کچھ نہ دیتا تھا اسلیے اونکے دل دھڑکنے لگے وہ اوہام اور گمان پیدا ہونے لگے جسپر اونھون نے باواز بلند غل مچاکر کہا کہ "ذرا بلند آواز سے پڑھئے ہم کچھ سن نہین سکتے" اسوقت مین دور سے

یونانی جہاز بندرگاہ مین دکھائی دیتے تھے اور امیرالبحر کا جواب بھی ابھی تک نہ آیا تھا۔
آخرالامر جب لوگون نے اعلان کا ماحصل معلوم کرلیا تو اُن سب کے مونہ سے یہ صدا
بیساختہ نکلی "کہ خدا سلطان کی عمر مین برکت کرے اور ترکون کو دیر تک سلامت رکھے"
"اب وقت تنگ ہو چلا تھا اور ترکی افواج کی آمد شروع ہوگئی تھی سپاہیون نے شہر مین
قدم رکھنا شروع کیا اور اگر یونانی جہاز احیاناً ارادہ جنگ ظاہر کردیتے تو ترک اوسی وقت
شہر مین مورچہ بندی قایم کر لیتے۔
نجیب بے نے اب مجھے اور دیگر دو کارسپانڈنٹون کو یونانی امیرالبحر کے پاس اوسکا منشا
دریافت کرنے کو بھیجا کہ اُسکا ارادہ آشتی یا جنگ کا ہے۔ جب ہم گئے تو ہمین جہاز کے زینون
پر ایک کشتیبان ملا جو آگے ہی اُسکا جواب لئے آرہا تھا۔ اُس نے جواب مین یہ لکھا تھا کہ
مین اُسوقت تک یہان ہون جب تک کہ ترک امن کے ساتھ شہر مین داخل نہون۔
"جب نجیب بے نے یہ جواب سُنا تو اُس نے جواباً مارشل ادہم پاشا کی طرف سے جواب دیا کہ عساکر
سلطانی بخوبی باخبر ہین اور وہ ہمیشہ اُس شہر اور شہر کے باشندون سے نیک سلوک کیا
کرتے ہین جو بلامقابلہ اطاعت قبول کرلین۔ ہماری افواج قاہرہ مین سے فقط ایک دستہ
انتظام شہر کے لئے داخل شہر ہوگا۔ باقی فوجین نواح شہر مین خیمہ زن ہونگی۔
علاوہ برین یہ بھی کہلا بھیجا کہ اگر اب بھی تم اپنے جہاز فی الفور یہان سے نلیجاؤ تو
اسکا نتیجہ تمھارے حق مین اچھا نہ ہوگا اور عساکر سلطانی کسی مکروہ نتیجے کے ذمہ دار نہونگے
چنانچہ اسکے مطابق عملدرآمد ہوا اور ترکون نے بھی فقط ایک دستہ اپنی سپاہ کا شہر مین جانے
دیا۔ یونانی امیرالبحر وقت تحریر اس خط کے ابھی تک یہین ہے مگر کوئی ساعت مین جائے گا"
اسی دن کے خطوط سے جو شام کے نامہ نگارون نے اپنے اپنے اخبارات کے نام روانہ
کئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ سہ پہر کے وقت امیرالبحر اپنے کل جنگی جہازون سمیت چلا گیا تھا)۔

فتح وولو و ولیسٹنو۔ واپسی کرنل واساس (واسو) از کریٹ و آغاز سلسلہ گفتگوی مصالحت فیمابین بذریعہ سفرائے دول یورپ

اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ ولیسٹنو جمعہ کے دن اور وولو سنیچر کے روز حقی پاشا نے فتح اور مسخر کر لیا اور برٹش اور فرانسیسی سفیرون کی سفارش پر باشندگان وولو کو جنرل ادھم پاشا نے محفوظ اور مامون قرار دینا منظور کر لیا جو بدستور اپنے اپنے گھرون مین مقیم رہے۔ یونانی بیڑہ بندرگاہ وولو سے حکما واپس کیا گیا۔

سنیچر کے روز کرنل واساس جو یونانی فوج لیکر کریٹ پر زور شور سے چڑھ گیا تھا۔ اب اسکو گورنمنٹ یونان نے پے درپے شکستین اوٹھا کر اور دول یورپ کے آغاز تحریک مصالحت مین اوسکی واپسی کو مشروط کر دینے کی وجہ سے واپس بلانے مین اسقدر جلدی کی کہ وہ مع اپنی فوج کے ساحل کریٹ کو فوراً الوداع کہکر سنیچر کے دن ایتھنز مین داخل ہوگیا۔ اس لئے کہ تمامی سلاطین نے اختتام ماہ اپریل پر تجویز کیا کہ۔

"اگر کرنل واساس کو گورنمنٹ یونان کریٹ سے واپس نہ بلائے گی تو کوی بادشاہ جنگ ترکی و یونان مین ہرگز دخل نہ دیگا اور کرنل واساس واپس بلا لیا جائے گا تو ثابت ہوگا کہ یونان سلاطین کے حلقہ اطاعت مین آگیا ہی۔"

نیز بہت سے یونانی اور اٹالین والنٹیرون نے اوسکی تقلید مین کریٹ کو خالی کر کے گھر کا راستہ لیا۔ گورنمنٹ یونان نے سلاطین سے درخواست کی کہ وہ اپنے اپنے امیر البحرون کو ہدایت کر دین کہ وہ یونانی جنگی جہازون کو یونانی افواج متعینہ کریٹ کے واپس لانے کے لئے

کریٹ کے ساحل پر آنے کی اجازت دیں۔ اس لئے کہ یونانی جہازات کا کریٹ کے قریب آنا بالاتفاق مسدود کر دیا گیا تھا۔ اور چونکہ باوجود سخت تاکید کے شاہ یونان نے کریٹ خالی نہ کرنے میں ہٹ اور ضد سے کام لیا تھا لہذا اب واپس بلانے کے لئے مجبور ہو کر شرم کے باعث یہ بات بنائی کہ افواج کریٹ کو ہم اس غرض سے لوٹانا چاہتے ہیں تاکہ پوری قوت کے ساتھ تھسلی پر دشمن کے مزید قبض و دخل کو روکیں۔ لیکن کرنل واساس نے کسی ایسی ہدایت کے وصول کرنے سے انکار کیا تھا اور جبتک صاف تاکیدی احکام نہ پہونچ لئے اُس نے جزیرہ کو نہ چھوڑا۔ ایک متفقہ نوٹ سفرائے دول نے گورنمنٹ یونان کو سہ شنبہ کی صبح کو پیش کیا۔ اوس میں درج تھا کہ سلاطین عظام فوری جلت جنگ حاصل کرنے کے لئے درمیان میں پڑنا چاہتے ہیں جو قرارداد صلحنامہ ابین ترکی و یونان سے پیشتر ضروری ہے بشرطیکہ یونان اپنے تمام اغراض و فوائد کو بنظر غور و فکر دوستانہ دول یورپ کے سپرد کر دے۔ اسپر یونانی وزیر خارجیہ نے جواب دیا کہ "گورنمنٹ یونان اُن مطالب پر جمی ہوئی ہے جو یادداشت میں مندرج ہیں اور وہ اپنے مقاصد اور اغراض کو دول یورپ کے ہاتھ میں دیتی ہے۔"

نیز سفیران متعینہ قسطنطنیہ نے ایک مجموعی اور متفقہ یادداشت بالعالی میں گذرانی جسمیں درخواست کی گئی کہ مخالفت اور جنگ بند کر دیجائے اسکے جواب کا بیچینی اور اضطراب سے انتظار کیا گیا۔ سلطان خود جنگ کو ختم کر دینا چاہتے ہوں لیکن وہ تمام اعیان سلطنت اور فوجی حکام کے خیالات کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے جنمیں یونان کی زیادتیوں سے جوش پھیلا ہوا تھا اور ان سب معاملات پر نظر کر کے سلطان نے اسوقت تک اسکا فیصلہ نکیا جب تک کہ ڈومو کو لیکر تھسلی کی ایک ایک بچھ زمین نہ فتح کرلی۔

درحقیقت اسوقت بھی اس متفقہ یادداشت پر کچھ لحاظ نکیا گیا تھا بلکہ شہنشاہ روس کے

پرائیوٹ تار پر جسمین نہایت دوستانہ طرز مین درخواست موقوفی جنگ کی گئی تھی عملدرآمد کیا گیا۔

زرکوس کا قبضہ

یہ قصبہ جولاریسا سے بجانب مغرب ترنقالہ جانے والی سڑک پر واقع ہی ۲۹۔اپریل کو ترکون کے قبضہ مین آیا جہان سے کثیر المقدار سامانِ جنگ اونکے ہاتھ لگا۔اسی تاریخ ترنقالہ بھی پوری پوری طرح مسخر ہو چکا تھا جسکا ذکر اوپر کیا جا چکا ہی۔

آغاز جنگ فرسالا

قدیمی نام (فرزاوس)

اسطرف ایک دستہ ترکی فوج کا ولیسٹنو اور دولو کے فتح کرنے مین مصروف کارزار تھا دوسری طرف ترکی طلیعہ فوج فرسالا کی طرف بڑھنے مین مصروف تھی لیکن فرسالا ایک محفوظ مقام تھا اور یونانی لشکر پوری قوت کے ساتھ مع دونون شہزادون کے وہان موجود تھے نیز وزیر جنگ اور وزیر داخلہ حقیقت حال دریافت کرنے کو وہان آئے ہوئے تھے۔اس بات کا یہ خیال تو ہوتا تھا کہ اس مقام پر ایک جنگ عظیم برپا ہونے والی ہے لیکن اسکا گمان تک نہ تھا کہ یکم اور دوم مئی کو ولیسٹنو اور دولو پر ترکی قبضہ ہو اور سوم مئی کو میدان فرسالا مین فوج بڑھے۔چوتھی کو دونون فوجین باہم خراج پرسی کرین - اور ۵۔کو ترکی ہلال فرسالا کے بلند مقامات پر لہراتا نظر آوے۔

حقیقت مین بعض کارروائیان ادہم پاشا کی ایسی عجیب وغریب ہوتی ہین جو طلسمات کا نقشہ سامنے کھینچ دیتی ہین اور جس سے ترکی کمانڈران افواج کی پوری پوری قابلیت اور

آزمودہ کاری کا ثبوت ملتا ہے - خود وہ لوگ جو بطور نامہ نگاران اخبارات دنیا کے مختلف مقامات
سے حالات جنگ مشاہدہ کرنے گئے تھے اس امر کا یقین رکھتے تھے کہ مورچہ لا [illegible] مضبوط
مقام ہے - اور یونانی افواج کو ایسی آڑیں اور پناہیں حاصل ہیں کہ [illegible] کہ [illegible] مقام لینے میں
کم سے کم ایک ہفتہ صرف کرنا پڑیگا - لیکن ابتدائے جنگ [illegible] خبر آئی [illegible]
تار نے تمام یورپ کی عقل حیران کر دی کہ ایک ہی [illegible] کی طرح [illegible] طرف [illegible]
ادہم پاشا نے شام سے پہلے [illegible] سلطانی فرسالا پر [illegible]

حوالی فرسالا مین جنگ ۵ مئی ۱۸۹۷ء

۴ - مئی کو غیر متوقع طور پر میدان فرسالا مین جنگ کی چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی - ادہم پاشا [illegible] کو
ملاحظہ کرنے کی غرض سے صبح کے وقت لاریسا سے روانہ ہوئے تاکہ نقشۂ جنگ [illegible] ترتیب
کرکے دوسرے روز حملہ شروع کرین لیکن دوسرا روز آنے بھی نہ پایا کہ میدان مین توپون کی
آوازے گونجنے لگا اور رفتہ رفتہ تمام جنگی لائن مین معرکۂ کارزار ہو گئی -

یونانیون نے لاریسا سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر فرسالہ کے قریب بتدریج اوٹھی ہوئی پہاڑیون کی
آڑ لیکر ایک نہایت عمدہ موقع منتخب کیا جسپر نہایت زبردست اور لاجواب مورچے ترتیب
دئے گئے - ان مورچون کے بازو گھنے جنگل کی پناہ مین رہے اور توپخانہ میمنہ کی طرف
نصب کیا گیا - اول اول یونانی گولہ اندازون نے اچھی مشق دکھلائی اس لئے کہ بقول ایک
نامہ نگار کے "گذشتہ چند روز کے تجربہ نے اونکو اچھا خاصہ نشانہ باز کر دیا تھا -"

ترک اپنی معمولی شجاعانہ اور خاموش طریقے سے برابر ثابت قدمی دکھلاتے رہے اور
ایسے استقلال اور زور کے ساتھ حملہ آور ہوئے کہ باوجود جد و جہد عظیم دوپہر کے قریب
دشمن کو اپنے مورچے چھوڑنا مناسب معلوم ہوئے اور اس " باقاعدہ بازگشت " مین

جو سرگرمی یونانیون نے روز روشن مین دکھلائی وہ ہرطرح قابل تحسین ہی اس لئے کہ دشمن کے زد سے بچکر فوج کا راہ فرار اختیار کرنا بھی ایک سبق ہی جو جنگی مدرسون مین سکھلایا جاتا ہے لیکن پسپا کرنے مین ایک افسوسناک نقص واقع ہوگیا یعنی غلطی سے یا گھبراہٹ مین یونانی بازگشتی سپاہ اتفاقیہ ایک ترکی پیادہ فوج کے دستے کے سامنے اسقدر قریب ہوکر گزری کہ اونکی بندوقون کی زد مین آگئی۔ اور اس طرح میمنہ فوج کو خصوصًا زیادہ نقصان پہونچا اور عقب کی پلٹنین باقی فوج کے بچانے کی کوشش مین خود قربان ہوگئین۔

ایک مرتبہ جب بھاگڑ شروع ہوگئی تو متعاقب ترکون نے دشمن کو ایک لحظہ آرام نہ لینے دیا۔ اور فیر کرتے ہوئے برابر دبائے چلے گئے۔ یہانتک کہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر جا پہونچے جو میدان کے سرے پر واقع ہی۔ یہان عجیب نظارہ پیدا ہوا یعنی جب درست مین ترکی پیادہ فوج کے دستے جو برابر ہٹتے چلے جاتے تھے۔ دیکھنے والون کو دور سے سیاہ دھبون کی شکل مین نظر آتے تھے۔ باقی تمام میدان یونانیون سے بھرا ہوا تھا جو تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔ بے ترتیبی انمین انتہا درجہ کمال تھی۔

یہ سب ایک سنگی پل کیطرف کو ایک مارچ سے چلے جا رہے تھے۔ اسی حالت مین ترکون نے اپنے توپخانہ کو بڑھاکر ایک عمدہ موقع پر جما دیا۔ اور بھاگتی ہوئی فوجونکے کالمون اور بے ترتیب فائلون مین گولہ پر گولہ پھینکنا شروع کر دیا جس سے بھاگڑ نہایت تیز ہوگئی۔ تاہم یونانی فوج نے جو عقب مین تھی مقابلہ کرنے کی کوشش کی مگر ترکون کے دہوان دھار حملہ کے سامنے وہ مثل پر کاہ اڑتے چلے گئے۔ یہانتک کہ ایک مقام سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا آتا چلا گیا لیکن پیچھا کرنے والون نے اب بھی دم نہ لینے دینا منظور نہ کیا۔

ایک نامہ نگار اس موقع پر لکھتا ہی کہ "میرے دل پر جو کچھ ترکون کی شجاعت اور

جوانمردی کا اثر اسوقت تک ہوا وہ کبھی پہلے ہنوا تھا۔"
پناہ اور آڑ مین کھڑا ہونا وہ معیوب سمجھتے تھے حتیٰ کہ گھٹنون کے بل بھی نہ جھکتے
تھے بلکہ بلا کے جوش و خروش مین باڑہین مارتے ہوے برابر آگے ہی کی طرف بڑھتے
چلے جاتے تھے۔

فرسالا پر ادھم پاشا کا بذات خاص حملہ کرنا

جسوقت یونانی پل پر سے گذرنے کو جمع ہو رہے تھے تو ایک بم کا گولہ ایک گاڑی پر لگا
جو گولے سپاہی لا رہے تھے۔ یہ گولا ایسا کاری بیٹھا کہ جس نے یونانیون کا بڑا بھاری
نقصان کیا۔ پل سے گذر جانے کے بعد مفرورین اور متعاقب ترکون کے درمیان ایک
دریا حائل ہو گیا (جو دریاے سلمبریا کا معاون ہے اور فرسالا کے مغرب کی طرف بہتا ہے)
اور اس سئے جنگ کی گرم بازاری بمقابلہ سابق کم ہونے کو تھی کہ مارشل ادھم پاشا نے
اپنی کامیابی اور اس عالی شان نظارہ کی امنگ مین جو اسوقت پیش نظر تھا بخط مستقیم
حملہ کرکے اوسی روز شہر کے لے لینے کا تہیہ کر لیا۔ اور ایک بیٹری (توپخانہ) ہمراہ لے کر
اور میدان مین اتر کر بالمقابل جنگ کے لئے ایک صف کو آگے بڑھا کر ایسی شدت سے
حملہ کیا کہ وہ واقعہ اس جنگ کے خونخوار حملون مین شمار کیا جانے لگا۔ خصوصًا داہنی جانب
(دریا کی طرف) ایک مختصر سے گاؤن کے قریب ایسی سخت آتشبازی ہوئی کہ ترکی قدرتًا
خود اپنی بندوقون کے دہوئین مین چھپ کر رہ گئے۔ ساتھ ہی ترکی توپخانہ نے فوج کی
مدد کی یہانتک کہ وہ گاؤن فتح کر لیا گیا اور گولہ اندازی بند کی گئی۔ یونانی اس جگہ کو اپنے لئے ناقابل
اور غیر مامون سمجھ کر فرسالا شہر کی طرف بھاگ نکلے اور بغیر ایک لمحہ ضائع کرنے کے پیچھے ترکی
پلٹنون نے اس شہر پر جسکی قسمت کا فیصلہ ترکون کے حق مین پہلے سے ہو چکا تھا آگ

برسانی شروع کردی۔ لیکن اس معرکہ آرائی مین دن بسر ہوچکا۔ شام سر پر آپہونچی۔ آفتاب نظرون سے غائب ہونے لگا۔ افق پر شفق کے خونی رنگ نے میدان رزم گاہ کو پہلے سے زیادہ مہیب اور خوفناک کردیا اور جب تک روشنی کی ایک شعاع بھی باقی رہی ترکی توپون کا مونھ بند نہ ہوا۔ ایک توپخانہ کے پیچھے دوسرا توپخانہ برابر آتا رہا اور اپنے اپنے مناسب موقعون پر لگایا گیا۔

اور بقول ایک ولایتی نامہ نگار کے اتنی گولہ باری نے تقریباً نصف شہر کو آٹا کردیا۔ رات ہوجانے سے گولہ باری بند کی گئی اور اسطرح کچھ دیر کے لئے فرسالا کو دم لینے کی مہلت ملی۔ دوسرے روز یعنی ۵۔ مئی کی صبح ہوتے ہی ترکی فوجین آگے بڑھین یہانتک کہ کوئی مزاحمت انکو پیش نہ آئی جیسا کہ خیال کیا گیا تھا کیونکہ یونانی اپنی معمولی عقلمندی اور حفظ ماتقدم کے مسئلہ پر عمل کرکے صبح ہونے سے پہلے ہی شہر کو خالی کرکے بموجب فرمان ولیعہد بہادر ڈومو کو کی طرف منعطف فرما ہوچکے تھے۔

یونانی افسرونکی طرف سے گورنمنٹ کو اپنے فتح یابیکی جھوٹی رپورٹ دینا اور ایسے اتھینز مین دھوم دھام کی خوشی اور مبارکباد کے تارونکا ولیعہد کے نام آنا۔

اول سے آخر تک اس لڑائی مین یہ بات قابل یاد رہی ہے کہ جو خبرین ترکون کے ذریعہ سے مشتہر ہوئین وہ ہمیشہ لفظ بہ لفظ صحیح اور قابل وثوق ثابت ہوئین لیکن برخلاف اسکے یونانی کلیسا کے پیرون نے من گھڑت اور دل خوش کن خبرین تراش خراش کرکے مقام جنگ سے باہر بھیجین وہ بلا مستثنیات ہمیشہ دوسرے یا تیسرے روز سراسر کذب اور افترا سے مملو پائی گئین جس سے یونان کے اعتبار اور صدق کلامی پر بھی بٹہ لگ گیا۔

شکست پر شکست کھاتے جاتے تھے اور کسی نہ کسی پہلو سے اپنی قوم اور گورنمنٹ پر ثابت
کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ ہمین ہی فتح ہوئی۔ چنانچہ ویلسٹنو اور فرسالا کے
ابتدائی حملہ کی روک اور دفعیہ کی اسقدر کوشش اور ترکون کا نقصان اوٹھا کر ویلسٹنو
فتح کرنا اور کرنل اسمولنسکی کا سخت گزناکام معرکے مین کچھ دیر قدم جما ہ اونکے لئے کافی وسیلہ
ہوگیا کہ اُسکو فتح قرار دیکر شاہ اور اُسکی رعایا کو ذرا دیر جی خوش کر لینے دین۔ چنانچہ ۵ مئی کی شب کو
اتھنز مین خبر آئی کہ ویلسٹنو اور فرسالا پر ترکون کو شکست ہوئی اسپر وہان وہ جوش پھیلا
کہ بایدو شاید۔ کرنل سمولنسکی نے لکھا کہ ویلسٹنو مین ترکون کی جمعیت دس ہزار سے زیادہ تھی
جو دو دستون مین تقسیم ہوکر ہمپر حملہ آور ہوئی مگر ہمنے اپنی قوت بازو سے اونکو پسپا کیا۔
دوسری مراسلت مین اطلاع دی کہ مین نے دن بھر متواتر سخت سے سخت مقابلے کئے یہانتک
کہ میری فوج مین خون مثل آب رواں کے بہنے لگا۔
دن کے ڈھائی بجے لڑائی ختم ہوئی اور کرنل مذکور نے پھر ایک تار بھیجا۔ کہ آج کی لڑائی محض
خدا تعالے کی مہربانی سے ہمارے لئے فتح و نصرت کے ساتھ اختتام کو پہونچی۔
چار بجے ترکون نے پھر دہاوا کیا اور ہم نے پھر اونکو پیچھے ہٹا مارا۔ حسن اتفاق سے پیچھا
کرنے کے لئے عین موقع پر کمکی فوج آ پہونچی اور اسطرح جمعیت زیادہ ہوکر اب مین نے حملہ مین پیشقدمی
کی اور دشمن کو بے انتہا نقصان پہونچا۔"
اختتام معرکہ پر ایک تار اسی کرنل نے پرنس کی خدمت مین اس مضمون کا روانہ کیا کہ دشمن
اگرچہ خدا کی عنایت سے پسپا ہوگیا لیکن آج کسی وقت وہ پھر ایک حملہ کرنے والا ہے۔ علی الصباح
عساکر عثمانیہ مقام کو تیری سے بوبکار کی طرف بڑھنے لگے اور ولیعہد یونان نے وزیر جنگ کو
تار دیا کہ لڑائی شروع ہونے والی ہے اور پھر خبر بھیجی کہ جنگ چھڑ گئی۔ اور یونان کی فوج اگلے
مورچون کو چھوڑ کر قلب لشکر سے آملی ہے۔" یہ واقعہ ہوتے ہوتے دوپہر کا وقت گزر گیا تھا

چونکہ اس مقابلہ کا انتظار پیشتر سے تھا اس لئے اول وقت صبح سے یونانیون مین تیاریان ہو چکی تھین - جب شاہزادہ ولیعہد بہادر بذات خاص میدان جنگ مین پہونچے تو سپاہیون کی ہمت کسیقدر بلند ہو گئی اور پرنس نکولس شاہزادہ ولیعہد کا چھوٹا بھائی بھی توپخانہ لیکر اسی لشکر کے ساتھ موجود تھا اور اس لئے یہ جنگ بڑی بھاری مہم سمجھنا چاہیے -

شام کے ۵ بجے تک آتشباری جاری رہی - رات کے آٹھ بجے کرنل ہاسلے نے جو کرون پرنس کی فوج کا چیف اسٹاف تھا دن بھر کی لڑائی کی ایک رپورٹ تیار کی جسکا ماحصل یہ تھا - " آج دو بجے ترکون نے ہمارے مورچون پر حملہ کیا کل سے اونکا ارادہ تھا کہ ہماری میسرہ کو چیرکر نکل جائین مگر آج خلاف توقع وہ اپنا ارادہ ترک کرکے مقدمۃ الجیش پر حملہ آور ہوئے چونکہ وہ تعداد مین ہمسے کہین زیادہ تھے اسوجہ سے ہماری طلیعہ کی فوج لڑتے لڑتے پیچھے کو لوٹ آئی اور اپنی فوج کے میمنہ کے مقابل آکر صف بستہ ہو گئی -

گولہ اندازی تھوڑی دیر تک جاری رہی - ترکون کی پیادہ فوج اگرچہ تین موقعون پر بڑے زور شور سے پیشقدمی کر رہی تھی لیکن ہمارے لشکر نے اوسکے بڑھنے کو روکدیا -

فریقین کے نقصان کا بھی اندازہ نہین ہوسکتا - شاہزادہ ولیعہد ہر وقت جنگ ترکی پیادہ فوج کی آتشباری کی زد مین برابر موجود رہا - پرنس نکولس فوج کے میمنہ مین سپاہیون کی جرأت بڑہاتا رہا حالانکہ اوسکے توپخانہ کے مقابلے مین دشمن کے توپخانے نصب تھے -

ہماری رائے مین جس فوج نے میمنہ پر حملہ کیا تھا اوسکی تعداد ۱۵ ہزار کے قریب تھی - علاوہ برین مور و ملخ کی طرح اونکی فوجین ہر روز پہاڑ پر سے اوترتی نظر آتی ہین ترکون کی جمعیت اونکا توپخانہ اور سوارون کے دستے ہمسے بدرجہا زیادہ ہین -

ہم اسوقت تک اپنے مورچون پر قابض ہین - کل غالبًا پھر لڑائی ہوگی صرف ایک دستہ سوارونکا جو ہمارے ساتھ تھا وہ بھی ترنیالہ فتح کرنے گیا ہوا ہے -

جنگ تگیلیان

چنانچہ اس بے اصل رپورٹ پر وزیر جنگ جامہ سے باہر ہوگیا۔ گورنمنٹ نے شاہزادہ ولیعہد۔ شاہزادہ نکولس۔ اور کرنل اسموفیسکی کو جدا جدا مبارکباد کے تار دیے اور وزیر جنگ نے کل فوج مقیمہ فرسالہ کے نام مبارکباد کا ایک علیحدہ تار روانہ کیا اسکے بعد شاہ جارج نے خود اپنی طرف سے شاہزادہ ولیعہد کو ایک تار باظہار مسرت ومبارکباد فتح روانہ کیا (خوش!) ہر شخص کو یقین ہوگیا کہ آج ہی فرسالا اور ملیٹنو کا قطعی فیصلہ ہوجائے گا۔ لوگ خوشی خوشی فوجی قوت پر اسقدر اتراتے پھرتے تھے کہ ٹھکانا نہیں۔ ہر ایک گرجا گھر میں یونان کے حق میں بڑے زور وشور اور ساز وسامان سے دعا کائی گئی اور شادیانے فتح بڑے جوش وخروش کے ساتھ بجائے گئے۔ اور لوگ اسی مسرت میں مشغول تھے کہ یکایک تار برقی نے برق بجلی کی طرح یہ خبر آکر گری کہ فوجیں فرسالا سے بھاگ کر ڈومو کو پر آپہونچیں۔

جنگ فرسالا کے تفصیلی حالات

۵ مئی ۱۸۹۷ء

عساکر عثمانیہ لاریسا اور دیگر شمالی مقامات فتح کرکے جنوب کی طرف ایڈوانس مارچ کر رہے تھے کہ اس تاریخ ایک فیصلہ کن جنگ محض غیر متوقع طور پر ظہور پذیر ہوئی۔ ادھر پاشا اپنے ڈویژنوں میں انتظام کر رہے تھے کہ دوسرے روز بحیثیت مجموعی دشمن پر حملہ آور ہوں۔ اس روز کوئی تہیہ معرکہ آرائی کا نہ تھا۔ لیکن اتفاقی طور پر دونوں لشکروں کی طلایہ افواج میں مٹ بھیڑ ہوگئی اور آناً فاناً ایک سرے سے دوسرے سرے تک بازار کشت وخون گرم ہوگیا۔

یونانی مورچہ کا استحکام

یونانی مورچہ نہایت ہی مستحکم اور باموقع تھا اس لئے کہ فرسالا کے سامنے چوجارمیل کا ایک وسیع میدان واقع ہے اور اسمیں ایک دریا اینی پاپ

بہ رہا ہے - اُسکی شمالی حد پر نیچی نیچی پہاڑیونکا سلسلہ کچھ دُور تک چلا گیا ہے۔
ان پہاڑیوں پر یونانی افواج کی مورچہ بندی اسقدر مضبوط اور ناقابل التسخیر تھی کہ چڑھائی
کرنے والے دشمن کو بمشکل تمام آگے بڑھنے کی تاب ہو سکتی - کیونکہ تمام آنے والی
سڑکیں دور تک اُن مورچوں کی زد میں واقع تھیں ہ بجے صبح کے لڑائی شروع ہو گئی
یعنی فرسالا سے مقام کرانڈی مرسی کے تھوڑی دور بجانب شمال جو فرسالا سے ۱/۲ ۲ میل
کے فاصلہ پر واقع ہے - شاہزادہ قسطنطین (ولیعہد یونان کا اصلی نام) کے تین برگیڈ
سے جو خاص اسکے ماتحت تھیں ترکیان سے مقابلہ ہو گیا جو جنگ فرسالا کا آغاز سمجھنا چاہیئے۔
اول توپخانوں نے میدان کا بازار گرم کیا اور یونانی توپخانہ نے اس احتیاط سے گولہ باری
شروع کی کہ اتفاق ہی سے کوئی نشانہ خالی جاتا ہو لیکن بہادر ترک اُن توپوں کی زد
میں ایسی استغنا اور استقلال سے بڑھے چلے جاتے تھے جسطرح کوئی فوج ایک
چھاونی سے تبدیل ہو کر دوسرے مقام کو جایا کرتی ہے - ریوٹر کے نامہ نگار نے اس
حملہ کو غیر معمولی اور حیرتناک پیشقدمی کر کے لکھا ہے۔

یونانی پہاڑی مورچوں سے کسطرح ہٹائے گئے

جیسا مذکور ہوا ہے کہ پہلے سے یونانی فوجوں نے کرانڈیمرسی
کے پہاڑیوں پر نہایت زبردست مورچہ بندی کر رکھی تھی اسکو
ترکوں نے نہایت ہوشیاری اور چابکدستی سے فوراً توڑ دیا یعنی اول نہایت عاقلانہ
نقل و حرکت سے اونکے موقعوں کو زیر و زبر کر ڈالا اور بعدہٗ توپخانہ نے پیشقدمی کر کے
یونانی میمنہ کو پسپا کیا اور پھر نہایت سرعت کے ساتھ ترکی صفیں بحر مواج کی طرح آگے
بڑھیں اور سعید اللہ پاشا نے اور بہت سی پلٹنوں کو یکجا جنمیں البانیا کی پلٹنیں بھی
شامل تھیں یلغار کے طور پر دشمن پر ایسا زبردست حملہ کیا کہ مجبوری تمام یونانی فوجیں
اپنے اپنے آخری مورچے چھوڑ کر میدان کی طرف پسپا ہونا شروع ہو گئیں جو موقع

تاتاری سے جنوب کی طرف اور فرسالا سے ۲½ میل شمال کی جانب واقع ہے۔
اس موضع کو ترکون نے ۲ بجے دن کے مسخر کیا اسوقت یونانیون مین نہایت انتشار اور بدنظمی پہیلی ہوئی تھی لیکن یہ ضرور ہوا کہ ترکی آتشباری کا راستہ بھر جواب دیتے رہے یہانتک کہ دریاے اینیپس کے پل پر پہونچ گئے۔

ایک سخت غلطی

اس ابتدائی نوبت مین یونانیون سے ایک سخت غلطی یہ سرزد ہوئی کہ اونہون نے بغیر کسی مقابلہ یا مزاحمت کے اُن مورچون کو چھوڑ دیا جنسے پہاڑیون اور سڑکون پر قابو ہو سکتا تھا۔ اور خود بخود ہٹ کر میدان مین اُتر آئے۔ جہان عثمانیہ توپخانہ قدم قدم پر گولہ باری کر رہا تھا۔ بااین ہمہ ایک مقام اظہار شجاعت و مردانگی مین سب سے مستثنیٰ رہا۔ یعنی صرف ایک کمپنی یونانی پیدل سپاہ کی ایک عرصہ تک اس بہادری سے کثیر التعداد دشمن سے مقابل رہے جو قابل داد ہے مگر چونکہ اسکو کوئی کمک نہین پہونچی اس لئے اُسکی شجاعت سراسر بیکار گئی اور مجبوراً اپنے دوسرے ہم پیشہ لوگون کی طرح اُسکو بھی اپنا مورچہ چھوڑ کر بڑھنے والے دشمن کے سامنے سے بھاگنا پڑا۔
یہ بازگشت فوجی نظام کی رو سے باضابطہ تھی اسکے علاوہ کئی مورچون پر کچھ ہمت دکھائی گئی اور براے چندے ترکون کی پیشقدمی مین بھی حارج ہوئے جو انتہا معمولی لاپروائی کے ساتھ اپنا جنگی جوش ظاہر کرتے ہوئے بڑھتے ہی چلے جاتے تھے۔
لیکن یہ روک ٹوک چونکہ عارضی تھی اس لئے ذرا دیر مین جاتی رہی۔

غضبناک ترکی گولہ باری

بعض یونانی بیٹھ کر اور نیز لیٹ کر فیر کرتے تھے اور اکثر لوگ کھڑے ہی کھڑے نشانہ لگا رہے تھے لیکن جب ہی کہ اونھون نے جنگی مورچون کو چھوڑ کر میدان مین قدم رکھا کہ ترکی توپخانہ نے قہر ڈھانے والی آگ برسانی شروع کی گولے پر گولا گر کر ایسے ایسے موقعون پر پھٹتا تھا کہ صفون کی صفین روئی کی طرح

اڑتی چلی جاتی تھیں اسوقت جنگ کا نظارہ نہایت عظیم الشان اور خوفناک تھا۔
تمام اطراف سے یونانی ہٹ ہٹ کر اسی پل کیطرف نہایت سرعت سے سمٹتے
چلے جاتے تھے کیونکہ دریا کو پار کرنے کے سوا اسکے اور کوئی ذریعہ نہ تھا دور سے
دیکھنے سے یہ انبوہ کثیر بعینہ مثل ایک امنڈ نے والے سمندر کے متحرک اور موجزن
معلوم ہوتا تھا اور یا یون کہئیے کہ ایک سیلاب عظیم تہا جو ہر چہار طرف سے سمٹ کر ایک
تیز دہار کی صورت مین ایک ہی نالے مین سے گذرنے کی کوشش کر رہا تھا اور لمحہ بہ لمحہ
جسکا زور بہاؤ کی طرف بے انتہا تیزی کے ساتھ بڑھتا چلا جاتا تھا ترکی توپخانہ کو اس سے
بہتر کون موقع ہوسکتا تھا اوس نے اس گھچا گھچ انبوہ پر بم کے گولے پھینکنا شروع
کردیے جنھون نے عین ٹی ہوئی بھیڑ بھاڑ مین پھٹ پھٹ کر نہایت ہولناک خونریزی
پہیلادی اور یہ گولے ایسے تاک تاک کر پھینکے جاتے تھے کہ دیکھنے والون کو توپچیون کی
قدر اندازی پر سخت حیرت ہوتی تھی جسنے ایک معقول حصہ یونانی افواج کا آن کی آن
مین تباہ و برباد کر ڈالا جو غالبًا دس فیصدی سے کم نہو گا۔
بہرحال اس غضبناک آتشباری کی زد کو اوٹھاتے ہوے رفتہ رفتہ تمام یونانی
فوج دریا پار اوتر گئی۔

دیسلی گاؤن پر تسلط اس میدان کے وسط مین دریا کے شمالی سمت پر دیسلی نام
ایک گاؤن واقع ہے ترک اسکے گرد مثل مور و ملخ کے جمع ہوگئے اور ایک نہایت زبردست
یونانی لشکر سے جو بظاہر ترکی پیشقدمی روکنے پر تلا ہوا معلوم ہوتا تھا سخت
معرکہ آرائی کی۔ یہ لوگ ایک محفوظ پہاڑی کی آڑ مین چھپے ہوئے تھے اور جب ہی کہ
دشمن انکے قریب پہونچا فورًا میمنہ کی طرف گولیان برسانا شروع کردین لیکن بقول
نامہ نگار رویٹر " ترکون نے اپنی جبلی عادت کے موافق اوسکی پرواہ نہ کی اور

اسکو مسّ کرنے کی غرض سے کسی جگہ نہ ٹھہرے بلکہ بیباکانہ طور پر برابر
بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ گاؤن پر تسلط کرلیا۔ کس ذریعے سے ؟
گولی بارود سے نہین بلکہ محض اپنی غیر متزلزل جلادت اور اظہار شجاعت
سے جسکے رعب اقبال نے یونانی دلون مین خطرہ بٹھادیا اور اونھون نے
ایسے نڈر اور شجاع ترک دشمن کے سامنے سے بجاے اسکے کہ کٹ
مرین ہٹ جانا ہزار درجہ بہتر سمجھا۔"

نامہ نگار موصوف جو دُور سے تماشہ دیکھ رہا تھا بیساختہ لکھ اوٹھا ہے کہ :-

" حقیقت مین گولیون کی ژالہ باری کے مقابلہ مین ایسی دلیرانہ اور بیباکانہ
پیشقدمی ایک نہایت ہی عظیم الشان کارروائی تھی جو ترکون کی طرف سے
عمل مین لائی گئی۔ یونانی اتنا انتظار نہ کر سکے کہ دست بدست جنگ کر کے
فیصلہ کر ڈالنے کی نوبت آنے دین۔ حالانکہ مارشل ادھم پاشا نے اپنے
ڈویژنون کو روز آیندہ کے لیے تیار کیا تھا اور ایک ڈویژن جسکی
ڈیوٹی یونانی فوج کے بازو پہ حملہ کرنے کی مقرر کی گئی تھی اس موقع پر
(چونکہ بالکل غیر متوقع تھا) آبھی نہ سکا تاہم جو قابل تعریف کارروائی فوج
نے اسوقت کی اوس نے اچھی طرح ثابت کر دیا کہ ترک ہر وقت پورے
انتظام۔ ترتیب اور مستعدی کے ساتھ اپنی موجودہ زندگی کی گھڑیان
صرف کیا کرتے ہین چنانچہ وہ ڈویژن جو دا فو حملہ کرنے کل حملہ کرتا
جنگ کی خبر پاکر تیس میل سے زیادہ فاصلہ طے کرتا ہوا لڑائی بند
ہونے سے آدھ گھنٹہ پیشتر اپنی فوج مین آموجود ہوا۔

دونون طرف کے توپ خانون نے اس لڑائی مین قابل توصیف کام کیا اور بہت کچھ حصّہ لیا لیکن فرق یہ تھا کہ ترک اول سے آخر تک یکسان گولہ چلاتے رہے اور یونانیون نے کام شروع مین اچھا کیا لیکن آخر مین بالکل بگاڑ دیا۔

جنگ مین ترکی توپخانہ نے اس موقع سے بڑھکر کسی دوسری جگہ کام نکیا تھا اتفاقًا ایک ٹرین اسیوقت فرسالا کی طرف آتی ہوئی نظر پڑی لیکن یونانی باحتیاط تمام اپنے تجربہ کے موافق ترکی توپخانہ کی زد سے اسکو دور ہٹا کر لے گئے۔

ترکی نقصان

موضع ویسیلی پر قبضہ کرنے کی کوئی پیشبندی نہ کی گئی تھی بلکہ اوسپر تسلط کرنے کا خیال عین حملہ کے وقت کیا گیا اور چونکہ ترک دشمن کی مہیب ترین باڑھون کی بوچھار مین ہوکر گذرے اس لئے ظاہر ہے کہ اونکا نقصان کسقدر ہوا ہوگا۔

دلیری کی ایک مثال

بقول نامہ نگار رویٹر اس امر عظیم کے ظاہر کرنے مین ذیل کی مثلیں کفایت کرے گی کہ "سپاہیون کو موت کی ذرا بھی پرواہ نہ تھی اس نے لکھا ہے کہ مین نے ایک سپاہی کو بچشم خود دیکھا کہ جسکی ٹانگ زخمی ہوگئی تھی اور وہ چارون ہاتھ پیرونکے بل بڑھتا جاتا تھا اور متواتر دشمنون پر بندوق چلاتا جاتا تھا۔

وہ لکھتا ہے کہ البانیا رجمنٹ کی پیشقدمی اور حملہ کے لئے آگے بڑھنا ایسا نظارہ نہین جسکی یاد صفحۂ دل سے کسیوقت محو ہوسکے"

شجاعت کی دوسری نظیر

یونانیون نے ازراہ پیشبندی ہر موقع کی جانچ ایسی صحیح طور کی تھی کہ جسوقت ترکی میسرہ کالم آگے بڑھا اور یونانی توپخانہ نے خوفناک آتش فشانی شروع کی تو شاذ و نادر ہی کوئی نشانہ ہوتا تھا جو خطا ہوجاتے۔

چنانچہ ایک شیل (بم کا گولہ) ایک بٹالین کے قلب مین آکر گرا جس سے تین سپاہی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوگئے۔ مگر ممکن نہ تھا کہ بڑھنے والی صف ایک لمحہ کا

توقف کرلے یا ملے ہوئے ناکہوں میں کسی قسم کی انتشار کی صورت پیدا ہوسکے بلکہ اوسی معمولی لاپرواہی سے جو ترکوں کا خاصہ ہے اپنے جنگی گیتوں اور اشعار رجز برابر پڑھتے ہوئے پیشقدمی کئے گئے اور اپنے متواتر نقصان جان و مال کی طرف نگاہ پھیرکر بھی نہ دیکھتے تھے جو ذرا مشکل بات ہے۔

ایک لطیفہ دیلی گاؤن پر حملہ کرتے وقت بعض سپاہیوں نے کچھ پتھر زمین سے اوٹھاکر کہا کہ "اہمق گدلی بارہ و معرفنا کی بھاتی ہے یونانیون کے لئے تو یہی کافی ہین"

جوانمردی کی ایک تیسری مثال نامہ نگار رویٹر نے دیلی سے لوٹتے وقت ایک ترکی سپاہی کو دیکھا کہ وہ یکہ و تنہا وسط میدان جنگ مین اپنے زخمی گھوڑے کے پاس آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے رفع تکلیف کی کوشش کررہا ہے۔

گھوڑا بہت بری طرح زخمی ہوا تھا اور قریب تھا کہ ایک دم مین دم توڑ دے لیکن باوجود اسقدر مایوسی کے وہ ایسی خوفناک جگہ کو جو میدان جنگ کا مرکز ہو بمقابلہ اسکے کہ اپنے عزیز گھوڑے کا آخری دم تک ساتھ دے ہرگز چھوڑنا گوارا نہین کرتا تھا۔

تعداد افواج فریقین بمقام فرسالہ میدان فرسالا مین ترکون کے تین ڈویژن شریک تھے اور یونانی افواج مین جو شہزادہ جارج ولیعہد یونان اور پرنس نکولس کی ماتحت تھین بیس ہزار کے قریب سپاہی اور پانچ بیٹریان توپخانہ کی تھین۔

شام کی کارروائی میدان کارزار مین سب سے زیادہ ہولناک نظارہ اسوقت پیش نظر ہوا جبکہ آفتاب افق مغرب کے قریب پہونچا چونکہ ترکون نے قصد کرلیا تھا کہ وہ یونانیون کو شہر سے نکال کر دم لین گے اس لئے جیسے جیسے کہ وہ پیچھے کی طرف کو ہٹتے گئے ترکی گولہ باری برابر آگے بڑھتی گئی۔ دہشتہ یار

مین توپ خانہ کی ایک بھاری لاین روشنی کی نمودار ہوکر تمام توپچیون اور گولہ اندازون کے چہرون کو منور کردیتی تھی اور اوسکے مقابل مین طرف ثانی کی جانب ایک باریک خط روشنی کا بندوق کی ہلکی باڑھ کے ساتھ چمک جاتا تھا حتی کہ ۸ بجے شام کے ترکی توپخانون نے ایک مرتفع موقع پر قبضہ کرلیا جہان سے فرسالا کی آبادی پوری پوری زد مین آگئی۔ اور پیدل فوج پُل کو عبور کرکے دریا کی دوسری جانب مسلط ہوگئی۔

اندھیرا ہوجانے سے رفتہ رفتہ آتش فشانی بند کی گئی اور ۷ بجے کے بعد ترکی سپاہی زمین پر دراز ہوئے۔ اور نیندین لینے لگے۔

نقصانات تمام دن کی گولہ باری مین یونانیون کا صرف ایک شل گولہ کاری پڑا تھا۔ حالانکہ ترکی توپچالے برابر فیر کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے مورچہ جات فتح کرتے چلے جاتے تھے۔

اس روز طرفین سے بے انتہا مقدار گولہ بارود کی صرف مین آئی یونانیون کی نقصان جان کا صحیح اندازہ نہو سکا لیکن ترکون کی طرف تیس آدمی قتل ہوے اور دو سو کے قریب زخمی۔

یونانیون نے آخر کیا کیا؟

یونانیون نے فرسالا جیسے مضبوط اور عسیر الفتح مقام کو صرف ترکون کی ہیبت مین آکر خالی کردیا جسکا فتح کرنا آسان نہ تھا اگر وہ ذرا بھی مقابلہ کے لئے تل جاتے۔ کیونکہ اونکی جمعیت تیس ہزار سے اُسوقت کم نہ تھی اونھون نے اس خاموشی سے شہر کو چھوڑ دیا کہ ترکون کو کانون کان بھی خبر نہوئی۔ چلتے وقت بہت سا سامان

رسد اور ذخیرہ جسمیں جا معرضیت یونانیوں کے چھوڑ جانا پڑا۔ کیونکہ بازگشت مین راتون رات اسقدر عجلت کی گئی کہ خیر و عافیت کے ساتھ صبح ہوتے ہی (۶ مئی یوم پنجشنبہ) ڈوموکو مین جا داخل ہوئے۔ وہ ذخیرہ قریب ہی ترکون کے ہاتھ آئے۔ ڈوموکو کے باشندے فوج کی درگت کا حال سنکر پہلے سے لامیہ کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

کراؤن پرنس نے بھاگنے سے پہلے ایک فوجی کونسل منعقد کی جس نے یہ تجویز کیا کہ چونکہ ادہم پاشا کی فوج ساٹھ ہزار کے قریب ہے اور انکی نقل و حرکت سے یہ ظاہر ہے کہ فرسالا کو وہ محصور کرنا چاہتے ہیں اس لئے مناسب وقت یہی ہے کہ یہان سے صحیح و سلامت نکلکر ڈوموکو مین مورچہ بندی کریں اور رات ہی کا وقت آمد و رفت کے لئے نہایت مناسب ہے۔ اس تجویز کی اطلاع کرنل اسمولینسکی کو بھی دی گئی اور اسکو اختیار دیا گیا کہ اپنے لئے جو بہتر راہ فرار پسند کرلے۔

یہ فیصلہ ہوتے ہی فوجون مین باقاعدہ نقل و حرکت شروع ہوگئی اور امن و امان کے ساتھ صبح کے وقت ڈوموکو مین داخل ہوگئے۔

قبضہ فرسالا ۶ مئی ۹۷ء

بوقت صبح

ترک اس خیال سے کہ دشمن فرسالا مین بند ہو کر سخت ترین مقابلہ پر آمادہ ہوگا رات بھر شہر کا محاصرہ کئے پڑے رہے مگر صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہان یونانیون کا پتہ نہین اونکی مستحکم مورچہ بندی خالی پڑی ہوئی ہے۔ افواج ترک بلا روک ٹوک شہر مین داخل ہوئین۔ ہر ایک دیوار و اطراف شہر کا ہر ایک مکان معہ ریلوے اسٹیشن کے پوری پوری طرح قبضہ کر دیا گیا تھا اور اسی لئے ترک صحیح طور پر خیال

کرنے لگے کہ یونانی بالمقابل حملہ کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ باشندے بھی اپنے اپنے مسکن چھوڑکر بھاگ گئے اور ترکی سنتری جابجا اونکی نگرانی مین مقرر کئے گئے۔ جنگی کا مکان زخمیون کے لئے شفاخانہ بنادیا گیا۔

فرسالا ایک چھوٹا سا شہر یا قصبہ ہے جسکے کئی طرف بلند اور عمودی پہاڑ واقع ہین اسٹیشن ایسے محفوظ مقام مین تعمیر کیا گیا ہے کہ دشمن کے حملہ کی دیر تک مدافعت ہو سکے۔

ویلسٹنو اور وولو پر پورا پورا تسلّط، ۷ و ۸ مئی ۹۷ء

فتوحات ویلسٹنو اور وولو کا مفصل حال اوپر بیان ہو چکا ہے لیکن پورا پورا قبضہ ان دونون مقامات پر قبضہ فرسالا کے بعد ۷ و ۸ مئی کو عمل مین لایا گیا اور ان تاریخون کے بعد وہان کسی قسم کی یونانی مزاحمت باقی نہین رہی۔

جنگ فرسالا کے متعلق افسران یونانی کی تصنّع آمیز رپورٹ دارالصدر یونان کو

۵۔ مئی ۹۷ء کی لڑائی کی رپورٹ جو ایتھنز کو روانہ کی گئی تھی اوسکا خلاصہ یہ ہے۔

"شاہزادہ ولیعہد نے سپاہ کو ترتیب دیکر دشمن کے آگے بڑھنے کا حکم دیا جسکے مقابلے کے لئے پچاس ہزار ترکی فوج حرکت مین آئی اور اونھون نے ٹکی پہاڑیون سے اوتر کر ایک موزون موقع پر اپنا توپخانہ نصب کرکے آتشباری شروع کی جس سے ہماری فوج کو سخت نقصان اوٹھانا پڑا۔ بالخصوص ریلوے اسٹیشن کے قریب بہت کچھ خونریزی ہوئی۔ مزید برآن ترکی سپاہ سبقت کرکے یونانیون کی صفون سے سینہ

ہوگئی۔ اسوقت ولیعہد بہادر نے واپسی کا حکم دیا۔ تمام سامان جنگ امن وامان سے ڈومکو پہونچ گیا اور ترکون نے تاترہی گاؤن جو ٹھکی پہاڑی کے دامن مین واقع ہی جلا ڈالا۔ اور ایک دوسرے گاؤن مین داخل ہوتے وقت ایک یونانی پادری مع اپنے اہل وعیال کے قتل ہوا۔ یونانی توپخانہ ڈومکو کی بلندی پر جنگ کے لئے ہر وقت مستعد ہے۔"

شاہزادہ ولیعہد کا اعلان

مقام انجیفنر مورخہ ۱۱ مئی ۹۷ء

"اے افواج یونان کے سپاہیو! تمھاری فوج ڈومکو مین واپس آگئی ہے کیونکہ ہمارے مورچے مقام فرسالا پر اچھی طرح مستحکم نہ تھے اور دشمن کی تعداد ہم سے بدرجہا زیادہ تھی لیکن جو مقامات کہ اسوقت ہمارے قبضہ مین ہین وہ ایسے مستحکم اور ناقابل فتح ہین کہ دشمن ہرگز اُنپر قابو نہین پاسکتا۔ پس مجھکو یقین واثق ہی کہ تم نہ صرف یہی کروگے کہ کثیر التعداد دشمن کے حملون کو کامیابی کے ساتھ روکو اور دفع کرو بلکہ خود حملہ کرکے اُن کو حدود یونان سے خارج کردوگے۔ یاد رکھو کہ یہ وہ موقع ہی کہ تم اپنے آبا واجداد کے زاد بوم کو بچانے آئے ہو۔ اور بادشاہ اور قوم کی عزت آج تمھارے ہاتھ ہے تمھین لازم ہے کہ دشمن کو اب ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے دو۔

مین اس امر سے خبردار ہون کہ تمنے اتنے روز دن لڑائی مین مصروف رہنے سے کسقدر زحمت اوٹھائی ہے اور اوٹھا رہے ہو لیکن ہمکو ان مصیبتون کا استقلال کے ساتھ برداشت کرنا لازم ہی۔ کیونکہ ہم بپاس ناموس اپنے ملک اور وطن کی حفاظت کا فرض انجام دیرہے ہین۔" دستخط قسطنطین

ڈوموکو پر ترکی حملہ کا خطرہ ۱۲ مئی ۹۷ء

خاص ڈوموکو پر ۲۱ مارچ تک کسی ترکی حملہ کی ابتدا نہیں ہوئی۔ البتہ ۱۱ کی شب کو اس مقام سے دور شمال و مغرب کی طرف ایک معمولی مقابلہ طرفین میں ہوا لیکن ۱۲ کی صبح کو ایک عام جنگ اور خونریزی کا خطرہ پھیلا ہوا تھا اور ساتھ ہی اسکے مہمات جنگ کی خبریں اڑنے لگی تھیں۔ ڈوموکو کی حالت قابل رحم تھی یا تو کچھ حصّہ خالی پڑا ہوا تھا یا موجودہ باشندوں میں اضطراب اور انتشار کی علامتیں جمع تھیں۔

افسروں کا اسٹاف ایک نیچی جگہ پر صدر بازار میں پڑا ہوا تھا اور افسر لوگ میزوں کے گرد صندوقوں پر بیٹھے ہوئے خط کتابت میں مشغول تھے۔ ہر فرد بشر کے بشرے سے عام طور پر دل شکستگی کے آثار نمایاں تھے اور جابجا چرچا اسی بات کا تھا کہ کوئی دم جاتا ہے کہ دول عظام درمیان میں پڑکر بیچ بچاؤ کرا دینگے۔

ترکی میمنہ موضع فیشیا اسملار اور اسلنار پر قابض ہو چکا تھا۔ یونانی ان مورچوں کے سامنے کی سڑک پر دو ہزار پیادوں اور توپخانوں کے ساتھ خیمہ زن تھے۔ اسکے علاوہ دو اور لشکریں بھی محفوظ کر لیگئیں۔

ترکی میسرہ کوہ کیسی ڈاری کے مقابل اور ہر دو اطراف میں پڑا ہوا تھا۔ مقابلہ کی اسید موضع سیالما کسلار اور کٹکی پر تھی۔ کسلار ایک نہایت کمزور مورچہ تھا اور قریب چار یا پانچ ہزار یونانی فوج اوسپر قابض تھی۔

ڈوموکو کی حالت سے ظاہر تھا کہ بجائے سامنے سے حملہ کرنیکے ترک اسکو عقب سے گھیر لینگے اور یہ خیال تھا کہ اگر واقعی ترکوں کی تعداد ساٹھ ہزار ہے تو بجز اسکے کہ مہلت جنگ ملجاوے کوئی صورت نہیں کہ ڈوموکو پر حملہ کرنے سے باز رہیں۔ کیونکہ یقین تھا کہ اس

موقع پر شکست پا جانے سے یونان کی کمر بالکل ٹوٹ جاوے گی۔ یونانی ہمیشہ دو غلطیون کے مرتکب ہوتے رہے بقول نامہ نگاران۔

ایک تو وہ اپنے اگلے مورچون کو بے زور چھوڑ دیتے ہین جیسے کہ فرسالا وغیرہ پر واقعہ ہوا اوراس لئے بازگشت کے وقت پلٹنون کو سخت مصیبت جھیلنا پڑتی ہی۔ دوسرے یہ کہ اپنی لائنون کو دشمن سے پوشیدہ نہین رکھتے اوراسطرح سخت نقصان اوٹھاتے ہین۔

ڈومو کو مین یونانی فوج کی ردی حالت اور صلح کی خواستگاری

پاپونیر کے نامہ نگار نے ۱۴ مئی ۱۸۹۷ء کو لندن سے جو لکھا تھا اوس مین یونانی فوج کی ردی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہی جسکا اقتباس ذیل مین درج ہے۔

فرسالا سے بھاگنے کے بعد یونانی فوج کی بہت کچھ درگت ہوئی سپاہی بھوک کے مارے بے حال ہوئے جاتے ہین سردی سب کو علیحدہ اٹیسرن بنا رہی ہے۔ بیماری کا یہ حال ہے کہ کوئی لحظہ نہین جو مسلسل کھانسی سے فرصت ملے۔ دل شکستہ اور حوصلے پست ہوگئے ہین۔ کسی کی طبیعت مین اُمنگ کا پتہ نہین رہا۔ پس اس قوت اور حوصلے کے ساتھ ان خوف زدہ بھگوڑون کا لشکر ڈوموکو مین آکر اوترا ہے جہان ہردم اور ہر لحظہ اس خوف سے کہ فتحمند دشمن کی افواج قاہرہ ابھی آکر پامال کئے ڈالتے ہین۔ بدن سے قبل از وقت روح نکلی جاتی ہے کیونکہ سامانِ حرب جسقدر موجود تھا وہ قریب قریب سب پہلے ہی کھو چکے اور ادھر برق و باران کے طوفان مین تھسلی کے ایک لاکھ

یونانی بے خانمان ہو کر کسی مقام امن کی تلاش میں حیران و سرگردان پھر رہے ہیں اور حال اونکا یہ ہی کہ نہ پیٹ کو کھانا میسر ہے اور نہ تن کو کپڑا ترکون نے وہ تمام علاقہ فتح کرلیا ہے جو اونسے ۱۹۱۸ء مین بالجبر چھینا گیا تھا - اس فوج کو دراصل فوج کہنا غلطی ہے البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک خوں بال پریشکستہ اور شکست خوردہ بھگوڑون کا مجمع ہے جنکے پیچھے شیر ان ترک بڑہے چلے جاتے ہین اور آگے دارالخلافہ یونان ہے یہ لوگ بے پر اور بے زر رہ گئے ہین - انکا مالی اعتبار جو کمالک انتہیہ کا تھا وہ بالکل جاتا رہا ہے - اور اندرونی آمدنی کے ذرائع یعنی صنعت و حرفت و تجارت و زراعت متواتر مصائب اور مسلسل صدمات کے سبب معرض زوال مین آگئے ہین - اس دلخراش حالت اور ایسی جانگزا مصیبتو کے نرغے مین گرفتار ہو کر ناچار یونان کو سلاطین کی حضور مین صلح کا خواستگار ہونا پڑا - یونانی گورنمنٹ نے اپنے افسر اور بقیہ فوج کریٹ سے واپس بلالی ہے - اونکی ذلت اور رسوائی اس حد کو پہونچ چکی کہ اونھون نے بلا کسی شرط کے اپنے نیک و بد کو دول عظام کے فیصلہ پر چھوڑ دیا ہے کہ جسطرح مناسب سمجھین وہ اس بدبخت ملک کی قسمت کا فیصلہ کرین -

یہی یونانی جنھین ایسا شوریدہ پشت اور جنگجو بیان کیا جاتا تھا اب ہمہ تن صلح کے خواستگار ہین - ایک ہفتہ نہین گذرا کہ وہ اس امر کے خواہان تھے کہ یورپ صلح کے معاملہ مین تحریک کرے اور ہم رضامندی ظاہر کرین اور اب بطریق شکایت برملا کہنے لگے کہ یورپ کس دن کام آئے گا کیون نہین بیچ بچاؤ کرا دیتا بلکہ خاص ایتھنز کے صلح پسند لوگ اس حیرت مین

ٹرکی کی صلح کی بات چیت کو کیون کھٹائی مین ڈال رہی ہی اور کیون مہلت
جنگ کو منظور نہین کرتی - ترک اس لئے بات کو ٹالتے رہے کہ کسی طرح
ڈوموکو لے لین تاکہ جو ملک اونکے قبضہ سے ۱۸۸۱ء مین نکل گیا تھا
وہ بجنسہ واپس آجاوے اور ایتھنز پہونچنے کے لئے کوئی امر سد راہ
نہ ہو - اور جو شرائط چاہین اونپر صلح کرین خواہ وہ یونان کو کیسے ہی
ناگوار کیون نہون -

گفتگوے مصالحت مین کیون تساہل ہوا

نامہ نگار موصوف نے لکھا کہ :- مصالحت کی
سد راہ یونانیون کی چالبازی اور عیاری ہے
اور سلطان نہایت اعتدال سے کام لینا چاہتے ہین - اگرچہ اخبار ٹائمز
نے سلطان کو صلاح دی ہی کہ وہ اس معاملہ مین تساہل نکرین بلکہ جسقدر
ممکن ہو جلد مصالحت کرلین مگر عبد الحمید اپنے معاملات کو آپ خوب جانتے ہین
ان معاملات مین وہ بڑا ہوشیار شخص ہی اور عہد و پیمان کے بارہ مین اونکو خاص لیاقت حاصل
ہے اور خصوصاً ایسے وقت مین جبکہ اونکی فوجین غنیم کے ملک مین قیامت برپا کر رہی ہین وہ اپنے فائدہ سے
کب چشم پوشی کریگا اور یہ امر قابل لحاظ ہی کہ ڈوموکو فتح کرنے کے بعد اونکی
طاقت اور بھی زیادہ قوی ہو جاوے گی مشہور ہے کہ سلطان صلح پسند
ہین ممکن ہی کہ یہ صحیح ہو تاہم وہ یہ ہی تو سلطان عبد الحمید خان ہین جنکی فہم و
فراست کو یورپ مانے ہوئے ہے - وہ ایسے وقت مین کب چوکنے لگا اور
کوئی عقل سلیم نہین مانتی کہ ایک بیدار مغز آدمی ادنے سے ادنے
فائدہ بھی جو ممکن الحصول ہو ہاتھ سے جانے دے اور علاوہ برین
اوسے اپنی جان نثار رعایا کی بگڑی ہوئی طبیعتون کا بھی پاس خاطر

منظور ہے کیونکہ آجکل قسطنطنیہ مین جنگجو فریق کا غلبہ ہے اور قرین قیاس نہین کہ سلطان اونکے مشورہ ونصیحت کی کچھ بھی پرواہ کرین۔

شاہ یونان خطرہ مین

دوسری طرف شاہ یونان کو یہ خطرہ لاحق ہو رہا ہے کہ کہین بیٹھے بٹھائے سلطنت ہی نہ چھن جائے اسکی وجہ یہ ہے کہ اٹلی کے دالفنیڈیرون نے اس فساد کا تخم یونان مین آکر بویا ہے جو قریباً سب کے سب سوشیلسٹ اور ریپبلکین تھے انکا اصلی مدعا یہان آنے کا یہی تھا کہ لوگون کو سلطنت شخصی سے بدگمان کرین اور اپنے جمہوری اصولون کو ترویج دین۔ یونانی بالعموم نہ تو شخصی سلطنت کے بڑے طرفدار مین نہ جمہوری کے۔ علاوہ برین وہ یہ خوب جانتے ہین کہ اگر ہمنے ذرا بھی موجودہ خاندان شاہی کے برخلاف ایک حرف بھی زبان سے نکالا تو تمام یورپ ہمسے بگڑ بیٹھیگا* (کیونکہ دول عظام کے سارے تاجدار تقریباً یونان سے قرابت قریبہ رکھتے ہین) مگر پھر بھی اونھین یہ امر گوارا نہین کہ شاہزادہ ولیعہد کی شکل دیکھین۔ حالانکہ اس نفرت سے یہ لازم نہین کہ سارے خاندان شاہی کے مخالف ہون۔

خرچۂ جنگ کی نسبت بعض تخمینی خیالات

خرچۂ جنگ کی نسبت مختلف روایتین ہین مگر تحقیق معلوم ہوا کہ ابتک اس لڑائی مین سلطان کا پچاس یا پچپن لاکھ پونڈ خرچ ہوا جس سے یہ قیاس کرنا آسان ہے کہ تقریباً اتنا ہی

نوٹ * حضور پرنس آف ویلز شاہ یونان کے بہنوئی ہین۔ شاہ ڈنمارک اونکے والد۔ اور زار روس کا وہ ماموں ہے۔ شاہ بیگم یونان زار روس کی رشتہ مین پھوپی ہوتی ہین۔ اور شاہزادہ جارج ولیعہد یونان کی بیوی قیصر جرمنی کی حقیقی بہن ہے۔ ۱۲

رقم زر خرچہ کا فیصلہ ہوگا۔ مگر دقت یہ ہو کہ یونان تہیدست ہے غالبًا بعض دول یورپ اسکی ضمانت کرینگے اور آیندہ یونان کے مالی محاصل مین سے اس رقم کے بارے مین اطمینان کرلینگے۔
قرضخواہون مین سے اول جرمن (سب سے زیادہ) ہے جسکا روپیہ تقریبًا ۱۵ملین (۲۲ کرور) کے یونان کے ذمہ ہے۔ اور دوسرون کا بھی کم از کم اتنا ہی ہوگا۔

شرط تنسیخ رعایات اگر دقت ہی تو وہ تیسری شرط ہے جو سلطان لگانا چاہتے ہین وہ یونانیون کو ضرور ناگوار ہوگی۔
یہ شرط رعایا کی تنسیخ کے بارہ مین ہی جو یونانی رعایا کو بشمول دیگر رعایاے یورپ بلاد اسلامیہ مین آج تک حاصل ہو سلطان کو اس شرط کے منوانے مین یہانتک پیچ بیان کیجاتی ہو کہ وہ کہتے ہین کہ مین اور شرطون کی پرواہ نہین کرتا مگر اس شرط کو ضرور منواکے چھوڑونگا اوسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ یونانی سخت ذلیل ہونگے اور ہر ایک مسلمان خواہ وہ کتنا ہی ذلیل الاوقات کیون نہ ہو اونھین نہایت حقارت کی نظر سے دیکھیگا سلطان یہ کہتے ہین اور اونکا یہ کہنا معقولیت سے خالی نہین کہ اگر مین یہ بھی نہ کرسکون تو اپنی رعایا کو کیا منہ دکھاؤنگا۔ وہ سب مجھسے ضرور معاوضہ کرینگے کہ اس تنگ دو اور صرف بیجا کا یہ معقول نتیجہ نہین ہو سکتا کہ سرحد مین ایک خفیف سی ترمیم ہوجاے۔ پانچ چھ کرور روپیہ ملیگا وسے ایسے معاوضے تو کوہ کندن و کاہ برآوردن کے مصداق ہین۔ یہ تو سلطان کا ظاہر حیلہ ہے لیکن فی الاصل

اسمین جو فائدہ اونکی مدنظر ہے وہ یہی ہی کہ بلاد عثمانیہ مین یونانی بکثرت سوداگری کرتے ہین - اگر سلطان اونپر ٹیکس لگانے پر قادر ہوے تو یقیناً ایک قلیل عرصہ مین خرچہ جنگ کیا اوس سے دوگنا روپیہ وصول کر لین گے -

اگر یہ رعایات منسوخ ہوئین توجسقدر یونانی تاجر ہین وہ سب کے سب سلطان کے قبضہ قدرت مین بالکل بے بس ہو نگے اور سلطان انکا خون بخوبی نچوڑ لینگے - جسکے مقابلے مین تھسلی کا دوبارہ ہاتھ سے جانا بھی ترکون کو چندان ناگوار نہوگا -

اب یہ دیکھنا ہے کہ دول عظام کیا فیصلہ کرتے ہین - روس پر سب کی آنکھین لگی ہوئی ہین مگر بقول اخبار ڈیلی کرانیکل وہ یونانیون کی اس تباہی پر ہنس رہا ہے - مگر یہ بھی سنا جاتا ہی کہ پچھلے دنون سے اوسے یہ فکر پڑ رہی ہے کہ ترکون کی طاقت اتنی زبردست کسطرح ہو گئی - حق یون ہے کہ یونان نے اس جنگ مین سخت غلطی کی ہے وہ ایسے بڑے مقابلے کے لیے کسی طرح تیار نہ تھا اور نہ تو اوسکے پاس فوج تھی نہ سامان حرب اور نہ روپیہ - اسکو جو امید تھی کہ میرے میدان مین آتے ہی بلگیریا اور سرویا اور کوہ بالکن کی تمام ریاستین علم بغاوت بلند کرینگی اوسمین بھی اوسے کوئی کامیابی نہوئی اور اسکی وجہ ظاہر ہے کہ روس نے ایک لاکھ فوج انکی سرکوبی کو تیار رکھی تھی - رہا یورپ کا اتفاق سلاطین وہ بھی ترکون کو منع نکرسکا - اب اوسکا سارا خمیازہ انگلستان پر ڈالنا چاہتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہمین امید تھی کہ انگلستان ہمارا ہاتھ بٹائے گا چنانچہ

انگلستان کا سابق ممبر پارلیمنٹ جو ابھی یونان سے واپس آیا ہی لکھتا ہے کہ "یہ لوگ میری آؤ بھگت کرنے مین یہانتک مبالغہ کرتے تھے کہ مین اونکی خام خیالی اور بیجا خوشامد سے بیطرح تنگ آجاتا تھا اور جیسے چاہتا تھا کہ اونکے دلون سے یہ بیہودہ خیال دور کرون - گرویدہ یونانی ہے اور انگلستان کو اپنا قومی مددگار خیال کرتے تھے اور ثبوت مین ممبران پارلیمنٹ کا نام پیش کرتے تھے - اُسپر اونھین اتنا ناز تھا کہ کسی کے کہنے کو خاطر مین نہ لاتے تھے (حالانکہ وہ نام محض پرائیوٹ حیثیت سے دیا گیا تھا) اور اگرچہ بادشاہ اور اوسکے وزیر بخوبی جانتے تھے کہ نام مین کسی امداد یا دستگیری کا وعدہ نہین دیتا مگر وہ لوگ اسی دھوکے مین رہے۔"

سب سے بڑا نتیجہ

سب سے بڑا نتیجہ اس لڑائی کا یہ ہوا کہ یونان کا جوش ہمیشہ کے لیے معدوم ہوگیا اور ترکون کو حیات دوبارہ ہوئی اور مشرقی یورپ مین پھر ایک زبردست سلطنت نظر آنے لگی - اسلام کی بوسیدہ ہڈیون مین آب حیات چھڑکا گیا اور مسلمانون کو جو عرصہ دراز سے اپنے ایکو مردہ خیال کرکے خود بھی بیمار سے ہو گئے تھے یہ معلوم ہوگیا کہ ہم مین ابتک جان اور حوصلہ باقی ہی اور ہم مین وہی بہادری جلاوت اور جوانمردی موجود ہے جو آبا و اجداد سے ورثتاً ملی تھی اور ہم اب بھی اپنے بزرگون کی طرح اَوْرون کو فتح کرسکتے ہین -

اس خیال کو یہانتک وسعت ہوگئی ہے کہ ترک کہتے ہین کہ یونان اگر ہمین تاوان جنگ وغیرہ کچھ بھی نہ دے تاہم اُسکا ہمین ممنون ہونا چاہیے کیونکہ اسنے ہمارا سکہ سارے یورپ مین جما دیا ہی - جو بصورت لڑائی نہونے کے ناممکن تھا -

ترکوں کا سلوک

سارے نامہ نگار جو مختلف اخباروں کی طرف سے میدانِ کارزار میں موجود تھے متفق اللفظ بیان کرتے ہیں کہ ادھم پاشا کی فوج نے جو نیک سلوک باشندگان تھسلی سے کیا ہے وہ نہایت قابلِ تعریف ہے۔ لوگ خواہ مخواہ غلطی سے گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں اور جن لوگوں نے ایسا نہیں کیا وہ اِن بدبختوں کی شومی اعمال پر ہنستے ہونگے جو اب نادیدہ و موزہ از پا کشیدہ پر عمل کر کے نکل کھڑے ہوئے اگرچہ کچھ قتل و غارت بھی ہوا تو وہ بھی یونانیوں کا تھا جو ہمیشہ عادتاً جہاں سے بھاگتے تھے قید خانے کھول جاتے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ قیدی زنجیریں توڑ کر نکل آتے تھے اور بیگناہ شہریوں کو لوٹتے تھے۔ اور جسوقت ترک داخل شہر ہوتے تھے تو اوسے ڈرکر پہاڑوں میں جا چھپتے تھے اور وہاں کے باشندوں کو ستاتے تھے۔ اب بھی جہاں جہاں ترکوں کی جمعیت ہے وہاں ایسے بدمعاشوں اور رہزنوں کا بس نہیں چلتا اور لوگ امن و آسایش میں ہیں۔ اب لوگوں کا اعتبار اس حسنِ سلوک کا اتنا جم گیا ہے کہ بکثرت اپنے گھروں کو واپس آگئے ہیں۔ اور اپنے کام دہندوں میں لگ گئے ہیں۔ اِن یونانی سپاہیوں نے لوگوں کو اسطرح بھی غارت کیا کہ اونھیں خواہ مخواہ بہکا دیا کہ ترک آکر ہمیں لوٹینگے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بیچارے تھوڑا اسباب لیکر بھاگے اور باقی چھوڑ گئے۔

"ٹائمز کے کارسپانڈنٹ کی رائے میں" قریب تیس لاکھ پونڈ (پانچ کروڑ روپیہ) تھسلی والوں کو نقصان ہوا"

جرمن کی مداخلت

نامہ نگار موصوف آگے چلکر لکھتا ہے کہ :-

"ایک نتیجہ خیز امر جو اس لڑائی میں ثابت ہوا وہ جرمنی کی مداخلت ہے جرمن کے ماہرانِ جنگ اس کارزار میں بہت کچھ دخیل تھے اور یہ فتوحات ظاہراً انہیں کی اعلیٰ تربیت کا بدیہی نتیجہ ہیں اس سے عجب نہیں کہ سلطان آیندہ بھی

مستفیض ہون اور سول مین بھی اونکو زیادہ تر دخیل کرین ہمین یقین ہی کہ اگر سلطنت
عثمانیہ کا انتظام متدین اور قابل آدمیونکے ہاتھ مین چلا جاوے تو تر کی عرصہ قلیل
مین ایک بڑی متمول سلطنت بنجاوے گی۔ جرمنی عرصہ سے چپکے چپکے اپنے
دوستانہ اور تجارتی تعلقات قسطنطنیہ مین بڑہا رہا ہی۔ چنانچہ ٹائمز کا کارسپانڈنٹ
مقام قسطنطنیہ سے لکھتا ہی کہ ابتدائی چھیڑ چھاڑ سے جرمنی سلطان کے ساتھ رہا ہی
اور اُسکو یقین دلاتا رہا ہے کہ مین تمھارے ساتھ ہون ہمین جرمن کی غرض تنہا یہ ہے
کہ ہمانکی تجارت سے فائدہ اوٹھلے اور سلطان بھی اس امر مین رضامند ہین چنانچہ
اب جسقدر ضروریات اسلحہ گولہ بارود وغیرہ جنگی سامان کی گورنمنٹ ٹرکی کو پڑتی ہی
وہ جرمنی کے کارخانون سے تیار ہوتے ہین۔ جرمنی کی ایک متمول کمپنی نے سلطان
کی خدمت مین ابھی ابھی دس لاکھ پونڈ قرضہ بھی پیشکش کیا تھا مگر سلطان نے یہ کہکر
نامنظور کیا کہ ہمین بالفعل ضرورت نہین۔ اسمین بھی عبدالحمید کی چال ہی جس سے
یہ مطلب ہی کہ بالفعل بجائے خود ممنون ہونے کے جرمنی کو تجارتی فوائد کے لئے
اپنا دست نگر اور گرویدہ کرین۔ چنانچہ ایک جرمن بنک کو یہ حوصلہ بھی دیا گیا ہے
کہ وہ قلمرو عثمانیہ مین ایک بنک کہولے اور اس بنک کو بہت سی رعایات کا وعدہ
بھی دیا گیا ہی اور یقیناً اوسے بہت فائدہ بھی ہوگا۔ اور اسمین ذرا بھی شک نہین
کہ یہ رعایات ضرور عطا ہونگی ۔،،

اب دیکھنا یہ ہی کہ روس ان تعلقات کو کس نگاہ سے دیکھے گا وہ بخوبی جانتا ہی کہ ٹرکی سپاہی
جنپر جرمنی کے افسر ہون سد سکندری سے کم نہین اور اسمین ذرا بھی کلام نہین کہ موجودہ
شہنشاہ جرمن سلطان کا بڑا دوست ہی اور اس یگانگت اور خلوص کا اظہار اوسنے تاریخ تخت
نشینی سے آجتک متواتر مختلف پیرایون مین کیا ہے +

یادداشت سفراے دول عظام بنام
وزیر خارجہ یونان

جو یادداشت ایم آنو سفیر روس نے منجانب طاقتہاے یورپ وزیر خارجہ یونان کے نام بھیجی اوسکا مضمون حسب ذیل تھا۔

" سفراے فرانس و اٹلی و برطانیہ و جرمنی و اسٹریا و ہنگری - ایم آنو قایم مقام گورنمنٹ روس کو جو بمقام ایتھنز سفارتی گروہ مین اعلی ممبر ہے اختیار دیتے ہین کہ وہ ہر ایک کی گورنمنٹ اور نیز اپنی سرکار کی طرف سے گورنمنٹ یونان پر ظاہر کردے کہ دول عظام اس نظر سے کہ مہلت جنگ حاصل ہو سکے اور اس نظر سے کہ ترکی اور یونان کے درمیان جو بالفعل مشکلات پڑی ہوئی ہین اونمین سہولت اور آشتی پیدا ہو سکے بیچ بچاؤ کرنے کے لئے تیار ہین بشرطیکہ یونانی گورنمنٹ کو ان امور کا علانیہ اقرار ہو کہ وہ اپنی تمام فوج کو کریٹ سے واپس بلا لینے کا بندوبست کرے اور کریٹ کی خود مختاری (بجاے الحاق) باضابطہ طور سے منظور کرے اور یہ کہ وہ اون ہدایتون اور مشورون پر بے کم و کاست کاربند ہو۔ جو دول عظام حصول امن کی غرض سے اوسکے سامنے پیش کرین۔

یونانی گورنمنٹ کا فوری جواب

یہ یادداشت پہونچتے ہی سرکار یونان نے بعجلت تمام حسب ذیل جواب دیا کہ :-

" گورنمنٹ شاہی اوس یادداشت پر غور کرکے جو قایم مقام گورنمنٹ روس نے منجانب سفراے دول عظام بھیجی ہے اقرار کرتی ہے کہ وہ اب شاہی

افواج کو کریٹ سے واپس بلانے کے اہتمام مین مصروف ہے اور یہ کہ وہ کریٹ کی خودمختاری کو باضابطہ تسلیم کرتی ہے اور یہ کہ وہ یونان کے اغراض اور فوائد کو دول یورپ کی سپرد کرتی ہے۔"

ساتھ ہی گورنمنٹ یونان نے فوراً اپنی افواج کو مطلع کیا کہ طاقتہاے یورپ نے بیچ بچاؤ کا وعدہ کرلیا ہے۔

انخلای کریٹ

۱۴ مئی کی نصف شب کے وقت اینھنز کے تار سے معلوم ہوا کہ کرنل اسٹیکو کو ۰ ۳ ۴ افسر اور سپاہیون کے جہاز پر سوار کرا دینے کا حکم آیا۔

انکے لیجانے کی غرض سے تین جہاز مقام پلاٹینیا سے کچھ فاصلہ پر تھے کہ سپاہیون کے تیار ہوتے ہی وہ انکو لیکر رخصت ہون۔ بقیہ فوج کی نسبت بھی مشہور ہوا کہ فوراً واپس بلائی جاوے گی۔

چونکہ ابتدائی خیالات سرون سے نکل گئے تھے اس لئے باغیون نے یونانی فوج کی واپسی کی نسبت من سمجھوتہ کرنا شروع کیا۔ انکو یقین ہوگیا کہ طاقتہاے یورپ اپنا وعدہ پورا نکر سکینگی کہ ترکی فوج بھی جزیرے سے ہٹا دیجاوے گی اور کامل خودمختاری قایم ہوگی۔ گو اسوقت تک ایک معقول تعداد باغیون کے سرگروہون کی اپنے خیالی پلاؤ پکاتی رہی لیکن کثیر التعداد کریٹ کے باشندے اپنی کامیابی اور امید براری کو امر محال تصور کرکے ناامید ہوگئے۔ کیونکہ برعکس نتائج جنگ نے ثابت کردکھایا کہ یونان ہرگز اس لایق نہین کہ وہ کریٹ کی خواہشات اور دعاوی کے پورا کرنے مین آیندہ کسی قابل ہوسکے گا۔

امیر البحر کپتنی درو اور سر الفرڈ بلوئی نے ۱۳ مئی کی شام کو کینیا کے بشپ (لاٹ پادری) سے عند الملاقات بیان کیا کہ ہمارے پاس سرکاری طور پر اطلاع آچکی ہے کہ یونان نے تمام خیالات جو الحاق جزیرے کے تھے دل سے نکال دیے ہیں اور یہ کہ دول یورپ وہان کی خودمختاری کی کارروائی کو چلانا چاہتے ہیں۔

بشپ کا شک تعمیل خودمختاری مین

بشپ نے خودمختاری کی نسبت سنکر ظاہر کیا کہ مجکو خوف ہے کہ خودمختاری کی کارروائی ایسے ہی ٹھٹھر کر رہجاویگی جیسے کہ اصلاحات اور ترمیمات کا وعدہ پچھلے سال مین معدوم ہوکر رہگیا ہے۔

۱۳ مئی کی دوپہر کو کرنل حرم سائڈ۔ کرنل مرے۔ لفٹنٹ کرنل مین وارنگ اور ایک اٹلی کے کرنل نے کریٹ کے ترکی گورنر اور کمانڈنٹ سے باضابطہ ملاقات کی شاہی سلامی سرکی گئی اور ان افسرون کا مع ازدلی کے شہر مین ہوکر گذرنا۔ باشندون مین دوستی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ایک ترکی بینڈ قومی راگ بجا رہا۔

ڈوموکو کی حالت زبانی ایک نامہ نگار کے

روز یکشنبہ ۹ مئی ۹۷ء

ایک نامہ نگار نے مقام ڈوموکو سے لکھا کہ مین ہفتہ کے روز اس درہ سے ہوکر گذرا جو لامیا کے راستہ مین واقع ہے اب تک پرانی حد بدستور موجود ہے کیونکہ ترکون کے مورچے برقرار ہین۔ لوگ سب کے سب بھاگ گئے پر تیاریے پیچھے ہین ہزارون بیل۔ گائے۔ بھیڑین۔ گھوڑے۔ اونٹ اور اسباب خانہ داری کے چھکڑے قطار در قطار سمندر کی طرف جارہے ہین۔ ڈوموکو مین یونانی فوج کی جمعیت تخمیناً

اور قلب لشکر ایک پہاڑی کے عقب مین واقع ہی جو سمندر سے ۱۴۰۰ فیٹ بلند ہی—
اور فرسالا کا میدان یہان سے نیچے برابر دکھلائی دیتا ہے—
کرنل اسمولنسکی کی سپاہ میمنہ کی طرف گوداکی شرک پر خیمہ زن ہی (یہ وہ فوج ہی جو
بالا بالا ویلسٹنو سے بھاگ کر آئی ہے) اگرچہ سپاہیونکا حوصلہ۔ اور صحت اچھی حالت
مین ہی مگر موسم کی اس ناقص حالت مین سپاہیون کا صحیح و سالم رہنا مشکل معلوم ہوتا ہے
(معلوم موسم کا اثر غنیم کی فوج پر کیون نہ محسوس ہوتا تھا)

تصویر میٹیکو کبے از باغیان کریٹ

مال غنیمت

فرسالا کی جنگ مین جسقدر مال غنیمت ترکون کے ہاتھ لگا اوسکی مقدار بہت بڑی تھی سامان رسد۔ گولہ بارود۔ اور کئی توپین اور کثیر التعداد سامانِ جنگ پیچھے رہگیا۔ جو باسانی ترکون کے ہاتھ لگا۔ لیکن سب سے زیادہ مال غنیمت شاہزادون کے پہننے کے کپڑے اور جوتیان وغیرہ تھین جنکی نسبت کہا گیا ہی کہ گھبراہٹ مین ساتھ نہ جاسکین+

افسران افواج یونانی مین تغیر و تبدّل

ترقیالہ کو یونانی لشکر نے خیرباد کہی۔ رسالہ کے افسر میجر ٹریٹی اصل فوج مین شامل ہونے کی غرض سے عازم ڈوموکو ہوئے۔ کرنل واساس اور کرنل کانسٹن ٹنڈ نیر کریٹ سے واپس آگئے۔ تصفیہ ہوا کہ کرنل واساس تھسلی کو جائین اور کرنل کانسٹن ٹنڈ نیر فی الفور ڈوموکو پرپڑہین اور بطور چیف اسٹاف وہان اپنے کامون کا چارج لین۔ کرنل مناس آرٹا کی کمان سے برطرف کردے گئے۔ اور کرنل اسٹری ٹوئس بجاے اونکے مقرر ہوے اور جنرل اسٹاف بھی اونکے لئے نیا مقرر ہوا۔

یونان اور گورنمنٹ یونان کی نازک حالت

یونانیون کی باقیماندہ فوج چارونطرف سے سمٹ کر ڈوموکو مین جمع ہوچکی۔ سپاہیون کا یہ حال تھا کہ کھانسنے۔ چھینکنے اور سردی سے کانپنے اور فاقہ کشی سے مرنے اور جابجا گھسٹنے پھرنے کی نوبت آگئی تھی۔ بارش کے مسلسل ہونے سے بیماری لحظہ لحظہ

ترقی پکڑتی گئی۔ دوا دارو کا پتہ نہ تھا۔ نہ ایسے وقت مین ڈاکٹرون۔ کمسریٹ اور ادویات کا بندوبست ہوسکتا تھا اور یہ دقت باربرداری کے جانورون کے نہ ملنے سے اور بھی زیادہ ہوگئی تھی۔ فوج کو محصور ہو جانے کا ہر وقت اندیشہ لگا رہتا تھا کیونکہ وہ توپین اور کارتوس دشمن کے ہاتھ مین دیچکی تھی۔ ایک لاکھ یونانی رعایا اپنے مکانات واقع تھسلی کو چھوڑکر ایسے وقت مین جابجا کوہستانون مین ماری ماری پھرتی تھی۔ جبکہ موسلا دھار بارش اور برف باری کی شدت تھی نہ اونکے تن پر کپڑے تھے نہ کھانے کو روٹی میسر تھی۔ کھلی ہوا مین دن اور رات بسر کرتی تھی۔ قریب قریب اُس تمام ملک پر ترکی قبضہ ہوچکا تھا۔ جو اس جنگ سے ۱۶ برس پیشتر ان سے چھین لیاگیا تھا۔

یونان کا خزانہ کوڑی کوڑی سے محتاج۔ سلح خانہ ایک ایک رئفل بندوق سے خالی۔ اعتبار مفقود۔ آمدنی کے ذرائع بند۔ کاشتکاری اور زراعت موقوف ہوگئی تھی۔ ترکی فوج اور دارالسلطنت یونان کے مابین بجز اونہین مفرور سپاہیون کے اور کوئی روک تھام نہ تھی۔ اس لئے گورنمنٹ یونان مجبور ہوئی کہ سرنگون ہوکر خواستگار امن ہو۔ کریٹ سے فوجین واپس بلالی گئین۔ جزیرہ کی خودمختاری نہ کہ الحاق منظور کرنا پڑا لیکن ترکی کو دومکو فتح کرنے سے قبل مہلت جنگ منظور کرنا گوارا نہتا شاید وہ جو ۱۸۸۱ء مین نکل گیا تھا واپس اور اتھنز کا راستہ کھل جاوے اور بہترین شرائط پر صلح کرنا ترکی کے اختیار مین رہے۔

آرٹا کی حالت کمانیر ترکی فوج کی تاربرقی

قسطنطنیہ کو ۱۱ مئی ۱۸۹۷ء

کمانیر فوج ترکی نے ۱۱ مئی کو جینیا سے ایک تاربرقی اس مضمون کی قسطنطنیہ کو روانہ کی: "یونانی فوج ایپارس آرٹا کو بھاگ گئی اور تین ہزار بندوقین اور تین صندوق

سامانِ جنگ کے اور ایک کوہستانی توپ چھوڑ بھاگی۔ حال کی جنگ مین یونانیون کے ۹۰ آدمی کام آئے اور جس مراسلہ کے ذریعہ سے یہ خبر قسطنطنیہ سے روانہ ہوئی تھی اسمین یہ بھی بیان تھا کہ ۴۲۵ گھوڑے کوسود کے عیسائی اور مسلمان باشندون نے بلاقیمت اس غرض سے نذر دیے ہین کہ ترکی فوج اَلاسونا اونکو استعمال مین لائے۔ زخمیونکا چوتھا چالان کل یہان داخل ہوا۔ "

انتظام مقامات مفتوحہ

کونسل وزرا کے ایک فرمان مین جو پیشگاہ سلطان سے منظور ہوا یہ حکم دیا گیا کہ :۔ "جنگی پولیس کی ایک بٹالین لاریسا کو روانہ کیجاوے " یہ فوج مناسطر اور سلونیکا کی جنگی پولیس سے لی گئی اور لاریسا کے قریب قریب جو مقامات واقع ہین وہا کی فوج مستحفظ کے لوگ بھی اس مین داخل کیے گئے۔

یہ بھی حکم دیا گیا کہ وولو اور لاریسا اور طرنق قلعہ مین جو ترکی افسر کانسلون کے عہدہ پر مامور تھے وہی اب اضلاع مذکور کے قایم مقام مقرر کیے جاوین اور وہان کا انتظام کرین۔ فوج سلطانی کے لیے جن تمغون کی تیاری کا حکم دیا گیا اونکی ڈھلائی کے اخراجات کا سلطان نے اپنی جیب خاص سے دینا منظور کر لیا۔

جنگ ایپارس بار سوم محاربہ ہنوپولو (ایپارس مین)

جب یونان کے محافظ فوجین جنوبی مشرقی سرحدی ضلع مین جا بجا متعین تھین تو مغربی بازو جو ایپارس کے حصون پر پہلے سے قابض تھا بتدریج سرحد سے پیچھے ہٹا دیا گیا ان بہت سی لڑائیون مین جو التولسے جنگ سے سب سے پہلے ان حصہ جات مین واقع ہوئین

ایک لڑائی نہایت زبردست تھی اور وہ ہنو پوو کا معرکہ تھا۔
اخبار ڈیلی نیوز کے خاص نامہ نگار کے ذریعے سے جو یونانی فوج کے ہمراہ تھا اس ہزیمت کا حال بخوبی معلوم ہوا جو اس نے مقام ہیٹر اس سے ۰ امئی کو لکھا تھا۔
"جنگ ہنو پوو کی تین روز کی لڑائی میں یونانیوں کے مقتولین اور مجروحین کی تعداد سات سو سے زیادہ ہو گئی جس میں پچیس ۲۵ افسر مقتول اور بہت سے مجروح ہوئے۔ افسروں کا نقصان عموماً بہت زیادہ اس لئے ہوا کہ یونانیوں کی رجمنٹوں میں بہت زیادہ افسر ہوتے ہیں۔ ایک پلٹن میں ایک میجر کمانیر اور تین افسر مارے گئے اور چار زخمی ہوئے یہی مصیبت اور پلٹنوں پر بھی گذری ہوگی۔
ایک مرتبہ جنگ کی قلت کے سبب سے ایک پہاڑی کے بازو سے توپوں کا چلنا خاموش ہو گیا جو ٹرک کے اوپر واقع ہے لیکن یونانی فوج ان نقصانات سے جو اس مقام پر اس نے اوٹھائے تھے ایسی کمزور ہو گئی تھی کہ وہ اس موقع کو غنیمت سمجھ کر اس پہاڑ کی چوٹی پر قبضہ نہیں کر سکی جہاں سے ترک ایسی آگ برسا رہے تھے کہ وہاں ٹھیرنا دشوار تھا۔ اسوقت درہ فیافا کے دہانہ پر فوجوں کو کچھ بہت بڑی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اس درہ کی سڑک نہایت پیچدار اور عمودی ہے اور اسکے دونوں جانب کی چٹانیں ڈھالو ہیں۔ یونانی توپیں ان آہنی دیواروں کے خلاف کوئی اثر ڈالنے والی کارروائی کرنے کے قابل نہ تھیں جس کے عقب میں البانیا کے لوگ بڑے تحمل کے ساتھ کھڑے تھے اور یونانی پلٹن پر گولیوں کے متواتر سیلاب بہا رہے تھے جنکے پاس سوا ایک یا دو چھوٹی چھوٹی آبپاشی کی نہروں کے اور کوئی

بچاؤ نہ تھا۔ یہی کیفیت ہر مقام پر تھی۔ یونانی فوجوں کے لئے میدان میں صرف اُن شگرون کے پشتوں سے کسیقدر پناہ ملگئی تھی جو ایک دوسرے کو قطع کرتی تھیں برخلاف اس کے ترک ہر مقام پر ایک قدرتی آڑ رکھتے تھے جسکو اونھوں نے اپنے طور پر بخوبی درست کرلیا تھا اور ہر حالت میں اُنکے مورچے یونانیوں پر حکمرانی کرسکتے تھے پس ظاہر ہے کہ ہر موقع پر انکا نقصان نسبتًا خفیف ہوتا تھا۔

یہ لڑائی تمام دن رہی اور جیسا کہ اس قسم کی لڑائیوں میں معمولًا دیکھا جاتا ہے دورانِ جنگ میں کسی قسم کا ذرا سا بھی سکون نہیں دیکھا گیا جب کچھ عرصہ گذر گیا تو آسمان پر کالی کالی گھٹائیں چھا گئیں اور موسلا دہار مینہہ برسنے لگا۔ اگرچہ اس سے اُن سپاہیوں کو نجات ملگئی جو چالیس گھنٹے سے فی الواقع بے آب و دانہ لڑ رہے تھے لیکن چار بجے ایک دلیرانہ آخری کوشش کی گئی۔

اس جنگ میں تین کالم فوجیں یکبارگی شریک ہوئیں اور ایک ہیبتناک گولہ باری جانبین سے نصف گھنٹے سے زیادہ تک ہوا کی۔ اُسوقت شرابور کرنے والی بارش اور بھی بڑھ گئی اور آدمی بالکل بھیگ گئے۔ اور فوجوں میں بہت بڑی بیدلی پھیل گئی۔ پہاڑیوں کی چٹانوں میں پانی کی وجہ سے پھسلن ہوگئی اور کسی حملہ کی مزید کوشش میں رخنہ پڑ گیا جس سے رفتہ رفتہ گولہ باری کم ہوئی اور بند ہوگئی اور اگرچہ جابجا شام تک کبھی ایک آدھ گولہ چلتا رہا لیکن درحقیقت ہنوپولو کی لڑائی پانچ بجے ختم ہوگئی اور فوجیں اپنے مورچوں پر قابض رہیں۔

جب تک بہت زیادہ رات نہین گذری لاشون کے اوٹھانے کا کام ختم نہین ہوا اور بعض لاشین درحقیقت دوسری صبح تک نہین اٹھین اس لئے کہ دن مین یونانیون کے طبّی وناٹی رجمنٹون کی نقل و حرکت اور خبرگیری مین نہایت ہی قابل الزام تھے - البانیا فوجون کی تفنگ اندازی ایسی شدید تھی جس سے بہت سی حالتون مین اس بات کی ضرورت تھی کہ مقتولیون کی لاشین جہان پڑی ہین وہین پڑی رہین - رات کے گیارہ بج گئے تھے اور بارش کی وہی کیفیت تھی سپاہی بھیگ رہے تھے اور یہ دیکھا گیا کہ اکثر پلٹنون کو غیر ضرر رسیدہ افسرون نے چھوڑ دیا تھا -

فوجون کے جمع ہونے کے لئے احکام جاری ہوئے تھے اور ہدایت تھی کہ ایمارتی کے پہاڑ پر اپنا وسطی مورچہ قایم کرین جسکے معنی درحقیقت یہ تھے کہ جو کچھ تھوڑا بہت موقع حاصل کیا گیا ہی چھوڑ دیا جاے اور جن جن موقعون پر بالفعل قبضہ تھا وہان سے کسی مقابلہ کے بغیر ہٹ جائین - جب فوج دریا کو چہارشنبہ کے روز عبور کر رہی تھی تو پھر ایک رات کھلے میدان مین بیرحم بارش کے خلاف بڑی بے چینی سے کاٹنا پڑی - یہ بارش بھی شام سے صبح تک ہوا کی -

جب شنبہ کے روز سپیدۂ صبح نمودار ہوا تو ترک ان مورچون پر قابض ہو گئے یونانیون نے پنجشنبہ کے روز دوپہر کو بڑی مردانگی سے غنیم کے گولون کی برداشت کی اور ایک جدید دمدمہ بندی مین مشغول رہے - جہان ترکون کی سپہ گری کا سیلاب جاری تھا جسکی زد دہنوپولو کے پہاڑ تک تھی جس نے ایک روز پہلے یونانیون کی بہت کچھ قیمتی جانین ضائع کی تھین - چونکہ

یونانی باوجود ان بھاری نقصانات کے ایک ایسی حالت مین نہ تھے
جس سے کسی حملہ کا تجدد ہو سکے اس لئے قرار دیا گیا تھا کہ وہ اپنی حفاظت بر
سختی کے ساتھ قایم رہین - ترکی سوار میدان مین نمودار ہوتے لیکن
چونکہ وہ ایک فاصلہ دراز پر تھے اور ان پر کسی مزاحمت و مخالفت کا اثر
نہین ہوتا تھا اور نہ ترکون ہی نے حملہ کی کوئی علامت ظاہر کی لہذا وہ تمام
دن خاموشی سے گزر گیا - کبھی کبھی جابجا کوئی توپ چل جاتی تھی - بعض اوقات
قلعہ آرٹا سے کوئی گولہ ترکون کے مورچہ پر گرتا تھا لیکن اس سے انکو کوئی
نقصان نہوتا تھا - اصل حقیقت یہ ہے کہ جانبین کے لوگ بالکل تھکے ہوئے
تھے اور کوئی خواہش انکو لڑائی کی نہ تھی - حتی کہ دریاے لورس کے پل پر
جسکا ایک حصہ کرنل گول فینولوپوس نے اس لڑائی مین چھین لیا تھا
کچھ یون ہی توپون کی لڑائی مین مشغول رہا - اور تھوڑی دیر تک بیدلی
سے توپون کی لڑائی ہوتی رہی - لیکن وہ بھی ایک یا دو گھنٹے کے بعد بند
ہوگئی اور فریقین ایک دوسرے کے مقابلے مین توپون اور بندوقون کی
بھاری گولہ باری کو سہتے رہے جو تمام دن حوالی پریویزا مین ہوتی رہی
اسطرح نصف شب تک یونانی اپنے مورچون پر قابض رہے حتی کہ دفعۃً
کرنل مناس کا جو دوپہر کو آرٹا واپس گئے تھے یہ حکم آیا کہ تمام فوجین ایک
مرتبہ اور دریا کے اس پار قصبہ مذکور کو واپس آجائین -

فی الواقع اس کارروائی کے متعلق بہت سی افواہین مشہور ہوئین جو عام طور پر
سمجھ مین نہین آئین - تاہم یہ بازگشت بڑی بے اسلوبی اور بدانتظامی کے ساتھ
وقوع مین آئی اور تمام فوجین اور توپین قدیم جنگ بازگشت کے طریقہ پر

پانچ بجے صبح واپس گئین اسکے بعد کرنل ڈاکس اور دوسرا برگیڈ مقیم بالا کا چونکہ ترکی مورچہ مین ہوکر نکل جانے کے قابل نہ تھا پس یہ حصہ نقل و حرکت مین ناکام رہا اس لئے حکم دیا گیا کہ عملداری یونان کو فوجین واپس جائین۔ مارکوبوٹ زارس اور پریوزا کی فوج کو بھی یہی ہدایت ہوئی اسطرح تیسری مرتبہ کوئی یونانی سپاہی ترکی علاقہ مین باقی نہین رہا۔

پریویزا کے قریب سخت جنگ اور یونانی فوجونکی مصیبت ۱۶ مئی ۱۸۹۷ء

انہین روزون کروراسا مین ایک جنگ عظیم تین روز تک برابر ہوا کی اور اسکے بعد فوجین پسپا ہوئین۔ اس بازگشت مین بہت سے آدمی ضائع ہوئے۔ یہ قابل غور ہے کہ تین ہزار کی ایک زبردست فوج دہانہ لورس مین چہارشنبہ کے روز اوتری تھی۔ لیکن کوئی مناسب انتظام یہان پیشتر سے نہ کیا گیا تھا۔ اس لئے کسی طرح یہان کوئی کشتی نہین ملسکتی تھی اور فوج کی ایک بہت بڑی جماعت تیرنے یا پایاب اوترنے پر مجبور ہوئی۔ تاہم سب لوگ اسی رات مین صبح سے پہلے بغیر کسی مخالفت کے چہارشنبہ کے روز کنارہ پر پہونچ گئے اور اسکے بعد اونھون نے تمام ان ممکن الحصول راستون پر جو پریویزا سے فلی پادیہ کو گئے ہین ایک زبردست مورچہ قایم کرلیا۔ اس مقام پر وہ لوگ تمام دن پنجشنبہ جمعہ اور شنبہ کو لڑائی مین مشغول رہے۔ ترکون کی دو ہزار زبردست فوج نے پریوزا سے نکلکر ایک حملہ کیا اور ایک بڑی گولہ باری اور گولی کی بوچھار کے بعد یونانی مورچے کو نوک سنگین گھیر لیا اور اگرچہ ہر ایک مرتبہ ترک بہت بڑے نقصان کے ساتھ وہان سے ہٹا ہٹا دیتے جاتے تھے تاہم

اونھون نے متواتر اور پیہم حملے کیئے۔

یونانی اپنے مورچون کو سنبھالے رہے لیکن چونکہ اونکو اپنے تئین مورچہ بند کر لینے کا وقت نہین ملا اس لئے اونکو سخت مصیبت پیش آئی لیکن ترکون کے مقابلہ مین اونکا نقصان بہت تھوڑا ہوا۔ شنبہ کی شام کو دونون فوجین تھک کر چور ہوگئی تھین یونانیون کو بھوک اور پیاس سے سخت تکلیف پہونچ رہی تھی اسمین کوئی شبہ نہین ہے کہ ترکون کا بھی قریب قریب یہی حال تھا۔ یونانیون کا قول ہے کہ البانیا کے سپاہیون نے بڑی عمدگی سے جنگ کی اور ایک عجیب غریب دلیری اور شجاعت ظاہر کی اونکو موت کا مطلق ڈر نہ تھا باایں ہمہ مورچے مین کوئی انقلاب واقع نہین ہوا یونانی ابتک اپنے اصلی مورچے پر قابض تھے۔ اسکے بعد رات کے وقت حکم آیا کہ یونانی خاتمہ کو فوج واپس جائے۔

اسوقت ایک کمانیر نے تھکی ہوئی بھوکی اور بھیگی فوج کو اطلاع دینے مین یہ غلطی کی کہ اونکو عجلت کے ساتھ پسپا ہونا یا منتشر ہونا چاہیئے۔ سپاہی ساحل کو ایک عمدہ انتظام کے ساتھ لوٹے۔ لیکن تقریبًا دو سو سپاہی جنکے لئے اطلاع اور آگاہی کا بظاہر کوئی ذریعہ نہ تھا مارڈالے گئے یا قید مین پڑ گئے باینہمہ دریا کے کنارہ پر اس مصیبت کو اور بھی ترقی ہوئی۔ ابتک ترک خاموش تھے لیکن جب یونانیون کو کوئی کشتی نہ ملی تو مایوس ہوگئے اور آخر کار اونھون نے اس دریا کے خلیج سے پایاب اوترنے کا ارادہ کیا جو اونکو یونانی عملداری سے علیحدہ کرتا تھا۔

یہ ایک ڈہائی گھنٹے کا کام تھا لوگ دریا مین ہاتھ پاؤن مارنے لگے علی الصباح ترکون کو اس واقعہ کی کیفیت معلوم ہوئی اسوقت اونھون نے پایاب اوترنے والی جمعیت پر گولے برسانا شروع کئے جنکی اب حالت نہایت مصیبتناک تھی بہت سے

آدمی ڈوب گئے جن مین اکثر زخمی تھے اور جب یہ فوج مرتی کھیتی مقام پر پہونچی تو اونکی حالت نہایت قابل افسوس تھی۔ دشمنون نے اپنے زخمی پیچھے چھوڑ دیے تھے۔ بہت سی حالتون مین اکثر سپاہیون نے اپنے اسلحہ گرا دیے تھے اور سب خستگی اور مصیبت کی عام بلا مین پھنسے ہوے تھے۔ تین روز کی لڑائی اور ہزیمت مین کرنل بوٹزارس کے آدمیون نے تخمینہ کیا ہے کہ انکے ایک سو آدمی گم ہوگئے۔ ۵ بلیٹن مارے گئے اور دو سو سے زیادہ زخمی ہوے۔ جنمین چند آدمی فی پلٹن چھوڑ دیئے گئے تھے۔ اور دو سو کا پتہ نہ تھا۔ اب اگر اس نقصان کو لارش کے نقصان عظیم کے ساتھ ملائین (جہان بیشتر لڑائی ہوئی) تو اپیارس کی فوج کا نقصان تین روز کی لڑائی مین جو کچھ ہوا اوسکی تعداد تقریبًا اسقدر ہے کہ پانچسو آدمی مارے گئے اور ایک ہزار زخمی یا مفقود الخبر ہوگئے جن مین سے بہت سے آدمیون کو مقتولون مین شمار کرنا چاہیے۔

۱۷ مئی ۱۸۹۷ء۔ ڈوموکو کی لڑائی اور جنگ روم و یونان کا خاتمہ

اس لڑائی مین بھی جسکے اختتام پر مہلت جنگ عطا کی گئی تھی اور لڑائیون کے ترکون نے بہت بڑی گرمجوشی اور جنگی قابلیت ظاہر کی اور یونانی فوجین بڑی کمزوری کے ساتھ منہزم ہوئین۔ تاہم بقول ایک نامہ نگار کے۔

"یونانیون کی جانب سے بھی بعض ایسی علامتین پائی گئین جن سے معلوم ہوا کہ اونھون نے آخر تک ہمت و مقابلہ کیا۔ لیکن اس لڑائی کا بہت بڑا حصہ جسکا تعلق یونانیون سے ہے ایسا شکست اور مصیبت سے لبریز ہے۔"

مورچہ بندی کی کیفیت	یونانیونکا مورچہ ناہمواری کی وجہ سے گھوڑے کے نعل کی شکل کا تھا

جسکا داہنا بازو نہایت تنگ تھا۔ پہاڑی توپون کی تین باڑیان اس مورچہ مین ایک
چوٹی پر قایم کی گئی تھین جو بائین جانب واقع ہے اور اونکی امداد کے لئے پانچہزار سپاہی متعین
تھے۔ ڈوموکو کے سامنے چوٹیون اور اون ڈھالون پر جو میدان سے جاملے ہین
پانچ میدانی اور کوہی توپخانے مع پانچہزار سپاہیونکے قایم کئے گئے تھے اور داہنی
جانب کے آخر ایک توپخانہ کیسیکی مین اور دوسرا توپخانہ کنٹرزی مین لگایا گیا تھا۔
اسکے محاذی چار میدانی اور کوہی توپخانے تھے۔

اس مقام پر جو فوجین صف بستہ تھین اونکی تعداد تقریبًا تیرہ ہزار ہوگی یہ ڈوموکو کے
بائین جانب ایک پہاڑکی ڈھال پر بطور محفوظ فوج کے متعین تھین۔ یونانیون کے
حفاظتی مورچہ کوہ اسٹفٹی میٹروالی کرپ کی دو توپون سے جو کرنل توپولس کے
زیر کمان تھین استحکام دیا گیا تھا۔ انہین سے ایک توپ قدیم قلعہ مین جو قصبہ کے اوپر اور
دوسری ڈوموکو کے مشرق مین ایک چوٹی پر نصب کی گئی۔ اس کے محاذی چار میدانی اور
کوہی توپخانے تھے۔

یونانیون کی کل فوج کی تعداد پینتیس اور چالیس ہزار کے مابین تھی جس مین پانچہزار
سوار بھی شامل تھے۔ جب ترکون کی فوجین بائین جانب اور سامنے کے رخ پر صف بندیان
کررہی تھین تو اونکی تعداد پچاس ہزار سے کم نہین معلوم ہوتی تھی۔ اسکے علاوہ پچیس ہزار
فوج داہنی جانب کے خاتمے پر اندازہ کی گئی۔ نو بجے کے تھوڑی دیر بعد ترکی فوجین فرسالا
کی جانب سے بڑھتی ہوئی دیکھی گئین۔ قریب قریب اوسی وقت ایک فوج کوہستان
کیسی ویادی کی چوٹی پر نمودار ہوئی اور یونانیون کے بیرونی مورچون پر گولہ باری شروع
کی جس نے انکا جواب دیا۔ جنرل میر مجالی بائین بازو کی کمان کرتے تھے اور جنرل
میکرکیس داہنے بازو کی فوج کے کمانیر تھے۔ ترکی توپخانون نے کوہ کیسی ویاری سے

اوسوقت تک گولہ باری کی جب تک کہ انکی فوجین فرسالا کی سڑک پر کوچ کر رہی تھین اور میدان مین صف بستہ ہوکر لڑائی کے لئے تیار ہوئین یہ ایک عظیم الشان منظر تھا جو ڈوموکو کی پہاڑیون سے بخوبی دکھائی پڑتا تھا۔

رسالے کے پانچ اسکواڈرن جو دو میل تک سڑک پر سرپٹ آئے تھے مشرق کی جانب ہٹ گئے۔ اور ان اونچی اور بلند زمینون کے نیچے جو کلیسی دیاری کے نشیب مین واقع ہین غائب ہوگئے۔ پلٹنین تین میل تک ثابت قدمی کے ساتھ سانپ کی طرح لہراتی ہوئی چلی گئین۔ اسکے بعد وہ بائین جانب موضع پوگاری کے عقب مین پھیل گئین جو فی الفور جلا دیا گیا۔

یہ فوجین یونانیونکی مشرقی فوج کے سامنے قائم ہوئین۔ دو ترکی توپخانے سڑک کی مشرقی جانب ایک ایسے نشیب مین قائم کئے گئے۔ جنھون نے بڑی قابلیت کے ساتھ ترکی کی نقل و حرکت کو جو توپخانون کے داہنی جانب سے حملہ کرنے کے لئے (یونان کی جانب چپ) ہو رہی تھی ایک عرصہ تک چھپائے رکھا۔ یونانیون کی بڑی کروپ کی توپین جو قلعہ اور چوٹیون پر تھین گولونکا مینھہ برسانے لگین۔ اور فوراً اسکا دریافت کرکے ترکون کی صف بستہ نقل و حرکت مین ہلچل ڈالدی جو باانہمہ بڑی بردباری اور بے پرواہی سے عمل مین آرہی تھی ایک اور یونانی توپخانہ نے جو ایک ناہموار پہاڑی کی پیشانی پر تھا اس سڑک کی جانب جو میدان کو جاتی ہے نشانہ باندھا اور ترکی توپخانہ پر گولے برسانے شروع کئے۔

اپر لوتیون نے مورچون پر ڈھلوان پہاڑون سے گولہ باری شروع کی اور تین بجے تک یہ لڑائی عام طور پر پھیل گئی نصف گھنٹے کے بعد جانبین سے ہنگامہ گولہ باری اسقدر گرم ہوا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہلکی توپین چل رہی ہین۔ یونانیون کی صف بندی غنیم کی نسبت عمدہ تھی۔ ایک شخص اس خوفناک تباہی کو بخوبی دیکھ سکتا تھا جو ترکی پلٹنون کی

صفون مین اونکے توپخانون نے ڈال رکھی تھی ایک گولہ قلعہ کی کرب توپ سے ترکی فوج کے ایک کالم مین جو مورچہ کے مشرقی گوشہ مین تھا اوسوقت گرا جب وہ ڈھس کی پناہ مین صف بندی کی تیاری کر رہا تھا اور ایک دوسرا گولا سڑک کی داہنی طرف ترکی توپخانہ مین گرا - ان گولون نے سخت نقصان پہونچایا - جسکا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ایک ترکی توپ اپنے مقام سے گر پڑی اور توپچیون کو یہ توپ اوسی جگہ چھوڑکر باقی توپین کچھ عرصہ کے لئے ہٹا لینا پڑین - جو کچھ دیر کے لئے بالکل خاموش ہوگئین -

ترکون کی شجاعت

یونانیون نے توپ کو گرا دیکھکر اُسکو بالکل نیست نابود کرنے کی کوشش کی اور گولہ باری کا زور اوسی پر مجتمع کر دیا - دو گولندازون نے ہرگز اس خوفناک حالت مین بھی اپنی توپون کو نچھوڑا - ریوٹر کا نامہ نگار خاص جو عساکر عثمانیہ کے ہمراہ تھا لکھتا ہے کہ

"ان دونون جانباز گولندازون نے کمال ہی جرات اور شجاعت دکھلائی جنکے اردگرد واقعی قعر جہنم موجزن ہو رہا تھا اونکے سرون پر خاردار گولے پھٹ پھٹ کر گر رہے تھے اور کردی گولے اونکے قدمونکے نیچے زمین کو پاش پاش کئے ڈالتے تھے لیکن یہ بہادر اپنی جگہ سے ایک انچ ادھر اودھر ہٹ جانے کا نام نہ لیتے تھے - رات ہو جانے کے بعد مین ترکی فوج کے عقب مین ہٹ آیا اور فرش خاک کو بچھونا کرکے لیٹ رہا - کارتوسون کے شکستہ صندوقون کو جمع کرکے آگ سلگائی جسے دیکھکر کئی زخمی ہسپتال جانے سے پہلے اپنے کمزور جسمون کو گرم کرنے کی غرض سے جمع ہوگئے ایک افسر کے بائین آنکھ کے اوپر گولی کا سخت زخم تھا مگر وہ نہایت زندہ دلی سے اس روز کے معرکون کی کیفیت سناتا رہا - ایک سپاہی کے شانہ سے گولی وارپار نکل گئی تھی جسکی اس شیر مرد کو مطلق پرواہ نہ تھی لیکن بعض سپاہیون

کو ایسے شدید زخم پہونچے تھے کہ ذرا سی جنبش بھی اُس پر درد پیدا کر دیتا تھا اور اوسکے منہ سے آہ کے ساتھ بے اختیار یہ کلمہ نکلجاتا تھا کہ "اے اللہ ہم پر رحم کر"

"ان غریب مصیبت زدگان کی تکلیف کا المناک نظارہ جو میرے پاس جمع ہوگئے تھے مجھے مدت العمر فراموش نہوگا - مین اسوقت ترکی توپخانہ کی قابل تعریف استقامت اور استقلال کی تعریف کئے بغیر نہین رہسکتا - اوسکو دو میل کے فاصلے سے یونانی مورچون پر گولہ باری کرنی پڑی تھی - اور طرہ یہ کہ انکا توپخانہ نشیب مین اور مورچے بلندی پر تھے اس لئے مشکلات اور بھی زیادہ پڑین - دشمن اونکی نقل و حرکت کو بخوبی دیکھ سکتا تھا - با اینہمہ ترکی توپخانہ کے صرف دو آدمی مقتول اور سات مجروح ہوئے - مگر ترکون کی پیادہ فوج کو نقصان عظیم اوٹھانا پڑا - مجھے میدان جنگ کے ایک حصہ پر سے گذرنے کا موقع ملا تو مردے اور زخمی بلا امتیاز ایک ہی ڈھیر مین پڑے پائے - زخمی سپاہی کے پہلو بہ پہلو جسکی اوس جگہ مرہم پٹی کیجارہی تھی دوسرے شخص کی لاش بھی پڑی تھی جسکا جسم گولے نے ٹکڑے ٹکڑے کرکے چھترے کر دیا تھا -

جس ترکی دستہ نے دشمن کے قلب پر حملہ کیا وہ بہت ہی قابل تعریف ہے اوسکو دوران جنگ مین یہ پہلا ہی موقع ملا کہ گولے کی زد مین آوے ہم اوسنے غنیم کے چند مورچون کو جو نہایت ہی محفوظ و مصئون تھے اور جہان غنیم کے لشکر کی تعداد مقابلہ اپنے بہت ہی زیادہ تھی بزور سنگین فتح کرکے خاص امتیاز حاصل کیا"

جا پہنچے فرسالا کی سڑک پر اور زیادہ ترکی سوار نمودار ہوئے اور وہ کی چال مین جنبش کرتے ہوئے نظر آتے۔ اسی وقت ترکی بائین بازو کی فوج مین مزید ترقی ہوئی مورچے کے عقب سے دو توپین میدان مین بڑھائی گئین اور یونانیون کے مورچون پر گولہ باری شروع کی جہان قصبہ کے نیچے بکثرت یونانی فوجین جمع تھین۔

اس اثنا مین سب چلتے ہوئے گا ان کے سامنے مغربی جانب فوجون کی صفین روانہ ہوتین اور ایک خوبصورت اور عمدہ ترتیب کے ساتھ پنکھے کی شکل مین آگے بڑھین۔ اور ایزنوین اور ڈیڑھ سو گیری بالدی والون سے مورچون پر مقابلہ کیا۔ آخر الذکر سپاہی گیری بالڈی کے زیر کمان تھے۔ لیکن چونکہ وہ غیر ملکون کے سپاہیون کے دبکنے کو چلا گیا جو یونانیون کے بائین بازو پر تھے۔ اس لیے اسکی نہر حاضری تک میر یانی سے انکی کمان لی اور گیری بالڈی والون کو حکم دیا گیا کہ وہ مورچون پر چلا توپخانے کے سامنے تھا تیرنوین کی مدد کرین۔ انھون نے ہر چند غنیم پر قابلانہ پوچھار شروع کی لیکن اونکی مستقل پیشقدمی کو نہین روک سکے۔

اس لڑائی مین ترکون کا استقلال قابل تعریف ہے جو باوجود اسکے کہ گولون اور گولیون کی بوچھار سے اونکی صفین پل پل جاتی تھین اور ایزنوین اور گیری بالڈی پیچھے لگ بڑی قادر اندازی کے ساتھ اڑتین مار رہے تھے مگر اونکا بڑھنا کسی طرح نہین رکتا تھا۔ ترکون نے انتظام کیا تھا کہ ڈھال پر سے سنگین حملہ کرین لیکن گیری بالڈی والون کی صحیح گولہ اندازی اور بالٹھون سے اونکو اپنی جگہ سے ہٹا دیا۔ اور وہ میدان جنگ کی جانب پسپا ہو گئے۔ ڈیڑھ سو گیری بالڈی والون مین سے دس مقتول اور تیس مجروح ہوئے۔ میریانی بھی مجروحین مین تھا۔ اس موقع پر گارڈ بالڈیا تیار دار نے جو مردانہ کام کیا وہ نہایت حیرت انگیز ہے۔ یہ عورت سرخ کرتی

پہنے ہوے بیباکانہ اپنے زخمیون کی تیمارداری کو موجود تھی اور خوش قسمتی سے تمام لڑائی
مین اوسکو کوئی ضرر نہین پہونچا۔ یہ فوجون کی بازگشت مین صاف بچ آئی۔ اس عرصہ
مین اوس نے اپنے زخمیونکا ساتھ نچھوڑا۔ یہانتک کہ تمام زخمی سلامتی سے اوس ہسپتال
مین پہونچ گئے جو بندر میرنتو مین قایم ہوا تھا۔

نازک وقت

جب نازک وقت قریب آیا تو یونانی سوارونکا ایک اسکواڈرن اس
چکردار راستہ سے جو میدان کو جاتا ہے اس لئے اوترا کہ اگر ترکی فوج حملہ کرے تو یہ اوسکا
مقابلہ کرے۔ لیکن وہ اوس کے بعد ہٹ گئے تھے ساڑھے دو بجے کے قریب ایک
بہت بڑی ترکی فوج درہ اگوریانی کے بائین جانب پھیلی ہوئی دیکھی گئی جسکی امداد پر
دو توپخانے تھے ان فوجون سے بہت جلد میدان جو دو میل سے زیادہ وسیع تھا
بالکل پر ہوگیا۔ اس اثنا مین ترکون کے توپخانے کیسی دیاری نے جہان صبح
کو اول اول لڑائی شروع ہوئی تھی یونانیون کی بائین فوج پر گولے مارنا شروع کئے
جس سے تمام پہاڑی چوٹیون پر فی الفور آگ لگادی اور اسکا سبب یہ ہوا کہ پہاڑیان
اس گولہ اندازی سے جلنے لگی تھین اور موضع لیشی مین آگ لگادی گئی تھی جسپر ترکون
نے قبضہ کرلیا تھا۔ اور اوس داہنی فوج کو جو جنرل میکری کے زیر کمان تھی ہٹا دیا تھا
پچاس یونانی مارڈالے تھے جنرل میکری نے بڑی بے صبری کے ساتھ کمک طلب کی
تھی اور تین ہزار فوج محفوظہ کو بھی توپخانون کے اوسکی مدد کو بھیجی گئی تھی۔ اس عرصہ مین تنہا
ترکی جنرل نے یونانیون کی میسرہ فوج پر متواتر حملے کئے اور ایک حملہ دوموکو کے پیچھے
ہوا۔ یون گھنٹے تک بندوقون اور توپون کی متواتر باڑہ مین چلاکین اور اونکا اثر زخمیون
کے اوس سیلاب سے معلوم ہوا جو چکردار راستہ سے عقب فوج مین لایا گیا تھا۔

لڑائی کا انجام

جنگ کا طوفان اب داہنی جانب بڑھ آیا۔ بالخصوص ایک سخت حملہ

ایزولیون کے مورچے پہ ہوا جہان دوسری اور رجمنٹین صف بستہ تہین او نہون نے بڑی ہونکا
خوب مقابلہ کیا لیکن کرنل بیرو مچالی نے جو اس حصہ فوج کے قریب سے گذر رہے تھے
مزید کمک طلب کی اور باقی تین ہزار محفوظ فوجین پہاڑ کے اُس پار ڈومو کو کی داہنی جانب
بڑہین۔ اور لڑنے والی صفون کی مدد کے لئے پھیل گئین۔ اسوقت کرنل مچالی کے
کولھے پر ایک گولی لگی اور وہ میدان جنگ سے واپس گئے۔ او نکو لوگ گاڑی مین سوار
کر کے لامیہ کو لے گئے انکا اڈیکانگ اور بھتیجا لفٹننٹ جارج میر مچالی بھی زخمی ہوا
اسکی پیشانی پہ گولی پڑی تھی اور کھوپڑی کو توڑ کر نکل گئی تھی اُسکو بھی لوگ لامیہ کو اوٹھا کر
لے گئے تھے۔ جہان وہ جراحی عمل کے تھوڑی دیر بعد مر گیا۔ اُسوقت تمام فوج مصروف
کارزار تھی جسکا منظر نہایت عظیم الشان تھا۔ پھر ہنگامہ کارزار بائین جانب گرم ہوا اور
ساڑھے چھ بجے کے قریب تمام میدان سپاہیون سے بھر گیا جو سخت لڑائی مین مشغول
تھے۔ سات بجے کے قریب جانبین کی تفنگ اندازی دھیمی ہوئی اور جب شام ہو گئی
تو بالکل ختم ہو گئی۔ ان میدانی توپون یا قلعہ کی کرپ توپون سے کبھی کبھی کوئی گولا چلتا
تھا۔ غروب آفتاب کے بعد یونانی رسالہ میدان سے اوپر کو بڑھ کر درہ فرقا تک
پہونچ گیا۔ جو ایک مختصر میدان تک جھیل زیرو کی مشرقی جانب نیچے کو گیا ہے اور
اگرچہ یونانی بڑی بہادری کے ساتھ اپنے تمام مقامات پر قابض تھے۔ مگر ڈوبتے
ہوئے آفتاب کی روشنی مین دہوئین کا ایک غبار معلق نظر آتا تھا جو ایک ریگستان یا
سراب کا شبہ ڈال رہا تھا۔ جس مین جابجا شعلہ کے خطوط پڑے ہوئے تھے۔
میدان خون آلود اور لہولہان ہو رہا تھا۔ رات ہونے سے لڑائی کچھ وقفہ کے لئے
بند ہو گئی۔

ہیبتناک نتیجہ	اس روز کی جولانی اور ہیبتناک جنگ کا یہ نتیجہ تھا کہ جہانتک یونانی

فوجون کا تعلق سامنے اور بائین مورچون کی جانب تہا اونہون نے نہایت دلیری اور ہمت مردانہ کے ساتھ انکو اپنے قبضہ مین رکھا جسکا نتیجا ہوا ایک ترک اعتراف کرتا ہوگا۔ نوجوان سپاہی اور انکے رنگروٹون کے استقلال اور دلیری نے ایک ایسے بازار آتش مین جس سے بڑے بڑے بہادرونکے پتے پانی ہوتے تھے ایک ایسے غنیم کے حملون کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جو نہایت آراستہ اور تربیت یافتہ تھا۔ انکی صفین دہانہ دروا گوریا سے فوج میمنہ تک کہین ٹوٹی ہوئی نہ تھین اور ترک اپنی زیادتی افواج کے سبب سے دوسرے روز کی خونریز جنگ کے ذریعہ سے اس لڑائی کے خاتمہ کردینے کی کوشش بلیغ کرنے کے لئے بہمہ وجوہ تیار تھے چارسو زخمی جو خندقون اور مورچون سے جمع کیے گئے تھے ملاتہ یو چنر مایر کو بھیجے گئے اور وہان سے اسپتالات بندر تعمیر شدہ اور چلتی کو روانہ کیے گئے۔

عارضی شفاخانہ ڈوموکو کے عارضی اسپتال کا منظر جو ایک مختصر سا مکان ہے اور جس مین ایک لیمپ کی دھندلی روشنی ہوتی ہے ناگفتہ بہ تہا۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ اس بیان کو بجائے خود چھوڑ دیا جائے۔ قصہ مختصر جو لوگ حالت جانکنی مین درہ جات فرقا اور لامیہ سے لائے گئے تھے۔ انکا نام بھی فرشتہ اجل کی فہرست مین درج ہو چکا تھا۔

نامہ نگار رویٹر کا بیان ایک یونانی افسر کی تصدیق پر

اس افسر نے جو اس لڑائی مین شریک تہا بڑی صفائی سے بیان کیا کہ :-

"مقام کیشکی مین ۹ بجے کے قریب ایک گھیر ڈالنے والی ترکی فوج نے کیوزلر کی شرک بر یونانیون پر حملہ کیا۔ ایک جنگ مہیب کے بعد وہ موضع لوری کو

پلٹ جانے پر مجبور ہوئے جو ڈیرہ میل فاصلہ پر تھا وہان وہ ٹھیرے اور اس امدادی فوج کا انتظام کیا جو جنرل میکری نے کرنل مسٹرا پاچیف اسٹاف سے دو بجے سے پہلے طلب کی تھی - یہ کمکی فوجین پیام کے پہونچتے ہی روانہ کی گئی تہین لیکن یہ فوجین دیر مین پہونچین - افسر نے بیان کیا کہ جنرل میکری کا بازو اسوقت مغلوب ہوا جب بہادر یونانیون نے ترکی کے متواتر حملون کو پریشان کردیا تہا اور مردہ اور زخمی ترکون سے زمین پوشیدہ ہوگئی تھی - یونانیون کی صفین آٹھ بجے لوٹین اور داہنا بازو ڈوموکوس کے مورچہ سے ہٹا - اسوقت جنرل اسمولنسکی کا ڈویژن امیسٹرمین اپنے انجام کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا -"

بے شبہ اب اسمولنسکی کا ڈویژن گھر گیا تھا صرف دریا کی جانب راہ فرار محفوظ تھی اور اسکا نتیجہ یہ شدنی تھا کہ یا تو وہ ہتھیار ڈالدین یا براہ دریا بذریعہ یونانی بیڑہ جہازات کے بچکر نکل جائین - نو بجے کے قریب تک یونانیون کے طرفدارون کو بالکل اس سے بیخبری تھی کہ اس روز کی جنگ کا نتیجہ یونیون کے خلاف ہوا ہے -

بازگشت کے احکام

بازگشت کے لئے اسیوقت احکام جاری ہوئے - یہ تیسری بازگشت تھی جو بری بھاگڑون مین شمار کی جاسکتی ہے - یہ منظر نہایت دردناک اور دلخراش تہا - لیکن اس بازگشت مین بخلاف فرسالا وغیرہ کے کوئی بڑی بدنظمی اور گھبراہٹ نہین ہوئی البتہ لاریسہ کا راستہ بوجہ اس مزاحمت کے اکثر اوقات رک جاتا تھا جو کسانون کے ہجوم اور گاڑیون اور چھکڑون کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی جنپر مفرورین اور کمسریٹ کا سامان لدا ہوا تھا - یہ نہایت تابناک چاندنی رات تھی جس سے کوئی خطرہ نہ ہونے پایا - بیان ہوا ہے کہ تمام توپخانے بخیریت تمام لاریسہ کو واپس لائے گئے صرف بڑے

محاصرہ کی کرپ توپین چھوڑ دی گئیں - علی الصباح ترکون نے دوموکو تصرف کرلیا۔
بازگشت مین شہزادے کی گاڑی سب سے آگے تھی اور اوسکے پیچھے سوار دستہ تھا۔

لامیہ کی حالت

لامیہ کے پاس محاذ پر پانچ اور چھ بجے کے مابین کا پہونچنا تانتا لگا
ہوا تھا جو زخمیون کی لاریں تھین جنمین کرنل سمیرجاوی بھی تھے۔ باشندونکی حالت مین ایک
بہت بڑا تہلکہ پڑا ہوا تھا۔ جنرل ماکنس نے سمیرنو مین داخل ہوئے اور وہان جاکر سلطنت کو
کو اس الحرش مقصد کی اطلاع کی جو بیچارہ یونان کی تاریخ مین نہایت المناک ہے۔

کپتان ایوارڈ کا بیان ہے کہ "جو خوفناک منظر مین نے زخمیونکے منتقال مکانات اور
پناہ گیرون کی فرار کی نسبت دیکھا ہے اوسکی تفصیل اور تشریح کی کوئی ضرورت نہین ہے اسوقت
خوف پر خوف سیا چھایا ہوا ہے کہ میرے لیے اوسکا بیان بالکل بیہودہ اور ہلکا ہو گیا ہے۔"

نتیجہ جنگ دوموکو

۱۷ مئی کی خونخوار جنگ کا نتیجہ المختصر یہ ہے کہ دوموکو ترکون کے ہاتھ رہ گیا جبکہ یونانیون نے
ہزیمت اٹھا کر لامیہ کا راستہ لیا- ۱۸ کی صبح کو ترکون کا پوری پوری طرح شہر پر تسلط ہوگیا
اور آغاز جنگ سے پورے پورے ایک مہینہ کے بعد ہلالی پرچم بالآخر لہرین مارنے لگا۔
اس آخری جنگ مین یونانیون کے مقتولین کی تعداد دو ہزار تھی اور زخمیون کی کوئی شمار نہ تھی
تھسلی کے آخری شہر دوموکو سے رخصت ہو کر یونانی سپاہیون پر پہنچتے پہنچتے
تمام ہوجاتے تھے جیسا ابھی اس سے پیشتر لکھا جا چکا ہے۔
ترکون کی طرف دو سو مقتول اور سات سو مجروح ہوئے حسب معمول سامان جنگ آلات
حرب وغیرہ قلعہ دوموکو مین ترکون کے ہاتھ لگے سب سے بڑا نتیجہ اس لڑائی کا یہ ہوا کہ یونان کی
قسمت کا آخری فیصلہ ہوگیا اور اس جنگ مین شکست فاش کھانے سے اوسکی تمام امیدیں
ٹوٹ گئیں اور سوائے خواستگاری صلح کے اور کوئی صورت تخت اتھینز کے بچاؤ کی باقی
نہین رہی جسکا فتح کرلینا ترکون کے لئے اسوقت صرف ایک ہفتہ عشرہ کی بات تھی۔

ڈوموکو کی ترک قطعی اور کامل ترک قرار دی گئی۔ اور یونانیون کے دماغ سے ایک مدت کے لئے ترکون کے مقابلہ مین صف آرائی کرنے کی جرات اور ہوس بالکل محو ہوگئی

مفرور یونانیون کا تعاقب۔ کوہ اتھریس مین اونکا محاصرہ

۱۸۔ مئی ۱۸۹۷ء بوقت صبح۔ اور

اختتام معرکہ آرائی۔ ۱۹۔ مئی ۱۸۹۷ء عیسوی

۱۸ مئی کی صبح کو پندرہ ہزار ترکون نے مفرور سپاہیون کا تعاقب کیا۔ یونانی سپہ سالار دس ہزار فوج درہ فورکہ کی حفاظت کے لئے چھوڑکر باقی فوج لامیہ کو ہٹا لے گیا تھا اس درہ پر آٹھ بجے رات تک فریقین مین گولہ باری ہوتی رہی اسوقت یونانی اپنے مورچون پر قابض رہے۔ مگر صبح ہوتے ہی ۱۹ مئی کو وہ تمام مقامات جو لامیہ اور فورکہ کے درمیان تھے ہٹ گئے۔ ترک بھی تعاقب کنان آگے بڑھتے چلے آئے اور دس بجے دن کے لڑائی شروع ہوگئی۔ بیس ترکی رسالے غنیم کا عقب روکنے کے ارادہ سے اونکے پہلو پر سے گذر گئے۔ یونانی اونپر متواتر گولہ باری کرتے رہے جس سے اکثر ترکی سوار مارے گئے۔ لیکن سوارونکی اس مردانہ کارروائی سے یونانیون کے لئے کوئی راہ فرار باقی نہ تھی کہ اتنے مین التوائے جنگ کا حکم پہونچ گیا اور معرکہ آرائی ختم ہوگئی۔ یونانی ۲۰ مئی کو لامیہ جاکر پناہ گزین ہوئے اور ترک درہ فورکہ چھوڑکر قدیم سرحد سے پار گذر گئے۔ روئٹر کا خاص نامہ نگار اس واقعہ کو اس طرح سے بیان کرتا ہے

(۱) ترک فاتحین یونانیون کو درہ فورکہ سے بھگا کر اونکی عقب کی فوج کا جو برابر بھاگی جارہی تھی پوری سرگرمی سے تعاقب کئے چلے جارہے تھے کہ یونانی سپہ سالار کا قاصد التوائے جنگ کی درخواست لیکر آ پہونچا سیف الدین بے

نے پیغام کو فوراً مارشل ادھم پاشا کے ساتھ جو ڈومو مین مقیم تھے روانہ کر دیا - جواب آنے تک
دونون فوجون مین لڑائی ملتوی کر دی گئی -"

اس تعاقب مین ترکون نے ساٹھ یونانی گرفتار کیے - [illegible] معروف کا جواب آنے پر
باقاعدہ التواے جنگ کا اعلان کر دیا گیا - اور یونانی فوج لامیہ لوٹ گئی - ولیعہد نے
اسکو مقامات المیرو کو اور تھرمابولی مین تقسیم کر دیا - اپنا ہیڈکوارٹر آخر الذکر مقام [illegible]
مین قائم کیا - اسی نامہ نگار نے جنگ ڈومو کے بعد حسب ذیل تاربرقی یونانی
محتسبون کی نگرانی سے بچنے کے لیے اتھنز سے براہ برنڈزی ارسال کی -

"کوہ اتھریس کے دردون پر بہت سے کے بعد ولیعہد یونان کی فوج نے پرانی
سرحد کے ان دردون پر جنسے لامیہ کو راستہ جاتا تھا قیام کیا - کرنل اسماناکس
کی رجمنٹ درہ ادانا اسفرا پر متعین کی گئی - یہ رجمنٹ جو فانیا ملب لشکر کے
ساتھ معرکہ آرائی مین شامل تھی نامعلوم خوف و دہشت سے گھبرا کر ماکس اور
نائفتہ بروحہ سے درہ کو چھوڑ کر بس ستلا میہ کا راستہ اسطرف سے بالکل
غیر محفوظ ہو گیا تھا سیدھی لامیہ بھاگ گئی جہان وہ کمال بے ترتیبی سے داخل
ہوئی سپاہی بے تحاشا چیخین چنگھاڑین مار رہے تھے اور کوئی انکو روکنے والا نہ تھا -"

قیدیون کی رہائی

سپاہ کو اسلیے سر دیکھ کر قیدیون کے رشتہ دارون اور دوستون نے
جیلخانہ کا راستہ لیا اور اسکے دروازون کو توڑ کر تمام قیدیون کو رہا کر دیا -
دوسری روایت ہے کہ حاکم شہر نے ان لوگون کی استدعا پر خود جیلخانے کے دروازے
کھولدیے - خیر یہ کسی طرح ہوئی ہو - قیدیون نے جیل سے نکلتے ہی دوکانون کو لوٹنا شروع
کر دیا - ولیعہد جو رات کے وقت وہان پہونچ چکے تھے شوروشغب سنکر فوراً وردی پہن امن
قائم کرنے کی توقع سے چوک کو روانہ ہوے مگر دمایا اور خود سپاہیون نے انکے

نوّدن سے اونکا منہ پھیر دیا۔ ایک رسالہ سوارونکا شہزادہ صاحب کی اردل مین تھا اوسنے مداخلت کرنے کا قصد کیا تھا کہ شہزادہ نے اوسکو روک کر حکم دیا کہ فقط مفسد سپاہیون کو جمع کرکے کیمپ مین لے جاؤ۔

متفقہ یادداشت سلاطین بابت درخواست صلح

دول عظام کے سفیرون نے ۱۲ مئی کو باب عالی مین درخواست کی کہ اب صلح کیجاے اور جنگ موقوف ہو اسکے جواب مین ۱۵ مئی کو ٹرکی نے باضابطہ جواب دیا کہ جب تک اسکی شرائط منظور نہون جنگ کا ملتوی ہونا غیر ممکن ہے۔ پہلی شرائط یہ تھین۔ (۱) تھسالی صوبہ تھسلی۔ (۲) ایک کرور پونڈ تاوان جنگ (جو سولہ کرور روپیہ کی برابر ہوتے ہین) (۳) ترکی سلطنت مین رعایاے یونان کے حقوق کمپٹی چولیشن کی موقوفی۔ سفراے دول عظام سے ٹرکی نے یہ بھی تجویز کیا کہ شرائط انجام دینے کی غرض سے فرسالا مین جمع ہوکر اجلاس کرین اور اس امر مین زور دیا گیا کہ اگر شرائط قابل منظوری نہوئین تو عثمانیہ افواج پیشقدمی کو برابر جاری رکھینگی۔ اس غیر متوقع جرأت پر سلطنت ٹرکی نے کل عظمت و جبروت کا بار ڈالدیا اور لوگ حیرت مین رہ گئے کہ سنگین مطالبات ٹرکی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ بنابرین سلطان المعظم کو ہر طرح سے ترغیب دلائی گئی کہ شرائط مین کچھ ترمیم فرمادین لیکن زار روس کی کوشش نے فورا یہ نتیجہ پیدا کیا کہ التواے جنگ کا اعلان باضابطہ جاری ہوگیا۔ زار روس نے اسکے بدل مین ایک تار شکریہ کا سلطان المعظم کی خدمت مین روانہ کیا

زار روس کی درخواست بذریعہ تار برقی اور حضور سلطان المعظم کی منظوری بابت التواے جنگ

مندرجہ ذیل نقل اوس ٹیلیگرام کی ہے جسکو زار روس نے سلطان کی خدمت مین	The Czar appeals and the Sultan accedes

The following is the text of the telegram of the Czar of Russia to the Sultan urging the declaration of an armistice.

"Your Imperial Majesty will not feel astonished by the fact that, encouraged by the evidence of that sincere friendship & neighbourly feeling which exists between us, I have taken upon myself the task of addressing your august sensibility with my expression of the wish that you will crown the heroic success of your soldiers by the suspension of hostilities.

This is the course which will be in entire accord with the firmness and peaceful moderation you evinced at the commencement of the campaign. Your Imperial Majesty thus will accomplish an act which will be entirely in conformity with wisdom & moderation, and

باینغرض بھیجا تھا کہ مہلت جنگ
کا اعلان کریں۔

"یور امپیریل مجسٹی اس امر سے کچھ
حیرت نفرمادینگے کہ جس نے بوجہ
شہادت اس حقیقی دوستی اور ہمسایانہ
خیال کے جو ہمارے ما بین موجود
ہیں ہمت دلائی ہے اور میں نے بذات خود
اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے کہ میں آپکی
عالی دماغی اور زود فہمی کے سامنے
اپنی اس خواہش کو ظاہر کروں کہ آپ
مہربانی سے التوائے جنگ کے ذریعہ
سے اپنے سپاہیوں کی دلیرانہ کامیابی کو
عزت بخشینگے۔ یہ کارروائی بھی ایسے
اس استقلال اور مصالحت آمیز
اعتدال سے جو آپ نے آغاز معرکہ جنگ
سے ظاہر کیا ہے بالکل موافق اور
مطابق ہوگی یور امپیریل مجسٹی اسطرح
ایک ایسے کام کو انجام دینگے جو
دانائی اور بردباری سے مشابہت
تامہ رکھتا ہے اور جو اس عزت و

& which will serve still further to augment the respect & admiration, which you personally inspire, and of which I will for ever retain a memory.
I pray your Imperial Majesty be good enough to believe in my unalterable friendship."

حرمت کو آیندہ مسنراد کریگا جو آپکی ذات والا صفات مین موجود ہے اور جسکو مین ہمیشہ یاد رکھونگا۔
میری التجا ہے کہ یور امپریل مجسٹی براہ کرم میری غیر تغیر پذیر دوستی کا یقین کرین گے۔

The Sultan's Reply

"I pray Your Majesty accept my most lively and sincere thanks for the assurances & friendly felicitations you express towards me and the success of my soldiers in the despatch you have been good enough to address me, reiterating the peaceful sentiments you entertain towards me, based upon the relations of solid friendship & neighbourly feeling existing between us.
I thoroughly appreciate and reciprocate the pacific intentions of Your Majesty & as a proof of my desire to conform with the sent

سلطان المعظم کا جواب

یور مجسٹی کے جناب اقدس مین التماس ہے کہ میرا نہایت دلی اور سچا شکریہ اُن یقین اور دوستانہ تہنیت اور مسرت کے لئے قبول فرمائین جو آپ نے میری نسبت اور میرے سپاہیون کی کامیابی کی نسبت اُس مراسلہ مین ظاہر کیا ہے جسکو براہ عنایت آپنے میرے نام بھیجا ہے۔ اِس محبت نامہ مین جو مصالحت آمیز خیالات آپنے میری نسبت ظاہر کئے ہین اُس مستحکم دوستی اور ہمسایانہ طبیعت کے تعلقات پر مبنی ہین جو ہمارے اور آپکے مابین پائی جاتی ہے۔ مین اُسکی بڑی قدر کرتا ہون اور یور مجسٹی کے مصالحت آمیز ارادون کو پسند کرتا ہون

ments Your Majesty expresses concerning the suspension of further warlike movements and the cessation of blood-shed, orders have been given for the commanding officers of both my armies to simultaneously arrest the course of hostilities.

I pray that Your Imperial Majesty may also be good enough to take into consideration that I wish for the friendly intervention of the powers to assure the reestablishment of peace having for its results the safeguarding of the rights & prestige of my Government & the maintainance of general peace by the subsequent and continual security of my frontier"

اور اپنی اس خواہش کے اثبات مین جسکے ذریعے سے مین یور مجسٹی کے خیالات اور آرا کی تائید کرنا چاہتا ہون جو آپنے مزید جنگی تحریکات اور خونریزی کے انسداد والتوا کے بارے مین ظاہر کی ہین - مین نے اپنی دونون فوجون کے کمانیر افسرونکے نام احکام جاری کردئے ہین کہ فی الفور جنگی کاروائیون کو رُوک دین -

التماس ہے کہ یور مجسٹی براہ عنایت اس بات پر غور و لحاظ فرمادین کہ مین دول عظام کی دوستانہ مداخلت کے لئے اس امر کا یقین دلاتا ہون کہ از سرنو امن وامان قائم کیجاوے اور اوسکے نتیجے مین میرے حقوق اور میری گورنمنٹ کے اعزاز و مرتبہ کو محفوظ رکھا جائے اور بذریعہ آیندہ اور دوامی حفاظت میری سرحد کے امن عامہ کو ترقی دیجائے +

عارضی شرائط مہلت جنگ بمقام آرٹا

عثمان پاشا سپہ سالار افواج متعینہ ایپائرس نے ۱۸ مئی روز سہ شنبہ ساڑھے پانچ بجے شام کے یونانی کمانیر کو اطلاع دی کہ ہمارے نام قسطنطنیہ سے حکم آیا ہے کہ التواے جنگ کا بندوبست کرون۔ (اس سے اہل یورپ کو خیال پیدا ہوا کہ ایسا ہی حکم ادہم پاشا کے نام بھی پہونچا ہوگا لیکن تھسلی مین ۱۹ مئی سے قبل جنگ نہین روکی گئی۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ ادہم پاشا اور عثمان پاشا کے نام جو جو احکام التواے جنگ کی بابت صادر ہوئے اونمین ضرور اختلاف ہوگا)

۱۹ مئی کو ۱۰ بجے دن کے عبد اللہ پاشا حاکم لامیہ کو اطلاع دی کہ ترکی ہیڈ کوارٹر کو مہلت جنگ کے متعلق کوئی ہدایت ابتک نہین ملی ہے۔ اسی تاریخ کو ایک بجے دن کے ایک عہدنامہ جس مین شرائط مہلت جنگ مندرج تھین اور جسپر یونانی اسٹاف افسر نے آرٹا کے پل پر دستخط کئے تھے اتھینز پہونچا۔ گورنمنٹ نے اسکی اطلاع فوراً و بعہد کو دی اور تاکید کی کہ وہ سیف اللہ پاشا کے اسٹاف افسر سے نامہ و پیام شروع کرین۔ اس لئے کہ گورنمنٹ یونان کے خیال مین جو انتظام آرٹا مین ہوا وہ عموماً کل جنگی کارروائیون سے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ مقام آرٹا کے معاہدہ کے مضمون مین یہ بات مشتبہ نہین ہوتی تھی جو حسب ذیل ہے۔

(۱) اسوقت ایک بجے ۱۹ مئی ۱۸۹۷ء کو ایک معاہدہ مہلت جنگ فریقین مین ہوگیا ہے۔

(۲) ترکی فوج آج شام کے ۷ بجے سے ان مورچون پر قبضہ کرے گی جو دریاے آرٹا کے داہنے کنارہ پر واقع ہین اور جنپر وہ قبل اعلان جنگ کے قابض تھے۔

(۳) یونانی فوج دریاے آرٹا کے بائین کنارے کو خالی کردے گی اور سابقہ مورچون پر قابض رہے گی۔

(۴) اس معاہدہ کی دو نقلین ہونگی اور ہر ایک فریق ایک ایک نقل اوسکی اپنے پاس رکھے گا۔

چوبیس گھنٹے کے لئے موقوفی جنگ کا انتظام بمقام تھسلی

گورنمنٹ نے ولیعہد کو جب اس معاہدے کے مضمون کی اطلاع دی تو اونکو یہ بھی ہدایت کی کہ نقص انتظام کی ذمہ داری ترکون پر بھی ڈالین اور ظاہر کردین کہ یونانی فوج اب کسی طرح چھیڑ چھاڑ نکرے گی۔ ان اوپر اگر کوئی شخص حملہ کریگا تو وہ اپنی حفاظت کی پابند ہوگی۔ ولیعہد سے یہ بھی چاہا گیا کہ معاہدہ التوائے جنگ کا مضمون کمانیر ترکی فوج کے بخوبی ذہن نشین کردے۔ اس پیام کے پہونچنے پر ولیعہد نے اپنے اسٹاف کے چند افسرون کو سیف اللہ پاشا کے پاس بھیجا اور ۱۹ مئی کو پانچ بجے شام کے چوبیس گھنٹے کے لئے موقوفی جنگ کا ایک انتظام ختم ہوا۔

لڑائی ۲۰ مئی کو ساڑھے پانچ بجے موقوف ہوئی

گورنمنٹ یونان اس دلیل پر کہ آرمسٹس کا معاہدہ ایک ہو گیا ہے دعوی کرتی ہے کہ ادہم پاشا کی فوج نے اس گھنٹہ کے بعد جو موقع حاصل کیا ہے وہ منضبط ہونا چاہئے۔ ۲۰ مئی کی دوپہر کے بعد قبل انقضائے ۲۴ گھنٹے کے ایک اسی قسم کا معاہدہ مہلت جنگ تھسلی مین عمل مین آیا اور ولیعہد کے اسٹاف افسر اور سیف اللہ پاشا نے اوسپر دستخط کئے اس مین صرف اسقدر اختلاف رہا کہ ترک تھسلی مین اپنے مورچون پر قابض ہین۔

اختتام جنگ کی باضابطہ اطلاع

۱۸ مئی کو گیارہ بجکر ۴۰ منٹ پر لندن مین تار برقیان موصول ہوئین کہ باب عالی نے سفیران دول عظام متعینہ قسطنطنیہ کو اطلاع دی کہ جنگ ختم کردیجانے کی اطلاع مارشل ادہم پاشا کو دیدی گئی۔ اسی تاریخ مارشل ادہم پاشا کو گورنمنٹ عثمانیہ نے جنگ سے دستکشی کی خبر دیدی۔ کی اسی روز زار روس کا تار بدرخواست التوائے جنگ صادر ہوا جسکا ذکر مستذکرہ ۱۱ اجلاس

دیا گیا۔ توفیق پاشا وزیر خارجیہ نے دولت آسٹریا کے سفیر کو اختتام جنگ کی اطلاع دی
سر فلپ کری نے بوقت شام توفیق پاشا سے ملاقات کی۔ آرٹا کے سامنے ترکوں نے
صلح کا سفید جھنڈا بلند کیا۔

حد فاصل

۲۲۔ مئی روز شنبہ کو دونوں افواج مقابل کے درمیان آٹھ سو میٹر کی حد فاصل مقرر کی گئی۔

(**نوٹ**) آٹھ سو میٹر برابر ہوتے ہیں ۸۷۵ انگریزی گز کے اس لئے ایک میٹر جو فرانسیسی پیمانہ ہے برابر ہوتا ہے ۱۳۰۰۷۹ و ۳۹ - انچ انگریزی کے۔ میٹر کو انگریزی گز بنانیکا عموماً یہ قاعدہ ہے کہ تعداد میٹر کو ۷۰ سے ضرب کرکے ۶۴ سے تقسیم کردیتے ہیں تو گز بنجاتے ہیں مثلاً $\frac{۸۰۰ \text{ میٹر} \times ۷۰}{۶۴}$ = ۸۷۵ گز کے (مولف)

ذیلی واقعات

یونان کے بے تمیز معاونین یعنی اطالین مجاہدین

یونان کی بدقسمتی سے آسمے جو معاون ملے وہ اپنے سپاہیوں سے بھی بدتر نکلے۔ اطالین مجاہدین نے تو ایسی بدی کی جو یونانیوں کو مدت العمر فراموش نہوگی۔ ترک جس شہر یا قصبہ میں داخل ہوئے فوراً شراب کی بوتلوں کو توڑ کر شراب لنڈھا دیتے تاکہ کوئی مسلمان شیطان کے اغواء سے اونکو منہ نہ لگا بیٹھے اُنکے برخلاف اطالین مجاہدین جب کسی شہر میں جاتے تو اونکا پہلا کام شراب خوری ہوتا۔ شراب اوڑانے دنگہ فساد کرنے۔ عورتوں کی عصمت بگاڑنے تاخت وتاراج کرنے میں اونہوں نے کوئی کسر باقی اوٹھا نہ رکھی اور لڑائی کے وقت پاؤں سر پر رکھ کر رفوچکر ہوجاتے تھے۔ ہاں جب کوئی مفر نہ رہ جاتا اور بے قابو ہوجاتے جیسا ڈومو کو میں ہوا تو پھر کچھ تھوڑا ان کا کیا کرتے۔ اثنائے جنگ پر یونانیوں نے ان بدبختوں کے حصہ کثیر کو جبراً جہازوں پر بٹھلا کر

اٹلی کو واپس بھیجدیا۔ جب انکی کسی جماعت کو چلے جانے کے لئے کہا گیا وہ فوراً برسر پرخاش ہوگئی اور جب تک سرکاری فوجوں کی گولیوں سے تقریباً اسیقدر ہلاک اور زخمی نہ ہوئے جتنے کہ ترکوں کے ہاتھ سے ہوئے تھے ہتھیار رکھنے اور جہاز و پر بیٹھنے کا نام نہ لیا جسوقت یہ لوگ لڑائی سے فارغ ہوتے تو یونانیوں میں مغویانہ خیالات پھیلاتے رہتے۔ انکا افسر اٹلی مشہور گیری بالڈی (آزاد کنندۂ اٹلی) کا بیٹا اور نائب کماندار اطالین پارلیمنٹ کا ممبر ڈی فیلایس تھا۔ ان لوگوں کی شرارت سے تنگ آکر جب بآخر الذکر کو ایم ریلی وزیر اعظم نے اپنے دفتر میں بلا کر اس سے درخواست کی کہ اب آپ مجاہدین سمیت اٹلی کو تشریف لے جائیں اس نے جواب دیا کہ میں اپنے اعلیٰ افسر کے حکم کے بغیر ایسا نہیں کرسکتا۔ جب وزیر نے اصرار کیا تو ممبر صاحب نے تبرے سنانے شروع کئے اور وزیر موصوف کی بجوبی مرمت کرنے کو تیار تھے کہ پولیس نے اطالین ممبر کو گردن سے پکڑ لیا اور یہ عیان آزادی کو اطالین جنگی جہاز پر سوار کرکے یونان کی اونسے خلاصی کرائی گئی

والنٹیرات سے سلوک

گورنمنٹ یونان نے اعلان دیا کہ والنٹیر اور بیقاعدہ فوج سے اسلحہ لے لئے جائیں۔ باقاعدہ سپاہ کے کمانڈروں کے نام تاکیدی احکام صادر ہوئے کہ اونکو دیہات اور شہروں کے لوٹنے سے باز رکھیں اگر بے قاعدہ سپاہی ہتھیار دینے سے انکار کریں تو جبر عمل میں لایا جاوے۔

ایتھنز میں کثیر التعداد والنٹیروں کی موجودگی سے سخت خوف کیا جاتا تھا۔ فوجی پولیس کی جو جماعت آرٹا بھیجی گئی تھی واپس طلب کی گئی۔ بہت سے اطالین والنٹیر انا کیسٹ تھے گورنمنٹ نے انکو ایتھنز آنے سے روک دیا۔ آرٹا سے نہ ورود بھیجے گئے جہاں اونسے ہتھیار لیکر حکم دیا گیا کہ اونکو جہاز میں چڑھا کر حسب مراد جس ملک کے بندرگاہ کی طرف جانا چاہیں وہاں اونکو اوتار دیا جاوے۔ ان والنٹیروں نے

نے یا احکام سنکر سرکشی کی اور باشندوں سے لڑپڑے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اٹالین مقتول اور چھ زخمی ہوئے۔ اونکو دو یونانی جنگی جہازون کی حفاظت سے برنڈزی بھیجدیا گیا۔ جمعہ کو امریکہ سے پانچسو والنٹیر ہونچنے پر ایتھنز مین بجائے جوش و خروش کے ایک عالم تحیر پیدا ہوا۔ یہ دستہ فورکہ لدیہیہ اور تھرمابولی کی یونانی سپاہ کے ساتھ شامل ہو گیا۔ فرنچ والنٹیر گزشتہ ہفتہ مختلف مقامات کو ایتھنز سے روانہ ہوئے۔ کرنل منوس جسکو گورنمنٹ نے واپس بلا لیا تھا جب مقام اگرینیم مین پہونچا تو لوگون نے اسکے آنے پر بہت بڑی ناراضی ظاہر کی۔ ایک گروہ بڑے غیظ و غضب مین اوسکے پیچھے ہولیا جو اسکو چلا چلا کر کہتا تھا کہ اسکو قتل کرڈالو۔ خوش نصیبی سے ایک انگریز نے پر جوش مجمع سے مخاطب ہو کر کہا کہ اسوقت تمھارا طریق عمل اصول انصاف کے برخلاف ہے۔ اور ایک پادری نے تائید کی اسطرح کرنل منوس کی جان بچگئی۔

۲۲ مئی کو اخیر گروہ یونانی فوج کا کریٹ سے یونان کو واپس روانہ ہوا۔

اعلیحضرت سلطان المعظم کا ہسپتال معائنہ فرمانا

۲۳- مئی ۹۷ء

اعلیحضرت سلطان المعظم ۲۳۔ مئی کو اپنے مجروح سپاہیون کے دیکھنے کے لئے محل یلدز کے ہسپتال مین تشریف لے گئے۔ حضور ممدوح کے کمرے مین داخل ہونے پر تمام سپاہی کھڑے ہوگئے مگر ایک سپاہی جو بہت ہی کمزور تھا فرش پر گر پڑا۔ جب اوسے اوٹھا کر پھر کھڑا کر دیا گیا تو خلیفۃ المسلمین نے اوسکے قریب جاکر ارشاد فرمایا۔ تیری سب سے بڑی تمنا کیا ہے! مجروح سپاہی نے جواب دیا " خلیفۃ المسلمین کی درازی عمر اور فتح و نصرت"۔ اعلیحضرت نے ارشاد کیا یہ تو مانی ہوئی بات ہے کچھ اپنے لئے مانگو۔ اسپر سپاہی نے اپنے زخمی ہاتھ اوٹھا کر فی الفور عرض کیا۔ " یہ ہاتھ اسلام کی شان قائم

رکھنے مین ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہین۔ اے میرے بادشاہ! میری التجا ہی
کہ جو ملک اسطرح حاصل کیا گیا ہی وہ تیرے پاشا واپس نہ دینے پائین۔"
اسکی خالص حب قومی اور جوش اسلامی دیکھکر امیرالمومنین کا روے مبارک زرد ہوگیا۔
اور آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے۔

سلاطین کا اتفاق

۲۲ مئی کے تار کے بموجب سلاطین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ٹرکی کو اطلاع دین
کہ تھسلی کا دیا جانا غیر ممکن ہی گو یہ بات ممکن ہی کہ جنگی کامون کی عمدگی کی غرض سے
سرحد ترمیم کیجاوے اور ٹرکی جو مصارف جنگ چاہتا ہی اوس مین تخفیف کرے۔
اور سلاطین کہتے ہین کہ یونان کے اختیارات فسخ نہین کئے جا سکتے گو ممکن ہی کہ اُن مین
کچھ تخفیف کیجائے۔

مجموعی یادداشت پر جرمن کا اعتراض اور سلطان کا شکریہ

۲۵ مئی۔ جرمن نے ٹرکی کے پاس مجموعی یادداشت بھیجنے پر اعتراض کیا تا وقتیکہ یونان
سلاطین کی تجاویز کو منظور نکرے۔ سلطان نے شاہنشاہ ولیم کو ایک تار برقی بھیجی۔
اور اوسکے مشورہ کا شکریہ ادا کیا اور بیان کیا کہ مین امید کرتا ہون کہ اس سے ظاہر ہو
کہ ٹرکی کیونکر فاتح کے استحقاق کو تسلیم کر سکتا ہے۔
۲۶ مئی سلاطین نے قطعی طور سے ایک مجموعی یادداشت معہ دیگر تجاویز کے گورنمنٹ
ٹرکی کے روبرو پیش کی جنکی تار برقی شنبہ کے روز بھیجی گئی تھی۔ جسپر جرمن نے تجویز
کیا تھا کہ یادداشت پیش نکیجاوے تا وقتیکہ یونان تجاویز سلاطین کو منظور نکرے۔

وزیر اعظم ٹرکی کی استقامت

افواہ تھی کہ خلیل رفعت پاشا صدر اعظم نے اعلیحضرت کی خدمت مین التماس کیا کہ دول یورپ

ٹرکی کے مخالف ہین جو ٹرکی کو نیست و نابود کرنے کے لئے سازشین کر رہی ہین۔
حضور ممدوح مسئلہ آرمینیا اور دیگر معاملات مین یورپ کے مطالبات کو کامیابی کے ساتھ مسترد فرما چکے ہین اسی طرح تھسلی کے بارہ مین اونکی خواہشون کی پرواہ نکر کے اور بیر مستقل تصرف کیا جاوے کہتے ہین کہ آخر مین وزیر موصوف نے بصورت نامنظوری درخواست استعفا منظور فرمائے جانے کی استدعا کی۔

(نوٹ) شاہ یونان کے خیالات دربارہ جنگ

مسٹر فرنیکلن یولین نے جنکا تعلق اخبار پرس جنرل سے ہے اُس گفتگو کا حال لکھا ہے جو شاہ یونان سے ہوئی جس مین چند امور نہایت دلچسپ اور پُر اثر ہین۔ شاہ جارج نے فرانسیسی نامہ نگار کو یقین دلایا کہ مجکو آخری ساعت تک مصالحت آمیز فیصلہ کی آرزو تھی۔ ہر مجسٹی نے یہ بھی بیان کیا کہ بے شبہ مجکو عام راے کی مضطربانہ حالت سے کما حقہ واقفیت تھی لیکن عاجلانہ کارروائی یا تحریک مضر تھی جو لوگ ہم پر اثر ڈالنا چاہتے ہین یہ وہ اشخاص نہین ہین جو امور سلطنت کے ذمہ دار اور جوابدہ ہین۔
ملک کا فرض مجھ پر یہی کہ لڑائی سے بچنے کے لئے بہر نوع کوشش کرون۔ مین اُن شخصون مین نہین ہون جو تلون طبعی کیوجہ سے لڑائی مول لیتے ہین۔ مین نے بڑے صبر و قناعت کے ساتھ اس بات کی امید مین انتظار کیا کہ دول یورپ اپنی غلطیونکی اصلاح کرینگے۔ مین نے فوجون اور بیڑہ جہازات کے اُس مقام پر متعین کرنے مین ایکدن بھی ضائع نہین کیا جہان سے وہ اپنی خاطر خواہ کارروائی کر سکین۔ ہم کو اس نازک حالت پر سخت حیرت ہوئی جسکا پہلے سے کوئی وہم و گمان بھی نہ تہا۔ ہمارے بد ترین غنیم کو کبھی ایسے موزون حالات اور اسباب کے جمع ہونے کا خیال بھی ہنوگا۔ مجھے اطمینان کلی ہے کہ آیندہ ہم کو اتفاق کے ذریعے سے قوت حاصل ہوگی اور ہمارا صبر تمام دنیا کی راے کی ہمدردی حاصل کریگا۔ اگرچہ سلاطین عظام ہمارے خلاف ہین لیکن ہر شخص ہمارا ساتھ دینے کو آمادہ ہے اور ہم اس بات پر جسقدر ناز کرین زیبا ہے۔ اس سوال کے جواب مین کہ یورپ کے اخبارون مین ابتک عداوت اور دشمنی پائی جاتی ہے اور اصرار کے ساتھ اونکی خواہش ہے کہ یونان پر الزام لگائین۔ شاہ نے کہا کہ ان کہ پیچیون

ٹرکی کا جواب

طاقتون کے متفقہ نوٹ کے جواب مین ۲۰ مئی ۱۸۹۷ء کو باب العالی کی طرف سے وصول ہو گیا اسمین شرائط صلح کی بابت کوئی بحث نہین کی گئی صرف اسقدر لکھا کہ اب چونکہ التوائے جنگ کی رسمین ادا ہو چکی ہین تو پھر جلد بازی کی چندان ضرورت نہین ہے - ہمارے سلطان سفیران دول سے اس معاملہ پر گفتگو کرنے کے لئے آمادہ ہین - آخر اس جواب مین یہ بھی خواہش ظاہر کیگئی کہ صلحنامہ پر قسطنطنیہ مین دستخط کئے جائین -

---

کوئی اثر نہ پڑیگا - ہرچند یونان کے وسائل نہایت ہی محدود ہین لیکن یونانی قوم صرف اونہین شخصون پر بھروسہ کر سکتی ہے جنہون نے واقعات اور حالات کو روزمرہ دیکھا ہے اور جو ہمارے ساتھ بغیر کسی طرح غداری کے برتاؤ کرنیکو راستبازی سے آمادہ ہین اونہون نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ یہ بھی بیان کیا کیا ہم اس لڑائی کے جوابدہ ہین ؟ کیا ہمنے چھیڑ چھاڑ کی ؟ ایک کے مقابلہ مین سات کی مخالفت قابل غور ہے - بہانہ بازی سے ہمارے اعتبار مین کوئی فرق نہین آتا - کیا ہمنے لڑائی کے چھیڑنے کی غرض سے اپنی فوج جزیرہ کریٹ مین اوتاری جہان ہمارا فرض تھا کہ اپنے اون بھائیون کی جانون کو محفوظ رکھین جنکو ترک ہلاک کر رہے تھے - درحالیکہ یورپ سلطان سے صلح کی گفتگو کر رہا تھا اور کیا یہ بات سرحد تسلی پر تھی جہان ہمسے آٹھ روز قبل ترکون نے بھی محفوظ فوج جنگ طلب کی تھی مجکو معلوم ہے کہ سرحد پر کچھ حادثے گذر رہے تھے - لیکن کیا ان چند بلوائیون کی نقل و حرکت اعلان کے لئے کافی و وافی وجہ قرار دیجا سکتی ہے - اول فرض یہ تھا کہ اونکو سرحد سے اوترنے کی اجازت نہ دیجاتی - شاہ نے ۱۸۸۱ء کی نقصان رسانی یونانی سرحد کا حوالہ دینے کے بعد (جب ترکون کی باقاعدہ فوج نے اناالیس سے تھانہ پر حملہ کیا تھا) مندرجہ ذیل غمناک حالات بیان کئے - اونہون نے کہا اصل حقیقت یہ ہے کہ ہمپر بیوجہ حملہ ہوا اور راست راست یہ ہے کہ ہمپر حملہ کرنے کے لئے حکم دیا گیا تھا - یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ ہم ٹرکی سے جنگ نہین کرتے ہین - جزیرہ کریٹ کے سبب سے ہم مین تفرقہ نہین ہوا بلکہ اور سازشین ہین جو بعد کو کھلینگی - غرضکہ تمام دول عظام ہمارے خلاف ہین اور چند قومین تو کھلم کھلا ہماری مخالفت کر رہی ہین - آپ کہینگے کہ یہ کیون تو مین اسکی توضیح کے لئے تیار نہین ہون - بہرحال اگر وہ جنگ کے لئے چلین تھے اور لڑائی سے خروج کیا تو یہ یورپین اتفاق کا فعل ہے "

یونان کا عذر افلاس

۲۸ مئی کو یونان نے طاقتوں کے نام ایک مراسلہ لکھا بدین مضمون کہ سرحد یونان مین کوئی تغیر نہونا چاہیئے (جیسا کہ طاقتین بجائے تھسلی دینے کے ملک یونان مین ٹرکی کی حدود کچھ بڑھا دینا اور سرحد کو سیدھی کرنی چاہتے ہین۔) کیونکہ اس صورت مین یونان کو اپنے ملک کی حفاظت کے لئے از سر نو جدید قلعے بنانے پڑینگے اور اوسپر تازہ زیر باری کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔

مشکلات کریٹ کی خاص بحث پر شاہ جارج نے کہا۔ "مجھے ابتک کوئی دول یورپ کا حال معلوم نہین لیکن قومی قانون کے مطابق محاصرہ قایم نہین رہ سکتا یورپین فوجین اُس مقام پر قیام کرنے کی وجہ سے دولت عثمانیہ کے اصول راستبازی کو شکست کر رہی ہین درحقیقت وہ ہمارے دشمن کی مدد پر ہین۔ اور ہمارے مقابلہ کو ہتھیار اوٹھا رہی ہین۔ یونان اور ترکون کا جھگڑا اگر طے ہو جائے تو پھر تمام مداخلت یکطرفہ عداوت کا ایک فعل ہو جائے گی۔ بدنصیبی سے اس نازک حالت نے ہم کو سکھا دیا ہے کہ قومی قانون ایک بیکار سامیس ہے۔" علی ہذا ہر مجسٹی نے دفعتاً لڑائی کے پھیل جانے پر نہایت مشرح گفتگو کی۔ اونہون نے کہا یورپ کو بہت جلد یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ ہم کو لڑائی مین دکھیل دینے سے کوئی مسئلہ ملک اندقید کا قایم نہ رہیگا۔ تم بہت جلد دیکھوگے کہ ہمارا بیڑہ جہازات ایک بہت ہی بڑی کارروائی کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ کیا تھسلی اور ایپرس ہی تک جنگی کارروائیان محدود رہینگی۔ ہم جانتے ہین کہ ہم اپنے پر بھروسہ کر سکتے ہین لیکن ہم اون ہتھیارون سے بھی فائدہ اوٹھا سکتے ہین جو ہم کو . . . . . . ہمینا ہم مین کافی ہمت موجود ہے اور ہم اپنے حقوق کا تحفظ بخوبی کر سکتے ہین ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم تمام دنیا کے مقابلہ مین تنہا ہین ہیانتک کہ فرانس بھی ہمسے بالکل علیحدہ ہے تم کہتے ہو کہ یورپ قبل اوس طوفان کے نمودار ہونے کے جسکا وہ بانی ہے ہٹ آیگا لیکن مجھے بخوبی معلوم ہے کہ وہ ایک طولانی اور خونریز جنگ کے لئے نہایت بیقرار ہے اگرچہ بدقسمتی سے بہت دیر ہو گئی ہے لیکن ہم کو آیندہ انصاف پر یقین رکھنا چاہیئے کریٹ کے معاملہ مین حق اور انسانیت کے خلاف ایک بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہے اور اوس کی گوشمالی شروع ہو گئی ہے۔

اس مراسلہ مین یونان نے یہ بھی لکھا کہ ہم صرف بہت تھوڑا تاوان دے سکتے ہین اور
یہ ناممکن ہی کہ تاوان جنگ بھی دیا جاوے اور قرضخواہون کو بھی بھگتا جاوے اس کے علاوہ
یونان کو اسمین بھی عذر ہی کہ یونانی رعایاے ٹرکی کے حقوق مین کسی قسم کی تخفیف کیجاوے۔

جواب الجواب منجانب سفیران

بالعالی کے نوٹ مذکورہ بالا کے جواب مین ۳۰ مئی کو سفیران یورپ نے لکھا کہ ہمین التواے
جنگ کے ختم ہونے مین کوئی عذر نہین ہی اور اوسکے مطابق ہم انجنمین کارروائی کرینگے
لیکن ساتھ ہی ہماری راے یہ ہی کہ شرائط صلح پر بحث فی الفور شروع ہو جانی چاہیے۔

۳۱ مئی۔ قسطنطنیہ۔ ایک سلطانی فرمان جاری ہوا جس مین مہلت جنگ پندرہ روز کی
۲۰ مئی سے قرار دی گئی۔ با این شرط کہ یہ زیادہ کیجاوے اگر گفتگوے صلح ختم نہو۔

رعایتی حقوق یونان

کیسی چولیشن یعنی رعایتی حقوق یونان کی موقوفی کی شرط دفعات شرائط مصالحت مین
اوپر لکھی جاچکی ہی۔ اوسکا مطلب اور حقوق کی تشریح معلوم کرنا لازمی ہے چنانچہ رعایتی
حقوق کا ذکر اوپر آچکا ہی۔ وہ بعض ان مراعات کا نام ہی جنکو یکے بعد دیگرے تمام
فرمانروایان سلطنت عثمانیہ ان بیرونی سلطنتون کے باشندون کے باب مین ملحوظ رکھتے
آئے جنھون نے ترکون کی عملداری مین سکونت اختیار کی ہی۔ یہ رعایتین قرن اوسطے
ابتک چلی آئی ہین اور ابتدا مین مثل اوسکے معدون نے انگلش سیاحون کے حق مین عطا
کی تھین۔ یہ محض تجارتی رعایتین تھین لیکن بوجہ امتداد ایام و زوال سلطنت عثمانیہ ہندوستان
کی طرح ترکی مین بھی وہ عہدنامجات کی برابر گران قدر ہوگئین اور ٹرکی سے زبردستی بمعاونت
ان دوسری سلطنتون کے حفاظت ٹرکی یا دوسری باتون کے جو اونکی بابت دعوی کرنیکی
قوت رکھتی تھین حاصل کیجانے لگین۔ ان رعایتی حقوق کے بموجب جو مراعات ملحوظ رکھی

جاتی ہین وہ یہ ہین۔ برارت ٹیکس سے علاوہ محصول کسٹم کے (اور جو بیرونی اشخاص غیر منقولہ جائداد رکھتے ہون تو ٹیکس اراضی سے) ٹرکی مین رہنے سے اونکی وطنی سکونت کے حق کا ضائع نہونا۔ اور کل عدالتون کے اختیار سماعت سے اونکا بری رہنا۔ یہ آخری رعایت البتہ مستثنیات اور حدود کی پابند ہے اور اسکی تفصیل بہت طول طلب اور پیچیدہ ہے پس اسقدر کہنا کافی ہے کہ اجنبی اشخاص کے حق مین اس رعایت کے ہونے سے ہمیشہ طرح طرح کے جھگڑے بالخصوص مصر مین جہان اونکی وجہ سے شاملاتی عدالتین مقرر کرنا پڑین پیدا ہوا کرتے ہین اور قبل اسکے بارہا مختلف ملکون کے مابین اونکی وجہ سے پیچیدگیان واقع ہوئین فی الحال جو سلطنتین یہ رعایتی حقوق رکھتی ہین اونکے نام یہ ہین۔ یعنی یورپ مین فرانس۔ اطالیہ۔ انگلستان۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ روس۔ ہالینڈ۔ سویڈن۔ ڈنمارک بلجیم۔ پرتگال اور یونان۔ اور نئی دنیا مین ممالک متحدہ امریکا و برازل۔

رعایتی حقوق یونان پر سر الفرڈ ملز کی تحریر

رعایتی حقوق یونان کے تاریخی حالات کے بارے مین بہت کچھ اختلاف رائے ہے۔ اسموقع پر سر الفرڈ ملز کی تحریر کا حوالہ مناسب ہے۔ سر الفرڈ ملز اپنی تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ ابتدا مین جو رعایتی حقوق اوداشتہ کئے وہ اصل مین معاملات کی حیثیت مین بلکہ زیادہ تر مراعات کی حیثیت سے دئے گئے تھے۔ اس زمانہ کے سلاطین ٹرکی نہ تو مغرب کی عیسائی سلطنتون کو اس قابل سمجھتے تھے کہ انکے ساتھ برابری کا برتاؤ کیا جاتا اور نہ اونکا خاص منشار یہ تھا کہ جو رعایتین وہ عطا کرین انکے معاوضے مین اسی طرح کی رعایتین دوسری سلطنتون مین اونکے ساتھ کیجاوین۔ جن زبردست خود مختار فرمانرواؤن نے ابتدائی رعایتی حقوق عطا کئے تھے وہ اس خیال پر مسکرانے لگتے کہ جو رعایتین وہ غریب قیب

حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہیں وہ کسی وقت انکے جانشینوں کی کمزوری اور سخت پریشانی کا باعث ہو جائیں گی "

دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کا سعد و سے چند بیرونی ملک کے تاجروں کو اپنے شاہانہ اختیار کی کوئی چیز اپنی خوشی اور مضی سے دیدینا اور یہ بات ہے کہ ان تاجروں کی وطنی گورنمنٹیں بہت ہی دور دراز مقامات پر واقع تھیں۔ اور ان ایام میں بمقابلہ ٹرکی کے بالکل ہی ضعیف تھیں۔ اور اسی وجہ سے ذرا بھی گمان نہ تھا کہ جو حقوق اسوقت دیے گئے تھے وہ کبھی بھی بسخت پابندی کے ساتھ مانگے جاوے گی) اور یہ بالکل دوسرا امر ہے کہ وہی سلطنت ضعیف اور زوال پذیر ہو گئی۔ اور اب اسکو بیشمار تعداد کے ان اجنبی باشندوں کا سامنا کرنا پڑا جو ایسے حقوق سے مسلح ہیں۔

سلطان المعظم کی نسبت جناب کرانیکل کی رائے

کرانیکل نے جو اکثر موقعوں پر ترکوں اور انکے سلطان کے ساتھ انتہا تعصب کر رہا ہے ۱۰ مئی ۱۸۹۷ء کے پرچہ میں یون آرٹیکل لکھا۔ " یہ مشہور ہے کہ سلطان نرمی پر مائل ہے مگر پھر بھی وہ اس سے بہت کچھ زیادہ طلب کریگا جو دول عظام کا ارادہ ہو۔ اسکی عادت میں داخل ہے کہ وہ جس چیز پر ہاتھ رکھے اوسے آسانی سے نہیں چھوڑتا۔ سارے پولیٹیشن یہ کہا کرتے ہیں کہ موسیو ان جب وہ کوئی رائے قایم کرتا ہے تو پھر اس سے مشکل ہٹتا ہے برسوں تک اوس نے تمام یورپ کی سلطنتوں کو انگلیوں پر نچایا حالانکہ سب کے سب یہ کہتے رہے کہ اوسکی ذات بلکہ سلطنت تک ایک دن میں نیست و نابود ہو سکتی ہے مگر آج اوسکی وہ حالت نہیں جو ان دنوں میں تھی وہ اسوقت ایک ایسی فوج کا میر شکار ہے جس نے نمایاں فتح حاصل کی ہیں بلکہ سچ پوچھو تو وہ آج ایک قوم کا سردار ہے جسمیں ایک نئی روح پھونکی گئی ہے اور جس نے نئی زندگی پائی ہے۔ اسلام جو برسوں اور

قسطنطنیہ کے کشت و خون اور قتل و غارت کے بعد پست ہو گیا تھا آج اوسکے دم سے قوی ہو گیا ہے بلکہ اوسکے وجود پر فخر کرتا ہے۔ یورپ مین بھی اب اوسکو بہت بڑی وقعت حاصل ہو گئی ہے اور کثرت سے طرفدار ہو گئے ہین۔ بڑے بڑے زبردست بادشاہ آپ اوسکے جنبہ دارون مین ہین آج کی حالت کا پچھلے ماہ کی حالت سے مقابلہ کیا جاوے تو کتنا فرق ہے۔ اوسوقت اوسے اپنے تخت و تاج بلکہ مملکت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا اندیشہ تھا اور آج وہ دن ہے کہ یورپ اوس پر حاکمانہ کارروائی نکریگا۔ اور ایسے وقت مین جبکہ سکہ اوسکا یورپ کے دلون مین بیٹھ گیا ہے اوسکے منہ سے اس کلمہ کا نکلنا کہ ہم نرمی پر مائل ہین بڑی مسرت اور خوشی کے ساتھ سنا جاویگا۔

واقعات بعد از جنگ

یکم جون۔ اکثر باغیونکے سرغنے کریٹ کی خودمختاری اس شرط پر قبول کرنا چاہتے تھے کہ ترکی فوجین وہان سے نکل جاوین۔

۲۔ **جون**۔ بابعالی نے سفیران دول عظام کو اطلاع دی کہ تا تصفیہ شرائط صلح التوای جنگ منظور ہے۔ بابعالی نے کل دول عظام کو دعوت دی کہ کل سے مصالحت کی بابت گفتگو شروع کریں۔

۳۔ **جون**۔ فرانس نے کریٹ کی خودمختاری کے بارہ مین ایک تجویز پیش کی جس مین تجویز کیا گیا کہ ممالک غیر کی پولیس بھرتی کیجاوے اور سلطنت ہای غیر کے اعتبار پر قرضہ ولسطے اخراجات کے لیا جاوے۔ روس اور انگریزون نے اس تجویز کو پسند کیا۔

۳۔ **جون ۱۸۹۶ء** کریٹ کے لوگون نے بماتحتی نعامی مند میکلیس نامی کے صوبہ کی گورنمنٹ قائم کی۔

۴۔ **جون ۱۸۹۷ء** مابین سفیران ممالک غیر اور توفیق پاشا کے گفتگو صلح شروع ہوئی۔ یہ بات قرار دی گئی ہے کہ ایم لینڈوعث دربارہ ترمیم ترکی یونانی سرحد کے اور ایم کیملون دربارہ

اختیارات یونانیوںکے اور سر قلب کریں در بارہ ادائے مصارف جنگ کے ایک ایک یادداشت تیار کریں۔

۵ - جون - مختلف علامات کی موجودگی سے ثابت ہونے لگا کہ ٹرکی تیاری کر رہا ہے کہ تھسلی میں بہت مدت کے لئے قبضہ کرے۔ گورنر جج اور اسکول ماسٹر مقرر ہوئے ہیں۔ اور ٹرکی سے لوگوں کے حرم بھی داخل ہونے لگے۔

۵ - جون ۱۸۹۷ء آج مقام پیرا میں جو جلسہ سفیروں اور توفیق پاشا کا جمع ہوا تاکہ در بارہ شرائط صلح ٹرکی و یونان کے بحث کیجاوے اوس میں قایم مقامان گریٹ برٹن فرانس اور اٹلی نے قطعی بر خلاف اس تجویز کے بیان کیا کہ تھسلی سلطنت ٹرکی میں شریک کیجاتے۔

۶ - جون ۱۸۹۷ء - گورنمنٹ ٹرکی نے جو یادداشت سفیروں کو پیش کی اوس میں ٹرکی زور کرتی ہے کہ تھسلی کو پھر اپنے ملک میں شریک کرے - کیونکہ جن شرائط سے وہ مقام یونان کو دیا گیا تھا اوسکا عملدرآمد نہیں کیا گیا - گورنمنٹ ٹرکی پھر اپنی خواہش ظاہر کرتی ہے کہ یونان کو جو اختیارات دئے گئے تھے وہ خارج کئے جاویں کیونکہ یونان نے اونکا بجا برتاؤ کیا اور در بارہ مصارف جنگ کے یادداشت میں بیان ہے کہ فاتح اپنا نقصان پورا کرنے کا مستحق ہے۔

۷ - جون ۱۸۹۷ء - پندرہ یونانی والنٹیر کریٹ کو اس غرض سے واپس آئے تھے کہ کریٹ کے لوگوں کو ترغیب دیکر آمادہ جنگ کریں لیکن جہاز سے اوترتے وقت گرفتار کر لئے گئے۔

۹ - جون اس خبر سے ایتھنز میں سخت تشویش پھیلی کہ سفیران متعینہ قسطنطنیہ نے صرف تشریح کی ہے کہ کس بنا پر فیصلہ ہونا چاہیئے اور ٹرکی اور یونان کو اس بات پر چھوڑ دیا کہ وہ خود اپنا فیصلہ کر لیں۔

۱۰ - جون - سفرائے متعینہ قسطنطنیہ نے تین کمیٹیاں تجربہ کاروں کی مقرر کیں جنمیں

آ رہے ہیں تاکہ گفتگو سے سرحد تھسلی اور معاملات جنگ اور یونان کے اختیارات کے بارے میں جانچ کریں۔

۱۰۔ جون۔ گورنمنٹ ٹرکی نے ان الزامات سے انکار کیا جو ایک یونانی یادداشت میں لگائے گئے تھے جو سلاطین کے پاس بھیجی گئی تھی کہ تھسلی اور ایپیرس میں ترکوں نے سخت جور و ظلم کیا ہے۔

۱۰۔ جون۔ اخبار ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے تحریر کیا کہ توفیق پاشا نے خدیو مصر کو اطلاع دی کہ اسے ایک ایسا علاقہ کا بس دینا جو خون کے ذریعے فتح کیا گیا ہو شریعت اسلام کے خلاف ہے۔ اسی ذریعہ سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ سفیر برٹش نے اس بارہ میں توفیق پاشاہ کی تائید کی۔

۱۱۔ جون۔ ٹرکی نے تھسلی میں بہت سی فوج فراہمی کی [illegible] اور سلاطین ایک ترک گورنر مقرر کیا۔

۲۸۔ جون۔ قسطنطنیہ میں سفیروں نے جو ایک فنانشل کمیشن مقرر کی تھی اوس نے ایک رپورٹ تیار کی کہ یونان کے اخراجات جنگ کے لئے چالیس لاکھ پونڈ سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

۵۔ جولائی۔ ایم ڈیلیانیس سابق وزیراعظم یونان نے ایتھنز میں برٹش وزیر سے کہا کہ یونان کی مالی حالت کی نگرانی کسی دوسری دولت کو تفویض نہ کیجائیگی جیسا کہ دول یورپ کا خیال ہے۔

۶۔ جولائی۔ یونانی سرحد کے متعلق وزراے ٹرکی نے طاقتوں کے متفقہ نوٹ پر دستخط کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ تھسلی میں سے ایک انچ زمین یونان کو واپس نہ دیجاوے گی۔

وزیر اعظم نے سلطان کو اطلاع دی کہ میں ہرگز مجوزہ کاغذ پر دستخط نہ کرونگا۔
ایک بڑے لارڈ نے کہا کہ ٹرکی یونہی نہ مانے گا اس کے منوانے کے لئے سنہ ۱۸۸۰ء

کی طرح قسطنطنیہ پر روسی فوج کے جمع ہونے کی ضرورت ہی۔

روس نے ایک گشتی چٹھی طاقتوں کو بھیجی کہ فیصلہ کا جلدی فیصلہ کرائیں۔

۸- جولائی- ٹرکی نے بھی ایک مراسلے مین مسئلہ یونانی سرحد کی نسبت اپنی عذرات خوب وضاحت سے بیان کئے کچھ عرصہ کے لئے ٹرکی کے خلاف ساری طاقتین متفق ہوگئین۔ سفیر آسٹریا نے توفیق پاشا کو لکھا کہ سرحد فیصلی کی بابت اگر بابعالی گفتگو کے لئے کوئی دن معین فرماوے گا تو سفیران یورپ اپنی اپنی طاقتون کو لکھ دینگے کہ بسبیل تعجیل بطور خود کارروائی کرین۔

سفیران یورپ نے ایک متفقہ یادداشت بابعالی مین پیش کی کہ سرحد کے معاملہ مین تاخیر نکرین۔ شہنشاہ آسٹریا نے تھسلی کے معاملہ مین سلطان کے مراسلے کے جواب مین لکھا کہ بابعالی اگر طاقتون کا کہنا مان لیگا تو اسکا فائدہ ہی۔

شہنشاہ جرمنی نے بھی سلطان کو یہی جواب دیدیا کہ افسوس ہی ساری طاقتونکے خلاف کارروائی نہین کرسکتا۔

۱۰- جولائی- پریسیڈنٹ فار اور دوسرے سلاطین یورپ نے بھی سلطان المعظم کو جواب یہی دیا کہ شرائط صلح مین جتنے حوالے دی ہر وہ آپکو قبول کرلینا بہت مناسب نظر آتا ہے۔

۱۲- جولائی- توفیق پاشا نے سفراے دول یورپ کو اطلاع دی کہ یونانی سرحد کا معاملہ طے ہونے کی بابت سہ شنبہ کے دن ہم کچھ کہین گے۔

۱۳- جولائی- جواد پاشا جو سابق مین وزیراعظم دولت عثمانیہ تھے کریٹ مین فوجی سپہ سالار مقرر ہوئے

۱۳- جولائی- سفراے دول یورپ نے شنبہ کے روز مجوزہ اخراجات جنگ اور یونانیون کے لئے ممالک ترکی مین رعایتی حقوق منسوخ کرنے کے لئے چند تجاویز پیش کین۔

۱۵- جولائی- بموجب تحریر نامہ نگار ٹائمز- سلطان نے ذکی پاشا اور سعدالدین پاشا کو

صلح کے طے کرنے کی غرض سے توفیق پاشا کے ساتھ فوجی ڈپلومیٹ مقرر کیا لیکن سفرا نے توفیق پاشا کے ساتھ اور کسی کا ہونا ناپسند کیا اور اس لئے ایک ہفتہ کے لئے جلسہ ملتوی رہا۔

۲۰ و ۲۲۔ جولائی۔ سفیرون نے جو نقشہ الحاق سرحد کا بناکر توفیق پاشا کو پیش کیا تھا وہ سلطان نے نامنظور فرمایا اور اس لئے سفیرون سے گزر کر اب یہ فیصلہ وزراء دول مین جا پڑا مگر ۲۳۔ کو اسکے خلاف سلطانی اعلان کئے جانے کا شہرہ ہوا یعنی ترمیم سرحد ترکی کسیقدر تبدیل شرائط کے ساتھ بابعالی نے منظور کرلی۔ خرچہ جنگ کا تخمینہ سفیر جرمن کے سپرد کیا گیا۔

(نوٹ) استغاثہ سلطان و جواب شہنشاہ آسٹریا

۸۔ جولائی کو سفراء دولتہاے یورپ نے موافق ہدایت اپنی اپنی گورنمنٹون کے سرحد تھسلی کے قایم کرنے کی نسبت بتکرار مطالبہ سابق توفیق پاشا کے پاس ایک متفقہ یادداشت روانہ کی جسکا مضمون حسب تلیگرام اخبار اسٹینڈرڈ بطریق ذیل تھا۔

"ہم سفراے دول جنکے دستخط ذیل مین ثبت ہوئے ہین عالی جناب وزیر صیغہ خارجیہ دولت عثمانیہ کی خدمت مین عرض پرداز ہین کہ چونکہ بابعالی کیطرف سے ترمیم سرحد تھسلی کے متعلق ہنوز کوئی قطعی فیصلہ نہین کیا گیا ہے لہذا ہمارے متفقہ بیان ذیل پر لحاظ کرنا ضرور ہے۔ مجوزہ سرحد باغراض جنگی فوجی اتاشیون نے جو تجویز کی ہے اور باب عالی مین پیش کی ہے۔ دول عظام یورپ اسی تجویز کو منظور کرتے ہین اور اسی بنا پر دول نے اتفاق کرلیا ہے کہ دولت عثمانیہ کو یقین دلایا جاے کہ ہمنے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ اُن مزاحمتون کا انسداد کردین جنکے سبب سے صلح مین تاخیر ہوئی ہے جو مفید اغراض یورپ ہے"

مذکورہ بالا یادداشت متفقہ کے وصول ہونے کے بعد سلطان المعظم نے سلاطین یورپ کے پاس استغاثہ سنجیدہ بلا واسطہ روانہ کیا اور اس مین جدید سرحد سلامبریا پر معارضہ کیا۔ سلاطین و پریزیڈنٹ فرانس کیطرف سے جو جواب آئے وہ بالکل ایک سے ہین۔ سلطان کو یہ صلاح دی کہ تجویز پیش کردہ سلاطین کو تسلیم کرلیا جائے۔ فرانسیس جوزف آسٹریا نے سلطان المعظم کے ایک خاص استغاثہ پر جواب دیا وہ حسب ذیل ہے۔ "جو خالص اور وفادارانہ اتحاد مجھکو حضرت والا سے حاصل ہے

۲۸ - جولائی - منجانب یونان خرچہ جنگ کی بابت روس نے تجاویز جرمن سے اختلاف کیا اس لئے سفیر جرمن نے اپنی گورنمنٹ کو اس بارہ مین تحریر بھیجی -

۲۹ - جولائی - جرمن کی راے ہے کہ اگر سلاطین یونانی مالی حالت کی نگرانی اور اخراجات جنگ کی ادائیگی کے ذمہ دار ہون تو ٹرکی فوج تھسلی سے قدم اوٹھائیگی -

۳۰ - جولائی - جنگ کے متعلق سفراء نے ایک تجویز کی جس کو جرمن نے پسند کیا لہذا تصفیہ کی امید تازہ ہوئی -

چار ملین پونڈ (۴ کرور روپیہ) جو فنیانشل کمیٹی نے تجویز کیا اوس کے لینے سے بابعالی نے قطعی انکار کر دیا اس لئے کہ خرچہ اس سے کہین زیادہ ہوا ہے -

یکم اگست - سفیرمن نے صلحنامہ کے ابتدائی شرائط قلم بند کئے لیکن توفیق پاشا نے بعد ایسی ترمیمین تجویز کین جو باعث اختلاف سلاطین تہین -

۷ - اگست - گورنمنٹ یونان کی طرف سے ایک یادداشت سلاطین کی خدمت مین روانہ ہوئی جس مین یہ تجویز پیش ہوئی کہ ٹرکی کو خرچہ جنگ دینے کے لئے کوئی شخص اوس کو دیدے

اور جس کے سبب سے حضرت اعلی موجودہ حالت مین مجہسے جائز استغاثہ فرماتے ہین اوسی کی رو سے میرا فرض ہے کہ مین آپکی ذاتی بہتری اور نیز یورپ کے شرائط پیش کردہ کے بنیاد پر آپ یونان کے ساتھ صلح کرلین لشکری نامہین کی کمیشن کے ذریعہ سے جو سرحد تجویز ہوئی ہے وہ مطابق اوسی اصل کے ہے جو باغراض جنگی مطلوب ہے - اور جسکو حضرت اعلی نے سیادی الحال مین تسلیم فرمالیا ہے اور یہی سرحد ترمیمی ہے جو بشمول دوسری شرائط صلح کے منتہاے گذاشت ہے - جسکو دول متفقہ یورپ بطور انصاف کے معتبر کر رہی ہین اور جسکی بنا پر یہ امر ظاہر کیا جارہا ہے کہ یورپ مین امن و امان کی حالت قایم رہنے کی یہی ایک معتبر ضمانت ہے لہذا میری یہی استدعا ہے کہ حضرت اعلی میری اس صلاح نیک کیطرف توجہ عاجلانہ مبذول فرمائینگے - اسموقع پر مین تجدیدا اوس خاص دوستی اور اعلی احترام کا اظہار کرتا ہون جو مجکو آپکی نسبت حاصل ہے "

قرض دے اور اُس قرضہ کی ذمہ دار ایک ایسی کمیشن ہو جس مین قرضخواہون کی طرف سے
ارکین مقرر کئے جائین جس سے دوسرے سلاطین کو یونان کی مالی حالت کے نگرانی کرنے
کی کوئی ضرورت باقی نہین رہیگی۔

۱۰- اگست- گورنمنٹ یونان کی اس تجویز سے قرض دینے والون کو تشفی حاصل نہین ہوتی
اس لیے گورنمنٹ یونان کو قرض لینے مین کامیابی کی امید نہین اور تھسلی کا ملک اوسوقت
تک خالی نہ کیا جائیگا جب تک کہ یونان کی مالی حالت زیر نگرانی سلاطین یورپ نہو۔

۱۱- اگست- ٹائمز کے نامہ نگار نے ایتھنز پایتخت یونان سے اطلاع دی کہ خرچہ جنگ
یونان سے نہ وصول ہونے کی وجہ سے دولت عثمانیہ نے صاف جواب دیدیا ہے کہ ہماری
فوج ملک تھسلی خالی نہین کر سکتی۔ اگر دس لاکھ پونڈ کی پہلی قسط دیدی جاوے تو ترکی افواج
تھسلی سے نکلنا شروع کرینگی۔ گورنمنٹ یونان نے سلاطین یورپ کو جواب دیا ہے کہ اگر وسے
باہر کے قرضداروں سے انتظام کرنے کے لئے اسکو اجازت دین تو وہ خود قرضہ نکالکر خرچۂ
جنگ ادا کر سکتا ہے اور اگر اونکی خواہش ہو کہ یونان کی مالی حالت اونکے زیر نگرانی رہے
وہ اس امر مین مجبور ہے۔

جوّاد پاشا کی تقرری بہ عہدہ گورنری کریٹ

جواد پاشا سابق وزیر اعظم کی تقرری سے یورپ نے رضامندی ظاہر نہ کی۔ اخبار سٹینڈرڈ
نے لکھا کہ خوف ہے کہ "کریٹ مین انکی موجودگی سے برا اثر پیدا ہو۔" پاشا موصوف
روانگی سے پہلے آستانہ علیہ مین حاضر ہوکر باریابی سے مشرف ہوئے تو اعلیٰحضرت نے
اسطرح ارشاد فرمایا۔ "ما بدولت تمہاری اُن خدمات جلیلہ کے صلہ مین جو ما بدولت اور خود
اپنی سلطنت کے لئے تم انجام دیتے ہین کامل طور سے بھروسہ کرتے ہین۔ چونکہ تم تمام
مسلمانون کی نظر مین محبوب اور عیسائیون کے نزدیک معزز شخص ہو اور نیز یورپ بھی تمپر اعتماد

کرتا ہے لہذا ابدولت اقبال تم کو کریٹ کی فوجی سپہ سالاری سے عزت بخشتے ہین۔"

جواد پاشا کے رخصت ہو جانیکے بعد سلطانی فرمان صادر ہوا کہ شاکر پاشا برادر جواد پاشا فوجی کمشنر دار الامارۃ یلدیز کے ایک ممبر مقرر ہون اور جواد پاشا کے داماد ظفر بے کو عثمانی تمغہ سے سرفراز کیا جاوے۔ ایک بیان کے موجب اہل کریٹ نے جواد پاشا کی گورنری پسند کی اور باب العالی کو اسکی پسندیدگی کی بابت تار بھیجا۔ ترکی سرکاری حلقون مین جواد پاشا کی تقرری اس بنا پر پسند کی گئی تھی تاکہ گورنمنٹ شاہانہ اور سلاطین یورپ کے امیر البحرون مین اتحاد قایم ہو اور پاشا ئے موصوف کو اور وزرا سے اسلئے ترجیح دی گئی کہ وہ کریٹ کے حالات سے بخوبی واقف تھا اور اپنی انتظامی قابلیت مشہور عام تھی

نیو فری پریس کے نامہ نگار سے ملاقات۔ نامہ نگار نے تقرری کے بعد الملاقات جزیرہ کی بابت استفسار کیا تو جواد پاشا نے کہا کہ پہلی مرتبہ جبکہ مین گورنر کریٹ مقرر کیا گیا تھا تو مقابلہ حال کے وہانکی حالت بہت خراب تھی تاہم عرصہ قلیل مین تھوڑی سی فوج سے امن امان قایم کر دیا گیا اور زیادہ خونریزی ہونے نہ پائی۔ انہون نے کہا کہ وہ جزیرہ مین پہونچتے ہی متحدہ دول کی امدادی حیثیت کو ان لازمی تدابیر کے عمل مین لانے کی جو امن قایم کرنے کے لئے ضروری ہین اطلاع دینگے اور کہا کہ متحدہ دول کے امیر البحر دو سال قیام امن کے لیے اب تک کام مین لاے وہ بالکل ان تدابیر کے برعکس ہین جو کہ چاہتے ہین اور اگر یہی تدابیر برتی جاوینگی جو اب تک برتی جاری ہین تو اسکا انجام بجز اسکے کہ جزیرہ ویران ہو جاے اور اسکی آبادی نیست و نابود ہو جاے اور کچھ نہ ہوگا۔ جواد پاشا نے جزیرہ مین پہونچکر تنخواہین تقسیم لگان اور مسلمان اور عیسائیون کے باہم اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی اور محصور مہاجرین کی خلاصی کا انتظام کیا۔

۳ — اگست۔ لارڈ سالسبری نے ایک تجویز سلاطین عظام کو پیش کی کہ یونان

کو اجازت دیجائے کہ وہ اخراجات جنگ کا روپیہ دولت عثمانیہ کو کسی سے قرض لیکر
ادا کرے اور تمام سلاطین کی نگرانی اوسقدر محاصل یونان پہ ہنی چاہئی جس سے قرض کے
روپیہ کا سود ادا ہو سکے۔ ۲۴۔ اگست۔ لارڈ سالسبری نے تسلی کو خالی کرنے اور اخراجات
جنگ ادا کرنے کے لئے جو تجویز پیش کی سلاطین عظام نے اسکو پسند کیا اور یونانی گورنمنٹ
سے دریافت کیا کہ اس قرض کو ادا کرنے کے لئے کسقدر محصول سے وہ دست بردار ہو سکے گا
۳۱۔ اگست۔ بجواب اس سوال کے گورنمنٹ یونان نے سلاطین کو اطلاع دی کہ خرچہ جنگ کے
بالاقساط ادائیگی مین یونان محاصل ٹامپ سے سالانہ ایک کرور دس لاکھ درھم دیئے جاسکنے
کے لئے موجود ہے۔ ۶ ستمبر۔ باب عالی نے سفراے دول کے نام ایک مراسلہ کے ذریعہ
اطلاع دی کہ عہدہ ولایت کریٹ پر ایک عثمانی شخص کا تقرر ہوگا اور ترکی فوج جزیرہ مین قایم
رہے گی سفیرون نے اختتام صلحنامہ تک اسکا جواب دینا ملتوی رکھا۔ ۱۶۔ ستمبر سلاطین نے
یونان کی درخواست قبول کی کہ اوسکے تجارتی تعلقات ٹرکی سے از سر نو قایم کرادیے جائینگے۔
۷ ستمبر گورنر کریٹ نے نیابت باب العالی مجوزہ شمتر کہ عدالت قایم کئے جانے پر اعتراض کیا
جس سے سلطان المعظم کے شاہی حقوق مین نقص ہونیکا احتمال تہا۔ خبر متحدہ یورپین پولیس کے
تقرر کی تردید کی۔ ۱۷ ستمبر۔ **بالآخر تصفیہ ہوگیا**۔ سفراے دول قسطنطنیہ نے بالآخر
عہدنامہ صلح مابین ٹرکی و یونان کے مسودہ مین یہی شرائط کو قطعی طور پہ داخل کرلیا۔

دفعات مصالحت منرجہ صلحنامہ مجوزہ دول یورپ و باب عالی

صلحنامہ

اخبار فرینکفر ٹرزیٹنگ کے ایک نہایت واقفکار اور باخبر نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے ابتدائی
مجوزہ دول یورپ باب العال کی تفصیل اسطرح پر لکھی۔ "چونکہ طاقتون نے یونان سے گو فوائد
و اغراض اپنے ہاتھ مین لئے ہین اور ٹرکی نے طاقتون کی مداخلت اس بارہ مین منظور کرلی ہے

ذیل کی گیارہ دفعات سفیران دول یورپ نے بالعالی کے مشورہ سے تیار کی ہین"

(۱) حدبندی سرحد روم و یونان کے نقشہ منسلکہ کے مطابق ہوگی اور اسکے مطابق حدبندی کی کارروائی ابتدائی عہدنامہ پر دستخط ہونے کے ۱۴ روز بعد شروع ہوگی اور ٹرکی اور یونان اور دول یورپ کے وکلاء اسکو سرانجام دینگے اور آخرالذکر بصورت پیش آنے کسی تنازعہ کے ثالثی کرینگے۔

(۲) یونان ٹرکی کو چالیس لاکھ پونڈ تاوان جنگ دیگا دول یورپ اس غرض سے تدابیر اختیار کرتے ہین کہ یہ اپنے قرضخواہون کے استحقاق کو اور پہلی تاوان جنگ سے کوئی نقصان نہ پہونچے اور اسواسطے وہ محاصل سلطنت کو نئے اور پرانے قرض ادا کئے جانے کے واسطے اپنے اہتمام اور نگرانی مین لینگے

(۳) جو حقوق اور فوائد یونان کو آغاز جنگ سے پہلے ٹرکی مین حاصل تھے وہ بدستور رہینگے

(۴) ابتدائی شرائط پر دستخط ہوجانے کے کم از کم ۱۴ روز بعد یونان کے خاص قاصد قسطنطنیہ آوینگے اور آخری عہدنامہ پر دستخط کرینگے۔ انمین قیدیونکا تبادلہ ہمیشہ کے واسطے صلح وامن کے بےروک بحری تجارت اور جہازات کی آمدورفت اور ان لوگونکو ہرجانون کا دیا جانا طے ہوگا جنکی املاک کو جنگ سے نقصان پہونچا ہو۔

(۵) مزیدبران انمین تین مدین یہ بھی ہونگی۔ (۱) تعلقات بین الاقوام (روم و یونان) کا عملدرآمد اور اونکے ضوابط۔ (۲) قطعی طور پر یونانی سفیر متعینہ اور ٹرکی سیاست کے تعلقات کا فیصلہ (۳) تصفیہ متعلق ان جرایم کے جو ایک فریق کی سلطنت مین سرزد ہون اور مرتکب دوسرے فریق کی عملداری مین بھاگ کر پناہ گزین ہو۔

(۶) ابتدائی شرائط پر معًا دستخط ہوجانیکے بعد روم و یونان مین لڑائی کی حالت بالکل معدوم سمجھ لیجائیگی ٹرکی فوجین فورًا تسلیسیر یا تک ہٹ آئینگی۔ اور ٹرکی کے منصب مطلب موقع جنگ کی عدد چوکیون پر متصرف رہینگی جب تک کہ یونان کُل تاوان جنگ نہ ادا کردے۔

(۷) ابتدائی شرائط پر معًا دستخط ہونے کے بعد دونون ممالک مین بدستور سابق تعلقات

از سرِ نو تازہ ہو جائینگے۔ دونوں سلطنتوں کی رعایا ایک دوسرے کے ملک میں پوری آزادی کے
ساتھ اپنے کاروبار انجام دے سکے گی۔

(۸) یونان کے سفیر اور باشندے سلطنت عثمانیہ میں اپنے اپنے کاروبار شروع کر دینگے۔

(۹) مقدمات جو جنگ چھڑ جانے کے باعث ملتوی ہو گئے تھے طریق سابق کے مطابق عدالتوں
میں پیش ہو کر طے پائینگے اور نئے مقدمات قانون بین الاقوام اور نیز معاہدہ روم و یونان
قرار یافتہ ۲۶۔ فروری و ۹ مئی ۱۸۹۶ء کے مطابق فیصل ہونگے۔

(۱۰) ٹرکی کو حق حاصل رہیگا کہ دول یورپ کے سامنے اس سلطانی فرمان کی ترمیم کی تجویز
پیش کرے جو ۹ مئی ۱۸۶۰ء کے معاہدہ پر مبنی ہے۔

(۱۱) آخری مصالحت کے امور میں دول یورپ ثالث سمجھی جائے گی مذکورہ بالا شرائط کے واسطے ضروری
ہے کہ انکے منظور کئے جانے کے بعد آٹھ روز کے اندر اندر حضرت سلطان المعظم انکو منظور فرمائیں۔

۱۸ ستمبر۔ مقام پیرایس صلحنامہ روم و یونان پر دستخط ہو گئے۔ ۲۰ ستمبر ایم رالی وزیر یونان
نے صلحنامہ کے لحاظ سے سلاطین کے رویہ کو یونان کے حق میں نہایت سخت اور خلاف امید
بیان کیا اور یونانی اخبارات نہایت غیظ و غضب کے ساتھ شرائط صلح پر اعتراض کر کے انکی تنسیخ
کے طالب ہوئے۔ ۲۱ ستمبر (سلاطین کی طرف سے مبارکبادیں) بہت سے یورپین
فرمانرواؤں نے سلطان المعظم کو سر انجام صلح پر مبارکباد دینے کے تار روانہ کئے۔ شاہ بلجیم نے
بھی ترکی سپاہ کے تازہ فتوحات پر سلطان کو مبارکباد دی اور نیز اسپین کی ملکہ ریجنٹ نے سفیر
ترکی کو اسی بارہ میں خوش دلی سے مبارکباد دی۔ ۲۲ ستمبر حضور سلطان المعظم سے ابتدائی
صلحنامہ کی تصدیق کر دی گئی اور اسی روز اسلامی علما نے غیر معمولی اجلاس منعقد کر کے تجویز کیا
کہ تمام دنیا کے اسلامی سرگروہوں کو تکمیل صلحنامہ اور فتح یونان کی خوشخبری بھیجی جائے۔
۲۴ ستمبر۔ ایتھنز میں سخت جوش پھیلا ہوا تھا حتی کہ عوام کے ایک جم غفیر نے مانند کے وقت

جمع ہوکر صلحنامہ کا مسودہ جلا ڈالا۔ ۲۴ ستمبر شرائط کی نسبت جو جوش پھیلا ہوا تھا وہ فرو ہونے لگا۔ "زبردست کا ٹھینگا سر پر" گو شرائط کیسی ہی سخت ہوں مگر ماننے بغیر چارہ نہ تھا

یکم اکتوبر وزیر اعظم یونان کا استعفا۔ وزیر اعظم یونان نے مجلس کے سامنے ابتدائی شرائط معاہدہ صلح پیش کرتے وقت نہایت زبردست الفاظ میں اسپر اظہار ناپسندیدگی ور ناراضی کیا۔ مگر یہ بھی کہا کہ میں طاقتوں کی مرضی منظور کرنے اور آخری مصالحت سر انجام دینے کو تیار ہوں۔ وزیر اعظم نے بیان کیا کہ جو کچھ کیا ہے جرمن نے یونان کے خلاف کیا ہے۔ اسکے بعد اونہوں نے مجلس سے فرمایش کی کہ گورنمنٹ پر اظہار اعتماد کا ووٹ پاس کیا جاوے ۱۴۱ موافق اور ۳۴ مخالف تھے۔ ۱۰ وکلا رنے کوئی رائے نہیں دی چنانچہ اس شکست پر موسیو رالی مستعفی ہوگئے۔ ۲۔ اکتوبر نئی مجلس وزارت قایم ہوئی۔ ایم ایکیس اوسکے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مقرر ہوئے۔ کرنیل اسمولنسکی وزیر اعظم اور ایم اسٹریٹ وزیر مال مقرر ہوئے۔

ابتدائی شرائط صلح پر لیوانٹ ہیرالڈ کی رائے

اخبار موصوف نے لکھا کہ ابتدائی شرائط پر دستخط ہو جانے سے جو عام طمانیت کا خیال پیدا ہو گیا ہے اوسکی نسبت مبالغہ کرنا بہت مشکل ہے اس معاہدہ کی تکمیل اسقدر مشکل تھی کہ اسکا خیال بھی اسسے پہلے کبھی نہ آیا تھا اور اسی لئے جن لوگوں کا اس سے تعلق تھا اونکو غایت درجہ کی احتیاط ہوشیاری اور تدبیر سے کام لینا پڑا۔ انکی کوششوں میں گورنمنٹ عظمی ٹرکی کی مرضی طلبی سے بہت کچھ سہولت ہوئی۔ اور گورنمنٹ عظمی نے نہایت صداقت سے اس صلح پسندی اور امن کو قایم رکھا۔ حضرت سلطان المعظم کی بینظیر پالیسی نے اس مصالحت کو منظور کرلیا ہے جو واقعات گزشتہ کا خیال کرکے ہرگز قرین انصاف نہیں کہلائی جا سکتی۔ البتہ اس طریق عمل سے باب عالی نے ترکی فتوحات کو اور بھی درخشان اور منور کردیا ہے تازہ فتحے نے جیسا کہ تدنی دستور ہے سلطنت عثمانیہ کو نیا دبدبہ دیدیا اسکا سکہ دلوں میں بیٹھ گیا۔ اب مصالحت کی قدر معلوم

سے سلطنت عظمیٰ کی پولیٹیکل شان اور بھی بڑھ گئی کہ اس نے ظاہر کر دیا کہ اسکو کسی شر انگیز اور مفسدیت کا اثر نہیں ہے بلکہ اسکے عمال کا انتظام سخاوت آمیز کشادہ دلی پر مبنی ہے جسکی ثنا و صفت سے دنیا باز نہیں رہ سکتی۔ ہز ایکسلنسی صاحب سفیر دولت آسٹریا ہنگری نے اس امر کو نہایت خوبی اور مسرت کے ساتھ ابتدائی شرائط مصالحت پر دستخط کرتے وقت اپنی تقریر میں تسلیم کر لیا اور اسی طرز اور احسن طریق پر موسیو نیلیڈوف نے اسکی تائید کی۔

یہ موقع واقعی ایسا ہی کہ مبارکبادی کا طالب ہے جو کچھ ہوا ہے وہ ایک نہایت پیچیدہ اور ادق مسئلہ کا حل سر انجام ہوا ہے۔ اور اس خوفناک مشکل کا دور ہونا ایسی آسان شرائط سے ایک امر واقع ہے جو نہ بجائے خود ٹرکی کے لیے باعث فخر و ناز ہے۔ بلکہ اس سے زمانہ آئندہ پر نہایت عمدہ روشنی پڑتی ہے کہ وہ درخشان ہے اور آثار نہایت عمدہ ہیں اور ساتھ ہی اسکے آئندہ کے واسطے اعتماد اور اعتبار کو تقویت ملتی ہے

بفضلہ تعالیٰ

مکمل تاریخ

جنگ روم و یونان

(حصۂ سوم)

مولفہ قاضی محمد جلال الدین مرادآبادی

جس مین بربیل اختصار وہ دلچسپ واقعات قلمبند کئے گئے ہین جو کہ گو براہ راست تو نہین مگر بالواسطہ جنگ روم و یونان سے متعلق اور قابل اندراج تاریخ ہین

سر ایلس ایشمیڈ بارلیمنٹ ممبر پارلیمنٹ اور ایک مصری جہاز کی گرفتاری

یہ واقعات جنگ روم و یونان مین یونانی بحری طاقت کی بڑی بھاری کارروائی کے نمونے ہین ایک تو مصری جہاز کا گرفتار کر لینا جس مین سو سے بھی کم عرب سپاہی تھے اور غالباً مصر کے کسی جزیرے کو جاتے تھے - دوسرے سر ایلس کا نظر بند کر لینا جو ٹرکی کے دوست صادق ملے جاتے ہین - اوائل مئی مین بحالت نظر بندی وہ معہ اپنے بیٹے اور ٹرکی خادم کے پائرس بندرگاہ اتھنز مین پہونچے - جہاز پر وزیر اعظم یونان اونسے ملنے کو آئے - پہلی بات سر ایلس نے جو اون سے کہی وہ یہ تھی کہ حتی الامکان اونکے رخصت کرنے کا جلد بندوبست کیا جاوے - وزیر اعظم نے کہا کہ مین اس امر کا انتظام کرنے آیا ہون اسکے بعد سر ایلس کی درخواست پر اونکے اسلحہ واپس دئے گئے مگر تین تین شلنگ والی بندوقین جو اونہون نے کریٹ مین خریدی تھین واپس نہین دی گئین - سر ایلس نے

کہا کہ مین ترکونکا دوست ہون لیکن یونانیونکا دشمن بھی نہین ہون اور باہم مصالحت
کرا دینا چاہتا ہون - وزیر اعظم نے جواب دیا کہ آپنے ایسا کرنے مین دیر کی اور ابتو باہم
پیام شروع ہوگیا ہی" پاریس سے ریل مین سوار ہوکر سوا گیارہ بجے ایتھنز پہونچے
اور شاہ یونان کی ملاقات کے بعد ۲ مئی کی شب کو پائرس گئے اور جہاز کے ذریعہ
قسطنطنیہ کو روانہ ہوئے - اونہون نے اپنی مختصر کتاب (وار ان تھسلی) مین جو جنگ
تھسلی کے متعلق تصنیف کی ہے سلطان المعظم اور اعلیحضرت کے خصائل کا جسقدر تذکرہ کیا ہے
وہ ناظرین تاریخ ہذا کی دلچسپی سے خالی نہوگا اور اس لئے ہم اوسکے خلاصہ کو قلم انداز
کرنا نامناسب سمجھکر اپنے ملک کے قابل قدر محترم اور معتبر اخبار وکیل امرتسر سے بلفظہ
نقل کرتے ہین -

سلطان المعظم کی نسبت سر ایشمیڈ بارٹلیٹ کی تحریر

سلطان کی نسبت بہت فضول حکایات بیان کی گئی ہین - سلطان ہرگز سفاک اور ظالم
نہین ہے اور ہرگز اوسنے ایسے کشت و خون پسند ہوا سلطان درحقیقت بڑا قابل والی
سلطنت ہے وہ ایک نہایت تجربہ کار مدبر ملک ہے وہ ہمیشہ رعیت پر مہربانی کرنے کے لئے تیار ہے
سلطان کو بہت سی دقتین پیش آئی ہین اوسکو تمام یورپ نے دق کیا ہے مگر آخر مین اوسی کو فتح
نصیب ہوئی ہے - بہ حیثیت لحاظ سے سلطان المعظم کا بہت معقول ہین انکو اپنے وطن
اور اولاد سے بہت محبت ہے اور انکو ہمیشہ اپنی رعیت اور سپاہ کے آرام کا بہت خیال ہے
جن سپاہیونکے جو ہاتھ مین ناٹی نیگرو مین زخم آئے تھے یا جو بیمار ہوگئے تھے اونکی
خبرگیری سلطان نے قابل تعریف طرز پر کی ہے -
سلطان نے سال گذشتہ ییلدیز مین ایک ہسپتال بنایا ہے - اس مین ایک ہزار سے زیادہ زخمی
سپاہی ہین - ہسپتال کی صفائی اور انتظام قابل تعریف ہے اور بیمار یہان بہت جلد اچھے

ہو جاتے ہین۔ سلطنت عثمانیہ مین ہزارون قومین آباد ہین کہ جنکے مذہب اور عادات وغیرہ ایک
دوسرے سے مختلف ہین اور اگر حضرت جبرئیل بھی چاہین تو انمین امن قایم نہین کر سکتے۔
انگلنڈ کی طرف دیکھیے کہ صرف ایک آئرلینڈ نے کیسا دق کر رکھا ہے یہان تو کئی آئرلینڈ ہین اسمین
گریک (یونانی) بلگرین اور آرمینی جنکی تین اقسام ہین ہر ایک ایک دوسرے کا دشمن ہے
کرد۔ ازبک۔ آزناٹ۔ دروش۔ شامی۔ جہود۔ نصاری۔ حبشی۔ عرب۔ قبطی۔ سوغیرہ وغیرہ ہین
ان تمام قومون کو بطرز یورپ رام کرنا نہایت دشوار ہے۔ روس کی طرف دیکھیے کہ وہ ترکون
سے بدرجہا زیادہ سختی غیر مذاہب اور قوم کی رعیت سے کرتا ہے اور اُسکا سلوک کہین زیادہ وحشیانہ
ہے۔ پھر مصنف بیان کرتا ہے کہ کسطرح کل اختیارات سلطنت سلطان اپنے ہاتھ مین لیے
ہوے ہین سلطان کا یہ خیال تھا کہ پاشا اچھی طرح حکومت نہین کرتے۔ طمع اور ذاتی اغراض اونکی
آنکھون پر پٹی باندھ دیتے ہین۔ اس لیے ۱۸۷۸ء کے روسی حملہ سے اونہون نے تجربہ حاصل کرکے
کل اختیارات اپنے ہاتھ مین لے لیے ہین اور جسطرح مناسب سمجھتے ہین اور جنکی معرفت وہ قرین
مصلحت تصور کرتے ہین۔ انتظام کراتے ہین۔ اب ترکی وہ ترکی نہین ہے جو ۱۸۷۸ء مین تھی
اب یہ بہت طاقتور ہے۔ اب سلطان نے مسلمانون کے دلون کو تسخیر کر لیا ہے۔ اب اس قوم نے
اپنی پہلی شجاعت پھر حاصل کر لی ہے اور باوصف بہت سی مخاصمت اور اندرونی اور بیرونی بگاڑون
کے تمام دشمنون کے دانت کھٹے کر دیے ہین اور اپنا رنگ جما لیا ہے۔ سلطان ہرگز ویسا نہین
جیسا کہ انگریزی اخبارات اُسکو بیان کرتے ہین وہ ہرگز جابر اور سنگدل اور سخت گیر نہین ہے
وہ نسبتی درمیانہ قامت۔ دبلا پتلا انسان ہے۔ وہ نہایت رحمدل اور خلیق ہین اور ہرگز کسی کو
آزار نہین دیتے۔ سلطان کی ناک لمبی اور کسیقدر خم شدہ ہے آنکھین روشن اور منور ہین اور پیشانی
بلند اور بالا ہے۔ سلطان المعظم کی صحت بہت اچھی ہے اور گزشتہ مہینون سے خصوصاً بہت
اچھی ہے سلطان یورپی لباس زیب تن کرتے ہین۔ کھلا فراک کوٹ پہنتے ہین اسکے نیچے زرین

ویسٹ کوٹ ہوتا ہے۔ ویسٹ کوٹ کے ساتھ ایک تمغہ ہوتا ہے۔

مجھسے سلطان المعظم نہایت مہربانی سے پیش آئے اور خیر عافیت پوچھی اور کہا کہ تمہارے لڑکے کے زخم کا کیا حال ہے؟ مین نے عرض کیا کہ جناب اب وہ اچھا ہے حضور والا کے ڈاکٹر فلن نے بہت اچھی طرح سے زخم پر مرہم پٹی کی ہے۔ ٹرکی سرجنون (جراحون) نے اس خدمت کے عوض مین مجھسے کوئی فیس نہین لی۔ ٹرکی ڈاکٹر جراحی مین بہت استاد ہین۔ سلطان نے فرمایا کہ مجھے بھی اسی طرح ایک دفعہ سخت صدمہ گاڑی سے گر کر پہونچا تھا اور تیس منٹ تک بیہوش رہا تھا۔

سلطان نے پھر پوچھا کہ آپ سے یونانیون نے کیا برتاؤ کیا ہے۔ مین نے عرض کی کہ یونانی افسر اگرچہ تشکی مین ہین لیکن انھون نے مجھسے اچھا برتاؤ کیا ہے۔ پھر مین نے کہا کہ بہتر ہوگا جو حضور معقول معاوضہ جنگ لیکر صلح کر لین۔

سلطان نے فرمایا کہ مسلمانان کریٹ کے ساتھ نہایت خوفناک سختی ہوتی ہے اور اس سے ترک بہت ناراض ہین۔ مین نے اور ذریعون سے بھی سنا تھا کہ جسوقت تین سو یتیم لڑکے مسلمان جنکے والدین یونانی سپاہیون نے قتل کر دیئے تھے استنبول مین آئے تو ہر شخص انکو اپنا متبنی بنانے کے لیے دوڑا۔

مین نے کہا یہ سچ ہے مگر حضور والا نے فتح کر لیا ہے اور تمام دنیا مین حضور کی طاقت الم نشرح ہو چکی ہے اگر حضور اسوقت فیاضی کرین تو بعید از عنایت ہوگا۔ سلطان نے کہا کہ یونان کو شہرت کا خیال ہے مگر دیکھنا چاہیئے ٹرکی مین بھی لوگون کے دلون مین کیا ہے اور کونسی بات اشتعال دیا گیا ہے۔ مین نے کہا حضور سچ کہتے ہین مگر مزید خونریزی اور خرچ مناسب نہین۔ ٹرکی کے یونان سے بڑھکر اور بھی حاسد و عدو ہین۔

شہزادہ بلگیریا کا قسطنطنیہ مین وارد ہونا

۱۰ اگست کو پرنس فرڈیننڈ والی بلگیریا وارنہ سے آتے ہوئے قسطنطنیہ مین اپنے شہنشاہ معظم

کی خدمت مین شرف اندوز ہونے کے لئے آئے - اعلیٰ حضرت نے استقبال کے لئے شاکر باشا اور احمد علی پاشا کو مقرر کیا تھا - پرنس مذکور فل ڈریس یونیفارم پہنے ہوے اعلیحضرت کی خدمت مین باریاب ہوئے پرنس کا لباس اسوقت بالکل ایک عثمانی مشیر کے مانند تھا اور اونکے سینہ پر درجہ اول کا عثمانی تمغہ چمک رہا تھا - پرنس کے ہمراہ موسیو اسٹو بیلوف وزیر اعظم بلگیریا بھی تھے - پرنس مذکور پر توجہات شاہانہ پوری طرح پر مبذول ہوئین اور اعلیٰ حضرت نے اونپر نہایت عنایت فرمائی - پرنس مذکور اُس محل مین مقیم ہوے جس مین شہنشاہ جرمن ۱۸۸۹ء مین مقیم ہوئے تھے - ۱۰ اگست کو سرا سے یلدیز مین اعلیٰ حضرت اور پرنس مین بہت دیر تک ملاقات جاری رہی اور اسی اثنا مین جبکہ یہ ملاقات ہورہی تھی موسیو اسٹو بیلوف اور خلیل رفعت پاشا وزیر اعظم مین جو اسی محل کے دوسرے کمرے مین تخلیہ ہوتا رہا - ایک پر تکلف ڈنر اعلیٰ حضرت کی طرف سے پرنس کو دیا گیا جس مین وزیر اعظم اور کمانڈر انچیف اور میر مجلس لیسی سٹ اور نیز دیگر تمام معزز عہدہ دار اور موسیو بارکوف سفیر بلگیریا مقیم آستانہ شریک تھے ڈنر کے پیشتر پرنس اعلیٰ حضرت کی خدمت مین باریاب ہوئے اور اسی طرح ڈنر کے بعد مین بھی ہوئی دیر تک باریابی رہی - غرض ان تمام گرمجوشیون کی جو اعلیٰ حضرت کی طرف سے عمل مین آئین اور اس عمدہ استقبال کی جو پرنس سے دار الخلافہ مین عمل مین آئی پرنس نے نہایت شکر گزاری کی ہے اور اعلیٰ حضرت کی خدمت مین چند نفیس جواہر اور ایک بیش قیمت انگشتری نذر دی اعلیٰ حضرت نے بھی موسیو اسٹو بیلوف اور کرنل الیفانوف کو درجہ اول کا عثمانی تمغہ مرحمت فرمایا - پرنس نے بھی وزیر اعظم اور سرعسکر اور وزیر عدالت وغیرہ معزز عہدہ دارون کو مرصع تمغے دئے ہین جو اعلیٰ حضرت کی طرف سے قبول کئے گئے -

پرنس کا قسطنطنیہ مین آنا بغیر کسی اطلاع کے تھا اور اسوجہ سے یورپین اخبارون سے اس ملاقات پر بہت کچھ خامہ فرسائی کی تھی گر ہم اسکو طول کے خیال سے ذکر نہین کرتے صرف

اخبار اقدام کی راے نقل کردینا کافی سمجھتے ہین - اخبار مذکور لکھتا ہی کہ :-

" یہ کوی تعجب کی بات نہین ہی کہ پرنس فرڈیننڈ جو ترکی کا باجگذار ہی قسطنطنیہ " " مین آئے اور اپنی حکومت کے متعلق جو کچھ عرض کرنا ہو کرے - "

شہزادہ فرڈیننڈ کے ورود پر وزیر بلگیریا کا بیان

شاہزادہ مذکور نہایت مدبرانہ شناس اور معاملہ فہم شخص ہی اوسکا وزیر اعظم ڈاکٹر شاپلاف کا بیان ہی کہ شاہزادہ نے دیکھ لیا کہ سلطان المعظم کی ذات بابرکات کے طفیل سلطنت عثمانیہ کا آفتاب نحوست ادبار کے ظلمت سے نکلکر پھر طلوع ہونا شروع ہو گیا ہی چنانچہ وہ سابقہ تقصیرات کی معافی اور آیندہ کے لئے نوازشات شامل حال رہنے کی استدعا کے لئے فوراً پایہ عرش خلافت کو چومنے کے لئے آستانہ علیہ کو دوڑا آیا - شاہزادہ نے آسٹریا کو بھی آزمالیا ہی اور روس کو بھی - اور انمین سے کسی سے اوسکی مراد حاصل نہین ہوئی - اوسے اب یقین ہو گیا ہی کہ میرا اور میرے ملک کا اسی مین بھلا ہے کہ اپنے شہنشاہ کی بارگاہ مین قرب حاصل کرون - بلگیریا کو مغربی تہذیب کا رنگ دینے کی بجاے شرقی تہذیب سے منور کردن اور خود ایک یورپین مذاق اور خیالات کا شہزادہ بننے کی بجاے مشرقی نائب سلطنت بننا اپنا مقصد ٹھیراون - یہ وہ پالیسی ہے جو شہزادہ کو قسطنطنیہ لے گئی جہان اس نے کل اقامت کے دوران مین باجگذار حیثیت سے تجاوز نکیا اسطرح سے اوس نے عثمانیہ قوم کو اپنا ہواخواہ بنالیا ہی - اور سلطان المعظم سے یہ وعدہ حاصل کرلیا ہے کہ " مقدونیا کے متعلق بلگیریا کی خواہشون کو پورا کیا جائیگا "

ڈاکٹر شاپلاف وزیر بلگیریا دعوی سے کہتا ہی کہ شاہزادہ فرڈیننڈ سلطان المعظم کا وفادار باجگذار ہونے کی وجہ سے روسیا یا سرویا سے جنگ ہونے کی صورت مین فتحیاب ہوگا ترکی عظیم الشان اور کثیر التعداد فوج رکھتی ہے اور جنگ کے وقت بلگیریا اس مین ایک لاکھ بہادر اور [illegible] شامل کریگی - جہانتک یورپ کا تعلق ہے بلگیریا اوسکے سامنے اب بھی

ذلیل نہین ہوگا شاہزادہ فرڈیننڈ یورپ کے روبرو سرنیاز خم کرنے کی بجاے اپنے آقاے نعمت سلطان المعظم کے دست مبارک پر بوسہ دینے کو ترجیح دیتا ہے ''

وزیر کی راے پر پاونیر کا ریمارک

وزیر موصوف کی اس تقریر پر پاونیر کا نامہ نگار کمال حیرت کے ساتھ اپنی طرف سے ایزاد کرتا ہے کہ '' فی الواقع قومون کی زندگی بھی افراد کی طرح زمانہ کی نیرنگیون سے خالی نہین بیس برس ہوئے روس بلگریا کے میدانون کو بظاہر اُسے ترکی جوے سے آزاد کرنیکے لئے اپنے ابناے وطن کے خون سے سیراب کر رہا تھا۔ آج اوسی ملک کا شہزادہ عبدالحمید کے قدمون پر گرکر اوسکے ہاتھون کو چوم رہا ہے اور اپنے آپ کو ترکی باجگذار پکارنے پر بیجد فخر کرتا ہے اور ادھر دوسری طرف عہدنامہ برلن کے (جسکے نام دستخط کنندگان باستثناے معدودے چند اسوقت ٹرکی کے جانی دشمن تھے) اکثر دستخط کنندگان سلطان کی مدح سرائی مین مصروف ہین۔

سلطان المعظم کی نسبت پرنس بسمارک کی رائی

پرنس بسمارک کے اخبار نے لکھا کہ '' **خلافت** '' سلطان روم کی ذات مین بہت بڑی طاقت ہی اور یورپین مدبرین دسفرا کو آگاہ رہنا چاہیئے کہ اب انکو ایسی ٹرکی سے سابقہ نہین جسکی کمزوری کی روایتین مشہور ہوتی رہی ہین۔ ''

عطیات سلطانی بہ سپہ سالاران ترک

جن سپہ سالاران عساکر عثمانیہ نے جنگ حال مین اپنی وفاداری اور بہادری کا اظہار کیا اسکے صلہ مین شمشیرہاے اعزازی جنرل ادہم پاشا و جنرل ہاے اردو آنشاط پاشا۔ خیری پاشا۔ حمدی پاشا۔ حقی پاشا۔ ممدوح پاشا۔ عمر پاشا۔ رشدی پاشا۔ عثمان پاشا۔ ابراہیم پاشا و برگیڈ جنرل حسید پاشا۔ و رضا پاشا کو تحفہً عطا کی گئین +

تلوار کے ایک طرف عبارت ذیل منقش کی گئی جسکا اردو میں یہ ترجمہ ہے

"بنام خداے رحیم مجد قوم عثمانیہ کی نظر میں یہ شمشیر ایک بڑا نشان فتح و نصرت کا ہوگا جسکو اعلیٰ حضرت سلطان المعظم نے ان فتوحات منکا شرہ کے اظہار شکریہ اور نمایاں وفاداری کے اعتراف میں عطا فرمایا ہے جو یونان کے مقابلہ میں بوقت جنگ ظہور میں آئے۔ یہ ان لوگو کی نسلوں میں ایک موروثی ترکہ ہے جنکو یہ عطا ہوگی۔" اور بقول اقوام ترکی ایک طرف یہ کندہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ انّا فتحنا لك فتحا مبینا ۔ بعنایت اللہ تعالے هذا السیف هدیة لخلیفة الاعظم الی حضرت فلان ......

اسمین سے غازی ادہم پاشا سپہ سالار افواج تھسلی کی شمشیر اعزازی کی قیمت پانچہزار پونڈ تخمینہ لگی ہے

ورثای شہدا کی سلوک۔ سلطان المعظم نے علاوہ عطیات کے محاربہ یونان کے شہدا کی جائدادوں اور املاک کو جو انکی اولاد بیوگان یا ورثا کے نام منتقل ہوں داخل خارج اور دیگر سب قسم کے صرف محصولات سے بری کر دیا ہے۔

سپاہ پروری۔ سلطان المعظم کے حسب الحکم ان تمام ترکی سپاہیوں میں سے ہر ایک کو جو محاربہ روم و یونان میں زخمی ہوکر آیندہ کے لئے فوجی خدمات کے لئے ناقابل ہوگئے ہیں ۲۴۹ پیاستر (۲۰ روپیہ) ماہوار تنخواہ ملا کرے گی۔

زخمیونکی صحت یابی پر مجلس سلطانی کا انعقاد اور عطاے انعامات

شفاخانہ یلدیز سرا کے زخمیونکی شفایاب ہو جانے پر اعلیٰ حضرت نے چاہا کہ ایک مجلس ان لوگون کو تمغے عطا کرنے کے لئے قرار دیجاے۔ چنانچہ ۱۲۔ اگست کو بڑی ہی شان و شوکت سے جلسہ مذکور منعقد ہوا۔ جس میں خود اعلیٰ حضرت سلطان المعظم بنفس نفیس شریک تھے۔ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کے تشریف لاتے ہی نوجوان کا

ریویو ہوا اور موجودہ لشکر اعلی حضرت کے سامنے سے گذرا۔ اس کے بعد مجلس میں سرخ حریر کا بنا ہوا علم جو نئی فتحمندیوں کی یادگار میں بنایا گیا ہے اور جس پر کلا الہ الا اللہ سونے کے کارچوبی حرفوں میں منقش کیا گیا ہے۔ لایا گیا۔ تمام امرائے دولت اور وزیر جنگ اور دیگر عہدہ داران دولت علم مبارک کی جلو میں موجود تھے۔ یہ علم تمام دوسرے علموں کے آگے تھا۔ بلکہ خاص سلطانی جھنڈے کے بھی آگے لاکر جہاں سلطان تشریف فرما تھے رکھا گیا۔ اسکے بعد تحسین بے ایڈیکانگ اعلی حضرت آگے بڑھے اور اعلی حضرت کی طرف سے اسپیچ پڑھی۔

عساکری و اولادی الاعزاء

كان املنا المحافظة على الصلح والسلم وعدم سفك الدماء لكن اليونان ابوا الا التجاوز على بلادنا فنقضوا العهد فكان فرضاً علينا حفظ حقوقنا و ان لا ندعهم يطؤا ارضنا فاعتمدنا على الله وشرعنا في الحرب فالحمد والشكر لله مانح الفتح فقد كنا نحن الغالبين وما ذلك الا بعون الله وعنايته وامداد روحانية نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم فما اعظم ممنونيتي مما ابرزه عساكري في هذه المحاربة من الغيرة والجسارة وما اكبر افتخاري واخص بالذكر ما ابدوه من الحركات الحسنة في المحلات التي دخلوها مظفرين فقد استحسنها الناس اجمعين واني ممنون مسعود من ذلك ايضاً - وقد امرت باعمال مدالية لتكون تذكاراً للمظفريات التي نلناها في حرب اليونان هذه واني اعطي لكل منكم واحدة هذه المدالية تحت هذه العلم المزين بكلمة الله لقد يحق استقامتكم وصداقتكم وشجاعتكم ٥

عربی کا ترجمہ یہان درج ہوتا ہی

ترجمہ - اے میرے بچو اور اے میرے عزیز بہادرو میرا مقصد امن قایم رکھنا اور خونریزی سے اجتناب کرنا تھا لیکن یونانیون نے ایک راہ ایسی چلی جو میرے اس ارادے کے مخالف تھی - کیونکہ اونھون نے ہمارے ملک پر حملہ کرنے کا قصد کیا اور وہ تمام عہد و پیمان جو ابتک قایم تھے توڑ ڈالے پس ہم کو بھی مجبوراً اپنے حقوق کی حمایت اور اپنے ملک کی حفاظت کرنی ضرور ہوئی - اور ہم نے بھی مقابلہ کیا - خدائے پاک کی تائید اور ہمارے اوسپر اعتماد کرنے کی وجہ سے ہم کو بھی فتح ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی شفاعت کی برکت سے ہمنے یونانیون کو کامل طور سے شکست دیدی۔

مین اپنی اس خوشی و مسرت کا اظہار نہین کرسکتا - جو مجھکو تمہاری اس شجاعت اور بہادری اور خصوصاً تمہاری اس نیک روش سے جو تمنے اس جنگ مین کی جس مین تم فاتح بنکر داخل ہوئے تھے حاصل ہوئی ہی - تمہارے اس سلوک نے تمام دنیا کو متعجب اور متحیر کردیا ہے اور مین اس سے نہایت مسرور ہون اور آیندہ بھی ہمیشہ اسکی یاد سے نہایت ہی شادان رہونگا بہت سے مخصوص تمغے ان فتحمندیون کی یادگارین جو اس لڑائی مین حاصل ہوئے ہین تیار کئے گئے ہین اور مین تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک تمغہ تمہاری استقامت اور بہادری اور امانت کی شہادت کے طور پر دیتا ہون -"

اس اسپیچ کے پڑہے جانے کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اوٹھے جس مین خلیفۃ المعظم کی طول حیات کی دعا مانگی گئی اور ختم دعا کے بعد اعلیحضرت کے روبرو تمغے اور فی سپاہی دو دو پونڈ جیب خاص سے دئے گئے - انعامات تقسیم ہونے کے بعد پھر امیر المومنین کے لئے بصدق دل دعا مانگی گئی - اور فوج سربستہ آداب بجالاتی ہوئی حضور انور کے سامنے سے گذر کر بارگون کو رخصت ہوگئے۔

یونان کے حمایتی

جنگ سنہ حال میں یونانیون کی ۴۳ - اٹالین ۲۰۰ - فرنچ ۶۷ - اسٹرین ۱۱ - روسی - سویڈی ایک باشندہ ناروے (برنو) یونان کی حمایت مین والنٹیر بنکر آئے تھے اسکے علاوہ ممالک غیر سے یونانی قوم کے لوگ بتفصیل ذیل اپنی ملک کی مدد کو گئے -

قسطنطنیہ - رومیلیا - مجمع الجزائر اور قبرص سے ۳۵۸۲ - مشرقی رومیلیا سے ۱۰۰ - ایشیائے کوچک سے ۱۷۵۰ - امریکا سے ۹۰۰ - اوڈیسہ (جنوبی روس کا بندرگاہ) سے ۴۰۰ - رومانیا سے ۳۴۳ - کوہ قاف سے ۶۹۴ - ملک فرانس سے ۱۲۱ - آسٹریا سے ۱۳ - انگلستان سے ۱۳۱ - اٹلی سے ۲۵ - جرمنی سے ۱۲ - سوئزرلینڈ سے ۴ - بلجیم سے ۲ - اور کلکتہ سے پانچ -

شہنشاہ جرمن کا تار تشکریہ

سپہ سالار ادھم پاشا کو شہنشاہ جرمن نے بذریعہ تار شکریہ ادا کیا کہ وقت جنگ نہایت شائستگی اور جرأت سے نمایاں بہادری کے جوہر دکھلائے اور فتح لاریسہ کے بعد انتظام مین نہایت اعلیٰ درجہ کی کوشش فرماکر انصاف اور عدالت کا سکہ بٹھایا - اس حسنِ انتظام سے بادولت نہایت خوش ہین اور تحسین و آفرین فرماتے ہین -

آبنائے ڈارڈنیلز کی قلعبندی

آبنائے مذکور کے قلعہ جدید پر ناڑدن فلٹ اور دیگر ساخت کی قلعہ شکن توپین ۱۰ - ۱۰ انچ اور ۱۰ انچ قطر کی نال رکھنے والی نصب کی گئی ہین - ۲۰ ستمبر کو ایک خاص کمیشن کے سامنے جس مین مشیر آصف پاشا اور سلطانی ومبر جنگی کمیشن اعلیٰ پرنسپل قلعہ جات آبنائے جنرل مظہر بے کمانڈر ڈارڈنیلز - عبدالرحمن پاشا - امیر البحر حسن رؤف پاشا سپہ سالار افواج بحری اور کئی دیگر اعلیٰ عہدہ دار شامل تھے آزمائش کی گئی - [illegible] قلعہ حمیدیہ

کے بالمقابل قلعہ کلیب البحر کی پہاڑی کے ڈہال اوپر تہا - توپچی ایسے مشاق نکلے کہ ایک گولہ بھی خطا نگیا - ۱۲ - کو اسی کمیشن کے روبرو قلعہ حمیدیہ کی نئی توپون کی ازمائش کی گئی - یہ کرپ قسم کی ہین اور ۸ - ۱۰ - و ۱/۲ ۱۰ - انچہ قطر کی نال رکھتی ہین یعنی انمین اسقدر قطر کے گولے پڑتے ہین - پہلے ساکت وسکون اشیا پر اور پہر متحرک اشیا پر گولہ باری کی گئی - پچہلی قسم کی مشق ایک آہنی پڑے نے جہاز پر کی گئی - پہلے دو گولے خالی گئے اور پہر تیسرا ٹہیک زد پر بیٹہا اور جہاز غرق ہوگیا - ان آزمائشون سے پہلے حسن رومی پاشا اور جنرل مظہر پاشا نے خلیج مبکا کے تمام کار آمد ناکون اور جزائر مینی ڈوس اور امبرس کے سواحل کا معائنہ کرکے آصف پاشا کی معرفت گورنمنٹ کو رپورٹ ارسال کی تھی - ان قلعون کے بعد توم قلعہ سید البحر - ارخانیہ اور ارطغرل کے قلعون کی توپون کی آزمائش ہوئی جہازونکی توپون کی مشق اکتوبر کے پہلے ہفتہ مین شروع ہو گئی -

وجوہ ناراضی شہنشاہ جرمن

شہنشاہ جرمن کی یونان سے ناراضی کے دو وجوہات بیان کئے جاتے ہین - ایک تو یہ کہ یونان نے جرمنی سے قرضہ لیکر واپس نہین دیا اور دینے کے راستے ہی پر نہین آتا اور دوسرا یہ مشہور ہے کہ شہنشاہ کی بہن نے جو ولیعہد یونان کی بیگم ہین انکی مرضی کے خلاف گریک چرچ کا مذہب اختیار کیا - لیکن اسکے سوا دو سبب اور بھی قایم کئے جاتے ہین - شہنشاہ کی سلطان المعظم کے ساتھ دوستی جس مین تزلزل نہین آسکتا اور انگریزی سلطنت کے ساتھ حسد جو کمی کی بجاے ترقی پکڑتا ہے - جرمنی اپنے دو پرانے اور ایک نئے دشمن یعنی روس - فرانس اور انگلستان کے مقابلہ مین ضرورت کے وقت صرف ٹرکی کی امداد پر اعتماد کرسکتا ہی اور وہ کبھی سلطان کا ساتھ نہین چہوڑ سکتا - تمام گزشتہ سالون مین پرنس بسمارک کے اس مقولے کو سچا دکھانے کی عملی طور پر اور نہایت سرگرمی سے کوشش کی

گئی ہی کہ ترک سپاہی اگر جرمنی افسران سے تعلیم پائین اور وہ اونکے ہمراہ ہوان تو تمام دنیا کو فتح کر لینے کو کافی ہین اور اب کچھ اس مقولہ کی صداقت بھی ظاہر ہو گئی۔

عثمانیہ بنک

عثمانیہ بنک نے (جو ایک عیسائی بنک ہی) میدان جنگ مین اپنے خرچ سے عثمانیہ مجروحین کے لئے جو فوجی ہسپتال قایم کیا تھا اوس کے کل مریض جو تعداد مین ۱۰۲ تھے اور پچاس مجروح لاریسہ کے دیگر فوجی ہسپتالون کے بنک کے خرچ سے بذریعہ دو دوسرے جہاز روما پر سوار ہو کر ۱۱ جون کو قسطنطنیہ پہنچ گئے۔ ڈاکٹر لا دوست مہتمم شفاخانہ اسی دن (جو جمعہ تھا) لوازم عبودیت بجا لانے کے لئے اپنے اسٹاف کو ہمراہ لے کر جلوس سلاملق کے موقعے پر راستہ مین صف بستہ کھڑے ہو گئے۔ نماز سے فارغ ہونے پر اعلیحضرت امیر المومنین نے امین بے کی معرفت ڈاکٹر موصوف کو سلام کہلا بھیجا اور اونکی خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ بنک نے ابتدا پچاس مجروحین کی تیمارداری کا ذمہ اوٹھا کر ۲۰ اپریل کو سٹاف و سامان قسطنطنیہ سے روانہ کیا۔ جو کہ عملہ کو لاریسہ پہونچ گیا اور جو ہسپتال اوسکے سپرد کیا گیا اوس مین فورًا کام شروع کر دیا گیا۔ اس ہسپتال مین مجروحین کی تعداد بتدریج اڑہائی سو تک پہونچ گئی اور بنک نے کوئی عذر نہ کیا۔ اسکے علاوہ بنک مذکور نے ایک سلکبیر فوجی ہسپتال بھی قایم کیا جو ڈوموکوس اور فرسالا کی لڑائی مین بہت کارآمد ثابت ہوا۔ سلکبیر ہسپتال کا یہ کام ہوتا ہے کہ عین لڑائی کے موقعے پر مجروحین کو گولیون اور گولون کی بوچھار مین اپنے ملازمون کی معرفت میدان جنگ سے اوٹھوا کر ہسپتال مین لائے اور وہان اونکے زخمون کی ابتدائی مرہم پٹی کر کے اونکو مستقل فوجی ہسپتال مین باقاعدہ معالجہ کے لئے بھیجدے۔

بنک کے فوجی ہسپتال مین بمقام لاریسہ کل ۵۶۶ مجروحین اور ۳۶ مریضون کا

علاج کیا گیا جس میں ۱۳ فوت ہوے۔ فرسالا کے سبکسر ہسپتال نے ۸۲ مجروحین کا خیمون مین اور ۱۵۴ کا خیمون سے باہر معالجہ کیا۔ ڈوموکوس کے میدان جنگ مین ۲۶۰ زخمی میدان جنگ سے اوٹھاکر اونکا معالجہ کیا۔ یعنی بنک کے ڈاکٹرون نے جملہ ۱۰۹۹ زخمی اور مریض سپاہیون کی تیمارداری کی۔ ہسپتال مین زخمیون کو حسب ذیل خوراک ملتی تھی۔ یونیہ ۸ بجے صبح دودھ۔ اور کوکو[۱] (شیر نارجیل) ۱۱ بجے دوپہر پلاؤ اور گوشت۔ ۵ بجے شام شوربا و چاول۔ گوشت و ترکاری۔ زائد خوراک ہفتہ مین تین دفعہ (شیر برنج) حلوا ہر جمعہ کو۔ دو قسم کے اندازا کہ ہفتہ مین دوبار۔

بازار ملیدیز سرای قسطنطنیہ

ترکی زخمیون اور متقولین کی بیواؤن اور یتیم بچون کی امداد کے لیے بموجب اشارت سلطانی قسطنطنیہ مین ایک سیم عارضی مینا بازار قایم کیا گیا۔ اس کا نام بازار ملیدیز سرے ہے اسکی تعمیر کا کل خرچ سلطان المعظم نے اپنی جیب خاص سے عطا کیا۔

یہ خوبصورت عمارت ۵۰۰ فٹ سیسر بنائی گئی ہے اور قاعدہ مقرر کیا گیا کہ نمایش تو اور فروخت اشیا سے جو آمدنی ہوگی وہ ایتام و ارامل شہداے جنگ مین خرچ کیجاوے۔ علاوہ صرف تعمیر کے دوست سے تمایشات اور نادر چیزین واسطے فروخت کے حضور سلطانی سے مرحمت کی گئین اور تمام ممالک محروسہ مین اسکی امداد کا جوش برق و رفتار کے ساتھ پھیل گیا جس مین غازی مختار پاشا کی تحریک سے صوبہ مصر نے سب سے زیادہ سرگرمی سے حصہ لیا۔ چھ مہینے کے اندر اندر پچاس لاکھ پیاسٹر سے زیادہ نقد جمع ہو چکے تھے۔ اور اشیاے گران بہا و تحائف نادرہ اسکے علاوہ۔ جنکی تفصیل ایک پوری کتاب مین بھی نہین سما سکتی۔ لہذا بسبیل اختصار نمونے کے طور پر اعداد کی

[۱] ایک قسم کا دانہ دار شے۔

جیسے نقلیں بیاس تاریخ میں درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ سلطان روم کی خوشنودی
کرنے والے اور اس کے ہمدرد دنیا کے جلیل القدر اشخاص میں سے کون کون ہیں
شہنشاہ روس و شہنشاہ جرمن نے تحائف گراں بہا کے ساتھ ہمدردی کی۔ شہنشاہ آسٹریا نے
کپڑے رکھنے کی الماری اور سنہری چوکھٹوں کی دو بیش بہا تصویریں اور دیگر تحائف
عطا کئے۔ یہ صرف بیش قیمت بلکہ نادر الوجود بھی تھے۔

شاہ سرویا نے بازار ایلدیز سرائے کے واسطے دو ہزار چپارہ دیا۔ خدیو مصر کی بیگم نے
ایک نہایت عجیب اور بیش قیمت گلدستہ بازار ایلدیز سرائے کو پیش کیا۔ اس گلدستہ
کے پھول ریشم کے اسقدر نفاست سے بنائے گئے تھے اور اسقدر نازک کہ کم از کم ایک
منٹ تک غور سے دیکھنے کے بعد یہ خیال ہوتا ہے کہ گلدستہ مذکور مصنوعی ہے اصلی نہیں۔
اس گلدستہ کے گرد ایک نہایت خوبصورت زریں لیس لپٹی ہوئی تھی جو فن زرگری کے
کمال کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ ہر ایک جگہ اور پھول کی پنکھڑی پر ہیرے اور موتی اس صنعت سے
نصب تھے کہ شبنم صبحی کو شرمندہ کرتے تھے۔

شاہ مظفر الدین والی ایران نے ۴۰۰ پونڈ ایلدیز سرائے کو مرحمت فرمائے۔ شاہزادہ
بلگیریا نے بھی علاوہ حیثیت شرکت سے عزت حاصل کی۔ اس بازار کے منتظم کمیٹی کے ممتاز ممبر
سلیم آفندی اور سعادت لو ذوالکفل پاشا اور پریزیڈنٹ رفیق بیگ مددگار وزیر خزانہ
اور ابراہیم بے مددگار وزیر داخلیہ تھے۔ ان ارکین کے دو حصے کئے گئے تھے۔ ایک
ارکین عسکریہ دوسرے ارکین ملکیہ۔ صبح کے سات بجے سے دس بجے تک اور شام کے
چار بجے سے دس بجے تک کا وقت اجلاس مجالس انتظامیہ کے لئے مقرر کیا گیا۔
دیگر ارکین سلطنت سینہ و باشندگان یورپین روم و ایشیائے روم۔ عراق عرب۔ و
عراق عجم۔ مملکت شام و صوبہ فلسطین و صوبجات حجاز و یمن و عمائدین۔ صوبہ مصر اور

طرابلس الغرب وغیرہ نے جس گرمجوشی سے اس بازار کی اعانت مین زر کثیر صرف کیا اوسکی تفصیل اس کتاب مین اسم وار درج کرنا ہمارے قابو سے باہر ہے۔

سلطان المعظم کے حکم سے مشتریان وچندہ دہندگان کے لئے تین قسم کے تمغے تیار کئے گئے ان مین سے ایک چندہ دہندہ فرمانرواؤن اور شاہزادگان کے لئے تہا اوسکا قطر آٹھ سینٹی میٹر (۳ انچ) تہا دوسرا تمغہ جسکا قطر دو سینٹی میٹر تہا ہر ایک چندہ دہندہ کو اور تیسری قسم جسکا قطر ۲ سینٹی میٹر (ایک انچ ہے) ہر ایک مشتری کو جو بازار سے کوئی چیز خرید کر لایا ملا۔

ان تمغون کے ایک طرف پھولون کی بیل اور اوسکے دور مین الفاظ "نشان انسانیت وشفقت" اور دوسری طرف بازار کی مہر کندہ تھی۔

ڈیوک آف اسپارٹا کا استقبال

ایک نامہ نگار جو ڈیوک آف اسپارٹا کے اسٹاف مین تہا لکھتا ہے کہ "جب ڈیوک موصوف ایتھنز مین پہونچے وہان کے امراء واعیان واکابر قوم نے بجائے خیر مقدم وتعریف وتوصیف کے لعن طعن کرنا شروع کر دیا۔ اسپر شاہزادہ موصوف کو غصہ آیا اور چاہا کہ تپنچہ سے اپنا کام تمام کرے مگر دوسرے افسرون نے تپنچہ ہاتھ سے چھین لیا اور تھوڑی دیر کی بعد شہزادہ کے قریب سے آلات حرب اوٹھا لئے گئے اور شاہ یونان نے حکم دیا کہ جتنے والنٹیر مختلف مقامات کے میدان جنگ مین آلات حرب سے آراستہ کئے گئے تھے اُن سب سے ہتھیار لیکر سرکاری سلحخانہ مین داخل کر دے جاوین۔

زار روس کا شکریہ بحضور سلطان المعظم

ترکی سپہ سالارون کے عموماً یونانی سپاہیون کی تیمارداری اور آرام دہی مین مصروف

ہونے اور اونکے معالجہ اور دلدہی کرنے پر زار روس اور زارینہ نے حضرت سلطان المعظم کا بذریعہ تار برقی شکریہ ادا کیا۔

کمسن والنٹیرون کی بہادری

بقول ایک نامہ نگار کے ایک بہت بڑی تعداد والنٹیرون کی جنگ مین شریک ہونے کے واسطے آئی تھی جسمین البانیا والون کی تعداد زیادہ تھی۔ انمین نوعمر لڑکے بھی تھے مین ایک لڑکے سے ملا جسکی عمر صرف گیارہ سال کی تھی اسکے باپ اور بہائی اس سے پہلے شریک جنگ ہو چکے تھے مگر وہ نہین جانتا تہا کہ وہ کہان ہین۔ یہ لڑکا ایک ہنری مارٹینی بندوق مستعار لیکر کارتوسون کی بیٹی گلے مین ڈالکر جنگ کے واسطے تیار ہوگیا۔ اور ایک سوکھی روٹی کمر سے باندھ کر میدان جنگ کو چلا یا۔ یہ مقام عومقدونیا مین قصبہ اساکب مین واقع تہا۔ بہوک اور پیاس کی تکالیف اوٹہاکر فارسالا کی فوج مین شریک ہوا اور فارسالا کی چڑہائی مین سب سے پہلے حملآور ہوا۔

ایک اور یودہ پی جو ترکی علاقہ مین متعین تہا اور جس نے اسکے قبل سکرٹری کا کام بکار سٹ مین انجام دیا تہا اور پہلے سکرٹری اسسٹنٹ مقرر ہوا تہا۔ چاہتا تہا کہ اپنے مقام پر واپس جائے۔ اس لئے ایک ہفتہ کی رخصت لی اور اپنا لباس پہنے ہوے سلونیکا کو چلا گیا جب سلونیکا مین آیا وہان گورنر سے والنٹیرون مین داخل ہونے کی کوشش کی مگر اوس مین وہ ناکامیاب رہا اسوجہ سے فی الفور سمندر کے راستے سے ایک انگریزی جہاز مین سوار ہوکر دوکو پر اوتر پڑا۔ وہان سے بمشکل تمام فارسالا پہونچا۔ یہان آکر فیلڈ مارشل ادہم پاشا سے ملاقات کی درخواست کی۔ ادہم پاشا نے برخلاف اوسکی امید کے بہت خوشی کے ساتھ اس سے ملاقات کی اور یلدیز کو بطلب ہدایت مناسب تار دیا۔ جواب ملا کہ افسری کا کام اوسکو دیا جائے جو حسین پاشا کے ماتحت رجمنٹ طرابزون ین

جو حیدری پاشا کے ڈویژن سے تھرڈ ایجوٹنٹ کپتان مقرر ہوا۔ یہان سے وہ رجمنٹ کے ساتھ روانہ ہوا اور دوسرے روز پہلا شخص تھا جو بوقت فارسالا یونانیون پر حملہ آوری مین زخمی ہوا۔

اس امر کا ثبوت کہ اہل تشیع ایران اور ترکان روم مین کس قدر موانست قلبی اور خلوص دلی پیدا ہو گئی ہے اور یہ کہ فتح یونان کی خبر باعث مسرت اہل اسلام نہین

فتح یونان سے عالی ظرف اہل اسلام عالم کو فخر کا مقام نہین اس لئے کہ ترکون کا جاہ و جلال اپنے دشمن کے مرتبے سے کہین بالاتر تھا اور یونانی ہرگز ہرگز اپنے قدیم حکمران نسل کے مقابلے مین صحیح المخاطب نہ تھے۔ اور نہ اہل اسلام کو اسی ایک بنا پر کسی قسم کی خوشی حاصل ہوئی ہے کہ یونانیون پر ترکون نے فتح پائی نہین ! مگر مسرت اس لحاظ سے ہے کہ جو پیچ پیچیدگیان قبل از جنگ سلطان کو ایک سے زیادہ بادشاہون کے مقابلے مین پڑی ہوئی تھین اور جن رکیک بنیادون پر ترک اپنی موروثی تخت حکمرانی پر چند روز کے مہمان متصور ہوتے تھے وہ تحقیر آمیز بدگمانیان اس جنگ سے جاتی رہین۔ اور ترکون کی معمولی اظہار شجاعت اور باسر و سامانی نے اس خوفناک گتھی کو جو رشتہ حیات سلطنت ترکی مین بعد از جنگ روم و روس پڑ گئی تھی سلجھا دیا۔ جو مسلمان محض اس خبر سے خوش ہوتا ہو کہ ترکون نے یونانیون کو شکست دی وہ اپنی لاعلمی سے دوسری قومون کی نظر مین اور نیز اپنے کانشنس کے مقابلے مین حقارت کی بات کرتا ہے کیا معنی کہ شیر کا بکری کو پھاڑ کھانا اس کے لئے کوئی فخر و مباہات کی جگہ نہین اور

اسی لئے صرف ضعیف دشمن کی شکست پر اظہار جوش کرنا ہماری نظر مین استحقاق زیادہ وقعت
نہین رکھتا جیسا کہ جعفر زٹلی نے ایک روز مین دس پتھر توڑ ڈالے تھے جیسا ہی مین بیک ضرب شیر کو ذبح
کر دینے اور مور کو ہلاک کر ڈالنے مین فخر کیا ہے خواہ ملک مفتوحہ کو خالی کر دینا پڑے یا نہ پڑے
پھر خوشی کس بات کی ہے؟ ان امور کی جو نتیجہ جنگ سے مرتب ہوئے ہین یعنی سلطانی قوت کا ایسا بڑا
اظہار ہونا جو جہانگیری اور جہانداری کے حق مین سب سے اہم حکمت عملی ہے۔ مخالفین کے جو حملے پست
ہو جانا جو کئی سال سے سلطنت سنیہ کے حصہ بخرے کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ چند سلاطین کا اپنے
فائدہ کی خاطر دل و جان سے طرفدار ہونا اور کھلم کھلا اظہار موافقت کرنا۔ سلطنت کے مسلمانون کا
خصوصًا اور دیگر اہل اسلام کا عمومًا خواب خرگوش سے بیدار ہونا اور یہ سمجھ لینا کہ دنیا مین ہم محض برساتی
کیڑے نہین ہین بلکہ بمقتضائے قدرت یہ ہے کہ مثل اور عروج یافتہ قومون کے مسلمان بھی اپنے امور
دینی و دنیوی کی اصلاح پر لانے کا مساوی حق رکھتے ہین۔ ترکون کا دشمن کے خونخوار مقابلہ مین عالی
ہمتی کا اظہار کرنا جو ایک سبق ہو گیا ہے جس نے ہر مسلمان ذی شعور کو عالی حوصلہ عالی ہمت عالی ظرف
بنا دینے مین الہام ربانی کا کام دیا ہے۔ ترکی سپاہیون کا اپنے حکام اور افسرون کی بے انتہا فرمانبرداری
کرنا جس نے ثابت کر دیا ہے کہ محکوم کو اپنے حاکم اور ماتحت کو اپنے افسر کی اطاعت راستی اور راستبازی
سے کرتے رہنا ہی فتح و ظفر کی صرف ایک کنجی ہے اور یونانی سپاہیون کی نافرمانی اور خود رائی نے
سکھا دیا کہ یہی ہر ایک قوم کے لئے بربادی اور تباہی کا وسیلہ ہے۔ ترکی افسرون اور کمانڈرون کا اطاعت
سلطانی سے باہر نہ ہونا اور حب الوطنی مین مستغرق رہنا اس مرتبہ اس امر نے ثابت کر دیا گیا ہے وہ وجوہ
اور باعث باقی نہین ہے جنکی وجہ سے جنگ عام درویش مین دشمن کو کامیابی کا موقع ملگیا۔ افواج سلطانی
کا جدید ترین اسلحہ و آلات حرب سے مسلح ہونا جو ضروری زمانہ قیام سلطنت کا مدار ہے۔ سامان رسد کا کافی طور
سے مہیا کر دینے پر قادر کا ہونا جو جنگ کا ایک لازمی جز ہے۔ بسرعت تمام ضرورت سے زیادہ افواج کا
سرحد پر ڈال دینا جس کارروائی پر سب سلطنتون کی نظر رہا کرتی ہے۔ زمانہ جنگ مین ایسی پرواز

مختلف الاقوام سلطنت مین کسی جگہ غدر کا نہونا سب سے زیادہ تعجب خیز امر ہے۔ تمام فرقہ ہاے اہل اسلام کا اس دفعہ کے ساتھ متفق و یکدل ہونا اور اپنے فریقی تعصب اور بدگمانیونکا دور کر ڈالنا جو ہمیشہ باہمی بدمزگی اور خانہ جنگیونکا سبب رہا ہے اور سب سے بڑھکر خوشی یہ کہ اسلام کے دو قوی بازو دن یعنی اہل سنت والجماعت اور اہل تشیعہ ایران کا باہمی بغض و تعصب دور ہوکر تکمیل ہو جانا ایسی خوشی ہے جسکا لطف قلب سے بڑھکر زبان قلم تک نہین پہونچ سکتا چنانچہ عالی جناب میرزا محمد تقی خان کمال الدین سنجر طہرانی دام فیضہ نے جو قصائد امیر المومنین کی مدح مین تصنیف فرمائے ہین وہ کافی شہادت ہین اس امر کی کہ سلطان ابن السلطان عبد الحمید خان غازی سے ملک الشعراے ایران کو کسقدر محبت و الفت ہے اور جب ایسے بزرگ اور نامی شاعر یکتاے زمانہ کی یہ حالت ہے تو ایران کے خواص و عوام کو کس درجہ ترکون اور اونکے شہنشاہ اعظم سے عقیدت ہوگی اور دیگر بلاد شرقی و ممالک عربی مین اس محبت کا کہانتک اثر پہونچا ہوگا چنانچہ ایک قصیدہ مین وہ اسطرح ارقام فرماتے ہین۔

در جہان فر مسلمانی و کار مسلمین | گرچہ بالا بود از تیغ تو بالاتر گرفت
شیعہ و سنی بعہد معدلت پیراے تو | بس عجب آمیزشے چون شیر با شکر گرفت
آن بدین قربان و این اثر شود از جان نثار | قوم از تو طرز سلمان شیوۂ بوذر گرفت
حالیا حصن چین چرخ را بکشا بہ تیغ | ہمچو خیبر کو بشمشیر دو دم حیدر گرفت

اسی شاعر بے مثال نے دوسرے قصیدہ مبارکباد مین سلطان کے دیگر القاب کے ساتھ الفاظ امیر المسلمین کو بخط جلی لکھا ہے۔

مگر بشنیدہ کہ چون فتح یونان کردہ با حشمت | امیر المسلمین قوم شاہنشاہ جم جاکر
معظم حضرت سلطان ذی اجلال عثمانی | کہ باشد از دم تیغش رواج دین پیغمبر
دلاور ارسلان عبد الحمید عادل غازی | کہ در روز وغا بارد ز تیغش بر عدو اخگر
شہے کز صدق صدیق است فاروق است در سطوت | بود عثمان در حلم و حیا روز غزا حیدر

دلاور ہمچو عمار است مقداد است در تقوی — مسلمان ہمچو سلمان ہست و ایماندار چون بوذر

شہے کو خیطۂ اسلام را باشد نکو مرکز — شہے کو قطب ایمان ہست نیکو معتبر لنگر

شہنشاہے کہ مار مور خوار فوج جرارش — تواند آتش افشاند بفرق خصم چون اژدر

شہنشاہے کہ یک کند آور ترک سپاہ وے — تواند آنکہ تسخیر جہانے کرد سرتاسر

غرض آن عروۃ الوثقای دین احمد مرسل — نمودہ فتح یونان با ہزاران مجد و کروفر

پھر اسی قصیدے کے مطلع ثانی میں ارقام فرماتے ہیں جس سے خلافت تسلیم کرلینا ظاہر ہوتا ہے

خلافت دستگاہا داد خواہا آسمان جاہا — جہانگیری روی فتح و نصرتک خوش زینت و زیور

سنک دست زر افشانک حبیب مسلم و مومن — سنک تیغ سرافشانک عدوی ملحد و کافر

افندم پادشاہم سیدم دولتلو سلطانم — خدا جاہ و جلالک ایلہ سون ہر لحظہ افزون تر

لوای ہمتک اورمش سن الحق بام گردونہ — سنک صمصام قہرک خصم کافرون آور کیفر

بداندیشیک و بدخواہ جانت را بود دائم — یکے را درد در بالین یکے را مرگ در بستر

امیر نجد

ملک نجد کے امیر اعظم محمد بن عبد اللہ بن الرشید جو جزیرۂ عرب کے بیچ کے مالک خود مختار اور صاحب سریر و علم ہیں اور جنہوں نے اظہار عقیدت کی غرض سے آغاز جنگ کے وقت کئی لاکھ مسلح بدوؤں کی فوج لیکر محاربہ میں درخواست شرکت کی تھی کسقدر گہری محبت اور سچی عقیدت اعلیٰحضرت سے رکھتے ہیں۔ ذیل کے چند اشعار سے ظاہر ہوتی ہے جو اس مبارکبادی قصیدے میں سے بطور "مشتے نمونہ از خروارے" منتخب کرلئے ہیں جو امیر ممدوح نے خود تصنیف کرکے مابین ہمایون میں ارسال فرمایا تھا۔

فیا کعبۃ الآمال یا ہیبۃ الاعدار — تعاینک لا تسمع بنا قول کاذب

(پس اے کعبۂ امید ہا - اے ہیبت اعداء) — (مہربانی کرکے ہمپر متوجہ ہو اور مت سن ہماری نسبت جھوٹی بات)

اذا کنت یا فخر الخلافۃ راضیا — فلسنا نبالی عن محب و عاتب

(اے فخر خلافت اگر تو ہم سے راضی ہو) — (پس ہم کو کسی دوست یا دشمن کی پرواہ نہیں)

وان کنت سلماً فالحرب غنیمة + و ان کنت حرباً فالسلامة جانب

(اور اگر تیری طرف سے صلح و مہلت رہے تو باقی تمام لڑائیاں میرے لیے غنیمت ہیں + خواہ اونکے شعلے ہر طرف سے بلند ہوتے ہوں)

قطعات تاریخ فتح یونان

اس موقع پر تمام شعرا نے اپنے اپنے عالی خیالات کے بموجب بیشمار قطعات و نیز مادہ ہائے تاریخی تصنیف فرما کر شائع کیے لیکن بضرورت اختصار چند تاریخی مادے ذیل میں دیے جاتے ہیں تاکہ کار آمد ہوں

(۱) سب سے زیادہ دلچسپ مادہ تاریخ الدین مظفر ہے یعنی شاہ مظفر الدین کجکلاہ کے نام نامی میں تاریخ فتح بلا کم و کاست موجود ہے جو شاہ موصوف کے تحائف کے جواب میں ایک زیرک ترکی شاعر نے دریافت کیا تھا۔

(۲) بعہد دولت سلطان ہمہ از عدد و بحران + ہوا ز ملک در سلطان خلوص ترک بیجانی

سعادت ہر دو را افزون از آنکہ شان ہر دو + بود تا دور ما افزون ز بس فیض خدا یانی

سر یونان شدہ گفتہ زردی جہد تاریخش + بہر شہر ادھم عاقل مظفر شد بہ یونانی

(۳) از جناب سید امیر احمد صاحب امیر دکن

فتح ادھم و شکست یونان + جمع کن ہر دو یک فزود دران

(۴) ایک اور دیب عنوان (فتحہ الترکی و انکسار الیونانی) (۱۸۹۰)

(۵) از جناب منشی عبد الغفور صاحب سرنگری

مژدہ را علای دین داد این بشارت آمدے + لشکر اسلام شد در ملک یونان فتحیاب

۱۸۹۷

(۶) از جناب عبد الرحمن صاحب خطیب والمنیاری

بو فتح یونان ساختم خطیب + بگفتا ز ہے نصرت شاد روم

۱۲۰۱

تمت

(طبع سوم ۱۳۱۸ھ)

طرز حکومت ربع مسکون - کافور کی ساخت - گیہون کی فصل عجائبات آسٹریلیا - ہندوستان پہلے سے زیادہ متمول ہے - دنیا بھر مین گیہون کی کاشت کی مقدار رقبہ - قاعدہ شرائے موت حمالک یورپ - موت وحیات کا تخمینہ انگریزی عورتوں کے اشتغالات عہدہ دار سلطنت ٹرکی - مسدہا عجیب غریب معلومات - قیمت ۱۲/

جنگ اجنادین

مولفہ ماسٹر محمد جلال الدین صاحب جسمین حضرت صدیق اکبر کے جنگی احکام لشکر اسلام کی ترتیب اسکی اول مرتبہ غیر ملکون پر چڑہائی - ہرقل سے لڑائی - حضرت خالد کے کارنامے - اونکی غیر متزلزل ارادون اور بیمثل دلیری اور قومی ہمدردی کی مثالین - دمشق کی فتح - قیمت ۱۲/

ناول کشمکش

(مترجمہ ماسٹر صاحب موصوف) ۲۴۰ صفحہ واللہ یہ پھڑکتا ہوا ناول ہے جسکو جتنی مرتبہ پڑھیے اوسیقدر لطف اوٹھائیے - پارک کا دلچسپ سین - دلچسپ نظارے - ہمعمر وان کے سیر سپاٹے - تحریک عشق - جذبات الفت کی پھڑکتی ہوئی تصویر - عشق ست و ہزار بدگمانی کا سچا فوٹو - یکایک : بایمن شکوک کا پیدا ہوجانا - دل سخت مضحک انگیز مشکلات مین مبتلا رہنا بمشکل معاملا نکا روبا صلاح ہونا - غرض اس چھوٹے اور تازہ ترین ناول کا مطلب پڑھنے اور سننے سے تعلق رکھتا ہے - عبارت مقفیٰ ہے - نتیجہ اسکا بدنامی سے باز رکھنا ہے - قیمت ۱۴/

دلخراش

یونان کے مشہور حکیم فلسوف کی سب سے زیادہ پُردرد مگر دلچسپ مقبول عام کی تصنیف کا ترجمہ جسمین ایک یونان کے شاہی خاندان کا اتفاقات زمانہ سے تباہ و غارت ہونا - حیرتناک واقعات - بادشاہ وقت کا ظلم و ستم - سلطنت پر دو حقیقی بھائیونکا بالاتفاق حکومت کرنا بالآخر لڑکر مرجانا - ایک غیر حقدار کا تخت غصب کرلینا - اور مقتول بھائیون مین سے ایک کی لاش کو بے پردہ برہنہ میدان مین پھکوا دینا - دلیر شاہزادی کا جو مقتول کی بہن تھی سخت پیچ و تاب کھانا - بالآخر خاندانی عزت برقرار رکھنے کے شاہی حکم سے سرتابی کرنا - بادشاہ کا اسکو ایک غار مین زندہ درگور کردینا - شاہزادہ ولیعہد کا جو شاہزادی پر عاشق تھا غار مین جاکر جان دینا - اوسکی ماں کا خبر پاکر پھانسی لگا لینا - رعایا کا بیزار ہوکر شاہ کو نظرون سے گرا دینا - نہایت پُردرد اور موثر قصہ ہے - قیمت صرف ۱۶/

شیطنت

ایک اطالین معمول کی دلچسپ سرگزشت - جو لوگ بھوت پریت اور عالم جنات کے قائل نہین ضرور اسے پڑھ کر لطف اوٹھائین قیمت صرف ۲/

شرارت

شرارت حصہ ۱ و ۲ - اس دلچسپ کتاب مین جو بطور ناول لکھی گئی ہے - لیڈن کے چالاک لوگون کی وہ عبرت انگیز شرارتین پڑھنے مین آتی ہین جنکو پڑھکر رونگٹے کھڑے ہوجائین قیمت ہر دو حصہ ۶/

نعمت غیر مترقبہ

یعنی فالنامہ حضرت سیدی محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ جس مین ہر سوال کا جواب آیات قرآنی سے نکلتا ہے مع استخراج قرعہ قیمت صرف ۴/

آئینہ عالم

اس کتاب مین ۱۶ رنگین نقشے تمام دنیا اور اوس کے حصون کے درج ہین نام اردو مین لکھے گئے ہین - نقشہ کرہ زمین - یورپ - جنوبی و وسطی یورپ - جزائر برطانیہ - ایشیا - چین و جاپان - فارس و افغانستان - ہندوستان - پنجاب و کشمیر و راجپوتانہ - ممالک مغربی و شمالی - ممالک متوسط - جنوبی ہند - افریقہ - شمالی امریکہ - آسٹریلیا - جنوبی امریکہ - قیمت مع محصول ۱۴/

المشتہر اے ایم عثمان برادرس مراد آباد